READER BURAQ

رقص محبت

تحریر :تانیہ طاہر

وہاج آفس جانے کے لیے ابھی ریڈی ہو رہا تھا جبکہ نیچے التمش وہاج سکندر اور صارم کا ناشتہ تیار ہو رہا تھا ان چاروں نے ہی آفس کے لیے نکلنا تھا التمش اور صارم کسی فائلز کو ٹیبل پر بیٹھے سٹڈی کر رہے تھے آج انکے لیے ایک بڑا دن تھا اکبر اینڈ سنز انکے ساتھ ملنے جا رہے تھے اور یہ ان چاروں کی محنت کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔ورنہ۔۔۔ جتنی لوس میں انکی کمپنی چلی گئی تھی کوئی بھی ان کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور اگر آج اکبر اینڈ سنز انکے ساتھ جڑ جاتے تو۔۔انکی کمپنی کو فیز نینشلی کافی سپورٹ ملتا اور دوسری طرف۔۔۔مارکیٹ میں انکی گیری ہوئی ساکھ کو بھی سہارا ملتا۔۔۔

سکندر ابھی تیار ہو رہا تھا کہ وہاج کے روم کا دروازہ عجلت میں کھلا۔۔۔۔۔

اور وہ سیڑھیاں اترتا۔۔ تقریباً دوڑتا ہوا نیچے اترا تھا۔۔

ریان پلیز یار اسے۔۔۔۔کسی سیف جگہ پر پہنچا دو۔۔۔میں ابھی آتا ہوں""

وہ بولا۔۔۔تو لہجے میں غصہ بھی الگ تھا۔۔۔

کیا ہوا" التمش نے وہاج کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔"

"" مشال کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے"

وہاج نے دانت پیستے ہوئے بتایا تو التمش صارم۔۔۔دونوں اپنی جگہ سے اٹھے جبکہ۔۔ سکندر بھی انکے قریب آگیا۔۔۔

کیوں وہ تو کالج گئی تھی" التمش حیران ہوا۔۔۔ "

اب مجھے نہیں پتا اس نے نیا کون سا گل کھلایا ہے یہ کون سا ایسا انمول کام "
کیا ہے جس سے۔۔ ہمارے خاندان کی عزت پر داغ لگے۔۔۔" وہ شدید
غصے سے بھڑکتا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ بڑی امی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

وہاج بچی وہاں اکیلی ہے پہلے اسکے پاس جاؤ مجھے فکر ہو رہی ہے ہے بھی وہ
لاپرواہ" وہ بولیں تو وہاج نے مٹھیاں بھینچ لیں سخت غصہ ارہا تھا مگر وہ کچھ کہے
بنا التمش کو لے کر باہر نکلنے لگا۔۔۔۔

میں بھی چلتا ہوں" صارم نے کہا تو وہاج نے منع کر دیا۔۔ تم جاؤ اکبر اینڈ سنز
سے ملنا بے حد ضروری ہے یہ میٹینگ بڑی مشکلوں سے۔۔۔۔ارینج ہوئی
ہے۔ میں آدھے گھنٹے میں آتا ہوں تمھارے پاس۔۔۔" وہاج بولا تو
۔۔صارم نے سر ہلایا۔۔۔ وہاج اور التمش۔ گھر سے نکلے۔۔۔ التمش کی گاڑی
میں جبکہ وہاج کی گاڑی۔۔ سکندر اور صارم لے جا رہے تھے۔۔۔
پورے گھر میں وہاج اور التمش کے پاس ہی گاڑیاں تھیں۔۔۔۔

وہاج کافی سپیڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ ساتھ کے ساتھ وہ مسلسل غصہ کیے جا رہا تھا۔۔۔

یہ تو شکر ہے کہ ریان وہاں موجود تھا اسنے۔۔اسے۔۔۔ایکطرف کر دیا ورنہ "میڈیا تصویریں کھینچ رہا ہے۔۔۔۔

ہوا کیا ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں ارہا کس لیے پولیس نے پکڑ لیا" التمش اب میں مخمصے میں تھا

نواب زادیٔ ڈر گز لیتے ہوئے پکڑی گئی ہے" وہاج نے سٹیرینگ پر گرفت سخت کر لی" جبکہ التمش چلا اٹھا

"واٹ

بلکل" وہاج نے۔۔۔غصے سے دانت پیسے۔

گھر میں اس لیے نہیں بتایا کیونکہ دادا جان کو پتہ چل جاتا۔۔۔تو انکی طبعیت ۔۔پہلے ہی خراب ہے اور ہو جاتی۔۔" اسنے کہا۔۔تو التمش نے سر ہلایا

کیا کر رہی ہے یہ لڑکی" التمش افسوس سے کہنے لگا

پہلے اسکا باپ عزاب کر گیا۔۔اور اب یہ عزاب ہم پر چھوڑ گیا یقین مانو میں صرف بڑی امی کی وجہ سے چپ ہوں ورنہ اس لڑکی کے اتنے ٹکڑے کروں کہ گنتی گنتی رہ جائے" وہاج نے تپ کر کہا اور گاڑی پولیس سٹیشن کے آگے روکی۔۔۔

التمش بھی اسکے ساتھ۔اندر گیا دونوں تقریبا دوڑتے ہوئے اندر پہنچے تھے

۔۔

وہاں کافی سارے سٹوڈنٹس کھڑے تھے۔۔۔

مگر مشال نہیں تھی۔۔۔۔وہاج۔۔وہاں سے ہٹ گیا ریان کے پاس آ گیا

ریان اسکا۔۔دوست تھا۔۔۔۔

جبکہ ریان کے سامنے مشال بیٹھی تھی۔۔۔۔

ببل چبا رہی تھی اسنے بڑی لاپرواہی سے۔۔۔التمش اور وہاج کو دیکھا تھا

جبکہ ان دونوں کی بھی نگاہ اسپر گئی۔۔

اچھی خاصی کٹینگ میں۔۔کھلے گولڈن براؤن بال۔۔۔۔اور۔۔کھلے گھیرے گلے کی شرٹ اور نیچے ٹائٹ جینز جو گرز۔۔۔اور ہاتھوں میں کافی سارے بینڈز اور اوپر سے بڑھے ہوئے نیلز۔وہ پاکستان کی تو بلکل بھی نہیں لگ رہی تھی اور ویسے بھی وہ تھی بھی نہیں۔۔۔۔یہاں کی۔۔۔اسکی پیدائش اسکی زندگی کے۔۔انیس بیس سال۔۔۔بھرین میں گزرے تھے ۔۔۔اور۔۔۔اب۔۔۔دو سال پہلے۔۔۔بختیار اسے پاکستان لے ایا تھا۔۔۔ بھانے سے۔۔اور پھر وہ اسے یہاں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

پہلے پہل تو اسنے خوب ہنگامہ کیا تھا کئی بار بھاگنے کی کوشش بھی کی۔۔مگر ہر بار پکڑے جانے پر۔۔۔۔اور۔۔ان لوگوں کی سختی پر پھر اسے اس بات کو قبول کرنا ہی پڑا کہ وہ۔۔۔یہیں رہے گی اب۔۔مگر اسنے سوچ لیا تھا وہ اپنا لائف سٹائل کسی کے لیے نہیں بدل سکتی جیسے وہ وہاں رہتی تھی وہ یہاں بھی ویسے ہی رہے گی۔۔اور اسے۔۔سپورٹ دادا جان کی تھی۔۔۔۔جبکہ۔۔۔ وہ خود بھی پورے گھر میں دادا جان کے ہی قریب ہوئی تھی۔۔۔جبکہ بڑی

امی۔۔جن کی سب بہت عزت کرتے تھے عقیدت رکھتے تھے وہ سخت نفرت کرتی تھی ان سے۔۔۔اور اسے لگتا تھا اسکی ماں کا حق غضب کیے ہوئے تھی یہ عورت۔۔۔حالانکہ دیکھا جاتا تو۔۔مشال کی ماں نے۔۔بڑی امی کی حق تلفی کی تھی اور وہ آج تک بختیار کی عزت سمبھالے بیٹھیں تھیں جبکہ سکندر کی بھی انھیں پرواہ نہیں تھی اور اوپر سے یہ سر درد۔۔وہاج کے بقول وہ آدمی انپر چھوڑ۔گیا تھا

وہاج نے اسپر سے نظر ہٹالی۔۔وہ شعلہ بار حسن رکھتی تھی مگر وہاج کو۔۔۔۔حسن۔۔پوشیدہ پسند تھا۔۔چھپا ہوا۔۔۔۔جس کی انکھ میں حیا ہو۔۔۔جو ۔۔۔۔شرم جھجھک سے آشنا ہو۔۔۔اسنے نظر پھیر لی مگر۔۔ریان تو بار بار نظر بھر کر اسے دیکھتا۔اگے سے۔۔کٹے ہوئے بال بار بار اسکی پیشانی پر آ جاتے جنھیں وہ کان کے پیچھے اڑیستی اور سستی سے۔۔اسنے۔۔۔ٹیک لگالی ۔۔۔۔چیئر سے

کیا ہوا ہے" وہاج نے ریان سے پوچھا۔۔۔

تمھاری کزن ڈرگز لیتی ہوئ پکڑی گئ ہے ڈرگز انکے پاس سے تو کوئ نہیں ملا مگر یہ اس۔ گینگ میں شامل ہے جو ڈرگز یونیورسٹی کو سپلائے کر رہا ہے" ریان نے تفصیلی بتایا

تو۔۔۔وہاج نے سر ہلایا۔۔۔۔

ان سب پر تو فائل کھل گئ ہے مگر۔۔۔چونکہ میں انکو جانتا ہوں اور پھر تمھیں بھی تبھی میں نے ابھی انکا نام نہیں لکھوایا مگر یہ بہت بڑا کیس ہے ۔۔۔یہ لوگ سالوں چکیاں پیستے رہ جائیں گے۔۔۔

مسٹر ریان بہت پہلے بھی یہ بات بتا چکی ہوں کے میں نہیں جانتی تھی یہ لوگ یہ کام کرتے ہیں آپکو سمجھ نہیں آتی یہ بات۔۔۔اہتشام میرا بوائے فرینڈ تھا ۔۔اور مجھے علم نہیں تھا وہ یہ سب کرتا ہے۔۔اور نہ میں اس فضول سے کام میں ملوث ہوں" التمش نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔

چپ ہو جاؤ" اسنے۔۔اسے روکا۔۔۔یہ بوائے فرینڈ والی بات بھرین میں عام ہو گی مگر پاکستان میں نہیں تھی یہاں یہ سب کچھ چھپایا جاتا تھا مگر وہ تو

کھلے عام سب بول رہی تھی کہ اسکا بوائے فرینڈ بھی تھا کوئی۔۔وہاج کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

مجھے بتانے دو یار میں سچ بول رہی ہوں" وہ التمش کی جانب دیکھتی بولی۔۔

پلیز مشال یہ نون سیریس بات نہیں ہے یہاں بہت بڑا کیس بن سکتا ہے تم کچھ دیر خاموش رہو" التمش نے کہا تو وہ شانے آچکا گئی۔۔ببل کے غبارے بنانے لگی جبکہ وہاج کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا جیسے ریان اسے۔ مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا میں اسے لے جا سکتا ہوں" اسنے ضبط کرتے پوچھا

ہاں لے تو جا سکتے ہو۔۔ مگر۔۔کچھ ٹائم کے لیے کالج مت بھیجنا۔۔۔بلکہ کوشش کرنا کالج ہی چینج کرا دو۔۔کیونکہ۔۔وہاں سب لوگ دیکھ چکے ہیں انھیں تو پرو بلم بن سکتی ہے۔۔۔فلحال تو میں نے انکا نام کہیں نہیں ڈالا۔۔۔ البتہ گوہان میں ڈال کر کلئیر ضرور کر دیا ہے۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔تو وہاج نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔اور۔۔اٹھا۔۔

بہت شکریا یار" وہ بولا۔۔تو۔۔۔ریان مسکرادیا
نوپرو بلم برو۔۔۔"اسنے کہااور آخری نظر بھر کر مشال کو دیکھاتو۔۔۔وہاج کا
ضبط ساکھونے لگا۔۔ مگر یہاں وہ اگنور کر کے باہر نکل گیا
التمش نے مشال سے کہا کہ وہ اٹھے مشال اٹھی اور۔۔۔آرام سے چلتی ہوئ
باہر نکلی تو۔۔۔سب نے اسے دیکھا تھااوپر سے اسنے اپنے بیگ میں سے گلاسز
نکال کر آنکھوں پر چڑھالیے تھے وہ لگ توآفت رہی تھی مگر۔۔خوبصورتی
۔۔سادگی میں تھی۔۔۔۔۔یہ سب توسرعام۔تھاہر کوئ یہ سب کرتا تھا
۔۔۔سادگی۔اپنی مثال آپ رکھتی تھی۔۔التمش شرمندہ ساہو کر جلدی
سے۔۔گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔اول تواسکی عادات نہیں تھی۔۔۔ایسے
معملات میں انولوہونے کی۔۔ مگر پھر بھی۔۔۔۔۔اسے برالگ رہا تھا۔۔۔۔
جبکہ وہاج توچہرہ سرخ لیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔
وہ سارے راستے ببل پھولاتی رہی۔۔۔گاڑی میں اسکی ببل کے غبارے کی
پھٹنے کی آواز بار بار گونجتی۔۔۔اور۔۔ کبھی موبائل پر کچھ ٹیکسٹ رائیٹ

کرتی اور پھر باہر دیکھنے لگتی۔۔سارا راستہ اسنے یوں ہی گزارا اور گھر آ گئی۔۔وہ گاڑی سے باہر نکلا التمش نکل کر سب سے پہلے اندر چلا گیا وہ جو گاڑی سے نکلا تو پلٹ گیا۔۔مشال سے اسکا سامنا ہوا مشال نے۔۔اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔شاید جب سے وہ آئی تھی۔۔یہ ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی اس سے پہلے وہ نام کی حد تک جانتی تھی۔۔

مشال اسے۔۔اجنبیت سے دیکھنے لگی کہ وہ اسکے راستے میں حائل کیوں ہوا تھا۔۔۔

وہاج نے۔۔۔ حلق میں غصے سے۔۔ابلتا سانس اتارا۔۔۔۔اور اسکی کلائی جکڑ لی اسکی کلائی پر وہاج کی گرفت بری طرح سخت تھی۔۔کہ مشال کی نازک مزاجی پر بری طرح پڑی۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا کیوں پکڑا ہے میرا ہاتھ" وہ بولی۔۔مگر وہاج اسے یوں ہی گھسیٹتا ہوا اندر لے آیا۔۔

وہ اندر آیا اور دادا جان کے سامنے اسے کھینچ کر پھینکا۔۔۔۔

مشال زمین پر جا کر گیری اور اسکا سر چیئر پر لگا۔۔۔۔

وہاج" داداجان نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔۔

یہ تو اسے دوبارہ اسی جھنم میں پھیکوادیں جہاں یہ جانا چاہتی ہے یہ پھر یہ لڑکی اب گھر سے نہ نکلے۔۔داداجان ورنہ۔۔۔اچھا نہیں ہوگا اسکے ساتھ۔۔۔ ہماری عزت دو کوڑی کی کردی اس لڑکی نے اور اسے اسے لڑکی کھوں گا میں جانوروں سے بھی بدتر اسکا حلیہ ہے۔۔اسکی شکل زرا غور سے دیکھیں اسکا حلیہ دیکھیں۔۔۔کیسے اسکی جرت ہوئی اس حلیے میں یہ نکلے اور۔۔۔اسکا بوائے فرینڈ ڈرگ سپلائے کرتا ہے۔۔۔سن رہے ہیں آپ بوائے فرینڈ ۔۔اور یہ ریان کے سامنے بنا جھجھک کے بول رہی تھی۔۔۔آپکو یہ سب دکھ رہا ہے کیا ہو رہا ہے۔۔یہ سب ریان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہا تھا پولیس سٹیشن عزت دار لڑکیاں نہیں جاتیں۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی"۔۔مشال بل کھا کر اٹھی اسکے سر پر نشان بن گیا تھا وہ وہاج کے سامنے آگئی۔۔

مشال "چچی نے اسے پکڑا۔۔۔ مگر اسنے غصے سے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔
جواب دو۔۔وہاج۔۔۔کیسے ہوئی تمھاری جرت اور تمھیں میری فکر اتنی بے چین کیوں کر رہی ہے کیا لگتے ہو میرے شوہر ہو۔۔یہ باپ جو تمھارے سر پر میری وجہ سے عزت اور غیرت کا فتور پڑ رہا ہے" وہ غصے سے چلائی وہاج کا بس نہیں چلا چار تھپڑ لگا کر اسکا دماغ سیٹ کر دے
مشال "داداجان کی آواز پر مشال پیچھے مڑی
یہ سلوک میرے ساتھ کریں گے آپ لوگ۔۔میرا باپ مجھے واقعی جھنم میں پھینک گیا ہے جہاں لوگوں کی تنگ ذہنیت۔۔دکھ رہی ہے۔۔جب میں کہہ چکی ہوں میں نہیں جانتی تھی کہ۔۔وہ ڈرگز سپلائے کرتا ہے تو۔۔کسی کو یقین نہیں ہے۔۔۔۔اور بوائے فرینڈ۔ہاں وہ میرا بوائے فرینڈ تھا۔بتاؤ کیا کر لوگے" وہ چیخی اسکے سر پر لگی چوٹ وہاج کی وجہ سے وہ بھی اسکو غصے سے پاگل کر رہی تھی۔۔۔۔
وہاج داداجان کے نزدیک آیا۔۔۔ا

میرے گھر میں اور بھی لڑکیاں ہیں داداجان اور اس ایک مچھلی کی وجہ سے میں اپنا پورا تالاب گندا نہیں کر سکتا اسکا باپ۔۔۔پہلے بھی سب لوٹ کر لے گیا تھا اسکے باپ کی وجہ سے میرا باپ مر گیا۔۔اور یہ لڑکی میرے آگے زبان چلا رہی ہے اسکی زبان بند کرائیں ورنہ مجھے بہت طریقے آتے ہیں" وہ دھاڑا ۔۔مشال اسے دیکھتی۔۔رہی اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا جیسے خون چھلک جائے گا۔۔۔۔

میری وجہ سے اگر تالاب گندا ہو رہا ہے تو بہتر ہے مجھے نکال باہر کریں کیوں رکھا ہوا ہے یہاں" مشال بھی داداجان کے سامنے اگئ"ایک شیر تھا تو دوسرا سواسیر اس سے پہلے وہاج آپے سے باہر ہو کر ضبط کے بندھن کھو دیتا۔۔ التمش نے اسے کھینچا۔۔۔۔

چلو تم۔۔ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔"اسنے کہا داداجان سر تھام چکے تھے مشال غصے اور نفرت سے وہاج کی پشت دیکھ رہی تھی

دیکھ رہے ہو تم ڈرامہ بات کرنے کی اس میں تمیز نہیں ہے اور ہم اپنے گھر میں اس لڑکی کو رکھیں جو میرے گھر کی باقی لڑکیوں کو بھی۔۔ خراب کرے ۔۔اور یقین مانو التمش جب اس لڑکی کی شکل دیکھتا ہوں۔۔بہت غصہ آتا ہے "۔۔۔۔ بڑی امی کا حق کھانے والے لوگ ہیں یہ

وہ گاڑی میں بیٹھتا ہوا۔ بھڑک کر بولا۔۔۔

اچھا یار پلیز ریلکس ہو جاؤ ہمیں میٹینگ اٹینڈ کرنی ہے صارم کا فون دو بار اچکا ہے۔۔۔۔اور ہمیں کول رہنا ہے یہ زیادہ مناسب ہے غالباً" التمش بولا تو

وہاج نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔اور۔۔اپنا دھیان اسپر سے ہٹالیا وہ جتنا سوچتا اتنا ہی تپ اٹھتا تبھی خود کو کول کیا۔۔

جبکہ دوسری طرف مشال نے دادا جان کی جانب دیکھا

آپ کچھ نہیں بولے وہ انسان میری اتنی انسلٹ کر گیا۔اسے کوئی حق نہیں پہنچتا میرے بارے میں بکواس کرنے کا اور کیا کیا ہے میں نے جو سارا قصور " میرا ہے جس بات کی آگ لگی ہے اسے

مشال" داداجان عاجز۔آکر بولے

تم وہاں کیوں گئیں تمھیں۔۔۔ تمھیں کالج پڑھائی کے لیے بھیجا تھا نہ۔۔نہ کہ ان فضولیات کے لیے۔" وہ بولے اور اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔۔۔

مجھے یہاں سننے والا کوئی نہیں۔۔۔۔۔تب ہی مجھے بھی کسی شخص کی ضرورت تھی۔۔ برحال۔۔یہ میرے پروبلمز ہیں آپ لوگ تو کریں گے اسی کی حمایت" وہ تڑخ کر بولی سب چپ چاپ کھڑے تھے۔۔

بڑی امی آگے بڑھیں اور اسکا ہاتھ تھام لیا

" ایسا نہیں ہے مشال تم خود سب سے دور رہتی

بس کریں آپ یہ ڈرامہ۔۔ بھولیں مت آپ سوتیلی ماں ہیں میری۔۔ سگی بننے کی کوشش نہ کریں" وہ چیخی اور اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔ جبکہ بڑی امی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔داداجان نے۔۔۔انکی جانب افسوس سے دیکھا وہ اس ظلم کے باوجود بھی۔۔اس سے پیار سے بات کرتیں تھیں جبکہ اسکے دماغ میں سوتیلا سگا۔۔۔بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ آہنگ اور نور کالج سے واپس آئیں تو گھر میں سناٹا سا تھا۔۔

یار آہنگ یہ روم میں رکھ آؤ مجھے بہت بھوک ہے میں پہلے کچھ کھاؤں گیٔ۔۔

مما" ہانیہ نے آہنگ کے ہاتھ میں بیگ تھماتے ہوئے۔۔۔کہا جبکہ نور تھکی تھکی سی۔۔روم میں چلی گیٔ اُسے سونے کا بہت شوق تھا سب جانتے تھے اب وہ چینج بھی نہیں کرے گی اور بستر پر لیٹ کر سو جائے گی۔

جبکہ آہنگ نے سر ہلا کر بیگ۔۔۔اٹھائے اور لے گیٔ۔۔

اسلام علیکم "ہانیہ نے ماں کے ساتھ بڑی امی کو سلام کیا۔۔۔۔تو انھوں نے اسکے سر پر پیار دیا۔۔۔۔

کیسا رہا۔۔آپ لوگوں کا دن "آہنگ بھی اگیٔ تھی مگر چینج کر کے

بہت اچھا۔۔۔بس کمیسٹری کا ٹیسٹ۔۔بہت گندا ہوا پلیز۔۔پلیز۔۔۔
صارم بھائی کو کوئی نہ بتائے وہ تو جان کو لڑ جائیں گے "ہانیہ نے ان سب
خواتین کے اگے ہاتھ جوڑ دیے تو سب ہنسنے لگیں
کیوں اسنے تمھیں تیاری نہیں کرائی تھی پوچھتی ہوں میں آنے دو اسے "چچی
نے کہا تو ہانیہ جلدی سے۔۔بولی
ارے نہیں چچی ان سے اچھا تو کوئی پڑھاتا ہی نہیں ہے در حقیقت ہوا یہ کہ
میرا بی پی لو ہو گیا ٹیسٹ کے دوران یقین مانیں آنکھوں کے آگے ایسا
اندھیرا چھایا روشنائی تو ایسی غائب ہوئی کہ۔۔میں تو پریشان ہو گئی۔۔"ہانیہ
کے ڈرامے شروع ہو گئے جبکہ تواقع کے مطابق وہ سب خواتین سنجیدہ ہو
گئیں
کیوں ہوا تمھارا بی پی لو کہا بھی تھا کچھ کھا پی لیا کرو۔۔۔"ممانے فکر سے کہا یہ
ہی حال بڑی امی اور چچی کا بھی تھا۔۔۔ہانیہ نے مظلوم سی شکل بنائی

۔۔۔جبکہ آہنگ اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی کالج میں تواونچے بلند و بالا قہقہے نکل رہے تھے اچانک اسکی روشنائی کیسے غائب ہو گئی تھی۔۔۔

" مگر وہ بولی کچھ نہیں۔۔۔

مما مجھے بھوک لگی ہے" وہ بولی تو کافی مدھم سا۔۔۔پورے گھر میں آہنگ کی آواز سب سے دھیمی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ التمش کی منگ ہونے کی وجہ سے۔۔اسنے۔۔گھر کے برتنوں اور بقیہ چیزوں کو توڑنے کی قسم کھالی تھی۔۔اسکے ہاتھ میں جو چیز ہوتی اور سامنے سے التمش گزر بھی جاتا تو وہ مارے گھبراہٹ کے وہ چیز وہیں پھینک دیتی

۔۔۔۔۔

جبکہ شرمندگی سے اسکا چہرہ بلا کا سرخ ہو جاتا تھا۔۔۔اور کوئی جانتا نہیں تھا سب کے سامنے لاپرواہ بننے والا التمش اسکی ان ہی اداؤں پر کتنا مرتا تھا مگر۔۔ یہ بات صرف وہاج جانتا تھا۔۔باقی سب۔۔۔کو یہ ہی لگتا تھا وہ۔۔اسے باقی سب کیطرح ٹریٹ کرتا ہے۔۔۔۔

داداجان کے تین بیٹے تھے جن میں سے صرف ایک ہی حیات تھا۔۔۔اور وہ بھی بھرین میں رہتا تھا۔۔۔پاکستان میں انکی فیملی تھی۔۔۔بڑی امی اور سکندر جن دونوں کی انھیں پرواہ اپنی جوانی میں نہیں تھی جب شادی ہوئی تو اب کیسے ہوتی اور بھرین میں دوسری شادی کر چکے تھے وہ۔۔۔۔

بھرین میں دوسری شادی کر کے انھوں نے ایک تحفہ پاکستان چھوڑ دیا تھا مشال کی صورت داداجان نے بے حد اختلاف کیا تھا لڑائی جھگڑے ہوئے تھے مگر یہ بڑی امی کا صبر تھا کہ انھوں نے مشال کو دل سے قبول کیا اور انکے کہنے پر باقی سب نے مگر مشال ان سب کو قبول دو سال گزرنے کے بعد بھی نہیں کر سکی۔۔۔اسے سخت چیڑ تھی۔۔۔سکندر اور بڑی امی سے خاص کر

۔۔۔

اسکا کہنا تھا اگر یہاں آنا تھا تو اسکی مما کو لاتے۔۔ مگر۔۔ جس تیزی سے۔۔۔ مشال وہاں کی زندگی میں انولو ہو رہی تھی وہ مزید مشال کا وزن اٹھا نہیں سکتے تھے تبھی یہاں چھوڑ گئے تھے۔۔۔ شادی کے سال بعد ہی سارا پیسہ لوٹ کر وہ بھاگ چکے تھے جس سے انکا کاروبار ہل گیا اور۔۔ ایک وقت تھا۔۔ کہ ۔۔۔ انپر بڑے برے حالات تھے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے دادا جان کے بڑے بیٹے۔۔ کو بھائ کی اس لوٹ مار پر ہارٹ اٹیک آیا اور وہ۔ اللہ کو پیارے ہو گئے۔۔۔

اور اسکے بعد دادا جان کی بھی طبعیت خراب ہونے لگی تو کافی چھوٹی عمر سے وہاج نے۔۔ بیز نیس کو سمبھالا مگر۔۔ اپس ڈاؤن آتے رہے۔۔۔ وہاج ہانیہ اور نور تینوں بہن بھائ تھے نور وہاج سے کافی چھوٹی تھی ان دونوں میں بارہ سال کا گیپ تھا۔۔۔۔ جبکہ ہانیہ بھی وہاج سے کافی چھوٹی تھی۔۔ اور ان دونوں میں سات سال کا گیپ تھا

جبکہ۔۔۔دوسرے نمبر والے بیٹے بختیار کے ہاں۔۔ بڑی امی سے ایک بیٹا تھا جبکہ باہر سے آئی مشال جس نے سب کو ناکوں چنے چبوا رکھے تھے۔۔

تیسرے بیٹے۔۔۔جو۔۔ایک کار حادثے میں کافی جوانی میں فوت ہو گئے تھے۔۔۔انکے ہاں۔۔۔ بھی دو ہی بچے تھے آہنگ اور صارم۔۔۔آہنگ تو بے حد ڈرپھوک لڑکی تھی۔۔۔ جبکہ صارم۔۔کافی سنجیدہ مزاج رکھتا تھا اور گھر کی سب لڑکیوں کو وہ پڑھاتا تھا۔۔

وہ بھی وہاج کے کہنے پر۔۔۔۔۔جبکہ التمش۔دادا جان کا لے پالک تھا یہ بات وہ جانتا تھا مگر کبھی کسی نے اسے اس بات کا احساس ہونے نہیں دیا نہ ہی کسی نے اسے الگ سمجھا۔۔۔۔وہ بچپن سے وہاج کے ساتھ ہی رہا سب جانتے تھے وہ دادا جان کے دوست کا پوتا ہے اور اسکی فیملی ائیر کریش میں فوت ہو چکے تھی تب دادا جان اسے گھر لے ائے تھے اور گھر کے فرد کیطرح وہ آج تک رہتا تھا۔۔اور بڑی امی ہی اسے اپنا بیٹا کہتی تھیں۔۔۔۔۔

ہانیہ کے جھوٹ کے بعد اسے ایکسٹرا پروٹوکول ملنے لگی۔۔ہانیہ نے آہنگ کو آنکھ ماری جبکہ آہنگ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کہ وہ اتنی چالاک کیسے ہے۔۔۔

اور اپنے کھانے پر توجہ دی۔۔۔کیونکہ وہ بھی تھک چکی تھی اور اسے سونا تھا

۔۔۔۔

۔۔۔۔

آہنگ۔۔بیٹے مشال کو بھی بلالاؤ" داداجان نے کہاتوآہنگ نے سر ہلایااور اٹھی

کیاضرورت ہے اس سائیکو کے پاس جانے کی انکار کردو۔۔۔"ہانیہ نے روکا میں داداجان کوانکار نہیں کرسکتی"آہنگ نے اپناہاتھ چھڑایااورا ٹھی۔۔۔

اور مشال اپنے روم کی جانب چل دی

پاگل"ہانیہ نے کہاتونوری ہنسنے لگی۔۔۔۔

میں نے سناہے آپی آپ نے ڈرامہ کیاہے آپکابی پی شی پی لوشوہو گیا تھاآنے دوصارم بھائی کو۔۔بتاتی ہوں نکمی فیل ہوئی ہے کیمیسٹری میں

شیٹ آپ تم نے کچھ بتایادیکھنایہ دانت توڑدوں گی"ہانیہ نے گھور کر کہا۔۔۔

رشوت"نورنے۔۔فورا۔۔۔ہاتھ آگے کیا

کتنی منحوس بہن ہو یار تم"ہانیہ نے۔۔۔اسکاہاتھ جھٹکا

"اندرسے دوگی۔پورا۔۔دوسو۔۔منہ بندرکھنااپنا

اوکے "نور بولی۔۔۔تو ہانیہ جھولا لینے لگی جبکہ آہنگ مشال کے کمرے کے باہر۔آ گئ۔۔۔

دروازہ بجایا۔۔

مشال کیا آپ جاگ رہی ہیں "اسنے پوچھا۔۔۔اسکے بال بے حد لمبے اور حسین تھے کہ قمیض سے بھی نیچے جاتے تھے اور وہ انھیں باندھ کر ہی رکھتی تھی۔۔ جبکہ چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔۔رنگ بلکل صاف دودھ کی مانند تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ حسین بھی وہ بے حد تھی۔۔۔اسکے دروازہ بجانے پر اندر کوئ ریسپونس نہیں ملا وہ بہت جلد نروس ہو جاتی تھی اسنے دروازہ دوبارہ بجایا۔۔۔تو مشال نے پھاڑ کھانے والے انداز میں دروازہ کھولا

اب کیا تکلیف ہے کمرے میں بند ہوں اب تو میں " وہ دھاڑی آہنگ کے رنگ اڑ گئے۔ باہر تک آواز آئ تھی

ہانیہ جلدی سے اٹھی

" آج اس کا دماغ سیٹ کر ہی دوں گی میں

رک جاؤ ہانیہ " مما نے اسے روکا۔۔۔۔تو وہ پاؤں پٹخنے لگی۔۔
آہنگ بیٹے اجاؤ اگر مشال نہیں آنا چاہتی تو" وہ بولیں تو آہنگ سرخ بھیگی پلکوں سے بھاگ کر باہر اگئ۔۔ہانیہ نے تپ کر اسکو دیکھا۔۔اور اسے لیے وہ دوسری طرف اگئ سب۔۔پریشان تھے مشال کے رویے پر۔۔۔

رات کے کھانے کا اہتمام ہو رہا تھا جبکہ اندر مشال کی بس ہو گئ تھی۔۔سر میں درد شروع ہو گیا تھا ضد میں آکر اسنے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔۔اور اب تو پیٹ بہت ساری بیک وقت خوارک مانگ رہا تھا۔۔وہ پہلے تو۔۔کمرے میں ادھر ادھر چکراتی رہی۔۔اسنے اس دوران بابا کو کی کالز کی تھیں مما کو کی تھیں مگر مجال ہے ان دونوں میں سے کسی نے پیک کی ہوا سے غصہ آنے لگا یہاں وہ تو اسے پھیک ہی گئے تھے۔۔۔جب ادھر ادھر چکرانے سے بھی بھوک نہ مٹی تو اسنے باہر آنے کا سوچ ہی لیا وہ۔کھلے سے سیاہ ٹراؤزر اور

اسپر۔۔ تھوڑی لمبی شرٹ میں تھی۔۔۔ مگر دوپٹہ جیسی چیز۔ کیا ہوتی ہے اسے پتہ نہیں تھا۔۔۔وہ باہر اگئ اُسکے سر پر سرخ نشان بن گیا تھا۔ جبکہ آنکھیں روئ روئ الگ لگ رہی تھیں۔۔اسکے باہر نکلتے ہی آہنگ نور اور ہانیہ نے اسکی جانب دیکھا وہ ڈیزرٹ بنا رہیں تھیں اسکی نگاہ بھی تینوں پر گئ۔ ہانیہ نے تو غصے سے منہ پھیر لیا۔۔۔ جبکہ آہنگ ہلکا سا مسکرا دی مشال نے مسکرانے کی زہمت نہیں کی۔۔۔اور وہ۔۔۔کچن کی جانب اگئ اُلبتہ نور کو تو اسے دیکھنے کا شوق تھا۔۔وہ لگتی ہی اتنی پیاری تھی۔۔۔۔

وہ کچن کے دروازے میں آئ تو۔۔سب سے پہلے بڑی امی کی نگاہ ہی گئ۔۔۔ وہ بہت نفیس خاتون تھیں ہر وقت انکے سر پر دوپٹہ ہوتا تھا جبکہ چہرے پر نور ہی الگ تھا۔۔۔اور سب انکی بہت عزت کرتے تھے۔۔۔

کچھ کھانے کو مل سکتا ہے مجھے بھی" وہ تڑخ کر بولی۔۔۔

جی بیٹے کیوں نہیں آپ باہر بیٹھوں۔۔میں لاتی ہوں کھانا بلکہ ایک کام کریں ۔۔اپ کو جوس دے دیتی ہوں کھانا سب کے ساتھ کھالینا" وہ بولی تو۔۔۔ مشال نے۔۔انکی جانب دیکھا۔

مجھے صرف کھانا چاہیے "اسنے سنجیدگی سے کہا اور لاپرواہی سے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔ گولڈن براؤن بال۔۔لہرا سے گئے زیادہ لمبے نہیں تھے مگر بہت چھوٹے بھی نہیں تھے پیچھے کمر پر تو موجود تھے مگر۔۔۔شاید کسی کو بلکل پسند نہیں ائے تھے۔

اوکے ٹیبل پر بیٹھو" وہ بولیں۔اور ہلکا سا مسکرائیں۔۔۔کیونکہ وہ نارملی پہلی بار بات کر رہی تھی ان سے چچی اور فرزانہ بھی مسکرادیں۔۔

وہ اب سے گھل مل جاتی تو شاید گھر کا ماحول بہتر ہو جاتا۔۔وہ چیئر کھینچ کر ان تینوں سے فاصلے پر بیٹھ گئ۔۔اور۔۔۔موبائل نکال کر ٹیکسٹ کرنے لگی

۔۔۔۔

اسکے کئ دوستوں کے مسیجز تھے۔۔

نور تو اسکے لمبے لمبے ناخنوں کو سکرین پر تیزی سے چلتا دیکھ رہی تھی اہنگ بھی کچھ دیر بعد نظر ڈال لیتی جبکہ۔۔ہانیہ نے نگاہ نہیں اٹھائی تھی۔۔۔

مشال نے بوریت سے مہنگا ترین موبائل ٹیبل پر پھینک کر ان تینوں کو دیکھا۔۔۔سادے سے کپڑوں میں دوپٹہ۔۔لیے وہ تینوں ایک باؤل میں جھکی ہوئی تھی اسپر بادام رکھ رہیں تھیں۔۔

واٹ از دس "مشال نے اہنگ کو دیکھا

ج۔۔جی "وہ تو پریشان ہی ہو گئی اُسکے بولنے پر

یہ کیا چیز ہے "اسنے پھر سے پوچھا۔۔

ی۔۔یہ کھیر ہے۔اپکو چاہیے "آہنگ نے گھبراہٹ پر قابو پاتے پوچھا۔۔۔

مشال نے سر ہلا دیا۔۔۔

آہنگ تو خوش ہو گئی۔۔۔اسنے کبھی سیدھے منہ جواب نہیں دیا تھا شاید اج بھوک لگی تھی تبھی وہاں سے بولی تھی مگر ہانیہ سے تو اب بھی نہیں بولی تھی اسکا اٹیٹیوڈ ہی سخت برا لگتا تھا۔جبکہ وہ اپنے رویے کو نہیں دیکھتی تھی۔۔

نور جلدی سے بھاگ کر اندر سے پیالی لے آئی۔۔۔مشال پہلی بار ایسی کوئی چیز کھانے والی تھی وہ ڈیزرٹ میں صرف آئسکریم کھاتی تھی وہ خود بھی باول کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ

آہنگ نے کھیر نکلنی شروع کی

تم جانتی ہو بھائی کو بہت پسند ہے کھیر اور ان سے پہلے کوئی نہیں کھائے گا"

ہانیہ نے آہنگ کا ہاتھ پکڑ لیا۔آہنگ تو حیران رہ گئی ساتھ نور نے بھی بہن کو حیرانگی سے دیکھا

آپی تو کیا ہو گیا مشال آپی کو بھوک لگی ہے" وہ بولی تو ہانیہ نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

کون ہے اسکا بھائی "مشال نے نور کی طرف دیکھا نور تو کھل ہی گئی۔۔۔۔

اسکے بولنے پر۔۔۔۔

وہاج بھائی میرے اور ہانیہ آپی کے بھائی وہاج بھائی ہیں۔۔۔

جبکہ۔۔صارم بھائی۔۔۔آہنگ کے بھائی ہیں۔۔۔اور التمش بھائی۔۔اہنگ کے منگیتر ہیں "نور کھلکھلائی کیونکہ۔آہنگ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔نہ جانے وہ نارمل کیوں نہیں رہتی تھی۔۔۔اور سکندر آپکا

اول تو میرا کوئی بھائی نہیں ہے آئندہ کہنا بھی مت اور۔۔۔ سمجھتی کیا ہے یہ خود کو۔اسکا بھائی اور یہ اٹیٹیوڈ۔۔کے مارے ہوئے لوگ۔۔اگر یہ کھیر میں نہیں کھاوگی تو کوئی بھی نہیں کھائے گا۔۔۔"مشال جو صبح کی بات پر وہاج پر الگ تپ چڑھی ہوئی تھی اسنے باول کو ہاتھ مارا اور کھیر سے بھرا ہوا باول سارا زمین بوس ہو گیا

آہنگ اور نور کی ایکدم چیخ نکلی ہانیہ حیران رہ گئی جبکہ مشال اپنی حرکت سے مطمئین تھی۔۔

ک

یہ کیا کیا ہے تم نے آج وہاج بھائی نے خود فون کر کے مجھے کہا تھا کہ کھیر بنالینا خوشخبری ہے۔۔۔اور تم مینٹل کیس لڑکی "ہانیہ کا بس نہیں چلا اس مطمئین۔بدتمیز کے بالوں میں لٹک جائے۔۔۔

مزہ آیا۔۔۔"مشال نے شانے اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

اس سے پہلے ہانیہ اسپر جھپٹتی وہاج کے مظبوط بازؤں نے اسے پکڑ لیا۔۔۔۔

پیچھے وہ تینوں بھی۔۔کھیر کے باول کو دیکھ رہے تھے

لگتا ہے تمھارے سبز قدموں کی آواز میری بہن کے کانوں تک پہنچ گئی تھی تبھی یہ۔۔لزیز نقصان ہوا ہے "صارم نے دکھ سے کہا بڑی امی چچی اور فرزانہ تو دروازے میں حونک کھڑیں تھیں دادا جان بھی سنبھلتے ہوئے ا۔ گئے۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے "ہانیہ کو رونا گیا۔۔۔

جبکہ مشال تو مزے میں کھڑی تھی۔۔۔۔وہاج نے اسپر نگاہ ڈالنا بھی مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔

داداجان آہنگ سے ہو گیا ہو گا نقصان آپ جانتے تو ہیں یہ تو عام بات ہے"
صارم نے کہا کیونکہ اسے لگتا یہ ہی تھا۔۔
آہنگ پیچھے مڑی اور بھیگی پلکوں سے اپنے بھائ کو دیکھنے لگی
م۔مگر میں نے یہ نہیں کیا" وہ بلکل مدھم آواز میں اپنی صفائ دیتی۔۔التمش
کے دل میں دھڑک اٹھی تھی اسنے صارم کی پیٹھ پر کھینچ کر مکہ مارا۔۔۔
بھلے وہ تیری بہن ہے مگر میری۔۔۔ منگیتر ہے۔۔۔دل تو کر رہا ہے خون کر
دوں تیرا" التمش ضبط سے کھڑا رہا کیونکہ وہ فلحال کچھ نہیں کر سکتا تھا صارم
نے افسوس سے بہن کی بھیگی پلکیں دیکھی
اوکے گڑیا رونے کی کیا بات ہے" صارم نے اسے پیار کیا
یہ میں نے پھیکا ہے۔۔۔کیونکہ یہ لڑکی مجھے کھانے نہیں دے رہی تھیں پنے
مینٹل سائیکو کیس بھائ کے لیے رکھ رہی تھی۔۔"مشال نے۔آپ ے
ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے۔۔ سکون سے اطلاع دی تھی سب کو صبحانے۔
اسکی جانب نظر اٹھائ۔۔۔وہ لاپرواہی سے سب کے بیچ دوپٹے کے بنا

۔۔ٹروشرٹ میں۔۔کھلے بالوں اور گھیرے گلے والی شرٹ میں سکون سے کھڑی تھی۔۔۔۔

تم اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔۔" وہاج۔۔۔نے انگلی اٹھائی۔۔

کیوں تمھیں کیا تکلیف ہے۔۔۔۔ہاں "اسنے آنکھیں اسے زچ کرتے ہوئے پٹپٹائی۔

وہاج نے ضبط سے دادا جان کی جانب دیکھا۔۔

مشال "دادا جان نے اسے پکارہ

جی" وہ بے حد اخلاق سے انھیں دیکھنے لگی در حقیقت اسے بہت مزہ ایا تھا

۔۔۔یہ کھیر گیرہ کر۔۔۔۔

بیٹے یہ کیا حرکت ہے اور یہ کیسا انداز ہے سب سے بولنے کا "انھوں نے نرمی سے اس سے سوال کیا۔۔

دادا جان آپ مجھ سے پیار سے بات کریں گے ہیں آپ سے کروں گی مگر جو میرے ساتھ بد تمیزی کرے گا یہ مجھے گیرانے کی کوشش کرے گا اسکا انجام

ایسا ہی ہو گا۔۔۔اور اگر کسی وک زراس ابھی لگتا ہے میں کسی سے ڈرتی ہوں تو وہ نہایت احمق ہے" وہ سر جھٹک کر بولی۔۔۔۔

توسب حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگے۔۔۔

آہ یہ لڑکی۔۔وہاج کو الٹا لٹکا چکی ہے۔۔وہاج صاحب کے دماغ کی نسیں پھٹنے کو ہیں۔"التمش نے صارم کے کان میں کمینٹری کی جبکہ صارم۔۔تو اس پٹاخے ٹائیپ لڑکی۔۔۔کے لیے گھیرہ سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

دادا جان اس سے پہلے کچھ بولتے وہ۔۔بال جھٹک کر۔۔۔۔اپنے روم میں چلی گی بھوک تو اسے زلیل کر کے ختم ہو گئ تھی وہ مسکراتی گنگانتی چلی گئ

۔۔۔

جبکہ ہانیہ نے وہاج سے خود کو چھڑایا

میں اس لڑکی کا منہ توڑ دوں گی" وہ غصے سے رونے والی وہ رہی تھی

میری جان پاگلوں کے منہ نہیں لگتے" وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔سب کے چہرے پر مدھم مسکراہٹ اگئ۔۔۔۔

میں سمیٹ دیتی ہوں سب "آہنگ اٹھی۔۔۔۔

چلو ریلکس ہو جاؤ۔۔ لڑکی۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا کھیر پھر بنا لینا کل مگر اس بار

چھپ کر "التمش نے آنکھ دبائے تو ہانیہ نے پاؤں پٹختی

آہ میری بہن چلو میں باہر سے آل دیتا ہوں ویسے۔۔ سکندر صاحب۔ اگر آپکو

موبائل سے فرست مل گئی ہو تو کچھ میٹھا کے آؤ۔۔۔ کیونکہ میٹھے کے ساتھ ہی

داداجان کو خبر دینی ہے "التمش نے موبائل ہر جلدی جلدی میسیج ٹائیپ

کرتے سکندر کے سر پر ایک تھپڑ لگایا۔۔۔

بس ایک منٹ بھائی۔۔۔ "وہ بولا۔۔ اور پھر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

نہیں میں بچہ ہوں جو میرے سر پر دے کر مارتے ہیں تھپڑ "التمش کو سکندر

نے غصے سے دیکھا۔۔

بس زیادہ بکر بکر نہیں۔۔ جاو اور میٹھائی لاؤ "صارم نے کہا۔۔

سکندر منہ بنا گیا۔۔۔

یہ مشال بی بی کے لیے کریلے کے لڈو لاؤں یہ گلاب جامن کھالے گی" وہ شرارتی نظروں سے سب کو دیکھتا بولا تو سب کے چہرے پر ایک دم ہنسی اگئ۔ سوائے وہاج کے۔۔۔

جو ہانیہ وہ سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

التمش نیچے جھکی آہنگ کے پاس سے گزر گیا۔۔وظ اپنے کام میں مگن ہو چکی تھی تبھی اسپر نگاہ نہیں گئ۔۔۔

وہ بلکل عین آہنگ کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔اہنگ نے سارا سمیٹ لیا۔۔۔ جبکہ التمش کی نظروں کی تپش اچانک اسے اپنے گالوں پر محسوس ہوئ۔۔۔ سب ہانیہ کی دلجوئی میں لگے تھے اسنے گھبرا کر ارد گرد دیکھا التمش پر نگاہ ٹھری۔۔وہ لبوں کی تراش میں مسلنا لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا آہنگ کا۔۔دل زوروں سے دھڑکا۔۔اور اسنے اپنے کانپتے ہاتھوں کو اس سے چھپا لیا جسے دیکھ کر۔۔التمش مسکرایا تھا۔۔۔

التمش نے بوٹ بجا کر اسے پھر سے اپنی جانب متوجہ کرایا اور بائیں آنکھ دبا
ے چھپ کر دبائ۔۔۔
اور آہنگ کی تو سیٹی ہی گم ہو گئ وہ۔۔ سٹپٹا کر اٹھی۔۔ بھاگی تھی کچن کی جانب
۔۔۔۔ کہ زور سے ٹیبل میں بجی
ارے "التمش۔۔۔ ایکدم بولا سب نے اپنے کو دیکھا۔۔۔
وہ تو رونے والی ہو رہی۔۔ تھی
خیال سے بیٹے" چچی بولیں تو وہ سر ہلاتی جلدی سے بھاگ گئ جبکہ۔۔ دل ہر
ہاتھ رکھ دل کی دھڑکنوں کو اسطرح کھلے عام شور کرنے سے گو یار وکا تھا مگر
وہ کہاں باز آئیں تھیں
وہ سینک میں اپنے کانپتے ہاتھ دھونے لگی۔۔۔۔
" اتنا ڈر لگتا ہے تو شادی کے بعد کیا ہو گا۔۔۔
تبھی تم سے کہتا ہوں بات کر لیا کرو مجھ سے یہ لمبی لمبی راتیں کیسے کٹتی۔۔

پلیز پلیز یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں کوئی سن کے گا" آہنگ نے آ کسی جانب دیکھا نہیں تھا۔۔۔

سننے دو" وہ اسکے کان ہے قریب جھکا۔۔اہں نگ ایکدم پیچھے ہوئی تو سارے گلاس گیر گئے

خدا خیر کرے کیا ہو گا ی اس لڑکی کو" چچی جلدی سے اندر بھاگیں۔ جبکہ ۔صارم اور وہاج نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا التمش صاحب غائب تھے توضرور یہ گلاسوں کا نقصان انہی بدولت ہوا ہے جبکہ التمش نفی میں سر ہلاتا ۔۔دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔۔۔

کیا کرتی ہو۔۔بیوقوف لڑکی سارے گلاس توڑ دیے ابھی تو نکالے تھے" اسکی ماں غصہ کرنے لگی آہنگ نے۔۔اپنی ماں کے پیچھے سے مسکراتے التمش کو دیکھا۔۔اسکی پلکیں پھر سے بھیگ گئیں

سوری مما" وہ بولی تو۔۔ خمیچچی نے گھیرہ سانس بھرا

اچھااب رونے مت لگ جانا۔۔جاؤں شاباش باہر بیٹھو۔کھانالگاتی ہوں میں" وہ بولیں تووہ سرہال کر۔التمش کودیکھے بناجلدی سے باہر بھاگ گئ۔۔ التمش البتہ چچی سے نظر بچاتا پیچے سے نکلااور جب وہ باہر نکالا تووہاج نے تو اسے گھورا تھاجبکہ۔۔۔

صارم نے۔۔اسکی درگت بنانے کی۔۔ٹھان لی تھی

تواکیلے میں مل پھر برات ہوں میرے ویرے ہوئے ڈھیٹ میری بہن کے پیچھے گیا" وہ اسکو گھورتا بولا۔۔۔

التمش ڈھیروں کی طرح ہنسنے لگا جبکہ۔۔دوسری طرف وہاج فریش ہونے کے لیے۔۔اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

باقی سب ابھی باہر ہی تھے۔۔۔وہ اپنے کمرے میں آیاتو۔۔دروازہ کھلا ہوا تھا ۔۔۔اسنے تھوڑی حیرانگی سے۔۔دیکھااور اندر داخل وہااندر مشال اسکے بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔۔لاپرواہی سے جھکاتی بیٹھی تھی سامنے وہاج وہ آتادیکھ اسنے۔۔آنکھیں گھمائیں

وہاج کے تو سر پر بم کیطرح پڑی تھی آ کسی یہ حرکت بس نہیں چلا اتنے تھپڑ مارے منہ سوج جائے اسکا۔۔۔۔۔

اسنے ضبط سے مشال کو دیکھا

تم نے دادا جان کو کون سی پٹیاں پڑھائی ہیں۔۔جو انھوں نے۔۔۔میرے خلاف جانے کی ٹھان لی ہے جو بات میں کرتی ہوں انھیں وہ غلط اور وہاج صاحب کی بات درست لگتی ہے" وہ تپ کر بولی تو۔وہاج نے ضبط سے سانس اندر کھینچا

بنا جواب دیے ایک بار پھر سے اسکی کلائی کو اسنے جکڑا۔۔اور اسے۔۔باہر کھینچ کر پھینکا بھلا وہاج کے سامنے وہ نازک سی لڑکی کہاں ٹک پاتی ایکدم وہ کمرے سے باہر نکلی تو۔۔اسکا پاؤں دروازے میں اڑا اور وہ زمین بوس ہو گئی وہاج کو اپنی حرکت پر زرا بھی شرمندگی نہیں ہوئی

آئندہ میرے کمرے میں آنے کا سوچنا بھی مت کیونکہ میں تمھاری جیسی آوارہ لڑکی سے بات تو کیا۔اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔اور اگر کبھی تم نے دوبارہ ہانیہ کو رولانے کی جرت کی تو۔۔۔ تھپڑوں سے منہ سرخ کردوں گا" وہ بولا اور کھینچ کر دروازہ۔اسکے منہ پر دے مارا۔۔۔

جبکہ مشال کے پاؤں میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی اسنے اٹھنے کی کوشش کی مگر۔۔ہر طریقے کے باوجود وہ اٹھ نہیں سکی۔۔۔اور یوں اسکی انکھیں۔ بھیگ گئیں۔۔۔۔

سامنے سے آتے سکندر نے دیکھا تو وہ دوڑ کر اس تک پہنچا تھا۔۔

کیا ہوا ہے تمھیں کیوں رو رہی ہو" سکندر اول تو حیران تھا یہ سب کو رولانے ولای لڑکی خود رو رہی ہے اور پھر اسے فکر ہوئی تو وہ اسکے پاس آگیا۔۔مشال کا چہرہ رونے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ جبکہ اسنے اپنے بال کان کے پیچھے کیے ۔۔۔وہ بولی کچھ نہیں تھی اسکے پاؤں میں شدید درد اٹھ رہا تھا سکندر نے وہاج کے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

وہاج بھائی نے کچھ کہا ہے "وہ پوچھنے لگا۔۔۔

نام مت لو اس خبیث آدمی کا میرے سامنے۔۔۔"وہ ایکدم دھاڑی سکندر تو ۔ہل ہی گیا۔۔۔کہانی اسے سمجھ آگئی تھی

تم وہاج بھائی کے کمرے میں تو نہیں گئی تھی"وہ پوچھنے لگا۔۔

وہ پرائم منیسٹر ہے جو۔اسکے کمرے میں جانا حرام ہے۔۔۔۔"وہ پھر سے اکھڑ کر بولی

یہ ہی سمجھ لو۔۔۔گھر کا کینگ کونگ ہے اسکے کمرے میں جانا نہایت منحوس کام ہے اس بندے کے منہ لگنا بھی"سکندر جان بوجھ کر بولا تھا۔۔

اور اٹھتے ہوئے مشال کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

میرے سامنے ڈرامے کر رہے ہو یہ واقعی ایسا سوچتے ہو"وہ۔۔۔اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔

لو میں کیوں کروں گا تمھارے سامنے۔۔وہ آدمی کریک ہے اسکے دماغ کی ایک رگ فالتو ہے"سکندر نے اسے دو سالوں میں بس اسی بات پر ڈھیلا ہوتا

دیکھا تھا ورنہ جتنی بار اسنے اس سے بات کی تھی وہ۔۔بے حد غصے اور نفرت کا اظہار کرتی تھی جبکہ۔۔ سکندر طبعیتا ایسا انسان نہیں تھا کہ وہ کسی سے بلاوجہ نفرت کرتا۔۔۔ہاں اسکے باپ نے اسکی ماں کے ساتھ زیادتی کی تھی ۔۔۔اور ساری زندگی سے وہ شخص کرتا آیا تھا مگر اب اسکے بازؤں میں اتنی طاقت تھی کہ وہ۔۔۔اپنی ماں کی حفاظت کرتا اور۔۔اصل خود غرضی تو اسے وہاں نظر آئی جب۔وہ مشال کو یہاں چھوڑ گیا تھا۔۔۔دھوکے سے۔۔ تب اسے مشال سے نفرت ختم ہو گئی۔۔اسے۔۔مشال بھی اپنے جیسی لگی مگر وہ اب بھی اپنے باپ کے حق میں تھی۔۔۔اور سمجھتی تھی کہ ان سب لوگوں نے اسے یہاں روکا تھا۔۔۔۔

تب سے سکندر کی ذہنیت اسکے لیے بدل گئی تھی اور اسنے اکثر بات کرنے کی کوشش کی تو مشال نے۔۔اس سے بہت روکھے لہجے میں بات کی۔۔حالانکہ وہ اس سے بڑا تھا۔۔ مگر وہ پھر بھی اسکا لحاظ نہیں رکھتی تھیں اور آج پہلی بار وہاج کو برا بھلا کہہ کر۔۔مشال کو اپنی طرف مائل ہوتا وہ محسوس کر رہا تھا تو

۔۔اچھی بات تھی وہاج۔۔کون سا۔۔کوئی نیک انسان تھا۔"اسنے دل میں قہقے لگاتے سوچا کہ اگر وہ سن لیتا تو اسکی گردن ہی توڑ دیتا۔واقعی۔۔۔جبکہ مشال اپنے پاوں کے درد میں یہ نوٹ نہیں کر سکی وہ کتنی آہستگی سے۔۔بول رہا تھا کہ وہاج کو آواز تک نہ جائے

ہاں مجھے بھی یہ ہی لگتا ہے پہلے میرا سر توڑا ہے اب پاؤں توڑ دیا میں قسم کھاتی ہوں ایسا بدلا لوں گی اس سے تو نانی یاد آجائے گی اسے "وہ۔چیخی

ابے یار آہستہ بولو "سکندر نے ٹوکا۔۔۔وہ جان بوجھ کر اسے سنانے کے لیے اونچا بول رہی تھی

کیوں تم ڈرتے ہو اس سے "ایکدم مشال نے ہاتھ چھڑایا۔۔۔

میں کیوں ڈروں گا اسکی بہن ہے تو تم میری بہن ہو۔۔وہ اب کچھ کہے تو صیحی تمھیں پھر دیکھنا "سکندر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔۔مشال نے اسکی بات سنی مگر وہاج کے خلاف بول رہا تھا تبھی اسنے۔کچھ اور نہیں کہا۔۔۔

وہ اپنے پاؤں کی جانب دیکھنے لگی

زور سے لگی ہے کیا" اسنے اسکا پاوں پکڑا۔۔۔

ہاں درد ہو رہا ہے" اسکی آواز بھیگی۔۔

اوہ بیبی گرل" سکندر ہنسا۔

شیٹ آپ" مشال نے گھورا۔۔۔۔

اچھا میں موم کو بلاتا ہوں وہ تمھارے پاؤں میں کچھ لگا دیتی ہیں" سکندر بولا تو مشال نے اسکی جانب دیکھا

نہیں تھنکیو" وہ ایکدم سنجیدہ ہو گئی اور بمشکل ہی سہی خود ہی اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔ سکندر نے گھیری سانس بھر کر دیکھا تھا۔۔۔۔ اسکی پشت کو وہ لنگڑا کر چل رہی تھی۔۔۔۔

اور تبھی اسکے سیل فون کی بیل بجی تو اسنے چیک کیا اسکے دوست کا میسیج تھا ۔۔۔۔وہ اسے فون کال ملا گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہنگ تم نے سب کے کمروں میں دودھ دے دیا" اسکی ماں نے اسکی جانب دیکھا۔

نہیں مما میں دے آتی ہوں۔۔" وہ بولی تو انھوں نے سر ہلایا

۔میری کمر میں درد ہو رہا ہے بیٹا ورنہ میں خود ہی دے آتی۔۔ تم دے دو آج

"۔۔وہ بولیں تو آہنگ نے انکے گلے میں بازو ڈال لیے۔۔

آپ ریسٹ کریں مجھے یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں تھی۔۔ میں دے دوں گی سب کو" وہ بولی تو انھوں نے اسکی پیشانی پر پیار کیا

میری پیاری بیٹی اچھا۔۔ چاروں لڑکوں کو لازمی دینا۔۔۔ آج ان لوگوں نے کافی محنت کی ہے۔۔ بڑی بات ہے بچے انکی محنت نے اکبر اینڈ سنز کو امپریس کر لیا ورنہ اس ڈوبی ہوئی کشتی کو کون سہارا لگاتا۔۔ بہت پریشان رہے تھے سب" اور یہ تو آہنگ نے بھی دیکھا تھا چاروں نے دن رات ایک کر دیا تھا ۔۔۔اکبر اینڈ سنز کو اپنے ساتھ جوڑنے میں۔۔۔ اور اس خوشخبری پر وہ خوش بھی تھے سکندر نے سب کو مٹھائی بھی کھلائی تھیں اور اب چونکہ رات کے

آٹھ بج گئے تھے سب ریسٹ کر رہے تھے۔۔آہنگ نے۔۔۔جلدی سے
مما کے جانے کے بعد جگ میں دودھ بھرا اور گلاس سب کے ٹرے میں
رکھے اور ایک ایک کر کے وہ سب کے کمروں میں دینے لگی۔۔۔سب بڑوں
کو پہلے دیا۔۔اور۔۔۔پھر وہاج کا دروازہ بجایا۔۔
بھائی آپ جاگ رہے ہیں" وہ باہر سے ہی پوچھنے لگی وہاج نے فورا دروازہ
کھولا اسے برا لگتا تھا اسکی بہنیں دروازے پر کھڑی ہوں۔۔۔
ہاں گڑیا جاگ رہا ہوں۔۔۔اوہ۔۔دودھ نہیں مجھے کافی چاہیے تھی۔۔"وہ
دودھ کا گلاس دیکھ کر بولا۔۔۔
میں بنا لاتی ہوں" اسنے مسکرا کر کہا تو وہاج نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور دوبارہ
اندر چلا گیا جبکہ۔۔آہنگ نے وہ گلاس۔۔نور اور ہانیہ کو دے دیا ہانیہ تو پہلے
ہی دودھ پینے کی چور تھی تبھی دونوں نے آدھا آدھا پی لیا تھا۔۔۔
وہاج کے لیے کافی بنا کر۔۔۔وہ اسکو دے کر۔۔دوبارہ آئی تو صارم۔۔کے
لیے اسنے۔۔چائے بنالی۔۔کیونکہ اسکا بھائی دودھ نہیں پیتا تھا۔۔اسے ہر

وقت چائے چاہیے تھی اسنے صارم کو دی تو۔۔۔وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا۔۔

لڑکیوں دس منٹ میں ساری لاونج میں آ۔جاؤ آج۔۔تم لوگوں نے پڑھنا نہیں۔تھا" وہ مصروف سا بولا۔۔

جی بھائی۔۔۔پھر آپ کے ریسٹ کی وجہ سے۔۔نہیں کہا" آہنگ نے دیکھا وہ تھکا تھکا تھا

ارے نہیں یار۔۔۔۔میری فکر نہ کرو۔۔اور وہ تمھاری نکمی دوست پاس ہو گئی۔۔۔یہ اب بھی رہ گئی کیمیسٹری میں" صارم کو یاد آیا۔۔

" آہنگ نے اپنی ہنسی روکی وہ تو آپ خود پوچھ لینا

ٹھیک ہے تم سب دس منٹ میں او""جی بھائی" وہ چائے پیتا ہوا اپنا لیپ ٹاپ بند کرنے لگا۔۔

جبکہ آہنگ نے سکندر کے روم میں جھانکا وہ کمرے میں نہیں تھا شاید اپنے دوستوں کے ساتھ چلا گیا تھا کیونکہ پورے گھر میں دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنے کی اسکی ہی عادت تھی۔۔۔

وہ پلٹنے لگی تو اسکی نگاہ التمش کے کمرے کے دروازے پر گئی اور گلاس اسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے رہ گیا۔۔

وہ جلدی سے۔۔ہانیہ کے پاس آئی۔۔

ہانیہ یہ انھیں دے او" وہ بولی چہرے کے رنگ اڑ رہے تھے

میں نہیں دے رہی میرا خون پہلے ہی سڑ چکا ہے۔۔ مجھ سے نہیں ہو گا اب کوئی کام" وہ تو اب بھی غصے سے بھری بیٹھی تھی

بھائی نے کہا ہے پڑھنے آو" آہنگ اسے ڈرتے ڈرتے بتانے لگی

ایک تمھارے بھائی کو چین نہیں ہے" وہ غصے سے بھنائی

تم مجھ پر غصہ کیوں کر رہی ہو" آہنگ نے افسوس سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

ہانیہ غصے سے اٹھ کر چلی گئ۔۔۔مسلہ توجوں کا توں کھڑا تھا یہ گلاس التمش تک کون پہنچاتا۔۔۔

نوری "وہ جلدی سے اسکے پاس ائ

آپی میں کہیں نہیں جارہی "وہ کسمسا کر بولی۔کیونکہ وہ سورہی تھی

بہت بد تمیز ہو دونوں "آہنگ رونے والی ہوئ

جائیں جائیں میری معصوم ہیرانی۔۔آپ کا جنگلی شیر انتظار کررہا ہے "نور نے کروٹ لی

کتنا بکواس بولتی ہو تم یہ کیا باتیں کی ہیں تم نے بہت تم پر مویز کا اثر ہورہا ہے میں۔۔بتاتی ہوں تائ امی کو۔۔۔فلحال تو بھیا نے بلایا ہے پڑھنے نکلو "وہ اسکو ڈپٹتی بولی۔

اف میری آہنگ آپی۔اتنے پیار سے ڈانٹتی ہیں پلیز یہ گلاس توڑیے گا مت ۔"وہ معنی خیزی سے بولی۔آہنگ تو سرخ ہوتی وہاں سے اٹھ گئ۔۔۔

اور اسکے کمرے کو دیکھنے لگی پہلے سوچا نہیں دیتی مگر اسکی فکر ہوئی وہ۔۔

سارے دن سے مصروف تھا۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور جیسے جیسے اسکے دروازے کے قریب جانے لگی

ویسے ویسے ٹرے میں گلاس الگ بجنے لگا۔۔۔۔

اسنے۔۔ایک لمحے کے لیے۔۔۔ایک ترقیب سوچی تو کچھ تسلی سی ہوئی۔۔۔

ہلکا سا دروازہ نوک کیا۔۔۔۔

اور ٹرے اسکے دروازے کے باہر رکھ کر وہ۔۔ جلدی سے۔ چھپ گئی۔۔

دیوار کی اوٹ میں۔۔

التمش نے دروازہ کھولا اور۔۔ایکدم نظر گلاس پر گئی۔۔اسنے سنجیدگی سے

گلاس کو دیکھا۔۔یعنی وہ اس سے اتنا ڈرتی تھی کہ۔۔اسنے خود گلاس دینے کی

بھی زہمت نہیں کی۔ وہ دروازہ دھاڑ سے مارتا اندر چلا گیا۔۔آہنگ کے تو دل

پر لگا تھا دروازہ۔۔۔

وہ ناخون دانتوں سے کاٹنے لگی۔۔۔

وہ کیسے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتی۔اسے سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔۔

اسنے افسوس سے۔۔دودھ کا گلاس دیکھا۔۔۔۔

سوچا پھر سے بجائے دروازہ۔۔۔ مگر نہیں اتنے غصے کے بعد ہمت نہیں تھی

۔۔وہ سہم گئی تھی جلدی سے اور اس سے پہلے وہ گلاس۔اٹھا کر جاتی۔۔۔

التمش نے اسے اندر کھینچ لیا اسکی۔۔چیخ نکلی مگر التمش کے ہاتھ نے اس چیخ کو

دبا دیا۔۔۔

آج گلاس نہیں ٹوٹا" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

آہنگ کو چکر آنے لگے تھے۔۔اس سے آنکھیں ہی نہیں اٹھیں۔۔۔

اوپر دیکھو" اسنے ضد کی

ن۔۔۔ نہیں مجھے جانے دیں۔۔۔ک۔۔کوئی دیکھ لے گا" وہ بس اتنے میں

ہی ہلکان ہو گئی تھی۔۔

آج تم کہیں نہیں جارہی۔۔۔مجھے تمھارا یہ ڈر ختم کرنا ہے کیا خیال ہے
۔۔اج ختم کر ہی نہ دوں" وہ آنکھ دباتا اس سے زرا فاصلے پر ہوتا دروازے کو
لاک کر گیا۔۔
التمش ن۔۔ نہیں یہ کیا میں۔۔وہ۔۔۔آپ آپ نے لاک کیوں کیا ہے
۔۔"وہ رونے والی تھی جبکہ التمش تو پہلی بار اسکے منہ سے نام سن کر۔۔۔
جیسے وہیں ٹھر گیا۔۔۔
وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔اور مناسب فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔
پھر سے کہو۔"اسنے اسکا ہاتھ تھامہ تھا آہنگ چکرا ہی گئ بمشکل دروازے کے
سہارے کھڑی تھی۔۔
" التمش پلیز دروازہ کھولیں جانا ہے
آہنگ پلیز میری جان کچھ دیر تو رو کو" وہ اسکی نقل اتارنے لگا جبکہ آہنگ۔۔
کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

التمش کا قہقہ ابھرا۔۔۔ جبکہ آہنگ اسکے پاس سے جلدی سے نکل کر بھاگی ۔۔۔ تو ایکدم۔۔ اسکا ہاتھ واس کو لگا اور واس زمین بوس ہو گیا۔۔ وہ گھبرا اٹھی۔۔ التمش نے زمین پر دیکھا اور پھر افسوس سے اسکی جانب

جاؤ" وہ گھیرا سانس بھر کر بولا۔۔۔

ایم سوری" وہ رونے لگی۔۔۔

ایم سوری میں میں توڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔" وہ جھک کر کانچ اٹھاتی۔ کہ التمش نے پیچھے سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

آہنگ کا دل بری طرح دھڑک اٹھا۔۔

تمھاری معصومیت میرے دل کو۔۔۔ تمھارے لیے پاگل کر رہی ہے" وہ اسکے کان کے قریب بولا۔۔ اہنگ سن سی رہ گئ۔۔ التمش کے ہاتھ میں اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ جلدی سے اٹھی اور باہر بھاگ گئ۔۔ جبکہ اسکے بال التمش کے چہرے پر لگے تھے ریشمی بالوں کی۔۔۔ نرمی اور خوشبو نے ۔۔ التمش۔۔ پر الگ ہی جادو کیا تھا

اب اسے بھلا کس انرجی کی ضرورت تھی اس سے زیادہ مسکرا کر اسنے۔اپنے واس کو دیکھا۔۔وہ کافی قیمتی تھا۔۔

التمش بیٹے ہر ملاقات پر ایک نقصان اٹھاؤ۔۔۔" وہ۔۔خود سے بولتا ہنسا تھا

بمشکل ہی صیحی سب صارم کے پاس پڑھنے کے لیے جمع ہو چکے تھے۔۔۔ صارم نے ان سب کے ٹیسٹ مانگے۔۔ہانیہ کے علاؤہ دو لڑکیوں نے دیکھا دیے۔۔

نوری۔۔تم نیکسٹ ٹائم اس سے بہتر مارکس لاؤ گی" وہ زرا سختی سے بولا۔۔

یہ اللہ مجھے بچالے" ہانیہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی

سچی اللہ جی اس۔۔دیو سے بچالیں کل ہی۔۔۔دو مسکینوں کو تو کھانا کھلا ہی دوں گی" وہ۔دل ہی دل میں دعا گو۔ تھی جبکہ صارم نے اسکی جانب دیکھا

تمھیں۔۔لیٹر لکھ کر دوں ٹیسٹ دیکھاو" وہ بولا تو ہانیہ نے۔۔اٹکا ہوا سانس بھال کیا۔۔

وہ وہ ٹیسٹ میں اپنی دوست کے پاس بھول آئی ہوں۔۔ک۔۔کل دیکھا دوں گی" وہ بولی

صارم اسے گھور کر دیکھنے لگا جبکہ اسنے سر جھکا لیا۔۔۔

آپی۔۔مجھے لگتا ہے اپکے بیگ میں ہی ہو گا۔۔۔۔چیک تو کریں "نور بولی تو ہانیہ نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا

میں نے دیکھا ہے کچھ نہیں ہے میرے بیگ میں"۔۔

نوری چیک کرو اس کا بیگ" صارم نے کہا تو ہانیہ نے جلدی سے بیگ سینے میں جکڑ لیا۔۔۔

میں سچ بول رہی ہوں

پتہ ہے مجھے کتنا سچ بولتی ہو تم نکالو ٹیسٹ ورنہ۔۔ تمھاری چھٹی بند ہے ساری رات بیٹھ کر پڑھو گی" وہ اسے ڈپٹتا بولا

ہانیہ نے منہ بسور کر ٹیسٹ نکال کر اسکے سامنے کر دیا جس میں اسے۔۔

2/75 نمبر دیکھ کر۔۔صارم تو حیران ہی رہ گیا۔۔

یہ کیا ہے ہانیہ "وہ غصے سے بولا۔۔۔

" "وہ میں۔۔مجھے یاد تھا۔میری طبعیت

شیٹ آپ "وہ غصے سے بولا۔۔۔

تم میں وہ جزبہ ہی نہیں ہے کہ پڑھو۔۔۔یہ دو نمبر اپنی عمر دیکھو تم سے بہتر نمبر کوئی بچہ بھی لے سکتا ہے "وہ سختی سے بولا۔۔

میں اگلی بار اچھے لاؤ گی "اسنے کہا۔جانتی تھی صارم پڑھائی کے معاملے میں بہت سخت تھا۔۔۔

اگلی بار آنے دوں گا تو لاؤ گی۔یہ ہی ٹیسٹ تم۔۔چھ بار لکھو گی۔اور تب تک لکھتی رہو گی جب تک یاد نہیں ہو گا نکالو دستہ اور پین "وہ سختی سے بولا

ہانیہ نے بے چارگی سے اسکی جانب دیکھا اتنا لمبا ٹیسٹ وہ چھ بار لکھتی لکھتی مر ہی جاتی۔۔دل میں نوری کو گلا دبانے کی وہ ٹھان چکی تھی چار نچار اسے صارم

کی بات ماننی ہی پڑی جبکہ۔۔۔نوری کی ہنسی۔۔بند ہی نہیں وہ رہی تھی۔۔۔
آہنگ وک البتہ افسوس تھا اگر وہ تھوڑی سی محنت کر لیتی تو کافی لائیک تھی وہ

اس وقت صبح کے ناشتے کے لیے سب ٹیبل پر موجود تھے۔۔
وہاج نے دادا جان کی جانب دیکھا۔
میں اسلامہ آباد جا رہا ہوں۔۔دو تین دنوں میں واپس آجاؤں گا" اسنے
انھیں اطلاع دی
چلو کچھ دن تو گھر میں سکون رہے گا" اچانک دوسری طرف سے۔۔مشال
کی آواز آئی تو۔۔۔سب نے اسکی جانب دیکھا۔
ہاں نہ سکون بھی ضروری ہوتا ہے" وہ شانے آچکا کر اسے زچ کرتی بولی وہاج
نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

کیا لڑکی ہے یار۔۔" التمش نے قہقہہ روکا صارم نے اپنی ہنسی روکنے کے لیے ۔۔گلاس منہ سے لگا لیا

جبکہ سکندر کی تو ہنسی چھوٹ ہی گئی تھی۔۔۔

بہت ہنسی ارہی ہے تمھیں" وہاج نے غصے سے سکندر کو دیکھا

سوری بھائی" سکندر جلدی سے بولا۔۔

مشال نے الٹا اسے گھورا وہ تو سر جھکا گیا۔۔ یہ پانی پت کی جنگ میں وہ پیسنا نہیں چاہتا تھا۔۔

جب شکل اچھی نہ ہو تو بات اچھی کر لینی چاہیے" وہاج نے سر جھٹک کر کہا۔۔ واٹ واٹ کیا بولا تم نے میری شکل اچھی نہیں دیکھ رہے ہیں دادا جان آپ اسے"

بڑا ہے تم سے مشال۔۔۔ تم تم کیوں کہہ رہی ہو۔" دادا جان نے الگ ہی بات کی وہ تو روز کی اس لڑائی سے تھک ہی گئے تھے۔۔۔

مشال نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا اسے سخت تپ چڑھی تھی۔۔ جبکہ وہاج سکون سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔

یہاں در حقیقت میرا کوئی ہے ہی نہیں "اسنے غصے سے کہا اور وہاں سے وہ باہر چلی گئی۔۔

داداجان اسکا حلیہ تو دیکھیں زرا آپ اسے باہر جانے کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں """ وہاج نے پھر سے اختلاف کیا۔۔

وہاج فلحال مجھ میں ہمت نہیں ہے اس لڑائی کو۔۔۔ سلجھانے کی جانے دو اسے۔۔۔ ہو جائے گی ٹھیک """ وہ بولے تو وہاج بھی غصے سے اٹھ گیا یہ بھی ٹھیک ہے۔۔ گھر کا سربراہ ہی بے بس ہے " وہ غصے سے بولتا وہاں سے خود بھی باہر نکل گیا جبکہ۔۔۔۔ پیچھے داداجان۔۔۔ اس سوچ پر ہی خوفزدہ ہو رہے تھے جو وہ سوچ رہے تھے مشال اور وہاج کے بارے میں حالات تو انکے ایسے تھے جیسے ایک دوسرے کو۔۔۔ ختم کر کے دم لیں گے۔۔۔

وہاج بھناتا ہوا باہر نکلا۔۔۔تو۔اسکی گاڑی باہر موجود نہیں تھی۔۔اسنے۔۔۔
جیب میں ہاتھ مارا۔۔۔چابی شاید وہ کمرے میں بھول آیا تھا جبکہ۔گاڑی تو
نظر ہی کہیں نہیں ارہی تھی۔۔اسنے التمش کی گاڑی۔۔۔کو دیکھا وہ وہیں
کھڑی تھی۔۔وہ واپس پلٹا تبھی اپنی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔اسنے مین گیٹ کی
جانب دیکھا۔۔مشال اسکی گاڑی میں گاگلز لگائے۔۔لبوں پر مسکان سجائے
سٹیرینگ تھامے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی اسنے اپنی لمبی مخروطی انگلیوں
سے۔۔۔اسے بائے کیا۔
وہاج کا خون اس وقت شدت سے کھول رہا تھا۔۔
مسٹر الٹی بودھی۔۔۔یہ رات مجھے کمرے سے باہر پھینکنے کا بدلا ہے۔۔۔اب
تمھیں پتہ چل گیا ہو گا۔مشال۔۔۔تم سے ڈرتی نہیں اینڈ پلیز بیہونیکسٹ
ٹائم بائے" وہ اونچی آواز میں بولتی گاڑی اگے بھگا لے گئی وہاج نے مٹھیاں
بھینچ لیں۔۔۔وہ پلٹ کر اندر ایا۔۔۔اور اسنے۔اج غصے سے۔۔
ٹیبل پر رکھا۔۔واس توڑ دیا۔۔۔

سب ایکدم اسکی جانب متوجہ ہوے

اگر یہ لڑکی۔۔اس گھر میں رہی تو میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی تب آپ لوگوں کو سکون مل جائے گا اس آوارہ بدلحاظ بے لگام لڑکی کو یہاں سے یہ تو دفع کر دیں ورنہ میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔۔" وہ دھاڑا تھا سب حیران تھے ہوا کیا ہے بیٹا" بڑی امی بولیں تو اسنے ضبط سے انکی جانب دیکھا

میری گاڑی لے گئی ہے اور مجھے جوا بھی کے ابھی نکلنا ہے میں کھوتا ریڑھی پر جاؤں گا۔۔یہ بسوں کے دھکے کھاؤں۔یہ اتنے سے سفر کے لیے جہاز میں جاؤں" وہ چلایا۔۔۔

جبکہ سب نے ہی افسوس کیا تھا

چین نہیں یار اس ظالم حسینہ کو۔۔۔وہاج کی بینڈ بجادی ہے" صارم نے کہا تو التمش اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

میری تو دعا ہے یہ انڈیا پاکستان مل جائیں۔۔۔ہاہاہا پھر پتہ چلے گا اس فرنگی بلبل کو پر کٹتے کیسے ہیں" وہ مزے سے بولا تو صارم نے جھٹکا کھا کر دیکھا۔۔

ایمپوسیبل" وہ بولا۔ جیسے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔۔

آہ میرے بھائی۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے یہ 2023 ہے میری جان" وہ انکھ دباتا جلدی سے اٹھا اور وہاج کے پاس آیا

نہ کرو غصہ یار میری گاڑی لے جاؤ میں صارم اور سکندر کی بائیکس پر چلا جاؤں گا" اسنے کہا تو وہاج نے۔اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔

میرا بس نہیں چل رہا التمش کہ اسکی گردن دبا دوں" وہ ضبط کرتا بولا۔۔ جبکہ التمش نے اپنی ہنسی روکی۔وہاج پھاڑ کھانے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا

خدا تمھیں ایسا موقع فراہم کرے" وہ اسے تسلی دینے لگا۔۔

وہاج اسکی پوکٹ سے چابی نکال کر بھناتا ہوا باہر چلا گیا جبکہ۔۔۔التمش نے صارم کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر وہاج کے نکلتے ہی وہ تینوں بھی باہر چلے گئے ۔۔افس کے لیے نکل گئے۔

پیچھے کوئی کچھ بولا تو نہیں تھا مگر سب سوچ میں ضرور پڑ گئے تھے خاص کر داداجان۔۔۔

مشال ایم سوری یار" فائزاسکے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔۔جبکہ وہ آگے چل رہی تھی

بات توسن لو کم از کم" فائزنے اسکاہاتھ پکڑا۔۔اسنے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

اوراپناہاتھ جھٹکے سے چھڑاکر وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر بلکل لاپرواہی سے اسے دیکھنے لگی

میرے ڈیڈنے سارے معملات کلئیر کر دیے ہیں پولیس کو بہت پیسہ کھلایا ہے اوراب میرا کسی کیس میں نام نہیں۔اور یار وہ سب تو بس ایسے ہی تھا۔۔ میں کون سا پرفیشنل ہوں" فائزنے اسے سمجھانا چاہا۔۔

ہو گیااب جاؤں" وہ چیڑ کر بولی"۔۔

یاراب تم مجھ سے ایسے خفار ہو گی پیار کرتے ہیں ہم ایک دوسرے سے" فائز اسکے نزدیک ہوا۔۔۔

جبکہ مشال نے۔۔۔اپنے بالوں کو جھٹکا۔۔

اول تو مجھے تم سے قطعی پیار نہیں ہے تو اپنے زہن سے اس پیار بھرے غبارے کو پھاڑ دو۔۔دوسرا۔۔ہاں دوستی تھی اب وہ بھی نہیں رہی تو۔۔اب میرے پیچھے چیپکو مت بننا اپنے کام سے کام رکھو" اسنے نخوت سے کہا۔۔فائز کے دوست جو ایکطرف کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے اسپر ہنسنے لگے جبکہ مشال آگے چلی گئ۔۔۔

فائز نے نفرت سے اسکی جانب دیکھا۔۔اس لڑکی نے اسکی بے عزتی کی تھی وہ چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔اسے وہ مارے غصے کے کالج سے ہی نکل گیا

۔۔۔۔

جبکہ مشال کافی بور ہو چکی تھی کچھ دیر لیکچرز لے کر اسے۔۔بوریت ہوئ تو وہ گاڑی کا پیٹرول نست و نابود کرنے کے لیے نکل پڑی اسے یاد ارہے تھے اپنے دوست اپنی فیملی۔مام ڈیڈ۔۔۔۔

سب یاد آرہے تھے جس کی وجہ سے اب کی بار اسکی آنکھیں بھیگ جاتی۔۔۔
اسے یہاں رہنا ہی نہیں تھا۔
وہ ایک شاپینگ مال کے آگے رکی شاید کچھ شاپینگ کر کے سکون مل جاتا
۔۔۔وہ اندر داخل ہوئی تو کتنوں کی نظروں نے اسے سہرایا تھا۔اور وہ ان
نظروں کو جان کر انجان بنتی اندر چلتی گئی جبکہ آنکھوں پر گاگلز لگا لیے۔۔وہ
ایک شاپ پر رکی اور۔۔۔جینز دیکھنے لگی۔۔۔
اسے دو پسند آگئیں تو اسنے جیسے ہی بل دینے کے لیے اپنا کارڈ دیا تو اس میں
بیلنس زیرو تھا
واٹ" وہ حیران رہ گئی ڈیڈ نے اسکا اکاؤنٹ کبھی خالی چھوڑا نہیں تھا۔
ہوں گے اس میں پیسے ایک بار پھر سے چیک کرو" اسنے کہا
میم اس میں کچھ نہیں" وہ زرا غصے سے بولا کہ وہ اسکا ٹائم ضائع کر رہی تھی
بے عزتی کے احساس سے مشال کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔
اسنے کارڈ چھینا اور دندناتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔

ڈیڈ کو فون ملایا۔۔ مگر وہ تو کال ہی نہیں اٹھا رہے تھا اور بار بار کرنے کے بعد بھی انھوں نے فون نہیں اٹھایا تو اسنے موبائل گاڑی میں پھینکا غصے سے ڈیش بورڈ پر ہاتھ مارا۔۔

اسے تپ چڑھنے لگی ڈیڈ ایسا کر کیسے سکتے ہیں وہ اپنی عیاشی میں اتنے مگن ہو گئے ہوں گے کہ اسکا اکاونٹ فل کرانا ہی بھول گئے اسے پتہ تھا وہ جانتی تھی ڈیڈ کی نیچر کیا ہے مگر یہ بھی جانتی تھی وہ اس سے پیار کرتے ہیں۔۔اور یہ اسکو ہی لگتا تھا۔

اسنے ایک نظر ڈیش بورڈ کی جانب دیکھا

اسکے چہرے پر اچانک ایک شیطانی مسکان بھر آئی۔۔

اسنے اچھے طریقے سے ڈیش بورڈ چیک کیا

کچھ تو ہو گا" وہ ساری جگہ چیک کرنے لگی اور پھر۔۔۔اسکی تواقع کے مطابق اسے۔۔۔پیسے مل ہی گئے۔۔یہ زیادہ نہیں تھے۔۔پچاس ہزار تھے

۔۔اب گاڑی میں پیسے کون رکھتا ہے چوری بھی تو ہو سکتے ہیں" وہ مسکرائی اور پیسے کی ہوا جھلنے لگی۔۔۔

جبکہ دل تو بے حد خوش ہو گیا تھا۔۔وہ پیسے لے کر فوراً گاڑی سے باہر نکلی اور جا کر اسنے۔وپاج کی حلال کی کمائی کو فضولیات پر اڑا دیا تھا وہ خوش ہوتی واپس گھر کی جانب چل دی۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئی ویسے ہی آہنگ نور اور ہانیہ بھی کالج سے واپس لوٹ رہیں تھیں۔۔

ہانیہ نے تو اسکو دیکھ کر منہ ہی بنالیا جبکہ نور ایکدم چہکی

واؤ آپی اتنی زیادہ شاپینگ" وہ حیران ہوئی تو مشال مسکرائی اہنگ اور ہانیہ تو اس خوش اخلاقی پر حیران تھیں جبکہ نوری کا بس نہیں چلا جھوم اٹھے۔۔۔

یہ لو یہ تمھارے لیے" اسنے ایک کیری نور کے آگے کی

سچ" نور چیخی۔مشال ہنس پڑی وہ خوش تھی۔۔۔

ہنانیہ اور آہنگ کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔

مشال نے سر ہلایا تو نور نے جلدی سے پکڑ لی اس میں جینز ٹاپ تھا۔

اوہ تھنکیو سو مچ آپی ویسے تو وہاج بھائی گھر میں پہننے نہیں دیں گے مگر میں اپنے روم میں پہن کر سنیپس لوں گی پھر اپنی فرینڈز کو سینڈ کروں گی" وہ اپنا اگلا پلین بھی بتا گئی

گڈ لک" مشال نے آنکھ ماری اور اندر آ گئی جبکہ ہانیہ نے نور کا بازو پکڑا

بتاتی ہوں تمھیں بہت اوور ہو رہی ہو" وہ بھڑک کر بولی

آپی کیا ہے یار" نور نے اس سے اپنا آپ چھڑایا اور اندر بھاگ گئی۔۔

مشال کو بھوک لگی تھی اسنے لاپروہای سے ساری شاپینگ صوفے پر پھینکی اور کچن میں جھانکا جہاں پر تائی امی کھڑی تھیں یعنی وہاج کی والدہ۔۔۔

کچھ کھانے کو مل سکتا ہے" وہ بولی۔

کیوں نہیں۔۔۔ کھانا ریڈی ہے آپ بیٹھو ٹیبل پر" وہ مسکرا کر بولیں تو مشال نے سر ہال دیا

واپس کرو" ہانیہ نے نور کو گھورا مشال نے ہانیہ کیطرف دیکھا
کیوں کروں مجھے دیا ہے مشال آپی نے "نور نے آنکھیں نکال کر کہا
بھائی کو بتادوں گی """تو تمھیں لگتا ہے تمھارے بھائی سے کوئی ڈرتا ہے۔۔"
مشال ٹیبل بجاتے ہوئے اسے زچ کرتی بولی
میں نے تم سے بات نہیں کی اپنی بہن سے کر رہی ہوں اپنے کام سے کام رکھو
"ہانیہ نے اسے جھاڑ دیا۔۔۔
مجھے لگتا ہے سکندر نے ٹھیک کہا تھا تمھارے بھائی کے دماغ کی ایک رگ فالتو
ہے جب کے تمھارے پاس دماغ ہی نہیں اوپس تم دونوں۔۔ کیا لیٹ ہو گئے
تھے جب عقل بٹ رہی تھی" وہ مزے سے بولی ہانیہ نے گھور کر دیکھا۔۔۔
ہمیں تمھارے ان فضول کپڑوں کی ضرورت نہیں جس سے جسم بھی۔نہ
ڈھکے "ہانیہ نے بلآخر نور سے کیری لے کر پھینکا
مجھے ہے "نور نے فورا اٹھالیا اور کمرے میں بھاگ گئ
مشال نے آنکھوں وک دلکش جنبش دی جبکہ ہانیہ جل بھن گئ۔۔۔

آہنگ نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے میں لے گئ۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں بچوں والی حرکت کر رہی ہو۔نوری بچی نہیں ہے وہ۔۔

اپنے شوق کو پورا کر رہی ہے بس کچھ نہیں ہوتا" آہنگ نے اسے سمجھایا

"تو اس آوارہ سے لینے کی کیا ضرورت پڑی تھی

بہت بری بات ہے ایسے کس طرح تم مشال کے بارے میں بول رہی ہو"

۔۔"آہنگ نے اسے ٹوکا

ہانیہ نے سر جھٹکا اور واشروم میں چلی گئ۔۔۔

آہنگ بھی چینج کرنے چلی گئ۔۔

آج وہ تینوں گھر جلدی اگئے تھے وہاج گھر پر نہیں تھا۔۔کچھ اڈوانٹیج بھی اٹھانا تھا۔۔۔

وہ گھر لوٹے تو دادا جان سے ڈانٹ کھائ

تم لوگوں کی لاپروہای نہیں جائے گی وہاج کا ہی ڈر ہے وہ تم لوگوں کو۔ سیدھا
" رکھتا ہے

داداجان کام پورا کر کے ائیں ہیں آپ تو ڈانٹے جا رہے ہیں " سکندر چیڑ کر بولا
منہ بند کرواپنا " داداجان نے اسکی کمر پر تھپڑ جڑا

دیکھو دیکھو دنیا والوں۔۔ چھبیس سالہ جوان لونڈا۔ اپنے دادا سے پیٹ رہا ہے
مطلب میری کوئ عزت ہے۔۔ نہیں بتادیں یہ بے عزتہ پیدا ہوا ہوں "
سکندر چلایا۔ تو۔۔ سب ہنسنے لگے۔۔ وہ تینوں داداجان کے ساتھ لاونج میں
بیٹھے تھے۔ جبکہ۔۔۔ کچن میں سب خواتین کام کر رہیں تھیں ڈنر کا اہتمام اور
مشال محترمہ سو رہی۔ تھیں۔۔۔

تمھاری ڈرامے بازی وہاج ہی نکالے گا " داداجان کے کہنے پر وہ سیدھا ہوا

۔۔۔

میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔باسی اخبار کا لیکچر سننے کا" سکندر بولا تو التمش اور صارم کا تو قہقہ نکالا جبکہ بڑی امی نے اسے ٹوکا تھا سکندر دانتوں تلے زبان دبا گیا

ایک تو اسکے ہمایتی بہت ہیں" سکندر مدھم آواز میں بولا

اور اچانک ایک دل خراش چیخ پر وہ سب کھڑے ہو گئے۔۔۔

چیخوں کی آوازیں بھڑنے لگیں تو وہ تینوں مشال کے کمرے کی جانب دوڑے۔۔

مشال" سکندر نے دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ لاک تھا۔۔

جبکہ اندر سے چیخص کی آوازیں بھڑتی جا رہی تھیں

پاس مت آنا میرے دور رہو مجھ سے میں کہتی ہوں دور ہو جاؤ ہیلپ ہیلپ"

وہ چلائی تھی

باہر سب کے رنگ اڑ گئے۔۔۔۔

التمش پیچھے دوڑا اور کبنیٹ سے۔۔سب رومز کی چابیاں نکالی۔۔۔اور وہ۔
چابی دوڑ کر لے آیا۔صارم اور سکندر کے چہرے پر بلا کی خرکتگی اتر آئی انکے
گھر میں کون آیا تھا اور وہ بھی مشال کے روم میں۔۔۔۔۔
جبکہ باقی سب لڑکیاں ایکدم سہم گئیں تھیں اور دوسری طرف خواتین کے
بھی رنگ فق تھے یہ کیا ہوا تھا
التمش نے دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور وہ تینوں بناخوف کے اندر داخل
ہوئے۔۔۔اور التمش کے جوتے کے نیچے وہ۔۔۔دشمن مارا جا چکا تھا۔۔۔
مشال بیڈ پر کھڑی تھی۔۔۔آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔
کیا ہوا ہے کون تھا کمرے میں" سکندر اسکی جانب تیزی سے بڑھا
التمش پاؤں ہٹاؤ جلدی" مشال چھلانگ لگا کر اتری۔۔التمش حیرانگی سے اپنا
جوتا دور کر گیا کاکروچ جوتے کے نیچے بلکل دب کر مر چکا تھا۔۔۔
مر گیا" پسینے سے بھیگی پیشانی اور مسکراتی آنکھوں سے اسنے التمش کی جانب
دیکھا

تم اسکو کہہ رہی تھی میرے پاس مت او۔۔"صارم نے حیرانگی سے پوچھا

ہاں نہ جانے کہاں سے اگیا تھا۔۔

تھنکیو سو مچ "اسنے التمش کی جانب دیکھا

کیا آج اپریل فول ہے کیونکہ میں اپریل فول بن چکا ہوں "صارم سرد سانس

کھینچتا باہر نکل گیا۔۔۔

میں بھی "التمش اور سکندر بھی باہر نکلے

مطلب "مشال بھی کا کرعج کی لاش سے بچتی باہر آئی تھی۔۔

کچھ نہیں حسینہ۔۔۔۔"سکندر نے کہا تو۔۔مشال کو پہلی بار کچھ سمجھ نہیں ا

رہی تھی

داداجان نفی میں سر ہلانے لگے

مشال۔۔۔یہ کیا حرکت ہوئی بھلہ۔۔کا کروج کے آنے پر اتنی چیخیں"

داداجان نے کہا تو وہ انکے ساتھ بیٹھ گئ

ایک بات کھوں اسکی شکل بلکل وہاج جیسی تھی۔۔ تبھی میری چیخیں نکل گئیں اور ویسے بھی دادا جان لڑکیاں ڈر جاتی ہیں۔۔ایسی چیزوں سے "مشال نے کہا تو دوسری طرف وہ تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔۔

ہانیہ کے سوا باقی سب کو ہنسی آئی تھی۔۔۔

بچوں کی طرح کاکروچ سے ڈرتی ہو۔۔۔" وہ بولی تو مشال نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

شیٹ آپ میں بچی نہیں ہوں" ہانیہ کے ہسننے پر مشال کو غصہ چڑھنے لگا

او کے اب لڑائی مت شروع کرنا کھانا کھاؤ"" داد جان بولے تو۔۔۔مشال رک گئی

مگر اسکی لاش کمرے میں ہے" مشال بے چارگی سے بولی

کو بلاتے ہیں لاش ٹھکانے لگوادیں گے ڈونٹ وری" صارم نے 1122 ۔۔۔مزے سے کہا۔۔۔تو وہ ہنس پڑی

اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے"۔۔

بڑی بات بات تھی وہ نارملی بات کر رہی تھی شاید وہ خوش تھی کہ اسنے وہاج
کے پیسوں کو آگ لگادی تھی اور دوسی طرف اسکا صبح کتنا خون پیا تھا۔۔۔
ان دو سالوں میں پہلی بار اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا جبکہ دادا جان تو
بہت خوش تھے مشال کھ انولومینٹ پر۔۔۔البتہ ان سب میں التمش کی
نظروں سے بچتی اہنگ روز کیطرح کھانا نہیں کھا پا رہی تھی

صارم کافی کا کپ لے کر لو میں نکل ایا اج اسنے لڑکیوں کو چھٹی دے دی تھی
ہفتہ تھا اسی لیے وہ کل انھیں پڑھاتا۔۔۔وہ تینوں بے حد خوش ہوئیں تھیں
اچانک صارم جو کسی کی آواز سنائ دی مدھم آواز میں کوئ بات کر رہا تھا کسی
سے اسنے کپ کو وہیں چھوڑا اور آواز کے تعاقب میں چل دیا۔۔۔
اندھیرے کی طرف درخت کی اڑھ میں ہانیہ کا دوپٹہ دیکھ کر وہ حیران ہوا

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں کالج سے بنک نہیں کر سکتی آہنگ اور نوری میرے ساتھ ہوتی ہیں" وہ بولی تھی

ہاں وہاج بھائی گھر پر نہیں ہیں مجھے باقی سب کا بھی مسلہ نہیں مگر۔۔۔ سیریسلی۔۔۔ سمیی اہنگ اور نور ساتھ ہوتی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے غصہ مت کرو میں کوشش کرتی ہوں۔۔۔

آہ اچھا بابا ٹھیک ہے میں کل اوگی۔۔ تمھارے فلیٹ پر آنا ہے" وہ پوچھنے لگی ایسا لگا تھا صارم کے وجود پر کسی نے کوئی چیز چھوڑ دی ہو خون میں لاوے سے جل اٹھے تھے

آہ اب زیادہ مت پھیلو کل تو سنڈے ہے کل گھر سے کیسے نکلوں گی" وہ ہنسی

۔۔۔

ہاہاہا نہیں ہمیں کسی بھی دوسر کے گھر جانے کی اجازت نہیں" مزید صارم سے برداشت نہ ہوا اسنے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے فون کھینچ لیا۔۔۔۔ ہانیہ سٹپٹا کر پلٹی۔۔۔ اور ایکدم جیسے جھٹکا لگا تھا اسے۔۔ وہ کانپ ہی اٹھی۔۔۔

صارم نے موبائل کو ہاتھ میں اتنی زور سے جکڑا ہوا تھا کہ موبائل چکنا چور ہو جاتا۔۔۔۔

کیا تم جواب دینا پسند کرو گی اس بارے میں" وہ دباد باغرایا

ہانیہ نے خوفزدہ سانس اندر اتارا۔۔۔اور صارم کی جانب دیکھا

م۔۔۔میری دوست ہے۔۔۔بھائی۔۔۔اس اسی سے بات کر رہی تھی"

ہانیہ کے بولنے پر صارم کا بس نہیں چلا کھینچ کر تھپڑ مار دے

مجھے پتہ چل گیا ہے سمیی تمھارا دوست ہے۔۔۔آگے بتاؤ۔۔۔کہ تمھاری غیرت مر گئی جو ہمارے گھر کی عزت۔۔۔

آپکا مسلہ نہیں ہے یہ" وہ ایکدم بولی تو صارم کو حیرانگی ہوئی۔۔۔آنکھیں البتہ نیچے تھی

ی۔۔۔یہ میرا مسلہ ہے اور آپ کون سا میرے بھائی لگتے ہیں جو۔۔۔مجھے سے سوال کر رہے ہیں۔۔۔۔" وہ سہمے سینے لہجے میں ہمت کرتی بولی ہی گئی تھی

صارم نے چند لمحے اسکی جرت پر اسے حیرانگی سے دیکھا تھا اسکا بنا بنایا سارا امیج اسکی نظر میں غرق ہو گیا تھا اسنے۔۔ موبائل وہیں پھینکا اور وہ پلٹ گیا ایک بھی لفظ کہے بنا۔۔ ہانیہ نے جلدی سے موبائل اٹھایا موبائل کی سکرین ٹوٹ گئی تھی مگر اس سے زیادہ اسے اس بات کا ڈر تھا کہ صارم وہاج کو بتادے گا اور وہ جو اسے بتادے گا تو وہاج اسکا کچھ نہیں چھوڑے گا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہاج کو سخت ناپسند تھیں ایسی حرکات اور۔۔۔ تبھی وہ مشال سے اتنی نفرت کا اظہار کرتا تھا مگر اسے خوف آرہا تھا دل تھا۔۔ کہ پریشانیوں سے دھڑک رہا تھا عجیب کیفیت ہو رہی تھی فون سیمی کا دوبارہ آرہا تھا مگر اس میں ہمت نہ ہوئی یہ فون اٹھانے کی اسنے جلدی سے سیل فون پاور آف کیا اور اپنے روم کی جانب دوڑ لگادی۔۔۔

دوسری طرف صارم اپنے روم میں آیا وہ شاکڈ کی کیفیت میں تھا۔۔۔ بلکل حیران ہانیہ کا رویہ اسکی حرکت اور آگے سے جواب دینا وہ۔۔۔ دنگ تھا اور جب اسنے کہہ دیا کہہ اسکا کوئی حق نہیں بنتا تو۔۔ غصے سے اسکا میٹر شاٹ ہو گیا تبھی وہ کچھ کہے بنا وہاں سے واپس لوٹ آیا۔۔۔ وہاج کو وہ بتا سکتا تھا مگر اس وقت غصہ سر پر سوار تھا۔۔۔ جب وہ لگتا ہی نہیں کچھ تو اسے پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں مگر ایک بات طے تھی وہ آج کے بعد اپنی بہن کو اسکے ساتھ نہیں۔۔ جانے دے گا۔۔ اسے مشال ہانیہ سے کہیں زیادہ بہتر لگی کم از کم اسکے اندر جو تھا وہ ہی منہ پر تھا۔۔ جو وہ سوچتی تھی وہ ہی ظاہر کرتی تھی مگر ہانیہ سچ ہانیہ وہ کیا سمجھتے تھے بلکہ وہ خود خود ہانیہ کو۔۔ کیا سمجھتا تھا جبکہ وہ اندر سے کیا نکلی تھی وہ سب سے چھپا کر نہ جانے کس لڑکے سے افئیر چلا رہی تھی۔۔۔

اسے تو یہ بات سوچتے ہوئے بھی۔۔ گھن سی آنے لگی انکے گھر کی عورتیں یہ سب کریں گی واقعی غیرت مر گئی تھی۔۔ پھر وہاج کا حق نہیں بنتا تھا وہ مشال

کو کچھ بھی کہے جب اسکی بہن۔۔۔وہ غصے سے بھڑکتا سوچتا جا رہا تھا۔۔ مگر اسے ہانیہ کی بات بہت بری لگی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اسنے چپ سادھے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

وہ شاور لینے چلا گیا دماغ اسکا بہت۔۔ بھنا رہا تھا الٹا ہانیہ پر شدید تپ چڑھ رہی تھی۔۔

آہنگ جلدی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔ تبھی وہ سب سے پہلے ناشتہ کرنے بیٹھ گئی تھی۔۔وہ آرام سے ناشتہ کر رہی تھی۔۔کہ۔۔۔ پیچھے اسے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔اور اسنے لاپرواہی سے پلٹ کر دیکھا۔۔تو ایکدم اسکے ہاتھ سے نوالہ چھٹا تھا۔۔۔

پیچھے التمش کھڑا تھا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ ٹریک سوٹ میں تھا شاید واک کر کے آیا تھا چہرے پر ہلکی ہلکی پسینے کی بوندیں تھیں جبکہ اسکے ایک ہاتھ میں ٹاول تھا اور۔۔دوسرے ہاتھ میں موجود سیل کان سے لگایا ہوا تھا۔۔۔۔ جبکہ لبوں کی اوٹ میں مسکراہٹ لیے۔۔وہ آہنگ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا تم رات کو آرہے ہو" التمش نے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔۔آہنگ کے چہرے پر واضح پریشانی تھی۔۔۔

وہ اسی کیطرف آرہا تھا حال میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ تبھی وہ دھڑلے سے اندر آ رہا تھا آہنگ نے۔۔۔ناشتہ وہیں چھوڑا اور اس سے پہلے وہ اٹھ کر وہاں سے فرار ہو سکتی۔۔۔التمش نے وہ لقمہ جو گیرہ تھا اسکے نزدیک آکر اٹھایا اور۔۔ اپنے منہ میں رکھ لیا۔۔۔

آہنگ کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔وہ جلدی سے اسکے پاس سے۔۔نکل کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اچھا ہے۔۔۔"اسنے ناشتے کی پلیٹ اپنی جانب کھینچ لی۔۔

بلکل تمھارے جیسا" اسنے آنکھ دبائی۔۔۔

تو آہنگ مڑ گئی۔

اے رک جاؤ" التمش کی بلند آواز پر۔۔۔اسکے قدم تھمے۔۔

حلق میں سانس اتارا۔۔۔

میں نے سن ہے کل تمھاری خالہ کا بیٹا آرہا ہے" التمش کو۔۔جہانزیب سے سخت چیڑ تھی کیونکہ۔۔۔شاید جہانزیب وہ واحد شخص تھا جس سے آہنگ کافی فرینک تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس سے چھوٹا تھا۔۔ مگر اسے ٹریٹ ایسے کرتا تھا جیسے بڑا ہو اس سے اور۔۔اسی بات سے التمش کو چیڑ تھی۔۔۔۔

و۔۔وہ میرا چھوٹا بھائی ہے" آہنگ نے زرا خفگی ظاہر کی۔۔۔

اچھا اور میں کون ہوں" وہ اٹھا اور اسکے سامنے۔۔آگیا۔۔

آہنگ سے آنکھیں بھی نہیں اٹھ رہیں تھیں۔۔۔۔جبکہ التمش کے لبوں پر محظوظ کن مسکان تھی۔۔۔جیسے اسے اسکی یہ حالت مزہ دے رہی ہو۔۔۔

آہنگ نے جواب نہیں دیا۔۔۔

میں جانتا ہوں میرے متعلق تو ہوئی اچھی بات نہیں نکلے گی تمھارے منہ سے خیر زیادہ سٹریس نہ لو کبھی مجھے بھی بھائی کہہ دو۔۔۔"اسنے خود ہی منع کر دیا۔۔آہنگ نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا اور پھر آنکھیں جھکا گئی۔۔۔

خیر مجھے تمھیں یہ کہنا ہے کہ تم زیادہ اسکے ساتھ فری ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔"وہ زرا گھوری لگاتا بولا

م۔۔مگر۔۔۔"آہنگ نے کچھ کہنا چاہا اور التمش نے ویسے اسکا ہاتھ پکڑا

۔۔۔۔

آہنگ" بارو عب غصے سے بھرپور آواز ابھری۔۔۔۔تھی اس کے پیچھے سے

آہنگ سٹپٹا کر اپنی کلائی چھڑا گئی۔۔۔۔

صارم تھا۔۔ناگواری سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

روم میں جاو اپنے" وہ سخت لہجے میں بولا۔۔آہنگ نے شکوہ کن نظروں سے التمش کو بس ایک نگاہ دیکھا اور بھاگ گئی اُسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے

۔۔۔وہ التمش کو روکتی بھی رہتی تھی مگر آج صارم نے دیکھ لیا وہ کسی سمجھ رہا ہو گا اسکی بہن کیسی ہے وہ۔۔ کمرے میں آکر رونے لگی تھی

کیا ہو گیا یار رولا دیا تم نے اسے "التمش کو بھی اسکا یہ رویہ پسند نہیں آیا۔۔۔۔ دیکھو التمش تم دونوں کی صرف ابھی بات ہلکی ہوئی ہے نہ کہ باقائدہ منگنی اور ۔۔میں آج دادا جان سے بات کروں گا کہ وہ ڈائریکٹ تم دونوں کی شادی کرا دیں۔۔۔۔ کیونکہ مجھے یہ سب نہیں پسند۔۔۔۔اور نہ ہی ہمارے گھر کا ماحول ایسا ہے تم بہتر جانتے ہو" وہ دوٹوک لہجے میں بولا تو التمش تو حیرانگی سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

وہ اتنا اکڑ کس بات پر رہا تھا۔۔ صارم روکا نہیں وہاں سے باہر نکل گیا التمش کو آہنگ کی فکر ہوئی وہ تو۔۔ گلٹیاں بھر بھر کر روئے گی۔۔ مگر وہ جا نہیں سکتا تھا اسکے روم میں کیونکہ وہ کھولتی ہی نہ کمرے کا دروازہ اور اب تو شاید۔۔ وہ اس سے پردہ ایسا کرتی کہ شاید ہی دیکھائی دیتی

ہائے میرے نصیب محبت بھی کس چوہیا سے ہوئی ہے" وہ پراٹھے کی پلیٹ کی جانب بڑھا۔۔۔اور آرام سے اپنی جانب کھینچ لی

حیا کرو التمش ناشتہ بھی چین سے نہ کرنے دیا تم نے تو اسے" وہ خود ہی بولا تھا خیر لگتا ہے میرے نصیب میں تھا محبوب نہ سہی محبوب کے ہاتھ کا پراٹھا ہی سہی" وہ مزے سے کھانے لگا۔۔ مگر دل میں کہیں صارم کا رویہ کھٹک رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا التمش بات کرتا ہے آہنگ سے۔۔اور آج سے پہلے تو اسنے کبھی ایسا رویہ نہیں دیا تھا۔۔۔وہ سوچتے ہوئے کھا رہا تھا۔۔۔

ہانیہ کا دم خشک ہو گیا تھا۔۔وہ ابھی منہ ہاتھ دھو کر۔۔۔آئی تھی کہ آہنگ آ گئی اُسکی آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں اور اسکا چہرہ اداس اداس تھا۔۔۔ہانیہ کو فکر ہوئی

کیاہواہے وہ جانتی تھی آہنگ۔کافی ڈرپھوک لڑکی ہے شاید کسی نے ڈانٹاہو
یہ مشال نے ہی کچھ کہاہو۔۔۔
توآہنگ نے نفی میں سر ہلایا۔۔
صارم بھائی نے بلایاہے پڑھنے کے لیے۔۔چلو۔۔۔"آہنگ بولی
ہانیہ اسکاسامنانہیں کرناچاہتی تھی۔۔تبھی وہ خاموش سی ہوگئ
م۔۔میری طبعیت نہیں ٹھیک "وہ بولی
کیاہواہے تمھاری طبعیت کو"آہنگ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔
کچھ نہیں "وہ بولی اور آہنگ نے سر ہلایااور نور کا پاؤں ہلایا۔۔۔
اٹھ جاؤنور بھائی نے پڑھنے کے لیے بلایاہے "وہ بولی
تونور زرا۔۔مشکل سے ہی سہی کچھ دیر بعد اٹھ گئ۔۔ان تینوں نے ناشتہ کیا
۔۔۔اور صارم لون میں پڑھانے والا تھا تبھی وہ تینوں آگئیں۔۔۔لون میں
صارم اپنے لیپ ٹاپ پر کام کررہاتھا۔۔۔اسنے ان تینوں کی جانب آنکھ اٹھاکر

بھی نہیں دیکھا تھا آہنگ۔۔۔کی آنکھوں سے تو۔۔بے حساب آنسو ٹپک اٹھے۔۔۔

نورالبتہ حیران تھی وہ رو کیوں رہی ہے۔۔۔

صارم نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔آہنگ رو رہی تھی ہاں اسے اسپر غصہ تھا۔۔مگر وہ اسے روتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا تھا

کیا ہوا ہے" وہ بولا لہجہ سخت تھا۔۔۔ہاں وہ۔۔۔بے لچک سا انسان تھا۔۔۔

جب اسے کوئی بات بری لگ جاتی تو۔۔وہ لچک ختم کر دیتا تھا۔۔۔

ای۔۔ایم سوری سوری بھائی میں آئندہ آئندہ میں"۔۔وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔۔

صارم اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

میں نے تمھیں کچھ کہا ہے" اسنے آہنگ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

مگر مگر آپ ناراض ہیں" وہ سسکی

نہیں یار میں نارض نہیں ہوں اور میں جانتا ہوں تمھیں۔۔۔ بھلا میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے۔۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا

ہانیہ اسے دیکھ رہی تھی نور مسکرانے لگی۔۔

صارم بھائی آپی کا تو پورا پورا رونے کا پیکیج ہیں" وہ ہنسی تو صارم بھی مسکرا دیا

۔۔۔۔

چلو شاباش۔۔ آنکھیں صاف کرو۔۔۔ کیسے سرخ ہو رہیں ہیں" صارم نے کہا تو آہنگ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

پکا آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں نہ" وہ بولی تو صارم نے گھیرہ سانس بھرا۔۔ نہیں ہوں بابا میں کیوں ناراض ہوں گا اپنی گڑیا سے" وہ پیار سے بولا تو آہنگ نے سر ہلایا۔۔۔

ہانیہ اور نور دونوں ہی نہیں جانتی تھی نارضگی کی وجہ کیا ہے۔۔

مگر دونوں ہی آہنگ کے مسکرانے سے مسکرائیں تھیں۔۔۔

صارم اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اسنے ہانیہ کی جانب بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

صارم نے آہنگ اور نور کو کام دیا اور اپنے لیپ ٹاپ میں پھر سے مگن ہو گیا جبکہ وہ دونوں کام یاد کر رہیں تھیں

ہانیہ نے اپنی بک۔۔اسکی جانب بڑھائی۔۔صارم نے کتاب کیطرف دیکھا اور۔۔کتاب اسکے ہاتھ سے چھین کر اسنے بند کی۔۔اور ٹیبل پر پھینک دی اپنا بیگ۔۔اور یہ کتابیں سمیٹو اور یہاں سے گم ہو جاؤ۔۔۔کیونکہ تمھاری بھلائی اسی میں ہے" بے حد سخت لہجے میں وہ بولا۔۔۔اور۔۔۔اسنے اپنی نظر کی گلاسز آنکھوں پر چڑھالی۔۔کون نہیں جانتا تھا وہ گلاسز لگا کر کس قدر حسین لگتا ہے۔۔۔۔ہانیہ کا چہرہ بے عزتی سے سرخ ہو گیا۔۔البتہ۔۔آہنگ اور نور حیران ہوئیں۔۔۔

ہانیہ نے بنا کچھ کہے اپنی بکس سمیٹی اور وہ اندر بھاگ گئی۔۔

صارم نے۔۔ان دونوں کو گھورا۔۔

پڑھو اپنا" وہ بولا تو۔۔دونوں کام یاد کرنے لگیں۔

مشال چپ چاپ۔۔بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔اچانک اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔اسنے دیکھا۔۔ڈیوڈ کی کال تھی وہ ایکدم جوش سے اٹھ بیٹھی ہیلو۔۔ مشی ہاؤ آر یو مائے گرل" وہ بولا تو مشال کو لگا برسو بعد کوئی اپنا بولا ہو۔ میں ٹھیک ہوں یار تم کیسے ہو۔۔اور تم نے اتنے عرصے بعد مجھ سے رابطہ کیا "مشال نے شکوہ کیا

بس یار تم جانتی ہو۔۔۔۔میری ایکٹیویٹیس اور میرے باپ کو خیر۔۔

یار میں نے تمھیں کتنا مس کیا ہے۔۔۔تم واپس نہیں آئی" مشال نے سرد سانس کھینچ کر اسے سب بتایا کے۔۔اسے بابا یہاں لائے تھے اور ان لوگوں نے دھوکے سے اسے روک لیا۔۔۔

مشال کی آواز بھی بھیگ گئی تھی۔۔

ڈیوڈ نے زرا غصے میں۔۔کہا کہ میں تمھیں ٹیکٹ بھیج رہا ہوں۔۔تم واپس آ جاؤ۔"مشال یہ سن کر بے حد خوش ہوئی تھی

اسنے اسے فورا پیسے سینڈ کیے۔۔اور کہا کہ کل تک تمھیں ٹیکٹس اور فلائٹس کی ڈیٹیلز آجائیں گی تم آجاؤ۔۔ مگر مشال نے اسے۔۔ کہا کہ فلائیٹ۔۔رات کی رکھوائے کیونکہ وہ اسے۔۔۔ یہاں سے جانے نہیں دیں گے اور۔۔۔وہ یہاں سے بھاگنے کا سوچ رہی تھی اور اسکے پاس یہ ہی حل تھا۔۔

وہ البتہ خوش بہت تھی۔۔۔کہ کسی نے تو اسکا خیال کیا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر باہر آگئ۔۔۔۔ باہر صارم اور سکندر بیٹھے تھے۔۔۔۔

وہ انکے پاس آگئ۔۔

کیا تم لوگ گھر میں پڑے پڑے بور نہیں ہوتے" وہ بولی۔۔۔

دونوں نے اسکی جانب دیکھا

تم جانتی بھی ہو کتنا اہم میچ چل رہا ہے" سکندر بولا۔۔۔البتہ صارم نے کچھ نہیں کہا اور ایل آئ ڈی کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

مشال نے بھی ایل ای ڈی کو دیکھا۔۔

اور وہ بھی وہاں بیٹھ گئ خیر میچ تو وہ بھی دیکھتی تھی۔۔

آہنگ اور نور نے مشال کیطرف دیکھا جو کہ ۔۔ان کے ساتھ بیٹھی۔۔پلیئرز کے نام لے کر۔۔ بلکل ان دونوں کی طرح انولو ہو چکی تھی

صارم اور سکندر بھی اسکو اب ایزی لے رہے تھے خیر سکندر تو لیتا ہی تھا صارم بھی بول رہا تھا آہنگ نے انکے آگے سنیکس رکھے۔۔تو مشال نے جلدی سے بوتل اٹھالی اور منہ سے لگالی۔۔۔

آہنگ نے اسکی جانب گلاس بڑھایا۔۔

نو نو۔۔ایکچلی۔۔مجھے بوتل بجانی ہے کیونکہ آسٹریلیا ہی جیتے گا" وہ بے حد خوش تھی

بکواس۔۔۔۔پاکستان ہی جیتے گا۔۔اور مس مشال۔۔۔ہارنے والی ہیں" صارم نے سر جھٹک کر کہا

ایکسکیوزمی مسٹر ٹیچر۔۔۔۔میں جہاں جس پر بھی شرط لگالوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ میرے علاوہ کوئی شرط جیت بھی جائے۔۔اور یہاں بھی ابھی تم دیکھو گے" وہ اتنے اعتماد سے بولی تھی

نور نے پھٹ سے کہا میں تو مشال آپی کی طرف ہوں"۔۔

آہنگ بھی منمنائی

" مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے

یار کیسی بے وفا بہن ہو بھائی کے ساتھ ہی نہیں" صارم بولا۔۔۔اور سب اب خاموشی سے میچ دیکھ رہے تھے کہ کون آخر جیتنے والا ہے کیا صارم یہ مشال۔۔ سکندر تو دونوں میں لگائی بجھائی کا کام کر رہا تھا۔۔۔

اور جس وقت۔۔۔آسٹریلیا کے ایک کھلاڑی نے چھکا مار کر میچ جیت لیا۔۔ تبھی وہاج گھر میں داخل ہوا اور دوسری طرف مشال نے ہاہو لا میچا دیا اسنے ۔۔۔خوب بوتلیں بنائیں۔۔اور وہ اچھلنے لگی۔۔۔

جبکہ صارم اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔۔

وہ ہار گیا تھا۔۔۔

مشال نے اسے ٹھینگا دیکھایا

میں نے کہا تھا نہ مجھ سے جیت نہیں سکتے" وہ بولی اور مسکرائی اسکی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی صارم نے سر ہلایا

"لگتا ہے کافی انٹرسٹ ہے تمھیں۔۔۔

افکورس میری فیورٹ ٹیم ہے جیتی کیسے نہیں" وہ مزے سے بولی تھی"

۔۔۔

تم لوگوں کو کوئی کام نہیں جو گھر کو چڑیا گھر بنا رکھا ہے" وہاج کی آواز پر سب ایکدم خوش ہوئے اس سے پہلے مشال اور وہاج کے درمیان۔۔ کوئی جنگ چھیڑتی دادا جان نے صارم اور وہاج کو بلا لیا۔۔۔

وہاج مشال کو گھور کر صارم کے ساتھ دادا جان کے روم میں چلا گیا

سائیکو""" مشال سر جھٹک کر بولا اور نور کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔ نور سے اب اسکی دوستی ہوتی جا رہی تھی اور اسے آہنگ بھی اچھی لگی تھی سوائے ہانیہ کے اب سب زرا ٹھیک لگتے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داداجان صارم اور وہاج کمرے میں موجود تھے

داداجان اور وہاج دونوں انتظار میں تھے کہ صارم کیا بولنے والا ہے۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ التمش اور آہنگ کی شادی کر دی جائے" وہ بولا تو دونوں نے اسکی جانب دیکھا

داداجان میں نہیں چاہتا میری بہن

آئی مین آپ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور دونوں کی شادی کے بارے میں سوچیں" وہ زرا ڈھلے چھپے لہجے میں بولا تو وہاج سمجھ گیا وہ التمش کو جانتا تھا اور صارم اسکا بھائی تھا آہنگ کے بارے میں سوچنا اسکا حق تھا۔۔۔

ٹھیک کہہ رہا ہے داداجان" وہ بولا۔۔تو داداجان نے سر ہلایا

وہاج کی شادی سے پہلے کسی کی شادی نہیں ہو گی۔۔وہاج کے لیے دولہن دیکھ لیتے ہیں پھر ساتھ ہی التمش اور۔۔۔آہنگ کی بھی شادی کر دیں گے" انھوں نے کہا تو وہاج نے انکی جانب دیکھا

"کیوں یار میرا کیا مسلہ ہے اور ویسے بھی میرے لیے فلحال کوئی لڑکی نہیں تم لڑکی خود دیکھنے والے ہو۔۔۔" داداجان نے زرا گھور کر دیکھا۔۔۔

ن۔ نہیں" وہاج سٹپٹایا البتہ صارم ہنس رہا تھا

تو اپنا منہ بند کرو سفر سے آئے ہو جاؤ فریش ہو" انھوں نے کہا تو دونوں اٹھ گئے

دونوں کمرے سے باہر نکلے

مجھے لگتا ہے داداجان کی نگاہوں میں کوئی جل پری ہے تمھارے لیے" صارم جو سوچ رہا تھا اگر وہاج کو بتا دیتا تو وہ ضرور اسکی گردن دبا دیتا تبھی۔۔۔ معنی خیز لہجے میں بولا۔۔۔

انسان کی بچی چاہیے جل پری۔۔ نہیں" وہاج سر جھٹک کر بولتا آگے نکل گیا

۔۔۔

جبکہ صارم پیچھے سے ہنسا تھا مزہ ہی آجاتا اگر مشال کو۔۔ وہاج کے لیے چنا جاتا تو" وہ سوچنے لگا اور نگاہ کچن میں کھڑی ہانیہ پر گئی تو مسکراہٹ سیمٹ گی۔

وہاج اپنے روم سے جلدی سے نکلا اسے آفس جانا تھا۔۔آج جلدی۔۔کیونکہ اکبر اینڈ سنز کی کمپنی سے۔۔آج انکا منیجر آنے والا تھا۔۔اور وہ بے حد عجلت میں۔۔روم سے نکلا تو دوسری طرف مشال بھی تیار شیار خوشبو میں بسی باہر نکلی اسکے بال مکمل کھلے تھے اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور۔۔سارے بال ایکطرف کر لیے۔۔۔وہاج ایک لمحے کے لیے سن ہی رہ گیا۔۔۔

اسکی شرٹ کا گلہ گھیرہ تھا۔۔۔وہاج چاہ کر بھی نگاہوں کو ادھر ادھر نہیں کر سکا۔۔۔مشال نے جیسے ہی سر اٹھایا وہاج کی نگاہوں سے نگاہیں جا ملیں وہاج نے نگاہ بدل لی اور اب اسکی آنکھوں میں مشال کے لیے سخت غصہ نفرت اور الجھن تھی اسنے بے حد چیڑ کر وہاج کو دیکھا تھا اور سر جھٹک کر اس سے پہلے آگے نکل گئ۔۔۔

وہاج البتہ اپنی اس حرکت پر غصہ ہو رہا تھا۔۔۔وہ بنا کچھ بولے۔۔اسکے پیچھے چلتا ہوا۔۔۔ٹیبل کی جانب اگیا جہاں دادا جان۔۔۔ہانیہ آہنگ نور چاروں بیٹھے تھے۔۔جبکہ بڑی امی۔۔۔مما اور چچی کچن میں تھیں روز کیطرح التمش صارم اور سکندر دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔

وہاج کے اتے ہی تینوں نے سلام کیا وہاج نے سر کے اشارے سے جواب دیا میں نے جلدی جانا ہے تو آج ناشتہ آفس میں ہی کر لوں گا" وہاج نے دادا جان کو بتایا تو۔۔دادا جان نے اسکے شانے پر اسکے جھکنے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مشال بھی ٹیبل پر بیٹھ گئی اُسے بھوک لگی تھی تبھی ناشتے کا ویٹ کرنے لگی۔۔

میری گاڑی کی چابی" وہاج کو سخت کوفت ہوئی تھی اپنی ہی گاڑی کی چابی مانگتے ہوئے۔

مگر مانگنی تو تھی۔۔

مشال کے لب مسکرائے اسنے ٹیبل پر تمیز سے چابی رکھ دی۔۔جبکہ وہاج نے ہانیہ سے کہا کہ یہ چابی اٹھا کر دو۔۔ہانیہ نے اسکی جانب بڑھا دی دادا جان نفی

میں سر ہلانے لگے البتہ مشال کا بس نہیں چلا ہاتھ میں تھما سیب اس آدمی کے پشت پر کھینچ کر مارے۔۔۔اور وہ یہ کر بھی جاتی اگر نور اسے نہ پکارتی۔۔۔ وہاج۔۔ جلدی سے باہر آیا اور۔۔اپنی گاڑی میں بیٹھا بیٹھتے ہی اسے۔۔۔ مشال کی خوشبو کا احساس ہوا تو آنکھوں کے آگے وہی منظر لہرا گیا۔

وہ ایک لمحے کے لیے پھر سے ٹھر گیا وہ۔۔۔ حیران تھا اتنا حسن خدا نے اسے دیا

۔۔۔۔

اور اگلے لمحے اسنے پھر سے سر جھٹکا

کیا پاگل پن ہے" وہ خود کو ڈپٹ کھڑکیاں کھول چکا تھا کہ اسکی خوشبو باہر نکل جائے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان تینوں کی وین اگئ تھی۔۔وہ جلدی جلدی اٹھیں۔۔ تبھی صارم اپنے روم سے نکلا اور اسنے تینوں کو عجلت میں جاتے ہوئے دیکھا۔۔

کالج جارہی ہو" وہ آہنگ سے بولا

جی بھائی" وہ بولی تو۔۔۔صارم نے سر ہلایا۔۔

تمھیں میں خود ڈروپ کروں گا اپنا بیگ لے کر اجاؤ۔۔" وہ بولا تو ہانیہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا وہ اسے اتنی گھٹیا سمجھ رہا تھا کہ اپنی بہن کو اسکے ساتھ جانے بھی نہیں دینا چاہتا تھا اہنگ ایکدم خاموش ہو گئی مگر وہ بولی کچھ نہیں

جی بھائی" اسنے کہا

جاؤ میں آتا ہوں" صارم نے سنجیدگی سے کہا

جبکہ پیچھے کھڑے التمش کا چہرہ ایکدم سرخ ہو گیا تھا۔۔۔غصے سے اسکا دماغ کھولنے لگا۔۔صارم اسے کیا سمجھ رہا تھا۔۔پہلے دادا جان سے۔۔انکی شادی کی بات کی۔۔۔اور اب وہ آہنگ کو خود چھوڑ رہا تھا وہ اسے۔۔۔اتنا گیا گزرا سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی ہی امانت میں خیانت کرے گا بنا کچھ کہے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا انکے پاس سے گزر کر چلا گیا۔۔ جبکہ۔۔۔دادا جان نے اسکی جانب دیکھا۔۔

کیامسلہ ہوا ہے جو تم خود چھوڑ رہے ہو آج آہنگ کو" وہ سوال کر ہی گئے
کچھ نہیں بس آج سے آہنگ وین میں نہیں جائے گی وین کا ماحول اچھا نہیں"
وہ سختی سے بولا۔۔ہانیہ کا دم سا گھٹنے لگا۔انکھوں میں آنسو بھر آئے وہ بیگ
اٹھا کر باہر بھاگتی ہوئ نکل گئ
اسکے پیچھے نور بھی پریشان سی چلی گئ۔۔۔
جبکہ آہنگ چپ چاپ کھڑی تھی وہ بھی یہ ہی سمجھ رہی تھی کہ صارم التمش
کی وجہ سے کر رہا ہے وہ چپ چاپ کھڑی رہی۔۔
چلو"اس سے پہلے انکی ماں کچھ بولتی اسنے کہا۔۔تو آہنگ بھی باہر نکل گئ اور
۔۔۔صارم بھی۔۔۔
ماحول میں عجیب تناؤ سا تھا مشال ناشتہ کر رہی تھیں اسکی توجہ کسی کیطرف
نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ وہ۔۔وہاج جیسے فضول آدمی کو سوچ کر وہ
اپنا ٹائم نہ ویسٹ کرے۔۔۔سکندر بھی تیار ہو کر آگیا۔۔
وہاج بھائ چلے گئے"اسنے دادا جان سے پوچھا

ہاں چلا گیا" داداجان نے کہا تو وہ بھگتا ہوا باہر نکلا

یہ وہاج ہے یہ بلا۔۔سب اس سے ڈرتے ہیں "مشال کی برداشت ختم ہوئ تو ایکدم غصے سے بولی

داداجان مسکرائے ا

ایسے نہیں بولتے مشال۔۔۔وہ بڑا ہے چندہ تم سے۔۔احترام سے بات کیا کرو" داداجان نے اسے پیار سے کہا۔۔

آہ میں احترام کروں منہ ہی نہ توڑ دوں "اسنے سر جھٹکا

داداجان نے سرد سانس کھینچی۔۔

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں" وہ بولی۔۔

کیونکہ اسکی وین بھی اگئ تھی اور وہ بھی چلی گئ۔۔تو گھر میں خواتین اور داداجان رہ گئے جواب ان سب کے جانے کے بعد ناشتہ کرتے "

"_____

ہانیہ سارے راستے روتی۔۔رہی تھی یہاں تک کے اسکی سرخ آنکھیں
۔۔اور بھی حسین ہو گئیں رونے سے۔نور اس سے بار بار پوچھ رہی تھی مگر
اسنے کوئ جواب نہیں دیا۔اور۔۔۔
انکا کالج اگیا۔۔۔جب وہ کالج پہنچے تو۔۔آہنگ بھی صارم کی بائیک سے۔۔
اتر رہی تھی۔۔
ہانیہ نے انکی جانب دیکھا نہیں اور اندر چلی گئ جبکہ نور اہنگ کے ساتھ اندر گئ
تھی۔۔۔۔
صارم واپس۔۔آفس کی جانب پلٹا تھا تیزی سے کیونکہ وہ بھی اکبر اینڈ سنز
کے۔۔منیجر سے ملنا چاہتا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ اپنے آفس کی بیلڈینگ کے
سامنے رکا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا
وہاج کے روم میں آیا تو وہاں سکندر التمش وہاج تینوں موجود تھے۔۔۔جبکہ
صارم نے گھیرہ سانس بھرا۔۔
چلا گیا" وہ زرا افسوس سے بولا

ہاں چلا گیا تم لیٹ کیوں ہوئے" وہاج نے پوچھا
بس آہنگ کو کالج چھوڑنا تھا۔اسی لیے خیر کیا بات کی۔۔ہمارے پروڈکٹس
کیسے رہے۔۔۔ڈیمو" وہ جلدی سے بولا تو۔۔۔وہاج نے سر ہلایا
اللہ کا شکر ہے اب تک تو اچھا ہو رہا ہے اچھا سکندر میری گاڑی میں پچاس ہزار
کی اماؤنٹ ہے تم وہ۔۔۔جیز کیش کر دینا۔زرا۔۔۔وہ۔۔ڈیلر اڈوانس
پیمینٹ مانگ رہا تھا" وہ بولا تو سکندر نے۔سر ہلایا۔۔۔
التمش البتہ سنجیدگی سے چیئر پر بیٹھا تھا۔۔ٹانگیں اسکی پھیلی ہوئی تھیں اور وہ
۔۔کافی سنجیدہ نظروں سے۔۔ٹیبل پر رکھی فائلز دیکھ رہا تھا۔۔۔
صارم سر ہلاتا بیٹھ گیا جبکہ وہاج نے کسی خیال کے تحت پوچھا
کیا مسلہ ہے تم آہنگ کو چھوڑنے خود کیوں گئے۔۔۔وین آئی نہیں کیا" وہ
پوچھنے لگا

اسکو نیا نیا خبط چڑھا ہے اپنی بہن کو مجھ سے دور رکھنے کا اور میں اتنا گیا گزرا ہوں کے اپنی ہی امانت پر بری نظر رکھوں گا۔۔۔ تبھی سکیور کر رہا ہے اپنی بہن کو"۔۔

التمش کا ضبط جواب دے گیا تھا تبھی وہ۔۔ بھڑکتا ہوا ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا۔۔ جبکہ، وہاج حیران ہوا تھا وہ بہت کم غصہ کرتا تھا۔۔۔۔

صارم نے گھیرہ سانس کھینچا

ویسا کچھ نہیں ہے۔جو تم سمجھ رہے ہو اور اگر میں نے دادا جان سے بات کی ہے تو وہ میری بہن ہے مجھے اسکے بارے میں سوچنے کا حق ہے۔۔۔اسکے لیے تمھیں جواب دہ نہیں ہوں اور۔۔۔ میں اگر آہنگ کو چھوڑنے جاتا ہوں تو تمھیں کیا پرو بلم ہے" صارم بھی سیدھا ہوا تھا۔۔۔

اور اگر میں نہ کروں تمھاری بہن سے شادی تو مجھے نہیں کرنی ابھی شادی تمھارے حکم سے شادی نہیں کروں گا میں" التمش کی بات صارم کے سر پر بجی تھی۔۔وہ ایکدم چیئر پھینکتا کھڑا ہوا

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ہاں۔۔۔۔تو مجھے بھی ضرورت نہیں ہے اپنی بہن کے لیے تمھارے جیسے انسان کی وجہ اپنی مرضی سے باتیں سوچے گا۔۔

جب میں کہہ رہا ہوں کہ تمھاری بات کا کوئی تعلق نہیں اور اپنی مرضی سے مفروضے بنائے جا رہے ہو۔۔" وہ غصے سے چیخا

چلاؤ مت۔۔صارم چیخ میں بھی سکتا ہوں۔۔۔۔تمھاری یہ کنزرٹیو سوچ۔۔

" ہمارے رشتے کو خراب کر دے گی

جسٹ شیٹ آپ۔۔میں تنگ ذہن نہیں ہوں۔۔۔مگر تمھارے اور آہنگ کے بیچ کوئی مظبوط رشتہ نہیں جس کے ایوز تم اسے اپنے کمرے میں گھسیٹ لو یہ پھر اسکا ہاتھ پکڑو میں اسکا بھائی ہوں مگر بے غیرت نہیں ہوں" وہ چلایا

۔۔۔

وہاج۔۔دونوں کے بیچ میں اگیا

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو" وہ دونوں کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا

وہ میری ہے اور میں امانت میں خیانت کا قائل نہیں ہوں" التمش نے واضح کیا کے وہ کچھ غلط نہیں کرتا اگر وہ اس سے بات کر لیتا ہے تو۔۔۔۔

تمھیں کس مامے نے کہا ہے وہ تمھاری ہے ختم کرتا ہوں میں یہیں ابھی یہ رشتہ جاؤ جس سے کرنی ہے اپنی جیسی سے کرو" صارم چیئر پر لات مارتا غصے سے چیختا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ۔ وہاج اور التمش حیران ہی رہ گئے

۔۔۔

التمش کا چہرہ۔۔۔ بری طرح سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

وہاج خود حیران تھا اتنی سی بات کا پتنگڑ بنا دیا تھا دونوں نے

کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی جب وہ کہہ چکا تھا کہ تمھارا مسلہ نہیں"

وہاج نے التمش کی طرف دیکھا

اسے کیا لگتا ہے یہ میرے منہ پر یہ بات مار کر چلا جائے گا اور میں مان لوں گا۔

" ۔۔۔اسکی جان کھینچ لوں گا اگر آہنگ کو مجھ سے دور کرنے کا سوچا بھی تو

التمش دھاڑا۔۔ وہاج نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

ریلکس ہو جاؤ وہ کسی بات سے پینیک ہے تب ہی ایسی حرکات کر رہا ہے تم سمجھداری دیکھاو "

اکڑ نکال دوں گا میں اسکی۔۔۔" التمش چیئر پر بیٹھا۔۔۔

" تم کوئی جزباتی قدم مت اٹھانا۔۔۔اوکے ریلکس

تم اسکا رویہ دیکھ رہے ہو اور سمجھا مجھے رہے ہو۔۔ کہ میں کوئی جزباتی قدم نہ اٹھاؤ" التمش ہتھے سے اکھڑا

میں شادی تو نہیں کروں گا ابھی۔۔نہ ہی اسے چھوڑوں گا۔۔اسکا باپ بھی "نہیں کرا سکتا مجھ سے۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہا ہے میرے باپ پر۔۔۔پہنچے گا۔۔۔" صارم جو اندر ہی ارہا تھا ایکدم وہ التمش پر جھپٹا۔۔۔۔

اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔وہاج نے صارم کو پکڑا۔۔۔

صارم پاگل ہو گئے ہو یہ کیا طریقہ ہے" وہاج دونوں کو الگ الگ کرنے لگا
۔۔سب جانتے تھے صارم وہ اپنے بابا سے کتنی محبت تھی اور وہ زرا بھی انکے
بارے میں بے ادبی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔
صارم اور التمش ایک دوسرے میں گتھم گتھا ہو گئے۔۔۔
وہاج نے بمشکل انھیں الگ کیا سکندر جو وہاج کی گاڑی سے پیسے لینے گیا تھا
۔۔۔وہ واپس لوٹا کیونکہ پیسے گاڑی میں نہیں تھے مگر اندر دیکھ کر وہ پریشان سا
صارم اور التمش کی جانب دوڑا جو۔۔ایک دوسرے کا گریبان جکڑے
۔۔۔۔ایک دوسرے کو پیٹنے کے لیے تیار تھے

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو" وہ ایکدم بولا
پاگل ہو گئے ہیں پھاڑ دو ایک دوسرے کا سر فضول بکواس پر" وہاج نے سکندر
کو دور کیا

میں اپنی بہن تمھیں کبھی نہیں دوں گا۔۔۔تم نے شادی سے انکار نہیں کیا تم نے اپنی اصلیت بتائی ہے کہ تم شادی کرنا نہیں چاہتے اور۔۔شادی کے بغیر ہی"

صارم "التمش کا ہاتھ بلند ہوا اور صارم کے منہ پر زوردار تھپڑ کی صورت لگا" تھا

صارم حونک رہ گیا۔۔

وہاج نے التمش کو دور دھکیلا

منہ توڑ دوں گا تمھارا دوبارہ یہ بکواس منہ سے نکالی بھی تو" التمش دھاڑا۔

۔صارم کا چہرہ لال سرخ ہو گیا وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا۔۔جبکہ وہاج نے التمش کو دھکا دیا

کیا کیا ہے تم نے یہ" وہ غصے سے بھڑکا

" تم نے سنا وہ کیا کہہ رہا ہے

تو تمھاری ضد بھی فضول ہے کہ تم شادی نہیں کروگے۔۔ابھی وہ اسکا"
بھائی ہے اسکے بارے میں سوچنے کا حق رکھتا ہے مگر اج جو تم نے کیا ہے واضح
اپنے اور آہنگ کے بیچ دیوار کھڑی کرلی ہے" وہاج تپتا ہوا خود بھی باہر نکل گیا
سکندر التمش کی جانب دیکھنے لگا۔۔

بہت غلط کیا ہے صارم پر ہاتھ اٹھا کر آپ نے۔آپ جانتے ہیں اسکا مزاج کیسا
" ہے۔۔وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بہت ڈیپ لیتا ہے اور یہاں تو۔۔اپ نے
اچھا چپ کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔میرا ہاتھ اٹھانا دیکھ رہا ہے یہ نہیں دیکھ رہا
کہ ہاتھ کیوں اٹھایا ہے میں نے "التمش بھڑکا سکندر باہر نکل گیا
صارم تو آفس سے ہی چلا گیا تھا۔۔جبکہ۔۔وہاج باہر راؤنڈ لے رہا تھا التمش
اپنے کیبن میں بند ہو گیا تھا۔۔
سکندر۔۔نے وہاج کو کچھ دیر بعد پکارہ۔۔
ہاں بولو" وہ پیشانی پر۔کئی لکیریں لیے ورکر کی فائلز دیکھ رہا تھا سکندر کے
پکارنے پر مڑا

بھائی آپکی گاڑی میں کوئی اماؤنٹ نہیں ہے۔۔۔اور ابھی تک پیسے ٹرانسفر نہیں ہوئے۔۔میں اپنے اکاؤنٹ سے کر رہا ہوں اب" وہ اسے بتا کر انفارم کر کے عجلت میں نکل گیا جبکہ وہاج نے حیرانگی سے دیکھا۔۔

وہ کچھ دیر بعد چیک کرنے کا سوچ کر کام میں لگ گیا۔۔۔۔

اور جب آف ٹائم ہوا تو وہاج اپنی گاڑی کی جانب بڑھا التمش بنا کچھ کہے اپنی گاڑی میں سوار ہو کر چلا گیا جبکہ وہ چاروں اکھٹے نکلتے تھے یہ الگ بات تھی کہ انکی رائڈز الگ الگ تھیں۔۔۔

اور سکندر بھی اپنی ہیوی بائیک پر بیٹھ کر۔وہاج سے اجازت لے کر چلا گیا

وہاج گاڑی میں بیٹھا تو پیسوں کے بارے میں یاد آیا اسنے ڈیش بورڈ کھولا اور پیسے چیک کیے۔۔۔تو وہاں کوئی پیسے نہیں تھے۔۔

وہ حیران ہوا کہ اسنے پیسے رکھے تو وہیں تھے اور۔۔دو دن وہ نہیں تھا یہاں تو اسکی گاڑی۔۔

اچانک دماغ میں گھنٹی بجی اور غصے سے اسنے ڈرائیونگ شروع کی

اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ لڑکی چور بھی ہے "غصے سے کھولتے ہوئے وہ گھر کو نکل گیا تھا

صارم نے گھر میں اکر کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں طبعیت خرابی کا کہہ کر پڑا تھا جبکہ التمش آیا وہ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا اور سکندر کا تو سب ہی جانتے تھے وہ گھر نہیں آتا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ پہلے جاتا تھا

وہاج گھر لوٹا تو۔۔اسنے داداجان کو لاونج میں ہی دیکھا۔۔۔مشال بھی اسی وقت دروازہ کھولل کر باہر نکلی تھی آہنگ اور نور ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی پڑھ رہی تھیں ہانیہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔مشال کی ٹیکٹس۔آچکی تھی رات بھی ڈھل رہی تھی وہ تو بس وقت کا انتظار کر رہی تھیں اس سے پہلے وہ داداجان کے پاس آنا چاہتی تھی۔۔

یہ لڑکی ایک نمبر کی چور ہے اوارہ ہے بد تمیز ہے اور مجھے اب اس گھر میں اس لڑکی کا وجود نہیں چاہیے " وہاج نے مشال کی جانب اشارہ کرتے دادا جان کو کہا۔۔۔

تو دادا جان نے حیرانگی سے دیکھا یہ کیا بد تمیزی ہے وہاج تمھیں بات کرنے کا " کوئی سلیقہ نہیں

دادا جان غصے سے بولے۔۔

میری گاڑی میں پچاس ہزار روپے تھے اور اس لڑکی نے چرائے ہیں پوچھیں اس سے " وہاج نے غصے سے کہا۔۔

بکواس مت کرو اسے کیا ضرورت پڑی ہے تمھارے پیسے چرانے کی "

دادا جان نے اسکی حمایت کی مشال وہاج کو دور سے ہی گھورنے لگی

میں کہتا ہوں پوچھ لیں اس سے " وہاج نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

دادا جان نے مشال کی جانب دیکھا۔۔ صارم اور التمش بھی یہ ہنگامہ سن کر باہر آ گئے تھے۔۔۔

مشال کیا یہ سچ کہہ رہا ہے اگر جھوٹ بول رہا ہے تو آج یہ لڑکا تمھارے سامنے پیٹے گا" داداجان بولے تو مشال نے انکی جانب دیکھا اور انکے ساتھ بیٹھ گئ

ہاں میں نے استعمال کیے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں چرائے ہیں بد تمیز انسان"
وہ بنا کسی سے ڈرے بولی داد جان تو سر تھام گئے
اور وہاج اسکی دیدادلیری پر خون کا گھونٹ بھر گیا جبکہ
۔صارم کے لبوں پر مسکان ٹھر گئ۔۔

کیا افلاطون لڑکی تھی۔۔ مگر وہ زیادہ دیر ٹکا نہیں اندر چلا گیا التمش البتہ باہر ا گیا۔۔۔

"بیٹے کیوں لیے اس کنجوس کے پیسے مجھ سے مانگ لیتی کیا ضرورت تھی بھلا داد جان آپ یہ نہیں دیکھ رہے کہ اسنے چوری کی ہے الٹا مجھے باتیں سنا رہے ہیں"

ابے یار پچاس ہزار پر چیخ رہے ہو۔۔۔تم مجھ سے لے لینا بس خوش مگر اب یہ مت کہنا میری بیٹی چور ہے" داداجان نے اسے ڈپٹا تو۔۔۔مشال کو انپر جی بھر کر پیار آیا وہ انکے گلے لگ گئ

میں آپکو بہت مس کروں گی داداجان" وہ دل میں سوچنے لگی اور اسنے۔۔ وہاج کی جانب اپنی خوبصورت آنکھوں کو اٹھایا۔۔۔اور مزے سے مسکرائ ۔۔۔گویا اسے چیڑا کر جو سکون اج ملا تھا وہ تو کبھی ملا ہی نہ تھا۔۔

وہاج کا بس نہیں چلا اسکی گردن دبا دے۔۔

سب اپنے اپنے رومز میں چلے گئے تھے لاسٹ ٹائم بس اسکے پاس آہنگ آئ تھی وہ بھی دودھ دینے تو اسنے اسے کہا کہ وہ بچی نہیں ہے جو دودھ پیے مگر تم ۔۔۔روز دیتی ہو تو کوئ بھی ڈرنک لا دیا کرو۔۔۔

آہنگ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا کہ وہ رات سونے سے پہلے۔۔کوک پیے گی مشال نے البتہ اس سے لمبی بات نہیں کی اور دروازہ بند کر لیا آہنگ جا چکی تھی۔۔بس آدھے گھنٹے تک اسکی فلائیٹ کا ٹائم ہو جاتا اور وہ یہاں سے ہمیشہ کے لیے اپنے فادر کے پاس چلی جاتی

ہاں اسے دادا جان یاد آتے اسے نور بھی یاد آتی شاید سب ہی آتے سوائے بڑی امی اور وہاج۔۔کے۔۔۔

اسنے اپنا بیگ شولڈر پر ڈالا اور۔۔سر پر ہڈ رکھ کر اسنے زیپر آگے سے بند کیا اور کمرے سے باہر نکلی۔۔

اسکے ہاتھ میں پاسپورٹ اور۔۔ٹیکٹس تھیں سیلفون بھی۔۔جو کہ سائلینٹ پر تھا اور وہ میسیج پر۔۔ڈیوڈ سے ہی بات کر رہی تھی۔۔

جو اسے انسٹرکٹ کر رہا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا چاہیے۔۔۔

اور جب ڈیوڈ نے بتایا کہ پاکستان میں اسکا ایک دوست ہے وہ اسکی ہیلپ کر دے گا تو۔۔مشال نے سکھ کا سانس لیا بس اب اسے اس دوست تک پہنچنا تھا ۔۔مگر اگر وہ اس۔۔۔قلعے سے باہر نکل جاتی تب ایسا ہوتا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلنے لگی تھی باہر کی جانب۔۔۔اور آرام سے وہ پیچھے دیکھتی لون میں نکلی بنا آگے دیکھے وہ بھاگنے لگی تھی۔۔۔کیونکہ اسے ڈر تھا پیچھے سے کوئی آنہ جائے۔۔ویسے تو رات گہری تھی مگر احتیاط ضروری تھی مگر وہ کسی ۔۔سخت پہاڑ جیسے وجود سے ٹکرا کر گیر گئی۔۔۔۔

اسنے اپنا سر تھام لیا جبکہ اسکا پاسپوٹ ٹیکٹس اور موبائل۔۔۔اس شخصیت کے قدموں میں جا گیرہ۔۔۔

مشال نے۔۔بے حد تپ کر سر اٹھایا تو وہاج سے نظر جا ملی۔۔اسے ایسا لگا یہ یہ ہی چہرہ ہے جو اسکا۔دشمن ہے۔۔۔اسنے بنا وہاج کا وزن لیے جلدی سے ۔۔اپنا سامان اٹھایا اور اسکے پاس سے گزرنے لگی۔۔

بھاگ رہی وہ تم "اسکی آواز ابھری جبکہ مشال دیکھ سکتی تھی اسکے چہرے پر شدید غصہ تھا جسے وہ دبا رہا تھا اور۔۔دوسرا اسکی پیشانی کی رگیں پھول کر بس جیسے پھٹنے کو تھیں

بھاگنا کیا ہوتا ہے جا رہی ہوں واپس ضروری ہے ہر چیز کا۔۔فضول نام لینا" وہ زرا غصے سے بولی تھی۔۔فضول میں یہ انسان اسکے کام کے بیچ آیا تھا۔۔۔

اچھا اور کس کے ساتھ۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا اسے سر سے پاؤں تک دیکھ رہا تھا۔۔بلیک جیمز اور بیلک ہی شرٹ میں سر پر ہڈ لیے۔۔۔

دونوں طرف سے بال آگے کیے اپنے بے پناہ حسن کے ساتھ وہ چیڑی کھڑی تھی۔۔۔

جبکہ شولڈر پر بیگ تھا جس میں اسکا سامان ہی تھا اور۔۔۔ہاتھ میں پاسپورٹ ۔۔وہاج جانتا تھا اسکا باپ مشال نامی بوجھ اپنے سر سے اتار کر یہاں پھینک کر گیا ہے جبکہ اب تک یہ بات کم عقل لڑکی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسکے باپ نے دو سالوں میں ایک بار بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی

۔۔۔اور وہ کہاں جائے گی۔۔اسے کیا یہ علم تھا کہ۔۔۔اسکا باپ بھرین میں اب کہاں رہتا ہے۔۔۔۔

مگر مشال کو سمجھانا۔۔مطلب بھینس کے آگے بین بجانا تھا۔۔تو اسنے یہ کوشش ترک کر دی۔۔۔

جس مرضی کے ساتھ جاؤ بھلا تمھارا مسلہ کیا ہے بلکہ خوش ہو۔۔میں جا رہی ہوں او کے "اسنے کہا اور پلٹی۔۔وہاج کے ہاتھ میں اچانک اسکی کلائی آگئ ۔۔اور وہ بھی اتنی سختی سے پکڑی ہوئ تھی کہ۔۔مشال کو لگا وہ توڑ دے گا اسکی کلائی۔۔۔

مشال کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے

تم واقعی۔۔ایک آوارہ لڑکی ہو اور بلاشبہ تم۔۔میرے گھر کے قابل نہیں ہو مگر افسوس یہ ہے کہ میرے دادا جان تم سے بہت پیار کرتے ہیں اور میں۔۔نہیں چاہتا۔۔کہ پہلے تمھارے باپ کی وجہ سے میرے باپ کا نقصان ہوا میں نے اپنی زندگی میں سے سب سے قیمتی چیز کھو دی اور۔۔اب تمھاری وجہ

سے دوسری قیمتی چیز کھودوں" اسنے۔۔مشال کو جھٹکے سے۔۔ کھینچا تھا کہ وہ لمحوں میں اسکے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے جاملیں تھیں جہاں وہاج کی آنکھوں میں سرد مہری غصہ نفرت تھا جبکہ دوسری طرف مشال۔۔ حیران تھی اسکی اس حرکت پر وہاج نے اسکے دوسرے ہاتھ سے پاسپورٹ اور ٹیکٹ کھینچا۔۔۔۔

وہاج" مشال کے منہ سے بے ساختہ نکال

اور وہاج نے جیسے اسے کھینچا تھا بلکل اسی طری اسنے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔ تو مشال نیچے گیری۔۔۔

وہاج کی جانب وہ دیکھ رہی تھی کیا وہ بلکل وہی کرنے والا تھا۔۔۔جو کہ وہ سمجھ رہی تھی اسنے فوراہی لائیٹر ااپنی پوکٹ سے نکالا اور۔۔ایک آگ کا شعلہ اسنے اسکے پاسپورٹ اور ٹکٹ میں لگایا۔۔اور۔۔مشال کے چلانے سے پہلے ہی اسنے وہ ہوا میں اچھال دیا

مشال اسے دیکھتی رہ گئ

جہاں جانا چاہتی ہو اب چلی جاؤ مشال" وہ۔۔۔آنکھوں کو دلکش جنبش دیتا ۔۔۔وہاں سے چلا گیا جبکہ مشال جلدی سے اپنے پاسپورٹ کی جانب بڑھی اور آنکھوں میں آنسو لیے اسنے وہ پاسپورٹ اچک لیا۔۔۔اسکا ہاتھ جل گیا تھا ۔۔اور ساتھ کے ساتھ دیکھتے ہی دیکھتے پاسپورٹ بھی اسے اپنے ہاتھ کی فکر نہیں تھی پاسپورٹ جل گیا تھا اور اب وہ کیسے واپس لوٹتی۔۔۔۔

ٹکٹ تو ایک سیکنڈ میں جل گئ تھی آنکھوں سے متواتر آنسو گیرنے لگے اسنے اپنے باب کے پاس جانا تھا اپنی ماں کے پاس جانا تھا وہ ان لوگوں کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔اور اس شخص نے اسکا راستہ بند کر دیا اسکی آنکھوں سے بے شمار نسو ٹپک رہے تھے۔۔۔وہ اب کہیں نہیں جا سکتی تھی اسکا ۔۔ سیل فون ایکطرف پڑا تھا جبکہ اسنے۔۔اپنا جلا ہوا ہاتھ دیکھا اسکی ہتھیلی کے بیچ میں جلنے سے چھلے سے ابھرنے لگے تھے۔۔وہ وہ سب کچھ وہیں چھوڑ کر موبائل اٹھا کر اندر آ گئ۔۔

وہاج کچن میں تھا اسے نیند نہیں آرہی تھی التمش اور صارم کی بلاوجہ کی لڑائی نے اسے پریشان کیا ہوا تھا وہ دونوں فضول باتوں پر اتنا زیادہ جھگڑ چکے تھے ۔۔اسنے مشال کو وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا اور سر جھٹک دیا۔۔۔

وہ لڑکی اس قابل نہیں تھی چند لمحے کے لیے بھی وہ اسکو سوچتا۔۔اور تبھی وہ کافی بنانا آیا تھا۔۔اور جیسے ہی وہ لون میں آیا اور اسے کا احساس ہوا تو وہ اسکے سامنے آگیا اور اب بھی وہ۔۔التمش اور صارم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ صارم۔۔۔کسی نہ سکی وجہ کے تحت یہ سب کچھ کر رہا تھا وہ سب بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔۔۔اور ایک دوسرے کی عادات کو باخوبی جانتے تھے وہ کافی کا کپ لے کر التمش کے روم کے سامنے آگیا۔۔شاید وہ جاگ رہا ہو اسنے نوک کیا تو التمش نے دروازہ کھول دیا

آدمی رات کو تم اپنی محبوبہ کے دروازے پر جاو تو بھی سمجھ آتا ہے کہ تمھارے اندر کی ٹھرک جاگ گئی ہے۔۔

لیکن میرے دروازے پر آنے کا مقصد "التمش کی بکواس پر وہاج نے اسے پیچھے دھکیلا اور اندر آ گیا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یار مجھے سونا ہے "التمش اسکے ہاتھ میں کافی کا کپ دیکھ کر چیڑ کر بولا۔۔

تمھیں صارم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا" وہ بولا۔۔۔اور اسکی جانب دیکھنے لگا جو وائیٹ کرتا اور شلوار میں کافی اٹریکٹیو لگ رہا تھا۔۔۔۔

التمش نے گھیرہ سانس بھرا اپنے ماتھے پر آئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا

یہ اسکی بکواس کا جواب تھا یہ۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں "التمش نے زرا کڑے تیوروں میں کہا۔۔

شیٹ آپ التمش۔۔۔۔تم نے اسکی بات کا غلط مطلب نکالا تھا۔۔۔اور تم شادی سے کیوں انکاری ہو جب تم سرے عام شادی سے انکار کرو گے تب

ہی۔۔۔تو شک ہو گا تم پر سب کو تم نے دادا جان کو بھی انکار کر دیا تھا" وہاج اسکی یہ منتق نہیں سمجھ پاتا تھا تبھی پوچھا تو۔۔۔التمش نے سر جھٹکا

میرا شادی سے انکار کا مطلب یہ نہیں کے مجھے اہنگ سے شادی نہیں کرنی صرف اتنا ہے کہ میں۔۔" وہ رکا وہاج نے اسکی جانب دیکھا جیسے وہ جاننا چاہتا ہو کہ آخر اس بات کی ریزن کیا ہے

میں آہنگ کو الگ گھر میں لے کر جانا چاہتا ہوں جو کہ میرا اپنا گھر ہو میں چاہتا ہوں میں۔۔اسے اس گھر میں رکھوں جو۔۔میرا ہو۔۔میری محنت سے بنایا گیا ہو دادا جان اور تم لوگوں کا مجھ پر الریڈی کافی احسان ہے لیکن میں اپنی بیوی کی زمہ داریاں یہاں تک کا اسکا رہنا اور کھانا پینا بھی خود اٹھانا چاہتا ہوں اور یہ بلکل ناجائز بات نہیں۔۔۔اور میں بس صیحی وقت کے انتظار میں ہوں ابھی شادی افورڈ نہیں کر سکتا۔۔" وہ بولا تو وہاج نے سر تھام لیا

تمھیں شرما آنی چاہیے اٹھائیس سال کر ہو کر تمھیں احساس کمتری کا شکار اب ہی ہونا تھا مطلب تمھیں یہاں کیا دقت ہے جس نے تمھیں کہا ہے یہ تمھارا

گھر نہیں اور تم نے سوچ لیا کہ تم الگ جاؤ گے اور تم نے یہ کیسے سوچا میں
تمھیں الگ جانے دوں گا" وہ بھڑکا۔۔ التمش نے۔۔۔ سر ہلایا
بلکل اسی ریاکشن کی وجہ سے میں کسی سے یہ سب ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا
۔۔۔
یار کم از کم بیوی ہے سمانے تو کچھ خوداری رہنے دو۔۔ """التمش تم بیزنیس
میں برابر کی محنت کرتے ہو۔۔۔۔
مگر پھر بھی وہ۔۔ تمھارا ہے صارم کا ہے سکندر کا ہے۔۔"التمش نے جتایا
میری جگہ تم ہوتے تو پھر کیا کرتے کیا تم ساری زندگی یوں ہی گزار دیتے کیا
تم اپنے لیے کچھ نہ کرتے "التمش بولا تو وہاج چپ سا ہو گیا
" شاید وہاج اگر تم میری جگہ پر ہوتے تو الگ ہو چکے ہوتے
وہاج کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ درست تھا۔۔ مگر غلط بھی تھا۔۔
تو وہ کچھ کہہ نہیں سکا۔۔۔۔
اچھا خیر تم یہ بات اسے کلئیر کر سکتے تھے "وہاج بولا

اب کیا چاہتے ہو یار آدھی رات کو دماغ کھا رہے ہو" التمش نے عاجز آ کر کہا

میں چاہتا ہو تم اسکو منالو۔۔" وہاج نے اصل مدعا بتایا۔۔۔

التمش نے زرا گھور کر وہاج کو دیکھا

وہاج نے الٹا اس سے زیادہ اسے گھورا تو التمش کو ہنسی آ گئ

اچھا ٹھیک ہے اس سالے کو منالوں گا۔۔۔خوش" وہ بولا تو وہاج مسکرایا۔۔

اپنی جگہ سے اٹھا۔۔اور جانے لگا کہ کچھ یاد آنے پر رکا۔۔

التمش اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

وہ مشال بھاگ رہی تھی گھر سے۔۔۔ٹکٹ نہ جانے کس نے کر کے دیں

اسکو۔۔۔ بر حال وہ بھاگ رہی تھی میں نے اسکا پاسپورٹ جلا دیا""" وہاج

نارملی بولا جبکہ التمش اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

واٹ" وہ حیران رہ گیا

یس" وہاج شانے آچکا کر باہر نکل گیا جبکہ التمش۔۔۔ حیران تھا۔۔۔۔

یہ مشال کیوں نہیں کمرے سے نکلی اب تک" داداجان بولے توسب ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے التمش نے وہاج کیطرف دیکھا تھا مگر وہاج ناشتے میں مگن تھا

جاؤدیکھو آہنگ اسکی طبعیت ٹھیک ہے" کچن میں کھڑی آہنگ کوانھوں نے کہاتو۔۔۔آہنگ سر ہلا کر اسکے روم کی جانب چل دی۔۔۔۔

اسکے روم کادروازہ کھلا تھا آہنگ۔۔نے ہلکاسادروازہ کھولا تواندر کامنظر دیکھ کر اسکی چیخ نکل گئ۔۔

سب سے پہلے التمش چیئر چھوڑ کر اکنگ کی چیخ پر اسکی جانب دوڑا تھا۔۔جبکہ پیچھے سب ہی پریشانی سے۔۔آئے۔۔۔

آہنگ نے التمش کی جانب دیکھا۔۔

وہ وہ مشال" آہنگ سے کچھ بولا نہ گیااور اسکے گلے میں انسو پھنس گئے

سکندر پیچھے سے دوڑ کر آگے آیا تھا

اور دروازہ پورا کھول دیا

۔

مشال اپنی کلائیاں کاٹے بستر پر بے جان سی پڑی تھی۔۔۔

سکندر بھگتا ہوا اس تک پہنچا

مشال "اسنے اسے پکارہ مگر اسکا چہرہ زرد تھا ہاں البتہ سانسیں آرہیں تھیں مگر ٹک اٹک کر۔۔۔

التمش اور صارم بھی اندر داخل ہوئے بڑی امی چچی تائی بھی۔ جبکہ دادا جان تو اسکے بیڈ پر خون دیکھ کر ڈل تھام گئے وہاج نے انھیں سنبھالا۔۔۔

سکندر نے مشال کو اپنے بازؤں میں بھر لیا۔۔۔اور وہ بھگتا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

وہاج کی نگاہ التمش سے جا ملی۔۔اصل وجہ تو وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔

ہوا کیا تھا۔۔۔اسنے ایسا کیوں کیا۔۔"دادا جان پوچھنے لگے وہاج سے ہی۔۔جو چپ ہی رہا۔۔سب لڑکیوں کے چہروں پر عجیب خوف سا تھا۔۔۔۔

جبکہ داداجان کو صوفے پر بیٹھ کر پانی پلایا
صارم التمش اور سکندر۔۔۔مشال کو لے گئے تھے
بیٹا مجھے بھی جانا ہے۔۔۔اسنے کیا کر لیا یہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کچھ۔۔
کہیں میری وجہ سے" بڑی امی کی آنکھیں بھیگ گئیں
آپکی وجہ سے کچھ نہیں ہوا بڑی امی آپ جانتی تو ہیں وہ ایک سائیکو لڑکی ہے"
"وہاج" مما نے اسکو گھورا۔۔۔
میرا مطلب" وہ زرا سٹپٹایا داداجان نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔۔
وہاج وجہ تم ہوئے تو تمھیں سزا میں خود دوں گا" وہ غصے سے بولے اور۔۔۔
باہر کی جانب چل دیے۔۔
وہاج انکے پیچھے گیا تھا۔۔۔اسے شدید اپنا آپ پھنستا محسوس ہو رہا تھا الٹا
مشال پر اور غصہ آیا۔۔ تھا۔۔
داداجان کو لے کر۔۔وہ ہاسپٹل چلا گیا

پیچھے سب مشال کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھے جبکہ اسکے لیے پریشان بھی یہاں تک کے آج ہانیہ بھی کافی پریشان ہو گئی تھی کیونکہ بیڈ پر مشال کا خون دیکھ کر وہ تینوں ہی ڈر گئیں تھیں۔۔۔

مشال کو ہوش آگیا تھا۔۔پورا دن خوار کر کے اسے ہوش آیا تھا۔۔

وہ چاروں اور۔۔داداجان اسکے پاس تھے اور داد جان کی جانب اسنے اپنی سوجھی سوجھی آنکھوں سے دیکھا۔۔

میرے بیٹے کیا ہوا تھا۔۔یہ سب کیوں کیا تم نے تم" وہ اسکا ہاتھ تھامتے۔۔

بے حد اپنائیت اور محبت سے اس سے پوچھ رہے تھے۔۔

مشال نے انکی جانب دیکھا۔۔

م۔۔مجھے اپنے بابا کے آپس جانا ہے" وہ۔۔رونے لگی۔۔

سکندر نے مٹھیاں بھینچ لیں

تواس لیے تم نے اپنی کلائیاں کاٹیں تھیں وہ اس گھٹیا آدمی کے لیے جو تمھیں یہاں پھینک کر گیا ہے مشال کیونکہ تم اسکے لیے بوجھ تھی اور۔۔وہ تمھیں یہاں چھوڑ گیا تمھاری ماں یہ باپ تمھیں کوئی نہیں رکھنا چاہتا تھا اپنے پاس۔۔" سکندر غصے سے بھڑکا۔۔۔تو صارم نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا یہ جگہ نہیں یہ سب باتیں کرنے کی ڈاکٹر نے ڈسچارج دے دیا ہے گھر چلو"

"وہ بولا

یار میں حیران ہوا اس لڑکی کو سمجھ کیوں نہیں آتی کہ۔۔اسکا باپ۔۔یہ میرا باپ۔۔وہ ہم دونوں میں سے کسی سے پیار نہیں کرتا۔۔۔۔

وہ مجھے میری پیدائش پر چھوڑ گیا تھا۔۔۔اسے اپنے پیدا ہونے والے بچے کی پرواہ نہیں تھی۔۔کیونکہ درحقیقت وہ اپنی عیاشی اور خود سے پیار کرتا ہے"

"سکندر ہاتھ جھٹکتا غصے سے بولتا ہوا باہر نکل گیا التمش اور وہاج تو چپ ہی کھڑے تھے۔۔۔

مشال نے اپنی پیٹی بندھے ہاتھ سے آنسو صاف کیے اور دادا جان کی جانب دیکھا

"جھوٹ بول رہا ہے نہ یہ۔۔جان بوجھ کر صرف مجھے یہاں رکھنے کے لیے وہ پوچھنے لگی تو دادا جان نے ہارے ہوئے انداز میں سر ہلا دیا۔۔

درحقیقت انھیں یہ سب اپنا قصور لگتا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی ایسی تربیت نہیں کر سکے کہ وہ کسی کو سکون دے سکتا۔۔اسکی اولاد دونوں ہی اسکے لیے تڑپ رہی تھی مگر۔۔اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

مشال کو کچھ تسلی ہوئی تھی انکے سر ہلانے پر۔۔ورنہ اسے لگ رہا تھا اسکا دل بند ہو جائے گا۔۔اسنے۔۔اپنی جلتی آنکھیں بند کر لیں اسنے نہیں دیکھا تھا وہاں وہاج کھڑا ہے۔۔۔

اور نہ جانے کیوں۔۔اس دھوکا بازی پر اسکے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔

مگر جلد ہی اسنے خود کو قابو میں کر لیا کہ وہ اس لڑکی کی کیوں فکر کر رہا ہے اور باہر نکل گیا پیچھے التمش اور دادا جان اسے لے کر گاڑی تک لائے تھے التمش

کی گاڑی میں۔۔وہ تینوں گھر کی جانب چلے گئے جبکہ صارم سکندر اور وہاج الگ گاڑی میں گھر پہنچے تھے سکندر۔۔

کا تو بلکل دل نہیں تھا کسی سے بات کرنے کا تبھی وہ اپنی بائیک لے کر نکل گیا تھا۔۔۔

شدید غصہ چڑھ رہا تھا اسے اپنے باپ پر

باپ ایسے ہوتے ہیں ایسے۔۔۔۔۔

جو اپنی اولاد کو سکھ نہ دے سکیں انھیں باپ کہتے ہیں۔۔۔

اس شخص نے ایک بار بھی اسکی جانب نہیں دیکھا جبکہ وہ جب مشال کو چھوڑنے آئے تھے تو۔۔اس وقت کی اپنی فیلینگز پر وہ آج تک نہیں بھولا تھا

۔۔۔۔

کتنی آس اور چاہت سے وہ انکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اور اسنے کہا تھا بابا آپ پلیز اب ہمیں چھوڑ کر مت جایئے گا اور۔۔اس دن وہ ہنسے تھے وہ سمجھا تھا یہ عام ہنسی ہے بلکہ وہ تو اسکا مزاق اڑا گئے تھے۔۔

اس سے زیادہ اذیت کیا ہو سکتی تھی۔۔

کیوں پھر مشال اسکی اس میں تھی جو انسان اس قابل ہی نہیں کیوں وہ دونوں ہی اپنے باپ سے محبت کرتے تھے۔۔ چلو مشال تو کچھ جانتی تھی وہ کیا ہیں

۔۔۔

اسنے گاڑی کی سپیڈ حد سے زیادہ بڑھالی تھی۔۔۔کے موڑ کاٹتے ہوئے۔۔۔ زور سے۔۔ کسی میں اسکی گاڑی لگی تھی۔۔اور وہ جو بھی تھا دور جا گیرہ تھا

۔۔۔

شیٹ "سکندر۔۔ بائیک چھوڑ کر۔۔ بھاگا تھا اس شخص کے پاس۔

وہ جو کوئ بھی تھا۔۔ کافی کمزور اور بوڑھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

اسنے جلدی سے۔۔اس شخص کو بازؤں میں اٹھایا۔۔

ایکسکیوزمی پلیز اٹھیں۔۔۔" وہ بولا تو اس شخص نے اپنی آنکھیں کھول کر سکندر کی جانب دیکھا اور۔۔اٹھنے کی کوشش کی۔۔اسکے سر پر سے خون نکل رہا تھا جبکہ ہاتھوں پاؤں پر بھی کافی چوٹیں ائیں تھیں سکندر بہت زیادہ شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔۔۔اسنے انکی اٹھنے میں مدد کی وہ بمشکل ہی اٹھ پا رہے تھے۔۔۔تب ہی سکندر نے۔۔انکا وزن مکمل اپنے بازوؤں پر لے لیا

۔۔

اس وقت یہاں کوئی دیکھائی نہیں دے رہا تھا تبھی اسکی بچت ہو گئی تھی۔۔ ورنہ آج کل لوگ چھوڑتے ہی کہاں ہیں اپنی بائیک پر اسنے انکا بے جان ہوتا وجود ڈالا اور ہاسپیٹل کی جانب چل دیا۔۔وہ اسے ہاسپیٹل میں لے گیا تھا جہاں ۔۔۔اسکا دوست تھا۔۔تاکہ ۔۔کوئی اور پرو بلم کریٹ نہ ہو۔۔۔

جیسے ہی وہ ہاسپیٹل پہنچا اسنے انکی ٹریٹمنٹ کرائی۔۔اس دورانیے میں اسے گھر سے کی کالز آچکی تھیں مما کی۔۔وہاج التمش صارم کی الگ الگ جبکہ دادا جان

کی بھی کیونکہ رات بھی کافی ہو چکی تھی۔۔اور۔۔۔اسنے کسی کی کال پیک نہیں کی تھی۔۔وہ آدمی کچھ نہیں بولا۔۔تھا۔۔۔

جبکہ سکندر بہت شرمندہ تھا

ایم سوری سر میری وجہ سے آپکو کافی تکلیف کا سامنا ہوا آپ یہ رکھ لیں"
اسنے انکی جانب کچھ پیسے بڑھائے جو کہ اس شخص نے دیکھے ضرور تھامے نہیں سکندر کو الٹا اور بھی شرمندگی ہوئی شاید دنیا میں ہر چیز کا نعم البدل پیسہ نہیں ہوتا اور ہر شخص کو۔۔بس پیسے کی لالچ نہیں اسنے وہ جیب میں واپس رکھ لیے

مجھے میرے گھر چھوڑ دو میری بیٹی اکیلی ہے" وہ بولے اور اسکی جانب دیکھا تو
اسنے جلدی سے سر ہلایا

جی۔۔آپ اگر بہتر محسوس کر رہے ہیں تو۔۔۔میں آپکو ڈراپ کر دیتا ہوں"
وہ بولا تو انھوں نے سر ہلایا اور اٹھ۔گئے۔پاؤں میں چوٹ لگی تھی ان سے چلا

نہیں جارہا تھا تبھی سکندر نے انکی ہیلپ کی اور۔۔وہ انھیں اپنی بائیک پر۔۔۔

بیٹھا کر۔۔۔انکے بتائے ہوئے راستے پر اپنی بائیک دوڑانے لگا

بیٹا آہستہ چلایا کرو بائیک" وہ اسکی رفتار پر ٹوک گئے

سکندر زرا خفیف سا ہوا۔۔۔

تم لوگ جوان نسل ہو جوش بھی زیادہ ہے مگر زمین پر چلنے والے کیڑے

مکوڑے تو نہیں ہیں باقی انسان ہے بنا کسی۔۔۔احساس کے انھیں۔۔۔

نقصان پہنچا دیا جائے۔۔" وہ آہستگی اور اتنی نرمی سے اسے جھاڑ پلا گئے تھے

کے۔۔ سکندر سے کچھ بولا ہی نہیں گیا

ایم سوری سر میں آئندہ خیال رکھوں گا" اسنے کہا تو۔۔۔انھوں نے اسکا شانہ

تھپتھپایا۔۔۔۔

اور چپ ہو گئے۔۔۔

سکندر نے انکے گھر کے سامنے گاڑی روکی تو انھوں نے اس سے اندر آنے کی

دعوت دی

نہیں بہت شکریہ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔آپ اپنا خیال رکھیے گا" سکندر نے عجلت میں کہا وہ اب گھر لوٹنا چاہتا تھا۔۔کیونکہ اسکی ماں پریشان تھی۔۔۔ آجاؤ میرے گھر میں چائے کافی اچھی بنتی ہے۔۔تم مس کر دو گے" وہ اب قدرے بہتر بولا رہے تھے اسکی جانب دیکھ کر بولے

سکندر ہنس دیا۔۔۔۔

وہ قطعاً اندر نہیں جانا چاہتا تھا مگر انکے تیسری بار کہنے پر وہ بائیک سے اتر گیا یہ علاقے۔۔جیسے کچی بستی کیطرح تھا۔۔۔کافی اندھیرہ تھا گلی میں کوئی سٹریٹ لائٹ نہیں تھی الٹا سڑک بھی۔۔بلکل خراب تھی۔۔وہ انکے پیچھے گھر میں داخل ہو گیا بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈال کر وہ۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔

گھر کافی خستہ حالت میں تھا۔۔۔اور بمشکل پورے گھر میں ایک ہی لائیٹس جل رہی تھی اسکا دل ہی گھبرانے لگا تھا۔۔جی میں تو آرہا تھا پیچھے سے ہی بھاگ جائے کون سا انھوں نے۔۔اسے کچھ کہنا ہے۔۔۔

انھوں نے۔۔۔کسی کو آواز دی تھی۔۔۔

نہال" وہ بولے تو اندر سی کوئ بڑی عجلت میں باہر نکلا تھا۔۔۔

اس زیرو بلب کی روشنی میں۔۔وہ چاند کی مانند چمکتا چہرہ ایکدم سامنے آیا اور

۔۔بابا کے پاؤں اور سر پر پڑی بندھی دیکھ۔۔۔وہ دوڑ کر ان تک آئ

کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔یہ سب کیسے ہوا۔۔۔" وہ جلدی سے انکے دونوں

بازوں تھامتی۔۔۔بولی۔۔۔

سکندر کو اسکی آواز بے حد حسین لگی۔۔۔۔

عجیب مٹھاس سا محسوس ہوا اسنے۔۔۔اسکی باپ کی پشت سے نکل کر اسکی

جانب دیکھا اسکی آنکھوں میں آنسوں چمک رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ رونے سے چہرے پر اٹھتی مدھم سرخی۔۔وہ بمشکل ہی سانس بھال کر

سکا

ارے میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔پہلے تم چائے کا انتظام کرو۔۔۔اس بچے نے

میری بڑی مدد کی ہے اب اچھی سی چائے لے آؤ۔۔۔اور جلدی ہاں" وہ اسکا

گال تھپتھپا کر بولے سکندر کی جانب اب اس لڑکی نے پہلی بار دیکھا تو سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا۔۔۔۔

سکندر نے نظریں پھیرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں اور۔۔۔پوری ڈھٹائی سے اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔ یہاں تک کے نہال نے واپس قدم موڑ لیے

اور سکندر کی نظروں سے اسکا پیچھا کیا۔۔۔۔جہاں تک وہ گی۔۔

بیٹھو بیٹا" انھوں نے اسکو چرپائی کی جناب اشارہ کرتے کہا اب تو سکندر کو یہ گھر جنت سا لگ رہا تھا وہ دنگ تھا۔۔اتنی خوبصورتی جو دل دھڑکا دے پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔

وہ اسی جانب دیکھ رہا تھا جہاں نہال گئی تھی۔۔

کیا کرتے ہو بیٹا" وہ بولے تو سکندر نے انکیطرف دیکھا

ہماری لیدر انڈسٹری ہے سر۔۔۔میرے تین بڑے بھائی ہیں۔۔۔اور میں ہمارا اپنا بیزنیس ہے اور ماشاءاللہ کافی اچھا ہے۔۔۔" وہ مسکرا کر بولا

بہت اچھی بات ہے یہ تو" وہ بھی مسکرائے۔۔

سکندر خاموش ہو گیا کچھ کچھ دیر بعد اس جانب نگاہ اٹھالیتا۔۔۔۔

تمھارے والد بھی ساتھ ہوتے ہیں" وہ ایسے ہی پوچھ گئے تو۔۔ سکندر کے

چہرے پر سنجیدگی چھا گئی وہ نرم گرم جوش جو سینے میں اٹھ رہا تھا مانند پڑ گیا۔۔

یہ سوال ضروری بھی نہیں تھا

جی میرے فادر کی ڈیتھ ہو گئی تھی جب میں پیدا ہوا" وہ بولا تو۔۔ انکے

چہرے پر ایکدم۔۔ زرا۔۔ افسوس سا ابھرا۔۔۔

بہت افسوس ہوا۔۔۔" وہ بولے تو اسنے بس سر ہلا دیا

تب تک چائے آ گئی تو اسے زیادہ دیر سوچنے کا موقع نہیں ملا۔۔۔۔

نہال نے۔۔ اپنے والد کی جانب ٹرے بڑھا دی

ہاں وہ کپ عام سے تھے۔۔۔ اور ٹرے بھی۔۔۔۔ مگر۔۔ جو لائی تھی۔۔۔

وہ بلاوجہ اسکے دل میں اترتی جا رہی تھی۔۔ ایک ہی نگاہ میں۔۔۔۔

انھوں نے سکندر کی جانب چائے کا کپ بڑھایااور۔۔۔ سکندر نے کپ اٹھا کر لبوں سے لگالیا۔۔۔۔

جبکہ نہال واپس چلی گئ

چائے واقعی کافی اچھی تھی۔۔۔یہ شاید جس نے بنائ تھی اپنا خمار شامل کر لائ تھی۔۔۔

سکندر آرام سے پینے لگا گویا گھر وہ لوٹنا ہی نہیں اب اسی دہلیز پر پڑے رہنا ہے

وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تو سکندر نے ویسے ہی پوچھ لیا آپ کیا کرتے ہیں تو انھوں نے گھیرہ سانس لی۔۔

بس بیٹا۔۔۔میں میری بیماری اور میری صحت مجھے موقع دے تو میں ضرور اپنی بیٹی کے لیے کچھ کروں۔۔۔

مگر میری ہڈیاں میرا ساتھ نہیں دیتی جس کی وجہ سے۔۔یہ حالت ہیں"

سکندر سنجیدگی سے انکی جانب دیکھنے لگا

پھر نہال کو بھی اچھا پڑھایا لکھایا مگر۔۔ کہیں جاب ہی نہیں ملتی۔۔۔ بچی کو۔۔۔ اور پھر عمر بھی بڑھتی جا رہی ہے۔۔ خیر ہم غریب لوگوں کے الگ ہی مسلے ہوتے ہیں تم چائے لو"۔۔ وہ زرا سا مسکرا کر بولے۔۔۔

کیا پڑھا ہوا ہے آپکی بیٹی نے" وہ بولا

تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ۔۔ میتھس میں ماسٹرز کر رہی ہے اور کسی پرائمری سکول میں اب۔۔ پانچ ہزار کی نوکری کرتی ہے جس سے۔۔ تھوڑا بہت ہی بس گھر۔۔ کا کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے۔۔۔

سکندر نے کپ واپس رکھ دیا۔۔

تو آپ ایسا کریں کہ کل ان سے کہیں۔۔ میری کمپنی میں آجائے۔۔ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔ ہوپ فلی انکی اچھی جاب لگ جائے گی" اسکے کہنے پر انکے چہرے پر جیسے نئی زندگی ڈور گئی

" وہ مسکرائے کیا تم سچ کہہ رہے ہو

جی بلکل۔۔سو فیصد" سکندر نے کہا تو انھوں نے سر ہلایا ایک بار مڑ کر دیکھا مگر نہال وہاں نہیں تھی مگر وہ جانتے تھے وہ سب سن رہی ہے۔۔۔۔

بہت شکریہ بیٹا۔۔۔بہت زیادہ۔۔ بڑا احسان کیا تم نے مجھ پر" وہ اسکا ہاتھ تھام گئے تو سکندر جیسے شرمندہ سا ہوا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔میں کسی کے کام آؤں یہ اچھا ہے۔۔ خیر اب میں چلتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھا ایک نگاہ پھر سے دروازے کیطرف دیکھا۔۔

مگر وہ نہیں آئی۔۔۔۔تو۔۔۔ سکندر باہر نکل گیا۔۔۔

اسنے۔۔۔ باہر نکل کر بائیک سٹارٹ کی تو پوری گلی میں اسکی ہیوی بائیک کی آواز گونج اٹھی۔۔۔اسنے۔۔انکو خدا حافظ کہا اور ایک نگاہ پھر سے گھر کے اندر ڈالی تو۔۔۔تب بھی وہ نظر نہیں آئی تو سکندر کو واپس لوٹنا پڑا

احتیاط سے چلانا بائیک" وہ بولے تو سکندر نے ہنس کر سر ہلایا اور بائیک آگے بڑھالی

جبکہ وہ دروازہ بند کر کے پلٹے نہال فورا باہر نکل آئی۔۔۔

بابا آپکو چوٹیں کیسے لگی۔۔۔

بس بیٹا سمجھ لو ان چوٹوں کے بھانے اللہ نے ہمیں ایک فرشتے سے ملوانا تھا جو ہماری مدد کرے اب تم کل بس جلدی سے چلی جانا مجھے یقین ہے تمھیں نوکری مل جائے گی" وہ مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے بولے تو نہال نے انکی جانب دیکھا

اور قاسم" وہ مدھما آواز میں بولی تو وہ ایکدم خاموش ہو گئے قاسم۔۔نہال کا کزن تھا۔۔انھوں نے۔۔۔ہی اسکے باپ کو۔۔جو اچھا خاصا کماتا کام کرتا انسان تھا نہ جانے کیا کچھ ادویات دے کر عجیب ہڈیوں کی بیماری میں مبتلہ کر دیا کہ۔۔وہ چلتا بھی مشکل ہی تھا۔۔۔۔جبکہ بے حد کمزور الگ ہو گیا تھا ۔۔اور نہال پر اسکی پوری نظر تھی اور وہ نہال سے بس اپنی حوس پوری کرنے کو شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی وہ آئے دن انکے گھر آجاتا اور۔۔نہال سے بد تمیزی۔کرتا اور۔۔۔

وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہ پاتے۔۔

اچھی بات ہے تم گھر نہیں ہو گی اسکی غلیظ نظروں سے بچ جاؤ گی" وہ بولے
کاش ان میں اتنی ہمت ہوتی کہ وہ۔۔اپنی بیٹی کی حفاظت کر پاتے۔۔۔
اور آپ "نہال وہ فکر ہوئ۔۔
مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔بس تم کل اچھا سا انٹرویو دینا بیٹا انشااللہ تم کامیاب
"ہو گی
انھوں نے بڑی امید سے کہا تو نہال کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں جن کو اسنے
چھپا کر۔۔پہلے انھیں دودھ ہلدی دیا اور اسکے بعد وہ کمرے میں آگئ بابا تو صحن
میں ہی سوتے تھے۔۔۔وہ کل کے بارے میں سوچنے لگی کیا واقعی اسے جاب
مل جائے گی۔۔۔

سکندر واپس لوٹا اور بھاگ کر وہاج کے کمرے میں گھس گیا
کیا بدتمیزی ہے یہ "وہاج دھاڑا۔۔۔

بھائی آپ سے ایک بات کہنی ہے بس جارہاہوں ابھی" وہاج۔۔اپنے نائیٹ سوٹ میں۔۔بستر پر لیٹا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔اسے سخت زہر لگتی تھی یہ حرکت کوئی اسکے کمرے میں بنا اجازت کے آئے۔۔اور آج تو ویسے بھی سارا دھیان آڑا ہوا تھا مشال پر۔۔

بولو" وہاج نے۔۔کہا

بلکہ یہ بتاؤ پہلے یہ گھر لوٹنے کا کون سا وقت ہے۔۔یہ کیا طریقہ ہے منہ اٹھایا اور غائب ہو گئے" اسنے اسے جھڑک دیا

یار مجھ سے کسی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔اسکے سر اور پاؤں میں چوٹ لگی تھی اسی لیے میں لیٹ ہو گیا۔۔۔

تم فون کر کے بلا لیتے

ویسے کوئی ایشو تو نہیں ہوا" وہاج کو فکر ہوئی

نہیں ہوا اچھا میں نے یہ کہنا تھا اکاؤنٹنٹ کے لیے انٹرویو ہو رہے ہیں نہ۔۔۔

"تو میں جس کا نام لے رہا ہوں آپ نے اسے ہی رکھنا ہے

صارم لیتا ہے اول تو انٹرویو اور دوسری بات کیا مطلب ہے۔۔کون ہے" وہ گھور کر بولا۔۔۔

تو سکندر نے۔۔بچوں کیطرح پاؤں پٹخے یار میں کہہ رہا ہوں نہ آپ صارم بھائ سے بات کر لینا پلیز بھائ" وہ منتیں کرنے لگا وہاج کو ہنسی آئ مگر اسنے دبا لی

کون ہے" وہ پوچھنے لگا

ام اسکا نام نہال ہے میتھس میں ماسٹر کیا ہوا ہے کافی اچھ۔۔۔

زبان دبائے تھی اسنے وہاج کے گھورنے پر۔۔۔

یار بھائ ایسے مت دیکھیں بہت ضرورت مند ہیں وہ لوگ۔۔اور لڑکی لائق ہے"

ہاں تم نے ہی تو ہوم ٹیوشن دی ہے اسے" وہاج نے گھورا اور اسے کمرے سے نکل جانے کا حکم دیا

بھائ پلیز یار کیا ہو گیا ہے میری کوئ بھی نہیں مانتا" وہ غصہ کرنے لگا

اچھا ٹھیک ہے روندھور کھ لوں گا اب نو دو گیارہ ہو جاؤ" وہ عاجز آتا بولا۔۔
تھنکیو" سکندر نے جلدی سے خوش ہوتے ہوئے کہا اور باہر بھاگ گیا

اگلے دن۔۔۔ سب ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ بڑی امی کو مشال کی فکر ہو رہی تھی۔۔ جبکہ تاد یر کرنے کی ضرورت نہیں پڑی وہ۔۔ بلیک۔۔ جینز اور بلیک ہی شرٹ میں ہمیشہ کیطرح۔۔۔ اپنے حسن کی چاندی چار و جانب بکھیرتی روم سے نکلی اور ٹیبل پر آ گئی۔۔ سب اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔
ٹیبل پر وہاج کو دیکھ کر مشال کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔ وہاج نے بھی نگاہ پھیر لی اور۔۔ اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہوا اسے افسوس ہوا ایک لمحے کے لیے بھی اسکے دل میں اس لڑکی کے لیے ہمدردی آئی بھی کیوں۔۔۔
ناشتہ کرو بیٹا" بڑی امی بولیں۔۔ تو مشال نے انکی جانب دیکھا

میں نے آپ سے بات کی ہے جو بلاوجہ بات کر رہیں ہیں" وہ کڑوے لہجے میں بولی بڑی امی کا منہ اتر گیا

مشال بری بات ہے۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا" صارم بولا۔۔

مشال نے نفی میں سر ہلایا

میں ان سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔دادا جان میں جا رہی ہوں کالج" وہ ۔۔اطلاع دے کر بنا کسی کی سنو وہاں سے چلی گئی سکندر وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔سب نے سرد سانس کھینچا اب لگتا تھا جو وہ سوچ رہے تھے ضروری ہو گیا تھا وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ باغی ہو رہی تھی اور۔۔یہ وہ سمجھتی تھی کہ اس پر کسی کا اختیار نہیں اور وہ نہیں چاہتے تھے۔۔وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کو نقصان پہنچائے۔۔۔۔

دادا جان نے وہاج کی جانب دیکھا وہ سرخ چہرے سے بیٹھا تھا جیسے اسنے مشال کی حرکت بمشکل برداشت کی ہو۔۔۔۔

خیر برا تو سب کو ہی لگا تھا۔۔۔

وہاج۔۔التمش۔آفس جانے سے پہلے میرے روم میں آنا"انھوں نے کہا اور۔۔تائ جان کی طرف دیکھا۔۔۔

بیٹا آپ تینوں بھی"اپنی تینوں بہوؤں کو کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے کافی سنجیدہ تھے وہاج نے۔۔لقمہ چھوڑ دیا

ضرور اس فضول لڑکی نے شکایت لگادی ہو گی اور اب اسکی اچھی خاصی کھینچائ ہو گی۔۔۔اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔

میں آفس جارہا ہوں پھر۔۔آہنگ۔۔آجاؤ تم"وہ وہاج کو انفارم کرتا آہنگ سے بولا جواب کچن میں ناشتہ کرتی تھی اب۔۔۔

بھائ میری طبعیت نہیں ٹھیک۔۔آج"وہ بے دم سے لہجے میں بولی۔۔۔تو التمش نے کچن کی جانب دیکھا۔۔۔وہ

لڑکی اس دن سے اسکے سامنے نہیں آرہی تھی۔۔۔

اسکے دل و دماغ پر۔۔التمش کی محبت سے زیادہ اپنے بھائ کا خوف تھا۔۔

التمش کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔۔اور اسنے ایک بات سوچی تھی

۔۔۔

اور شاید اسے چلے جانا چاہیے تھا دادا جان کے پاس۔۔۔

صارم کچن میں چلا گیا کچھ دیر آہنگ سے بات کی۔۔۔اور پھر وہ اپنی گلاسز لگا کر۔۔ باہر نکلا تو۔۔ہانیہ وین کا انتظار کر رہی تھی باہر۔۔ جبکہ آج نور بھی نہیں جا رہی تھی صارم نے سر جھٹکا۔۔اپنے عاشق سے ملنے کے لیے روز جانا اسکا تو فرض تھا۔۔۔اسے سخت نفرت ہوئی تھی ہانیہ سے اسوقت۔۔۔اسنے بائیک ۔۔ گھمائی اور وہ باہر نکلنے لگا۔۔۔۔کہ ہانیہ اچانک اتنی تیز آواز پر گڑ بڑائی اور نوٹس اسکے ہاتھ سے گیر گئے۔۔۔

صارم نے۔۔۔۔کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کی اور اسنے۔۔ان نوٹس پر بائیک چلادی۔۔وہ اسکے پاس نہیں پڑھتی تھی وہ پڑھاتا ہی نہیں تھا۔۔انسلٹ کر دیتا تھا۔۔۔اور آہنگ اور نور میں اتنی ہمت نہیں تھیں وہ وجہ جان سکیں جبکہ ہانیہ وجہ جانتے ہوئے خود پر ساری بات اپنی مما کے سامنے لے لیتی تھی۔۔۔

اسنے صارم کی پشت دیکھی وہ۔۔۔بہر حال جا چکا تھا اسکے نوٹس پر کیچڑ چیپک گیا تھا۔۔۔ہانیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔۔وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔

کیونکہ سمیی سے وہ پیار کرتی تھی اور اب تو اکثر ملاقاتیں بھی ہوتیں تھی ہاں وہ ڈرتی تھی یہ رزق تھا اگر وہاج دیکھ لیتا کبھی تو شاید اسکے ٹکڑے کر دیتا ۔۔مگر وہ خود کو سمیی کے معاملے میں بے بس محسوس کرتی تھی۔۔۔اسنے نوٹس اٹھا لیے۔۔۔تب تک وین بھی آ گئی اور وہ وین میں سوار ہو گئی۔۔

۔۔۔۔۔

وہاج سنجیدہ تھا ڈانٹ سننے کو تا دیر مگر وہ کہہ دے گا اسکی غیرت نے گوارہ نہیں کیا وہ چوروں کیطرح بھاگے اگر بھیجنا ہی ہے تو خود ہی بھیج دیں ویسے بھی اس آوارہ کی ضرورت ہی کیسے ہے۔۔۔۔

وہ یہ سب باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔ جبکہ دادا جان تو کچھ اور سوچے بیٹھے تھے

میں مشال کو لے کر کافی پریشان ہوں"۔۔

سب چپ تھا یہ تو حقیقت ہی تھی مشال۔۔نے کافی پریشانی ڈالی ہوئی تھی

مجھے لگتا ہے۔۔اگر اسکی شادی کر دی جائے تو۔۔۔شاید۔۔۔وہ شخص اسے سنبھال لے گا۔۔۔ورنہ وہ باغی ہو جائے گی" "

وہ پہلے سے ہی باغی ہے دادا جان مگر سوچ اچھی ہے اسطرح کم از کم ہمارے گھر میں سکون رہے گا" وہاج نے کہا تو انھوں نے اسے گھور کر دیکھا وہ زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔

آپکی نظر میں کوئ ہے باباجان" بڑی امی نے ہی سب سے پہلے سوال کیا کہ وہ بات کر رہیں ہیں تو ضرور کچھ سوچا بھی ہو گا۔۔۔

ہاں ہے" وہ بولے تو وہاج نے سب سے پہلے انکی جانب دیکھا۔۔۔۔

التمش بھی بے تاب تھا اس شخص کے بارے میں جاننے کے لئے وہ کون ہے مگر ایک بات تو طے تھی۔۔۔اسکا دل کہہ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ضرور شیر کے شکنجے میں جائے گی مگر دادا جان کے بولنے سے پہلے کچھ بولنا نامناسب تھا تبھی وہ چپ تھا اور سننا چاہتا تھا۔۔۔

سب ہی جاننا چاہتے تھے۔۔

وہاج" انھوں نے نام لیا تو گویا وہاج کو لگا۔اسپر بم گیرہ دیا ہو کیا" وہ ایکدم کھڑا ہو گیا۔۔

یہ کیا بات کر رہے ہیں آپ میں میں شادی کروں گا اس سے۔۔ایک نمبر کی آوارہ۔۔۔ لڑکی جس کے ناجانے سینکڑوں بوائے فرینڈز ہوں اور اسے زرا شرمندگی نہ ہو۔وہ لڑکی جو منہ پھاڑ کر بڑے چھوٹے کو جھاڑ کر رکھ دے اس میں لحاظ ہی نہ ہو کہ کون اس سے کتنا بڑا ہے۔۔۔۔یہ جسے کپڑے پہننے کی تمیز ہی نہیں اس سے وہاج شادی کرے گا آپ نے سوچ بھی کیسے لیا"۔وہ کھڑا ہوتا سرخ چہرے سے غصہ دباتا بولا تھا مگر اواز اسکی کافی بلند تھی

دادا جان اسے خاموشی سے دیکھنے لگے وہ بے حد بے چین ہو گیا تھا

میں مشال سے شادی کروں گا" وہ ہنسا طنزیہ مسکان تھی

نہ ممکن" اسنے سر جھٹکا

میرے حکم کے خلاف جاؤ گے" دادا جان نے اسکیطرف زرا گھور کر دیکھا تو وہاج نے پہلو بدلا آپ مجھے کنویں میں چھلانگ لگانے کا کہہ دیں اف نہیں کروں گا مگر مشال سے شادی اپنے گلے میں خود عزاب ڈالنا ہے دادا جان۔۔ اور میں اسکا باپ نہیں ہوں جو اسے سدھاروں گا۔۔

صارم ہے نہ گھر میں ہی کرنی ہے تو صارم سے کر دیں" اسنے سر جھٹک کر کہا میں نے صارم کے لیے ہانیہ کو پسند کیا ہوا ہے مجھے لگتا تھا آہنگ اور التمش کے رشتے کیطرح شاید میری بات کو۔۔ تمھارے رشتے اور صارم کے رشتے میں بھی اہمیت دی جائے گی مگر یہ واضح ہو گیا میں غلط تھا۔۔ میں نے تمھارے باپ کے بعد تمھیں جتنی محبت سے پالا شاید ہی کسی اور سے اتنی محبت کی ہو ۔۔۔ کیونکہ مجھے لگتا تھا قصور میرا ہے میرے بیٹے کی وجہ سے تمھارے سر سے باپ کا سایہ ہٹا تھا۔۔۔۔ تمھیں گھر کا بڑا بنایا۔۔ تمھیں سارے اختیارات سونپ دیے۔

تمھارے فیصلوں کو اہمیت دی اور آج تم میرے ایک فیصلے پر۔۔ اتنا تنک رہے ہو۔۔ ناممکن کہہ رہے ہو۔۔۔

پھر ٹھیک ہے۔۔۔ مشال کے لیے۔۔۔ باہر کوئی لڑکا تلاش لوں گا۔۔۔ اور ایک بات کان کھول کر سن لوں۔۔۔ میں بخوبی جانتا ہوں اسنے کلائیاں کاٹیں تمھاری وجہ سے۔۔

وہ گھر سے بھاگ رہی تھی بھرین جا رہی تھی اس دو ٹکے کے آدمی کے لیے ۔۔ جس نے ہمارا سب سکون برباد کر دیا ہے۔۔۔ وہ کہاں ہے کہاں نہیں نہیں معلوم مگر وہ بھاگ رہی تھی گھر سے آدھی رات کو۔۔۔۔ کہ کسی کو علم نہ ہو۔۔ اور میری غیرت نے گوارہ نہیں کیا میں نے اسکا پاسپورٹ جلا دیا ۔۔۔۔" وہ سختی سے بولا تھا اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ۔ انداز میں کوئی لچک نہیں تھی۔۔

سب حیران رہ گئے۔۔۔۔

تم اسے نارملی بھی ٹریٹ کر سکتے تھے۔۔ ہم جانتے ہیں وہ جزباتی ہے۔۔۔۔ اور تم سمجھدار ہو" التمش بیچ میں بولا وہاج کا بس نہیں چلا اس آدمی کی گردن اتار دے۔۔ وہ کچھ بولتا تو دادا جان نے ہاتھ اٹھا کر روکا۔۔۔۔

تم تو چاہتے تھے وہ اس گھر سے چلی جائے تو اتنے غیرت مند کیوں بنے جانے دیتے اچھا تھا۔" دادا جان نے آڑے ہاتھوں لیا وہاج انکی طرف دیکھنے لگا۔۔

داداجان آپ مجھے ایموشنلی بلیک میل کر کے اس لڑکی کے حق میں نہیں کر سکتے۔۔میں اس سے کسی بھی صورت شادی نہیں کروں گا" وہ بولا اور کھڑا ہو گیا

تو تمھارا یہ آخری فیصلہ ہے" وہ پوچھنے لگے

سو فیصد یہ میرا آخری فیصلہ ہے" وہ اٹل لہجے میں بولا

آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا یہاں تک کے میں مر جاؤں تو میری وصیت ہے یہ مجھے کندھا نہیں دے گا نہ میرا منہ دیکھے گا۔۔" وہ بولے

۔۔اور چہرہ موڑ لیا

وہاج۔۔کے دل کو کچھ ہوا وہ اس لڑکی کے لیے اتنی بڑی بات کہہ رہے تھے

۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا التمش نے اٹھنا چاہا۔۔۔مگر انھوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔۔

بیٹھ جاؤ یہ خود اپنے منہ سے حامی بھرے گا اسی کا دادا ہوں جانتا ہوں۔۔اس اونٹ کو کس کروٹ بیٹھانا ہے" وہ مدھم سا مسکرا کر بولے تو التمش اس چالاکی پر تالی بجا گیا۔۔

تو یہ اکٹینگ تھی" وہ اپنی ہنسی روکنے لگا۔۔۔

اچھی تھی نہ" وہ بچوں کیطرح اپنی حرکت پر خوش ہوئے تھے جبکہ وہ تینوں بھی ہنسنے لگیں

بیٹا تمھیں کوئی اعتراض ہے میرے فیصلے سے" دادا جان نے تائی امی سے پوچھا تو انھوں نے نفی کی

میرے لیے میرے بچوں کے لیے آپکے فیصلے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔۔

باباجان۔۔۔نہ مجھے ہانیہ کے لیے کوئی اعتراض نہ ہی مشال پر۔۔گھر کی بچی بچہ ہیں اللہ نصیب میں خوشیاں لکھے"

انکی بات نے جیسے دادا جان کے مان کو بڑھایا تھا۔۔۔۔

التمش مسکرا دیا۔۔انکی حرکت پر یعنی وہ طے کر چکے تھے

توبس جلداز جلد شادی کی تیاریاں شروع کردو۔۔ان دونوں کی شادی کر
کے فارغ کرتے ہیں" وہ وہاج اورالتمش کی بات کررہے تھے۔
التمش نے انکی طرف دیکھا۔۔
داداجان میں ابھی شادی نہیں کرناچاہتا مگر میں چاہتاہوں میرانکاح آہنگ
سے وہاج کی شادی پر کردیں رخصتی میں کچھ مہینوں بعد کروں گا"۔وہ بولاتو
انھیں یہ منطق سمجھ نہیں آئ
اسکی وجہ۔۔"وہ اب غصے سے بولے تھے
اگروہ انھیں وہ بات بتادیتاجو وہاج کو بتائ تھی وہ ناراض ہوجاتے۔
اوروہ اسکے محسن تھے وہ انھیں ناراض بلکل نہیں کرناچاہتا تھا۔۔۔
التمش کچھ کہتاکے چچی بولیں
باباجان ویسے ایک طرح التمش کی بات درست ہے۔۔اہنگ ابھی کافی چھوٹی
اورزرا۔۔۔لاابالی ہے۔۔میں چاہتی ہوں۔۔اس پراتنی جلدی یہ سب زمہ

دریاں نہ ڈالی جائیں ابھی کچھ وقت ٹہر کر ہو جائے گی شادی البتہ نکاح پر مجھے
" بھی اعتراض نہیں
وہ بولیں تو التمش نے سکھ کا سانس بھال کیا
اور جو صارم نے رٹ بھری ہوئی ہے شادی کی " داداجان نے گویا دونوں کو
مطلع کیا تھا۔۔۔
میں اسے سمبھال لوں گا آپ فکر نہ کریں " اسنے کہا تو۔۔۔داداجان نے کچھ
سوچتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔۔

وہ غصے سے اپنے کیبن میں آیا تو سکندر اور صارم کسی موضع پر بات کر رہے
تھے۔۔۔وہ بھڑک کر۔۔اندر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔
ان دونوں نے فائل پر سے سر اٹھایا۔۔۔
سکندر اپنی رات کی بات بھول چکا تھا تبھی وہاج کی سیکٹری روم میں آئی

سر کوئی نہال آئی ہے۔۔انٹرویو ٹائم ویسے تو ختم ہو گیا ہے۔۔ مگر وہ کہہ رہی ہے کہ سر نے بلایا ہے "اسنے سکندر کی جانب اشارہ کر کے کہا۔۔

شیٹ آپ گیٹ آؤٹ ٹائم ختم ہو گیا جن کی سلیکشن ہو گئی ہے صرف وہ ہی رکھی جائیں گی اگر اتنی پرواہ تھی تو وقت پر آتیں اور سکندر کو کیوں جانتی ہے وہ جاؤ یہاں سے "وہ جھڑک کر بولا تو سکندر نہ جانے رات کی بات کیسے بھلا گیا۔۔۔

سیکٹری۔۔۔نے نگاہ جھکالی اور وہ یس سر کر کہہ کر جانے لگی۔۔تو نہال پیچھے ہی کھڑی تھی وہ یہ سب سن چکی تھی۔۔

آنکھوں میں کی آنسو لیے وہ پلٹ گئی

وہ امیر لوگ تھے اسنے انپر کیسے یقین کر لیا۔۔

ساری زندگی سے یوں ہی جھڑکے سننے کو ملے تھے اسے غصہ آیا خود پر بابا کی طبعیت خراب ہو گئی تھی۔۔ جس کی وجہ سے۔۔اسے لیٹ ہو گیا تھا

وہ بھیگی آنکھوں سے وہاں سے نکلی جبکہ دوسری طرف سکندر نے دو تین بار نام دھریا تھا زبان پر۔۔۔نہال۔۔۔

اور اچانک رات کا منظر اسکی آنکھوں میں اترا

اوہ شیٹ بھائی۔" وہ۔۔ ٹینشن کے سبب۔۔۔بھاگا تھا باہر۔۔

یہ اسے کیا ہوا ہے" صارم نے پہلے سکندر کی طرف اور ر پھر وہاج کی طرف دیکھا

اور تمھیں کس نے مشال کا منہ دیکھا دیا جو بھنا رہے ہو" وہ ہنسا

" داداجان چاہتے ہیں میں مشال۔۔یونو مشال سے شادی کروں واٹ" صارم کی ہنسی چھوٹ گئی وہ دل کھول کر ہنسا۔ جبکہ وہاج کو لگا۔۔وہ غصے سے پھٹ جائے گا۔۔۔۔

دانت بند کرو توڑ دوں گا ورنہ" وہاج نے تپ کر کہا۔۔۔۔تو صارم بڑی کوشش کے بعد بھی ہنسی نہ روک سکا اور سونے پر سوہاگا پیچھے سے التمش بھی ا گیا۔۔۔

التمش اور صارم آپسی کلیش بھولے اسکی لات کھینچنے میں لگ چکے تھے

اب تمھارے کمرے سے یہ آواز تو ضرور آئے گی۔۔۔

زہر آدمی تمھارا منہ توڑ دوں گی میں۔۔۔۔

اور تمھارے پیسے چوری۔۔۔۔ ہوں گے اب تو اصل مزاہ آئے گا۔۔" وہ

دونوں ایک دم ہنسے اور دونوں ہی چپ ہو گئے البتہ وہاج کا چہرہ لال سرخ ہو

رہا تھا وہ تو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا یہ کیا بلا وجہ اسکے پیچھے مشال جیسی بلا لگ

چکی تھی۔۔۔

صارم نے اٹھ کر وہاں سے جانا چاہا کہ التمش نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

صارم۔۔۔نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔

سوری یار مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا" التمش زرا شرمندگی سے بولا

وہاج چپ چاپ دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے تمھارے کسی ایکسکیوز کی ضرورت نہیں۔۔۔" صارم نے زرا سخت لہجے

میں کہا۔۔۔

غلطی تمھاری بھی تھی۔ تم نے بات منہ سے کیا نکالی۔۔۔ تم جانتے ہو میں آہنگ سے پیار کرتا ہوں پھر تم ایسا ریا یکشن کیوں دے رہے ہو" التمش نے وہ بات بتائی جو اسے سمجھ نہیں ارہی تھی

تم ایک نمبر کے گھامڑ آدمی ہو۔۔۔ نہ تمھارا مسلہ کوئی نہ ہی بات۔۔ مگر اپنی ٹانگ بیچ میں پھنسالی اور بکواس سنی پھر میرا مسلہ صرف اتنا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں آہنگ کی شادی ہو جائے اور میں نے کچھ برا بھی نہیں سوچا۔۔۔ مگر تمھاری شادی اب اس سے نہیں ہو سکتی وہ بھی تمھاری وجہ سے"۔۔

ایسی کی تیسی تیری۔۔۔ آہنگ میری ہے میری تھی اور میری ہی رہے گی اور یہ بات بے شرمی سے اسی کے بھائی کے سامنے بول رہا ہوں جو اکھاڑنا ہے اکھاڑ لے" وہ سر جھٹک کر بولا اور بیٹھ گیا۔۔۔

وہاج اس سے کہو یہ دوبارہ معافی مانگے مجھ سے" صارم نے وہاج کو دیکھا یہاں میری زندگی پر وہ چوہیا پنجے گاڑنے والی ہے میں تم دونوں کی بکواس سنو" وہ دھاڑا تھا

دونوں ہی اسکی شکل دیکھنے لگے۔۔

جبکہ دوسری طرف۔۔۔ سکندر نہال کے پیچھے دوڑتا ہوا پہنچا تھا اسکی سانسیں پھول رہیں تھیں اور وہ ایکدم ہی نہال کے سامنے آیا تو۔۔۔ نم آنکھوں میں اداسی لیے وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ایم سو۔ سوری۔۔ مجھے یاد نہیں رہا" وہ بولا اور چادر کے گھیرے میں چاند کیطرح چمکتا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

اٹس اوکے "اسنے کہا مدھم آواز میں اور آگے چلی گئ۔۔۔

ایک ایک منٹ "سکندر اسکے آگے آیا۔۔

آپکی جاب فائنل ہے آپ اندر اسکتی ہیں" وہ بولا۔۔۔ تو۔ نہال نے اسکی جانب دیکھا

مجھے نوکری کی ضرورت تھی بھیک کی نہیں پلیز میرے راستے سے ہٹ جائیں "

وہ بولی چہرے پر غصہ بھی تھا اور۔ پھر سے آگے جانے لگی۔۔

" میں کہہ رہا ہوں کہ کہ ۔۔وہ بائے میسٹیک ہو گیا مجھے یاد نہیں رہا ایم سوری سر۔۔یہ بیلڈینگ آپکی ہے۔۔یہاں نوکری دینا بھی آپکا کام ہے بنا میری قابلیت جانے کے میں اس قابل ہوں آپ مجھے نوکری پر رکھنا چاہتے ہیں میں۔۔اس بھیک کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔شکریہ "کہہ کر وہ۔۔۔ اپنی آنکھ سے نکلتا انسو صاف کرتی آگے چلی گئی اُسے دکھ تھا۔۔وہ اسے ایک پڑھا لکھا انسان سمجھ رہی تھی مگر وہ شخص بھی قاسم کیطرح اسکے چہرے کی خوبصورتی سے اسے جج کر رہا تھا اور یہ بات اسکی آنکھوں کی بے تابی نے بیان کی تھی نہال کو خوف سا آیا اور بس ہمت کر کے وہ سب کہہ چکی تھی اور ۔۔۔۔واپسی کے لیے لوٹ گئی جبکہ سکندر پیچھے ہی کھڑا تھا۔

گھر میں یہ آگ۔۔۔کیطرح بات پھیل گئی تھی ہانیہ نے شور ڈال دیا کہ میرے بھائی کے لیے کیا بس وہ ہی لڑکی ملی ہے اتنی بد تمیز۔۔۔۔

مگر مما کے ڈانٹنے پر۔۔۔وہ چپ ہو گئ۔۔اور وہ کسی چیز میں حصہ لینے کی روادار نہیں تھی جبکہ۔۔آہنگ اور۔۔نور تو بہت ہی خوش تھیں۔۔۔۔

ایک تو ان دونوں کو ہی مشال اچھی لگتی تھی اگر وہ بد تمیزی نہ کرے۔۔اور دوسرا۔۔۔وہاج بھائ کے ساتھ وہ بہت ہی اچھی لگتی تبھی وہ دونوں خوش تھیں ہانیہ نے۔۔تو بہت انھیں۔۔پٹانے کی کوشش کی۔۔مگر وہ دونوں رازی خوشی تھیں۔۔۔۔

مشال کو تو اس چیز کی خبر بھی نہیں لگنے دی تھی۔۔داداجان نے سختی سے روکا تھا کہ وہ۔۔۔شادی کے بلکل قریب خود بات کریں گے ورنہ وہ بھاگنے کی کوشش کرے گی۔۔اور مشال کو یہ انفارم کیا گیا کہ آہنگ کا نکاح ہے۔۔جبکہ آہنگ نے جب یہ سنا کے اسکا نکاح ہے تو۔دل کی دھڑکنوں میں شور کو شمار نہیں کر سکی۔۔۔

فطرتاً گافی شرمیلی تھی وہ۔۔۔اور اسے نور اور ہانیہ کی چھیڑ چھاڑ سے کافی پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہاج خاموشی سے دادا جان کا رویہ دیکھ رہا تھا جو کہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔۔

صارم اور التمش دو دن کے لیے اسلامہ اباد چلے گئے تھے۔۔

جبکہ سکندر۔۔آفس سے اپنے دوستوں میں غائب ہو جاتا اب۔۔وہ داد جان کے ساتھ وقت گزرتا مگر وہ تو ایسے ہو گئے تھے کہ تم ہو ہی کون۔جو میں بات کروں تم سے۔۔

وہاج نے ایک ہفتہ یوں ہی گزار لیا تھا۔۔مشال سے بھی آمنا سامنا اتنا نہیں ہو رہا تھا اگر ہو جاتا تو۔شاید وہ۔۔اسکی ہاں اسکی ہی گردن دبا دیتا مر جاتی تو قصہ ختم ہو جاتا بس ایسے ہی انتقامی جذبے اٹھ رہے تھے اس میں۔۔

وہ دروازہ بجا کر کمرے میں داخل ہوا باہر تو سب خواتین۔شور ڈالے بیٹھیں تھیں اور اوپر سے آج سنڈے تھا کوئی کام نہیں تھا سکندر اپنے دوستوں میں گیا ہوا تھا۔۔جبکہ۔۔۔مشال اپنے روم میں تھی۔۔۔

صدام کو التمش اور۔آہنگ کے نکاح کا پتہ چلا۔۔اسنے اختلاف کیا مگر
داداجان نے نہ جانے اسے کیا کہا تھا کہ اسکے بعد اسنے کوئ مخالفت نہیں کی
۔۔۔وہ برا نہیں تھا مگر۔۔اپنے غصے کو کبھی سمبھال نہیں پاتا تھا۔۔اور ہانیہ
کی وجہ سے۔۔اسے آہنگ کی سیکیورٹی کی فکر تھی۔۔نکاح بھی ایک مظبوط
رشتہ تھا۔۔وہ کچھ عرصے بعد رخصتی کروادے گا وہ سوچ چکا تھا۔۔وہاج
دروازہ بجا کر اندر آگیا۔۔داداجان نے کتاب پر سے نظر اٹھائی اور دوبارہ جھکا
لی۔۔وہ اس سے بات کرنے کے روادار نہیں تھی

یار داداجان کب تک اسی طرح مجھے ٹیز کریں گے وہ انکے ہاتھ سے کتاب
چھین کر ایک طرف رکھتا بولا۔۔۔

میں تمھیں ٹیز کروں گا تمھاری سخت چمڑی پر۔۔کوئ اثر پڑنا ہی نہیں ہے"
وہ بولے اور اٹھنے لگے

دادا جسن میں اسے خوش نہیں رکھ سکتا مجھے ایک نارمل لڑکی سے شادی کرنے ہے۔۔میں کسی سے بھی کرنے کو تیار ہوں مگر وہ مشال نہ ہو میرے مزاج کے بلکل خلاف ہے وہ لڑکی" وہ انھیں سمجھانے لگا۔۔۔

میں نے یہ بال۔۔۔۔دھوپ میں سفید کیے ہیں اکثر بڑوں کے فیصلوں پر سر جھکا دینے سے۔نقصانات کم ہوتے ہیں مگر تمھیں پرواہ نہیں کہ تم پر کوئ بڑا بھی ہے میں نے تم سے کوئ بات نہیں کی پھر کیوں سر کھا رہے ہو" وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھنے لگے

اور جاؤ یہاں سے مجھے تم سے بات نہیں کرنی" وہ بولے اور وہاج کی پر سوچ نظروں میں دیکھا اندر ہی اندر۔۔۔وہ چاہتے تھے بس ایک لمحے میں وہ ہاں کر دے وہ خود لازمی بھنگڑا ڈالیں گے۔۔

آپ ایک بار اس نمونی سے بات کر لیں۔۔وہ صاف انکار کر دے گی" وہاج نے مشال پر بات ڈالی

ایک تو تمیز سے بات کرو۔۔دوسرا۔۔۔مشال میرا مسلہ ہے خیر مجھے تو تم بھی
"اپنے لگتے تھے مگر۔۔۔تم نے کبھی مجھے بڑا مانا ہی نہیں
ہار بس کریں جانتے ہیں آپ میں آپ سے"
کتنی محبت کرتا ہوں بابا کے بعد میرا کون تھا یہاں۔۔۔۔
میرے بابا اسکے باپ کی وجہ سے گئے ہیں اور۔۔اسی سے میری شادی کرا
رہیں ہیں" وہ زرا غصے سے بولا
کسی کا گناہ کسی کے سر مت ڈالو وہاج وہ کچھ نہیں جانتی اس بارے میں اور
تمھارا کوئ حق نہیں اسکو اس چیز کی سزا دینے کا۔" دادا جان سنجیدگی سے
بولے۔۔
یہ بات میرے دل سے کبھی نہیں نکال سکتی۔۔۔کہ میں اپنے باپ کے
ساتھ اپنا وقت نہیں۔ گزار سکا اس عمر میں جس میں بچے اپنے باپوں کی انگلی
تھامتے ہیں میرے پاس باپ ہی نہیں تھا۔۔۔باپ تو سایہ ہوتا ہے اسکے بنا
زندگی۔۔دھوپ جیسی ہے۔۔۔اور میں نے گزاری ہے ہاں پھر بھی اس

سب کے جاننے کے بعد بھی آپ چاہتے ہیں کہ میں یہ زہر کا پیالہ پیوں میری پروہ کیے بنا تو صرف آپکی خاطر کہ آپ مجھ سے منہ نہ موڑیں۔۔۔میرا سہارا ۔۔میری طاقت آپکے سوا کوئی نہیں اور مجھ سے یہ برداشت بھی نہیں آپ کسی ایک دن بھی مجھ سے بات نہ کریں۔۔۔۔تو میں کرلوں گا شادی مگر ہر نتیجے کے آپ زمہ دار ہیں۔۔میری سمجھ سے وہ لڑکی آج بھی باہر ہے اور آگے ہوئی تو میں دو لمحوں میں اسے طلاق دے دوں گا آپ مجھے روک نہیں سکتے یہ سب آپکی زبردستی کی وجہ سے ہو رہا ہے" وہ کڑے لہجے میں بولتا وہاں سے چلا گیا

پیچھے دادا جان خاموش رہ گئے۔۔۔

وہ مشال کو زمہ دار سمجھ رہا تھا اپنے باپ کی موت کا۔۔جبکہ وہ کچھ جانتی تک نہیں تھی

پورے گھر میں وہاج اور مشال کی شادی کی رونق لگی ہوئی تھی مشال اس
ٹریڈیشنل سی شادی پر کافی خوشی محسوس کر رہی تھی اسکے ہاتھ کے زخم بھی
ابھی تازہ تھے مگر جیسے اسے پیچھلی بات یاد ہی نہیں تھی وہ بھولی بیٹھی تھی جو
بھی ہوا تھا۔۔تائی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں وہ اہنگ کے سوٹ کو ہاتھ
میں اٹھا کر دیکھ رہی تھی جبکہ آہنگ کا چہرہ سرخ سا ہو رہا تھا
تمھارا سوٹ بہت پیارا ہے" مشال نے اسکے چہرے کے نزدیک ریڈ کلر کا
ڈریس کیا آہنگ کے چہرے پر قوس قزح کے کئی رنگ سے کھل اٹھے۔۔۔۔
جبکہ مشال اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی اسکے چہرے پر روپ ہی الگ تھا۔۔۔
کل نکاح کی رسم تھی ہر رسم سے پہلے مشال اور وہاج اور۔۔آہنگ اور التمش
کا نکاح رکھا گیا تھا۔۔تاکہ مشال نکاح کے بندھن میں بندھ جائے۔۔۔
نور نے تائی امی کے ہاتھ سے بلڈ ریڈ رنگ کا دوپٹہ لیا جو کہ گولڈن ستاروں
اور موتیوں سے بھرا ہوا تھا۔۔یہ دونوں لہنگے آج ہی آئے تھے۔۔۔
تب ہی سب خواتین لہنگوں کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

نور نے جلدی سے وہ دوپٹہ مشال پر اڑھا دیا۔۔

مشال نے چونک کر نور کو دیکھا

دیکھیں آپی آپ پر یہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے لگتا ہے آپکے لیے بنا ہے"

نور نے اپنائیت سے کہا مشال ایکدم ایکسائیڈیڈ سی ہو کر اٹھی اور لاونج میں لگے دیوار گیر آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔ ملائی سی رنگت اور۔۔ بلڈ سرخ رنگ کے دوپٹے کو سر پر لیے وہ۔۔۔ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔ کہ دیکھنے والے کی نگاہ ٹھہر ہی جاتی اور ایسا ہی کچھ ہوا تھا کمرے سے نکلتے وہاج کی نگاہ اسپر رک گئی۔۔

سرخ رنگ کے دوپٹے میں مہرون شیڈیڈ سرخ بال جھلک رہے تھے اور وہ مختلف ایکشن دیتی۔۔ خود کو دیکھ رہی تھی سب اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کسی اور کی بھی تپش زدہ نظروں کے حصار میں وہ آئی تو۔۔ شاید اسے ان سا لگتی نظروں کا اثر سا محسوس ہو گیا۔۔۔۔

اسنے آئینے میں ہی۔۔ کچھ فاصلے پر کھڑے وہاج کو دیکھا

ماتھے پر تیوری چڑھا گئ۔

جبکہ وہاج بنا کسی لچک کے اسے یوں ہی دیکھتا رہا جیسے اسے کوئ فرق نہ پڑتا ہو

نہ ہی اسنے اپنی نگاہ کو دوسری طرف کرنے کی کوشش۔ کی مشال کو پہلی بار

اسکی آنکھوں سے الجھن ہوئ۔۔۔۔

اور اسنے اپنی نگاہوں کا رخ پہلی بار خود بدل لیا۔۔

وہاج۔۔نے لمبے لمبے ڈگ بھرے اور وہاں سے باہر نکل گیا

ٹھر کی "مشال کو اسپر غصہ سا چڑھنے لگا۔۔۔

یہ تو واقعی ہی مجھ پر کافی اچھا لگ رہا ہے" وہ ایکدم وہاج کو دماغ سے نکال کر

ایکسائٹیڈ سی ہو گئ

تو بیٹا آپ ہی پہن لینا" تائ امی نے کہا تو۔۔مشال انھیں دیکھنے لگی

سچ" وہ جوش سے بولی

بلکل" وہ مسکرا دیں

یعنی یہ میرا گفٹ ہے۔۔اوہ تھنکیو آپ کتنی سوئیٹ ہیں۔۔۔" وہ۔۔بے حد خوش لگ رہی تھی

آپکو پتہ ہے مجھے گفٹس بہت پسند ہیں۔۔اور جب مجھے کوئ گفٹ دے تو مجھے بہت بہت اچھا لگتا ہے" وہ جلدی سے بولی سب مسکرا دیے۔۔

تبھی بڑی امی نے اسی کے نام کا سوٹ کا سیٹ اٹھایا اور اس کی جانب بڑھا دیا

تو پھر یہ میری طرف سے تحفہ ہے۔۔۔ قبول کر لو" وہ اس سے بولیں

آنکھوں میں آس بھری تھی اور۔بہت پیار سے اسکی جانب انھوں نے وہ ڈبہ بڑھایا تھا۔مشال کا اپنے اپ۔۔۔ موڈ آف ہو گیا اسنے قدرے غصے سے انکی جانب دیکھا

مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے کوئ تحفہ نہیں۔۔۔" اسنے انکے ہاتھ سے وہ ڈبہ نہیں پکڑا بلکہ۔۔۔ سر جھٹک کر۔۔وہ۔۔لہنگے کی جانب دیکھنے لگی

تم نہایت بد تمیز ہو پورے گھر میں بڑی امی کے ساتھ کوئ بد تمیزی نہیں کرتا ہم انکی اتنی عزت کرتے ہیں اور تم اتنی بد تمیز ہو" ہانیہ نے اسکی جانب دیکھا

اور گھور کر بولی۔۔اسے تو کسی کسی کو بھی مشال کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی

میں نے تم سے۔۔۔کوئی سبق نہیں سیکھنا مجھے سارے سبق آتے ہیں۔۔سمجھی تم۔۔۔اینڈ ویٹ آسکینڈ میں کس کی عزت کرتی ہوں کس کی نہیں ۔۔۔۔۔یہ تمھارا کام نہیں کے مجھے سمجھاو آئندہ مجھ سے بات مت کرنا میری نانی نہیں ہو جو مجھے تمیز سیکھاو گی "مشال نے اسے بری طرح جھاڑ دیا پہلے مجھے دکھ تھا کہ اخر دادا جان نے تمھیں کیوں چنا مگر اب مجھے لگ رہا ہے بہت اچھا کیا۔۔جو۔۔ تمھیں دادا جان نے چنا وہاج بھائی تمھارا ایک دن میں دماغ ٹھکانے لگا دیں گے "وہ بھڑک کر بولی تھی

یو۔۔۔۔۔نو نسینس کیا بکواس کیے جا رہی ہو میں تمھارے بھائی کا منہ توڑ دوں گی۔۔وہ کیوں میرا دماغ

ہانیہ "تائی امی نے یہ لڑائی بھڑتے دیکھ بیٹی کو ڈانٹا۔۔۔

تمھارا کوئی حق نہیں ہے تم مشال سے ایسے بات کرو۔۔"وہ غصے سے بولیں

امی جو وہ کر رہی ہے آپ نے اسکو کچھ نہیں کہا۔۔"ہانیہ کو برا لگا تھا
جاؤ یہاں سے۔" وہ ڈپٹ گئیں ہانیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ اٹھ کر اندر چلی
گئی مشال نے سر جھٹکا۔۔۔اور خود بھی چلی گئی
بیٹا یہ تو لیتی جاؤ"تائی امی نے کہا
مشال مڑی پہلے تو چاہا انکار کر دے پھر نہ جانے کیوں اچھا لگ رہا تھا۔اسے یہ
ڈریس تبھی اسنے۔۔۔وہ ڈریس انکے ہاتھوں سے تھام لیا اور اپنے کمرے کی
جانب چلی گئی۔
آہنگ اور نور اٹھ کر ہانیہ کے پاس۔اگئی وہ کمرے میں رو رہی تھی
ہانیہ چپ ہو جاؤ۔۔تم جانتی ہو اس وقت حالات ایسے ہیں سب مشال کو کور
" کرنا چاہتے ہیں ایک بار شادی ہو گئی تو سب ٹھیک ہو جائے گا
اسکا مطلب یہ ہے کہ مما مجھے اسکی حمایت میں ڈانٹیں گی میری بات سنے بنا یہ
دیکھ کر بھی کہ وہ لڑکی کتنی بد تمیز ہے """ہانیہ نے غصے سے دیکھا۔۔۔تو
آہنگ چپ ہو گئی۔جبکہ۔نور نے اسے گلے سے لگا لیا۔

آپی آپ چپ ہو جائیں آپ ان سے نہ بولا کریں ایک بار شادی تک کا ویٹ کر لیں پلیز "نور نے کہا تو ہانیہ نے اسے غصے سے خود سے الگ کیا اور اٹھ کر ۔۔وہاں سے۔۔ باہر آ گئ

وہ لون میں اگئ۔۔۔

اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا اسکی ماں نے مشال کی حمایت کی تھی۔۔نہ ہی اسے یہ اچھا لگ رہا تھا کہ اسکی شادی اسکے بھائ سے ہوتی مگر وہاج بھائ سے وہ۔۔۔ ایسی کوئ بات نہیں منوا سکتی تھی۔۔

اچانک وہ کچھ سوچتی۔۔یہ کہتی۔۔کہ اسکا سیل فون بجنے لگا

سمیی کی کال تھی وہ اسے کافی دنوں سے ملنے کے لیے فورس کر رہا تھا۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا اور کال پیک کر لی

کیسی ہو "اسنے پوچھا تو ہانیہ جو اس سے ہر بات شئیر کرتی تھی وہ سب بتاتی گئ

۔۔

اوہ تو تمھاری فرنگی بھابھی ہیں کیسی ہے کوئی تصویر تو بھیجو" وہ بولا تو ہانیہ نے سر جھٹکا

" میں کیوں رکھوں گی اسکی تصویر اپنے پاس

پھر بھی پتہ تو چلے ہے کیسی "سمیی نے فورس کیا"

ہانیہ کو نور نے۔مشال کی دو چار پیکس بھیجیں تھیں جینز ٹاپ میں وہ بے حد حسین لگ رہی۔۔ تھی

ہانیہ نے وہ تصویریں سمیی کو سینڈ کر دیں جبکہ دوسری طرف سمیی کی آنکھیں کھلیں کی کھولیں رہ گئیں۔۔۔

اتنی خوبصورت تو ہانیہ نہیں تھی۔۔اسکی لالچی نظروں نے مشال کا مکمل ایکسرے کر اڈالا در حقیقت اسے کے ہوش اڑ گئے تھے

بہت خوبصورت ہے تمھاری بھابھی تو" وہ بولا تو ہانیہ نے۔۔زرا ناگواری سے کہا

اچھا۔۔"تو سمیی کا قہقہ ابھرا

تم مت جلو میں تو تمھارا ہی ہوں" سمیی نے کہا۔۔۔اور ہانیہ اگلا لفظ بولتی ہی کہ صارم کی ہیوی بائیک اندر اگئ

ہانیہ کے ہاتھ سے سیل گھبرا کر چھٹا تھا اور صارم یہ سب دیکھ چکا تھا

صارم کو جیسے اس سے گھن سی محسوس ہوئی اسنے۔۔نہایت نفرت بھری نظروں سے ہانیہ پر نگاہ ڈالی اور خود کو قابو میں کرتا وہ اندر چلا گیا بس نہیں چلا کہ اس لڑکی کے اتنے ٹکڑے کرے کے نانی یاد اجائے۔۔ جبکہ کئ بار اسنے سوچا بھی وہاج کو۔۔بتانے کا مگر پھر وہ رک جاتا۔۔جب وہ کہہ چکئ تھی کہ اسکا کوئ مسلہ ہے تو۔وہ کیوں اڑاتا اپنی ٹانگیں مگر۔۔۔ غصہ اسکو بہت چڑھتا تھا خاص کر آہنگ کی وجہ سے کہ وہ۔۔اسکی دوست تھی اور اسکی وجہ سے اسکی بہن بھی برا اثر لے سکتی تھی

اندر اتے ہی اسنے۔اہنگ کو پکارہ۔۔۔

وہ باہر آئ۔۔۔۔

تم نے پڑھنا نہیں ہے کیوں گئی تھی تم وہاں" وہ بلاوجہ ہانیہ کا غصہ اہنگ پر نکالنے لگا اور وہ تو پہلے ہی۔۔ گھبرا جاتی تھی۔ صارم کے غصے سے آنکھیں بھیگ گئیں

جاؤ کتابیں اٹھاؤ اپنی" وہ تپ کر بولا۔۔۔

کیا مسلہ ہو گیا ہے تمھیں میں دیکھ رہیں ہوں صارم آج کل تم آہنگ پر غصہ کرنے لگے ہو" وہ اسے ٹوک گئیں

شادی ہونے والی ہے اسکی۔۔ چلو نکاح ہی گھر میں شادی کی تیاری ہو رہی ہے اب ارد گرد سے مہمان اکر ٹھریں گے تم اسکو پڑھنے کے لیے۔ کہہ رہے ہو" وہ غصے سے بولیں

صارم کی گویا یاداشت واپس آئی تھی پیچھے ہانیہ بھی لاونج میں آ گئی تھی آہنگ کو شدت سے رونا آیا۔۔

اور وہ اپنے روم میں بھاگ گئی جبکہ صارم شرمندہ سا ہو گیا اسے ہانیہ کا غصہ آہنگ پر نکالنے کا حق کوئی نہیں پہنچتا تھا اور اسکی چڑچڑی طبعیت سے اب نور

بھی سہمنے لگی تھی وہ پیچھے کھڑی۔۔اسے دیکھ رہی تھی صارم بنا کچھ کہے خود بھی روم میں چلا گیا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔ چچی پریشان سی ہونے لگی

جب دیکھو آہنگ پر غصہ کرتا ہے میں تو سمجھ ہی نہیں پا رہی اور پھر آپ جانتی ہیں۔بھابھی وہ اتنے چھوٹے دل کی ہے اب۔۔جی بھر کر روئے گی" وہ اسکے پاس جانے لگیں تو بڑی امی نے روکا

جاؤ ہانیہ بہن کے پاس" انھوں نے ہانیہ سے کہا تو۔۔۔ہانیہ آہنگ کے روم میں چلی گئ

شام ڈھل گئ تھی۔۔۔ مہمان بھی آنے لگے تھے آج رات کی ہی فلائیٹ تھی۔۔۔

تینوں لڑکیاں مرجھائ مرجھائ سی تھی۔۔۔

اب انکی کزنیں بھی اگئیں تھیں اور۔۔آہنگ کا چھوٹا سا دوست بھی وہ سب ۔۔ایک دوسرے سے مل رہے ٹھے۔۔گھر کی فضا میں خوشیاں بکھر گئیں تبھی مشال باہر آئی۔

وہ جیمز اور شرٹ میں تھی

یہ مشال ہے "ایک عورت نے پوچھا تو تائی امی نے ہاں میں سر ہلایا تو۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔۔

باجی میری صدف میں کیا کمی تھی پھر "وہ تائی کی بھابھی۔۔۔اور وہاج کی مامی تھیں رشتے میں وہاج اور صدف کو بچپن سے رشتے میں جوڑنا چاہتی تھی تائی تو چپ سی رہ گئی۔انھوں نے سر جھٹکا

ایسی لڑکی۔۔۔

اچھا بس کرو۔۔۔فرزانہ مشال کا جوڑ وہاج سے لکھا تھا صدف کے اللہ کہیں اور نصیب کھول دے گا" بڑی امی کی بات پر۔۔۔انھوں نے گھور کر دیکھا

آپکی سوتیلی بیٹی ہے اور سوتیلی بیٹی سی اتنی محبت۔۔ ہمم" وہ زرا طنز مار کر۔۔
مشال کی جانب دیکھنے لگیں جو دادا جان کے روم میں جا رہی تھی اسکا سر سیل
پر ٹائپنگ کرنے کی وجہ سے جھکا ہوا تھا۔۔۔
اور وہ دادا جان کے روم میں چلی گئ۔۔ جبکہ سب اسکی بدلحاظی کے چرچے کر
رہے تھے مگر تائ امی کو بلکل فرق نہیں پڑتا تھا وہ۔ خوش تھیں مشال کو بہو
تسلیم کر کے۔۔

اگلا دن لگ چکا تھا۔۔۔۔ آہنگ کے دل کی دھڑکنوں کا شمار ہر گزرتے
وقت کے ساتھ۔۔۔۔ جیسے بھڑتا جا رہا تھا۔۔ وہ گھبرا رہی تھی سب کز نص
کی چھیڑ چھاڑ پر۔۔۔
اس دن کے بعد سے اب تک التمش سے اسکا۔۔۔ سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اور۔وہ کرنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسے اب التمش سے ڈر سا محسوس ہو رہا تھا پہلے تو وہ خود بات کرنے کے لیے موقع تلاش کر لیتا تھا شاید اب اس سے۔خفا ہو گیا تھا۔۔۔

جو کہ اسکو دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا مگر وہ اپنے بھائ کی نظروں میں گیر نہیں سکتی تھی ہاں اپنی محبت کا گلا ضرور گھونٹ سکتی تھی۔۔۔

دوسری طرف مشال آہنگ کے روم میں بنا نوک کیے اگئ۔۔

اسنے وہ لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔اسکی گوری رنگت پر لہنگا خوب جچ رہا تھا وہ سب ساکت سی اسے دیکھنے لگیں۔۔

آہنگ یہ مجھ پر سوٹ کر رہا ہے کیا سچ میں یہ میں کچھ اور پہن لوں میرے پاس جینز شرٹس نیو ہیں" وہ۔اس سے پوچھ رہی تھی

جبکہ آہنگ کو لگا وہ سرخ جوڑے میں پری لگ رہی ہے۔۔بنا میکپ کے جتنا روپ اسپر ایا تھا۔۔۔

آپ بہت بہت بہت پیاری لگ رہیں ہیں" اہنگ بولی

انکی کزنز نے بھی یہ ہی لفظ بولے اور پھر روفتہ روفتہ سب نے کہا تو۔۔مشال مسکرادی۔

چلو پھر میری زئپ بند کرو مجھے تیار ہونا ہے تم جانتی ہو باہر لون بہت خوبصورت سجا ہے۔۔اور۔ساری ارینجمنٹس بہت اچھی لگ رہی ہیں میں بہت ایکسائٹیڈ ہوں یہ فنکشن اٹینڈ کرنے کے لیے" وہ ایک سانس میں بولی اور اپنے بال ایکطرف ڈال کر اسنے۔۔اپنی پشت۔۔کو آہنگ کے سامنے کیا آہنگ کی نظریں جھک سی گئیں۔۔

تمھیں شرم نہیں آتی" ہانیہ نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔

تمھیں آرہی ہے تو آنکھیں بند کرلو پھر" مشال نے منہ بنا کر کہا

آہنگ ہلکا سا مسکرائی اور اسکی زیپ بند کردی

تھنکیو" مشال نے جھک کر اسکے گال پر پیار کیا اور جیسے آندھی طوفان کیطرح آئی تھی چلی بھی گئ

میں تو مشال اپی سے تیار ہوں گی" نور جلدی سے اپنا ڈریس لے کر دوڑی

یار میں بھی" دوسری کزن بھی بولی اور وہ دونوں بھاگ گئیں باقی سب ہنسنے لگے سوائے صدف اور ہانیہ کے۔۔۔۔

شام اتر آئے تھی۔۔۔ نکاح کی رسم کے لیے جگہ جگہ سے مہمان اکھٹے ہونے لگے تھے۔۔

التمش۔۔۔ خلاف توقع کافی سنجیدہ تھا۔۔۔ جبکہ سب کو ایسا لگ نہیں رہا تھا ۔۔دوسری طرف وہاج کا موڈ بری طرح آف تھا۔ یہاں تک کے اگر کوئ اس سے بولتا بھی تو وہ کھانے کو دوڑتا۔۔۔ ایسے کہ ۔۔ سب اس سے دور ہی تھے البتہ صارم صبح والی حرکت پر بہن سے کافی شرمندہ تھا اور وہ آہنگ سے بات بھی کرنا چاہتا تھا مگر دونوں دولہا میاں کے موڈ آف ہونے کی وجہ سے اسے اور سکندر کو سارے کام سنبھالنے پڑ رہے تھے۔۔۔

مگر اسے یقین تھا وہ اہنگ کو منا لے گا البتہ التمش کا اس سے سامنا نہیں ہوا تھا مگر وہاج کی حالت پر اسکے وقت بے وقت قہقے سننے لائق تھے۔۔الٹا وہ وہاج سے بچ بھی رہا تھا کیونکہ وہ اسے جان سے مارنے کی دھمکی دے چکا تھا۔۔۔

داداجان۔۔۔التمش کے روم میں آئے وہ سفید جوڑے میں۔۔مہرون ویسکاٹ پہنے۔۔ریڈی تھا۔۔انکی جانب مڑا

داداجان اسکی جانب دیکھ کر مسکرائے۔۔۔۔اور اسکے نزدیک اگئے۔۔۔

میں بہت خوش ہوں تمھارے لیے مگر زیادہ خوش تب ہوتا جب تمھاری آنکھوں میں کوئی پریشانی نہ دیکھتی میں جانتا ہوں تم مجھ سے شئیر نہیں کرو گے۔۔۔مگر۔۔۔۔پھر بھی۔۔میں تمھیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ خدا گواہ ہے میں نے کبھی تمھیں وہاج سے کم نہیں سمجھا" وہ اسکا چہرہ پکڑ کر بولے۔۔۔تو التمش نے انکے ہاتھ تھام لیے۔۔۔

مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے آپ فکر نہ کریں" وہ بولا تو داداجان مسکرائے چلو امید ہے ایسا ہی ہو" وہ اسکا شانہ تھپتھپا گئے

چلو وہاج کے پاس وہ تو اکڑا بیٹھا ہے سمجھ نہیں آتا کہ یہ فیصلہ میرا درست ہے بھی یہ نہیں" داداجان بولتے ہوئے باہر کی جانب بڑھے

مجھے تو لگ رہا ہے۔۔۔ایک میان میں دو تیر مشکل ہی ٹکے گئے" اسنے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا

" یار اب اس طرح تو مت ڈراؤ

داداجان فکر مند تھے البتہ وہ وہاج کے روم میں آئے۔۔تو اسنے بلیک سوٹ پہنا ہوا تھا اور سیاہ رنگ میں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا انھیں دیکھ کر پلٹا۔۔۔

اور اپنی بات۔۔۔ختم کی۔۔

اسکی وجاہت۔تو ان سب کے سامنے ہی تھی۔۔۔۔کہ وہ۔۔۔کتنا خوبرو تھا ۔۔اور سیاہ رنگ میں اور بھی ہینڈسم لگ رہا تھا مگر ماتھے پر کئی شکنیں لیے

۔۔۔

وہاج نے فون بند کیا اور انکی جانب دیکھا۔۔۔

التمش البتہ مسکرا رہا تھا

مشال کا خیال رکھنا" داداجان بولے تو۔۔۔وہاج نے جیسے۔۔۔سلگ کر انکی جانب دیکھا۔۔

اسکے کچھ کہنے سے پہلے انھوں نے رخ موڑ لیا۔۔۔

جبکہ التمش کی ایکدم ہنسی نکلی کہ داداجان اس سے ڈر رہے تھے۔۔

زیادہ دانت نہ نکالو ڈرتا ورتا نہیں ہوں اس سے میں" وہ سر جھٹک کر لاٹھی سمبھالتے باہر جانے لگے۔۔التمش انکے پیچھے ہو لیا۔۔جبکہ وہاج نے دانت پیسے تھے۔۔۔

وہ سر جھٹک کر خود بھی۔۔۔باہر نکلوایا

لون میں مہمان جمع تھے۔۔۔۔سٹیج پر التمش اور وہاج بیٹھے تو۔۔۔۔سب انھیں بڑے اشتیاق سے دیکھنے لگے تھے۔۔صدف نے تو۔۔کئی بار بے چینی سے پہلو بدلا۔۔اور۔۔۔اسکی ماں نے بھی۔۔۔

مشال تو اب تک نظر نہیں آئی تھی البتہ ہانیہ اور نور آہنگ کو لے آئیں وہ پتے کیرح کانپ رہی تھی گھبراہٹ انگ انگ میں تھی صارم اسکے سامنے آ گیا۔۔۔

اسنے بہن کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر اسے سینے سے لگا لیا۔۔

ایم سوری" وہ اسکے کان کے نزدیک جھک کر بولا تھا

آہنگ مدھم سا مسکرا دی۔۔

صارم نے خود اسکے کانپتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اور اسے۔۔التمش کے پاس لے جانے لگا۔۔۔

آہنگ کو ابھی سٹیج پر بیٹھایا ہی تھا کہ مشال۔۔۔اتنا ہیوی دوپٹہ کیری نہیں کر پا رہی تھی جھنجھلاتی ہوئی خود بھی نکلی تو لوگوں کی نظریں جیسے تھم گئیں

یہاں تک کے۔۔۔وہاج کی نظریں۔۔۔۔ان

سرخ لبوں پر جم سی گئیں۔۔۔۔

جاری

🙂Raks e mhobt

By Tania Tahir

Episode 11

وہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا اور یہ ہی حال ارد گرد لوگوں کا بھی تھا۔۔۔
اسنے بمشکل دوپٹہ ڈال ہی لیا شانے پر جب دیکھا کہ ۔۔اہنگ اور التمش کا نکاح ہونے والا ہے مگر۔۔دوسری طرف وہاج کی نظروں سے نظریں جا ملیں آج بھی اسنے اپنی نظروں کو گھومنے کی زحمت نہیں کی تھی اور وہیں مشال کا خون کھولنے لگا تھا۔۔ عجیب اس آدمی نے نئی ڈھٹائی سیکھ لی تھی آنکھوں سے نگلنے کے انداز میں گھورنے لگا گیا تھا۔۔

مشال کو زرا اسکی نظروں سے ان کمفرٹیبل سا محسوس ہوا۔۔ تبھی اسنے ارد گرد دیکھا تو تائی امی اسکے پاس آئیں۔۔۔

اوبیٹااوپر بیٹھو "تائی امی نے کہاتو۔۔۔اسنے انکی جانب ایک لمحے کاتوقف سا دے کر دیکھا۔۔۔۔

کہ وہ کیوں بیٹھے۔۔۔ مگرنہ جانے کس بات کے تحت۔۔وہ چپ ہو گئی اوپر چڑھی۔۔۔اور وہ۔۔۔بیٹھ گئی وہاج سے زرافاصلے پر وہ اب اشتیاق سے۔۔ آہنگ کو سر جھکائے بیٹھادیکھ رہی تھی جو۔۔۔

کہ۔۔۔گھبراہٹ کاشکار تھی۔۔۔۔

وہ پہلی باریہ رسم دیکھنے والی تھی۔۔۔وہاج کواسکی حرکات دیکھ کر محسوس ہونے لگاکہ اسے ابھی علم نہیں کہ اسکانکاح وہاج سے ہورہاہے اسکاچہرہ سرخ ساہو گیااسنے داداجان کی جانب دیکھاجن کے ساتھ مولوی بھی آرہاتھا باقی سب بھی ارد گرداکٹھے ہورہے تھے سب کے چہروں پر مشال کے رد عمل کاخوف تھاسب کوہی داداجان سے یہ شکایت تھی کہ انھوں نے مشال کواب تک اس بارے میں آگاہ نہیں کیا

وہاج نے مشال سے مزید فاصلہ بنالیا۔۔مشال کو یہ حرکت سخت زہر لگی۔۔
داداجان۔۔مشال کے پاس آبیٹھے اور انھوں نے اسکے سر پر دوپٹہ ڈال دیا۔۔
مشال نے حیرانگی سے انکی جانب دیکھا۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں" داداجان بولے مشال نے مولوی کی طرف دیکھا جو ریجیسٹر میں سے دیکھ کر پہلے کچھ پڑھتا رہا اور اسکے بعد اسکے نام کے ساتھ وہاج کا نام لے کر انھوں نے مشال سے اس نکاح کی قبولیت کے بارے میں جاننا چاہا۔۔مشال دنگ ہی رہ گئ۔۔آہنگ اور التمش کا نکاح تھا یہ اسکا۔۔وہ بھی وہاج کے ساتھ کیسے ہو گیا اسنے پلو۔۔دور جھٹکا اور داداجان کو دیکھا۔۔وہاج نے گہری سانس بھر کر اپنے غصے کو دبایا تھا مولوی بھی اسکے حسن سے استفادہ ہو رہا تھا۔۔کون تھا جو اسکے اس جان لیوا حسن اور۔۔سرخ لبوں۔۔کی گہری ناپ نہیں رہا تھا۔۔وہاج۔۔۔کے لیے وہاں اس وقت بیٹھنا مشکل ترین کام تھا جی میں آیا وہ دو چار تھپڑ لگا کر وہ اس لڑکی سے یہ لاپرواہی چھین لیتا۔۔۔

یہ سب کیا ہے دادا جان۔۔"مشال نے بے یقین نظروں سے انکیطرف دیکھا

تمھارا نکاح وہاج سے ہو رہا ہے"۔۔۔دادا جان بولے تو۔۔مشال۔۔ایکدم اٹھ کھڑی ہوئی

کیا کیا کہہ رہے ہیں آپ یہ۔۔م۔۔۔۔میں اس۔۔بد دماغ۔۔ٹھرکی آدمی سے شادی کروں گی یہ سوچ بھی کیسے لیا آپ نے"وہ ایکدم چیخی سب کو اس سب کی امید تھی۔۔۔

مگر سب کو دادا جان سے یہ ہی شکایت تھی کہ اگر وہ وقت پر بتا دیتے تو سب کے سامنے ایسا نہیں ہوتا مگر انھیں صرف ایسا لگا تھا کہ مشال سب کا لحاظ کر لے گی اور انھیں زیادہ سوالوں کے جواب نہیں دینے پڑیں گے مگر سامنے مشال تھی جس میں لحاظ مروت بلکل نہیں تھا۔۔الٹا اسنے وہاج کو بھی دو چار باتیں سنا ڈالیں۔۔صدف اور اسکی ماں کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ کھیلنے

لگی کہ ان لوگوں کی یوں ہی بے عزتی ہونے کا حق تھا وہاں دادا جان کو گھور کر دیکھنے لگا اور اٹھے ترچھے رشتے کریں

اس نکاح میں تمھارے باپ کی رضا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ تمھاری شادی وہاج سے ہو جائے اور اسی کی خواہش ہے کہ وہاج سے۔۔ تمھاری شادی ہو" دادا جان نے اسکو سمجھایا اور اور اسکا ہاتھ اپنے بزرگ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔ وہاج کے لیے بھی یہ بات نئ تھی کہ مشال کا باپ جو اسکا اولین دشمن تھا یہ سب اسکی خواہش پر ہو رہا تھا۔۔نہ جانے دادا جان اور اسکے ضبط کا کس طرح امتحان لینا چاہتے تھے۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچتا بیٹھا رہا۔۔سب حونک

سے کھڑے تھے

نہ ممکن میرے بابا ایسا کہہ ہی نہیں سکتے میں کبھی بھی اس سے شادی نہیں کروں گیا آپ جھوٹ بول رہے ہیں مجھے لگتا تھا آپ اس گھر میں میرے لئے سب سے اچھے ہیں مگر اب مجھے سمجھ آرہا ہے مجھے یہ لہنگا انعام میں کیوں دیا

گیا مجھے بے وقوف بنا کر میری شادی اس سے کرائی جا رہی تھی آپ لوگوں نے مجھے سمجھ کیا لیا ہے پہلے مجھے یہاں روکا اور اب میری شادی۔۔

بیٹی "داداجان اسکے چلانے پر ایکدم اسکی طرف بڑھے"

بس کریں "مشال سرخ نظروں سے چلائی۔۔سب کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے وہاج خود سے خاموش رہا

مشال تماشہ نہ لگاؤ۔۔عزت کا سوال ہے۔۔جو ہو رہا ہے تمھارے حق میں "بہتر ہی ہے بہت لوگ ہیں داداجان کی عزت رکھ لو اس وقت

سکندر نے آگے بڑھ کر اسکے کان میں کہا

ہیٹ جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔تم سب مجھے بیوقوف سمجھ رہے ہو۔۔۔۔میں پاگل دیکھتی ہوں۔کیا میری زندگی میری عزت کی پرواہ نہیں ہے میری زندگی اس دقیانوسی بد دماغ شخصیت ساتھ برباد کر کے ساری زندگی مجھے ادھر ہی مارنا چاہتے وہ تم سب لوگ تو اپنا ہے یہ تم لوگوں کا ابھی

اسی وقت میں یہاں سے جا رہی ہوں۔۔اپنے بابا کے پاس میں انھیں بتاؤ گی یہ لوگ کتنے ظالم ہیں"۔۔

مشال کا لہجہ بھیگ ہی گیا۔۔

جبکہ۔۔۔صارم نے اسکا ہاتھ جکڑ کر روکا۔۔

"رک جاؤ۔۔۔ہم آرام سے بات کریں گے

ہو گئی ساری باتیں۔۔۔آگیا مجھے آپ لوگوں پر یقین "مشال نے صارم" سے ہاتھ چھڑایا

یہ واقعی تمھارے بابا کی خواہش پر ہو رہا ہے مشال "صارم نے بھی کہا۔۔۔تو مشال کا خون کھول گیا

تم سب لوگ مجھے میرے بابا سے دور کر دینا چاہتے اور یہ چاہتے ہو کہ میں " ان سے نفرت کروں۔۔۔۔وہ ایسا کبھی نہیں کہیں گے وہ جانتے ہیں مشال پاکستان میں رہنا ہی نہیں چاہتی"۔۔

میں تمھاری ان سے بات کر دوں گا" صارم نے اسے پھر سے روکا۔۔۔

میرے پاس فون ہے میں خود کرلوں گی بات" وہ دھاڑی اور اسنے وہیں کھڑے بابا کو کال کی کافی ٹائم سے کال نہیں مل رہی تھی۔۔۔

جبکہ۔۔دوسری طرف سے کال پیک ہوئی تو اسکی آنکھوں سے آنسوں بہہ گئے

سکندر ضبط سے مشال کو دیکھ رہا تھا اسکی نفرت میں اپنے باپ کے لیے مزید اضافہ ہو گیا تھا

بابا آپ کہاں ہیں یہ لوگ میری شادی کروا رہیں ہیں زبردستی" وہ چیخی اور ۔۔آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔۔

وہاج نے دادا جان کو دیکھا ان نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔جبکہ دادا جان نے نگاہ چرالی گویا انھوں نے وہاج سے بھی جھوٹ بولا تھا۔۔

نہ جانے دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا۔۔۔

مشال ساکت ہو گئی تھی۔۔

آپ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں بابا" وہ بولی

آپ نے ڈرنک کی ہوئی ہے۔۔۔آپ تبھی ایسی باتیں کر رہیں ہیں" وہ نفی کرنے لگی تھی

میں نہیں کروں گی یہ شادی" وہ دھاڑی اور اسنے موبائل زمین پر دے مارا موبائل کی ٹکڑوں میں بدل گیا۔۔

بس بہت ہو گئی" وہاج ایکدم اٹھا تھا۔

وہاج آرام سے "۔۔التمش بھی ساتھ اٹھا سب کے چہرے پر سناٹا تھا گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔۔چپ چاپ کھڑا ہر شخص تماشہ دیکھ رہا تھا

وہاج لمبے لمبے قدم بھرتا مشال کی جانب بڑھا۔۔۔اور اسکی کلائی اپنے ہاتھ میں جکڑ لی۔۔۔۔

اس شدت سے کہ مشال کی آہ نکلی تھی۔۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے مشال کو کھینچا

اگر تم نے مزید تماشہ کیا۔۔۔تو۔۔۔میں تمھاری زندگی جہنم بنادوں گا۔۔۔
اس وقت جو ہو رہا ہے۔۔۔ہو ہونے دو مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔تم
سے شادی رچانے کا۔۔۔۔۔
بعد میں مرضی میری اور تمھاری ہو گئی۔۔۔اور ہم دونوں کا فیصلہ ایک جیسا
ہے۔اب اپنی چونچ دبا کر جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اگر تم۔۔اس وبال کو
اپنے گلے سے نکالنا چاہتی ہو کیونکہ مجھے بھی تم سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی
تمھیں مجھ سے بل کہ دو چار گناہ زیادہ ہی ہو گئی
اتنی آوارہ لڑکی ہو لوگ گرل فرینڈ بناتے ہیں بیوی نہیں۔۔۔
سمجھی تم اور میرے جیسا شخص تمھیں بیوی کبھی تسلیم نہیں کر سکتا۔۔۔۔
جس کا کردار ہی اپنا نہ ہو۔۔"وہ۔۔بہت مدھم لہجے میں بولتا مشال کے۔۔۔
دماغ کو درست کر چکا تھا۔۔وہ دنگ رہ گئی تھی اسکی بکواس پر۔۔مگر۔۔زبان
پر ایسا قفل پڑا کہ آنسو تو گیرتے رہے مگر لفظ ایک بھی نہ نکلا۔۔اور وہاج اسے

کھینچتا ہوا سٹیج پر لے آیا جتاتی نظروں سے۔۔داداجان کو دیکھا اور۔۔مشال وک صوفے پر جھٹک کر۔۔وہ۔۔خود بھی بیٹھ گیا۔۔

مولوی صاحب نے کہا کہ لڑکی کی مرضی کے بنا نکاح نہیں ہو سکتا""اسکی مرضی ہے۔۔۔یہ نفسیاتی ہے۔۔اسے اکثر ایسے دورے پڑتے ہیں بھول جاتی ہے کہ کیا ہونے والا ہے کیا نہیں۔۔اور اس وقت بھی اسے یہ فقرہ پڑا ہے آپ فکر نہ کریں" وہاج نے سنجیدگی سے ایسے کہا کہ مولوی ہمدردانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا کہ کتنا بڑا دل ہے اسکا جو ایک پاگل لڑکی سے شادی کر رہا ہے اور باقی سب بھی۔۔اسکی سنجیدگی پر۔۔۔اعتبار کر رہے تھے سارے گھر والے خاموش کھڑے تھے۔۔۔مولوی نے نکاح شروع کیا۔۔

وہاج نے مشال کی جانب دیکھا۔۔مشال نے اپنی بے شمار آنسوں سے تر آنکھوں کو اٹھایا۔۔۔وہاج کو نے جیسے جھٹکا کھا کر اسکے سحر سے فورا خود کو نکالا ۔۔تھا۔۔۔عجیب مخلوق تھی۔۔۔۔خدا نے۔۔اتنا حسن دے رہا تھا جسے سنبھالنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

وہاج نے رخ موڑ لیا اب اس سے آگے وہ دادا جان کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا اگر وہ انکار کرتی تو وہ یہاں سے اٹھ کر چلا جاتا۔۔۔

جبکہ مشال نے۔۔۔دادا جان کے جوڑے ہاتھ دیکھے۔۔۔۔

وہ ایک پرسنٹ بھی حامی نہ بھڑتی مگر ان بزرگ کانپتے ہاتھوں کو دیکھ کر اسنے قبول ہے کہا۔۔۔اور تین بار کہہ کر سائین کر کے وہ۔وہاں سے اٹھ کر۔۔۔ بھاگتی ہوئی اندر چلی گئ۔یہ بدمزگی۔۔نہ ہوتی اگر دادا جان پہلے اسے اطلاع دے دیتے وہاج نے بھی سائین کیے۔۔اور خود بھی اٹھ کر گھر سے ہی باہر چلا گیا۔۔جبکہ۔آہنگ اور التمش کا نکاح بھی اسی افراتفری میں ہوا سارے فنکشن میں بدمزگی الگ پھیل گئ تھی۔۔۔

سب مشال اور وہاج کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔۔صارم اور سکندر نے۔۔۔سب کے لیے کھانا لگوایا۔۔گھر والوں کا۔۔۔عورتوں کو جواب دینا عجیب کٹھن تھا۔۔سب چپ چاپ تھے۔۔۔

جبکہ باقی سب اپنی مرضی سے فیما گویاں کیے جا رہے تھے۔۔۔

داداجان بھی وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

اور یہ فنکشن۔۔۔۔وہاج اور مشال کی وجہ سے اہنگ اور التمش کی خوشیوں کو بھی۔۔رو ند گیا تھا۔۔۔

التمش پر نہ جانے کون سی فکر لاحق تھی کہ وہ غیب دماغی سے ہی ارد گرد دیکھتا رہا تھا۔ جبکہ آہنگ تو گھبرا چلی تھی اس ماحول سے تبھی ہانیہ نور اور باقی کزنز اسے لے گئیں تھیں اندر

سب مہمان چکے گئے۔۔۔۔صارم سکندر نے داداجان سے جواب طلبہ کی کہ انھوں نے کیوں نہیں بتایا مشال کو پہلے ہمارے گھر کی عزت اتنے آرام سے کیسے نیلام ہونے دی انھوں نے جبکہ داداجان کے پاس کوئ جواب نہیں تھا وہ پہلے بتاتے تو ضرور وہ یہاں سے جانے کی کوشش کرتی اب تو وہ اس

نکاح میں بندھ چکی تھی اور سو فیصد انھیں وہاج پر یقین تھا وہ جتنا بھی ناراض ہو مگر انکا مان کبھی نہیں توڑے گا۔۔۔

مجھے مشال کی فکر ہو رہی ہے

پہلے بھی اسنے اپنی کلائیاں کاٹے لیں تھیں۔۔"تائی امی نے کہا تو بڑی امی اور چچی بھی پریشان ہو گئیں۔۔

دادا جان خود مشال کے کمرے تک گئے تھے۔۔

مشال بیٹا دروازہ کھولو"انھوں نے تادیر دروازہ بجایا مگر کوئی جواب نہیں آیا ان لوگوں کو فکر ہوئی۔۔تو سکندر نے دروازہ کھولنا چاہا۔۔۔

مری نہیں ہوں میں زندہ ہوں میں کسی کو نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔جائیں سب یہاں سے""" دروازہ کھلنے سے پہلے ہی وہ اندر سے چیخی تو۔۔۔

سب چپ سے ہو گئے اور اسے کچھ دیر تنہا چھوڑ دیا۔۔

اسکے ساتھ تو یہ دھوکا ہی ہوا تھا۔۔

حالانکہ شادی میں دو دنوں کا گیپ تھا مگر۔۔اگلے دن ہی بارات اور رخصتی رکھی گئی وہ بھی صرف اس ڈر کہ مشال بھاگ نہ جائے اگر مشال بھاگ گئی تو۔۔انکی بدنامی اور ہوتی۔۔۔

تبھی التمش سکندر اور صارم کے کہنے پر۔۔رخصتی اگلے روز ہی رکھی گئی تھی اور دادا جان کو بھی یہ مناسب لگا تھا

سب کی توجہ مشال کے دروازے پر تھی کہ۔۔وہ کب نکلتی ہے کمرے سے آہنگ۔۔۔نے۔۔کل کا جوڑا اتار دیا تھا وہ اسکے ساتھ مظبوط رشتے میں بندھ گئی تھی۔۔وہ اس سے خوشی کو محسوس کرتی مگر تب جب مشال اور وہاج کا۔۔ایسا کوئی سین کریٹ نہ ہوتا۔۔گھر کو اسی طرح سجایا گیا کیونکہ وہی مہمان آنے تھے بھی۔۔۔دادا جان مشال سے خود بات کرنا چاہتے تھے وہاج

۔۔ابھی گھر لوٹا تھا اور اسے سکندر سے آج رخصتی کے بارے میں پتہ چلا

۔۔۔تو۔۔۔۔

نئے سیرے سے اسکے اندر زلزلے اٹھے تھے وہ سیدھا دادا جان کے پاس پہنچا

تھا

کیا کرنا چاہ رہے ہیں آپ۔" وہ دھاڑا۔

وہاج میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔" وہ جیسے ہی بولے وہاج۔ایکدم

سیدھا ہوا تھا اپنے اندر کا غصہ دبائے وہ۔۔انکی جانب بڑھا۔۔

" کیا ہوا ہے آپکو۔۔آپ

یہ یہ رخصتی کروالو وہاج۔۔ صیحی طریقے سے میں نہیں چاہتا مشال یہاں

سے بھاگے۔۔میری بے وقوفی نے میرے بچوں کی پہلے ہی بڑی بے عزتی

کرادی ہے "انکی سانسیں اکھڑ رہیں تھیں وہ شرمندگی سے بولے وہاج کے

دل کو کچھ ہوا۔۔۔

کسی باتیں کر رہیں ہیں دادا جان آپ۔۔۔۔وہ کہیں نہیں بھاگ سکتی۔۔وہ اب مشال فرحد نہیں اب مشال وہاج ہے۔۔اور وہ کہیں نہیں جاسکتی پلیز آپ اپنا خیال کریں۔۔۔"اسے فکر ہو رہی تھی دادا جان ہارٹ پیشنٹ تھے کوئ بھی بات انھیں نقصان پہنچا سکتی تھی تبھی اسنے انھیں تسلی دی کے کچھ نہیں ہو گا یہ رخصتی ہو گی۔۔۔کیونکہ کچھ بھی تھا وہ انکو اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا وہ انکو خود سے جدا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ انھیں ریسٹ کرنے کا کہہ کر وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ اسکا ٹکراؤ اچانک ہی مشال سے ہوا تھا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی جانب ایسے دیکھا۔جیسے ابھی نگل لیں گے۔

وہاج نے کچھ نہیں کہا وہ آگے بڑھ گیا مشال دادا جان کے روم میں آ گئ۔۔۔

وہ لیٹے ہوئے تھے اسکی جانب دیکھا پھیکا سا مسکرایے

جانا ہے مجھے یہاں سے "مشال نے بس اتنا ہی کہا۔

آج رخصتی ہے تمھاری" دادا جان نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ سب مان جاؤ گی کرنے کو۔۔""اس میں بیٹی تمھارے باپ کی خواہش بھی تھی" داداجان پھولتے سانس سے اسے سمجھانے لگے

وہ نشے میں تھے تبھی ایسا بول رہے تھے۔۔۔یہ سب آپ نے کیا ہے آپ میرے اتنے بڑے دشمن نکلیں گے مجھے امید نہیں تھی بلکل بھی" وہ غصے سے چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگی داداجان کی طبعیت خراب ہونے لگی مشال نے بلکل توجہ نہیں دی وہ بولے جا رہی تھی۔۔۔۔

اور اچانک داداجان دل تھام کر۔۔پیچھے کو گیر گئے۔۔

مشال کی زبان کو بریک لگا۔۔

داداجان" وہ انکے نزدیک آئی۔۔

انکی سانسیں چل رہیں تھیں مگر۔۔آنکھیں بند تھیں

مشال کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے۔۔۔

وہ باہر بھاگی اور دوسری باران دونوں کا ٹکراؤ ہوا۔۔۔

مگر اس بار وہاج کو مشال کے چہرے پر جو نظر آیا وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔۔ کسی چھوٹے بچے کیطرح اسکا دل۔۔۔انھونی کے احساس سے کانپا تھا

د۔۔۔داداجان۔۔" وہ بس اتنا ہی بولی وہاج نے اسے دور دھکیلا اور خود اندر بھاگا۔۔۔۔۔

داداجان کو اسنے اپنے مظبوط بازوں میں اٹھایا۔۔۔اور وہ باہر بھاگا۔۔۔

مشال منہ پر ہاتھ رکھے بھیگی آنکھوں سے۔۔۔۔وہیں بیٹھی رہ گئ جبکہ ہر طرف افراتفری مچ گئی تھی۔۔۔

بس سارے لوگوں نے مشال کو سنایا تھا جس میں ہانیہ بھی تھی

اگر داداجان کو تمھاری وجہ سے کچھ ہوا تو میں تمھارا منہ نوچ لوں گی بدلحاظ لڑکی محبت اور نفرت میں فرق ہی نہیں سمجھتی" وہ چیخی۔۔مشال پہلی بار زندگی میں ڈر گئ تھی۔۔ تبھی وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکی۔۔

بڑی امی نے آگے بڑھ کر اسے خود میں چھپا لیا تھا

م۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔میں بات کر رہی تھی سچ میں "وہ بھیگے لہجے میں صفائی دینے لگی۔۔۔

جبکہ اسے پتہ نہیں چلا کہ ۔۔۔کون اسے سینے سے لگائے کھڑا ہے اور وہ کسیے داداجان کے لئے۔۔حونک ہوئی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز نے۔۔۔مائیزاٹیک بتایا تھا۔۔وہاج سکندر التمش صارم سب پریشان ہو گئے تھے۔۔

جبکہ داداجان کو جیسے ہی ہوش آیا انھیں ان دونوں کی رخصتی کی فکر لگ گئی وہ ایک بات ہی کہے جا رہے تھے کہ ۔۔آج ہی رخصتی ہو گی

"ہو جائے گی بھئی کیا آپ بھی بچوں والی باتیں کر رہے ہیں

" " جب آپ ٹھیک ہو گے تو ہو جائے گی

نہیں ابھی وقت ہو گیا ہے مہمان آ گئے ہوں گے "سکندر اور صارم ہنسنے لگے

وہاج تمھاری شادی سے ہمارے داداجان اگر صحت مند ہوتے ہیں تو کھڑے ہو میاں۔۔۔ گھوڑی چڑھنے کا وقت آ پہنچا ہے" صارم نے کہا تو۔۔۔

داداجان مسکرائے اوران چاروں کے لیے یہ مسکراہٹ قیمتی تھی خاص کر وہاج کے لیے۔۔وہ سر ہلا گیا جبکہ داداجان کی زور زبردستی پر بہت ساری احتیاط کے ساتھ انھیں ڈسچارج مل گیا تھا

داداجان گھر لوٹے تو مشال سب سے پہلے دوڑ کر ان تک گئی تھی۔۔وہاج نے تو منہ ہی پھیر لیا جبکہ وہ انکے سینے سے لگ کر رو پڑی

آپ کو کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا۔" وہ۔۔۔انکیطرف دیکھنے لگی تو انھوں نے۔۔ گویا فخر سے۔ایک نگاہ سب پر اٹھائی کہ وہ۔۔۔ویسی نہیں ہے جیسی سب اسے سمجھتے ہیں۔۔

کچھ نہیں ہوا۔ چلو اب مسکرا دو۔۔" وہ اسکو دیکھتے نرمی سے بولے۔۔

باباجان فنکشن کسی اور دن کرلیں گے آپکی طبعیت بہتر ہوتے ہی"۔۔
تائی امی نے کہا انکی طبعیت اب بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی
نہیں جو آج ہونا ہے وہ آج ہی ہو گا" داداجان زرا بارعب لہجے میں بولے تو سب خاموش ہو گئے۔۔۔
تیاریاں پوری تھیں۔۔سب۔۔انھیں ریسٹ کے لیے چھوڑ کر۔۔۔باہر چلے گئے جبکہ۔۔۔مشال داداجان کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔
وہ جانتے تھے وہ کوئی نہ کوئی بات ضرور کرے گی اور وہ۔۔انھیں باتوں سے بچنا چاہتے تھے تبھی انھوں نے اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے۔۔اسے جانے کے لیے کہا۔کہ وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتے تھے۔۔۔
مشال نے انھیں خفگی سے دیکھا وہ سب سمجھ رہی تھی مگر انکی طبعیت کے احساس کے تحت۔۔وہ باہر اٹھ کر اگئی اُسنے گھیرہ سانس لیا اگر داداجان کے لیے اسے۔۔۔یہ سب کرنا پڑ رہا تھا تو یہ طے تھا وہ زیادہ عرصے اس سب میں نہیں بندھے گی۔۔۔۔

وہ سوچ چکی تھی وہ۔۔۔آج رات ہی اس شخص کا دماغ ایسا ٹھکانے لگائے گی کہ۔۔وہ اسے خود ہی چھوڑ دے گا اور ویسے بھی اسنے یہ ہی کہا تھا کہ ایک یہاں بس ان سب کی بات ماننے کے بعد فیصلہ ان دونوں کا ہو گا کہ بعد میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یہ نہیں۔۔وہ مارک سے کانٹیکٹ کر کے یہاں سے جلد چلی جائے گی وہ اپنی سوچوں میں گم۔۔۔سامنے دیکھ نہ سکی کہ۔وہاج بھی اپنے روم سے۔۔نکل رہا تھا۔اور دونوں کا شدت سے ٹکراؤ ہوا۔۔

مشال نے سر اٹھا کر دیکھا سیدھا وہاج سے نگاہ جا ملی۔۔۔

دونوں کے چہروں پر ایک دم ناگوار ای چاہ گئ۔۔۔

یہ سب دادا جان کے زور زبردستی پر ہو رہا ہے۔۔یہ مت سمجھنا بیٹھے بیٹھائے تمھیں میں مل گئ۔"مشال نے۔۔۔اسے ترچھی نظروں سے دیکھ کر۔جتایا

وہاج نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔

وقت آنے دو۔ تمھیں ایسا سبق سیکھاوگا۔۔۔کہ آئینے میں خود کو دیکھنے قابل بھی نہیں رہو گی" زراسا جھک کر۔۔۔وہ اسکے کان میں۔۔ سرسرایا تھا۔

مشال اسکے لہجے اور۔۔۔اسکی بات پر۔۔۔ایکدم دنگ رہ گئی تھی

کیا مطلب" وہ بل کہا کر مڑی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔مجھے تم سے کوئی غرض نہیں دادا جان کے کہنے پر یہ سب ہو رہا ہے ورنہ مجھے تمھاری جیسی آدھی۔پاکستانی اور آدھی۔۔انگریز شکل میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔" اسنے فورا اپنی ٹون بدلی اور پہلے کیطرح کہہ کر اسکے پاس سے گزر گیا مشال کو غصہ تو بہت چڑھا مگر چپ ہو گئی۔اور غصے سے روم میں۔اگئی۔۔۔

وہ بابا کی بات سوچ رہی تھی۔۔

وہ انگلش میں اسے گالیاں دے رہے تھے اور اسے یقین تھا کہ وہ ڈرنک ہیں تبھی ایسا کر رہیں ہیں ورنہ وہ اسکے ساتھ ایسا کبھی نہیں کہہ سکتے تھے وہ انکی بیٹی تھی اور یہ ہی اسے خوش فہمی تھی۔۔۔

دونوں کی شادی میں عجیب ہی پریشانیوں کا سامنا تھا سب کو۔۔۔اچانک ہی فنکشن کے شروع ہوتے ہی۔۔ برسات بھی شروع ہو گئی اور ایسے موسم برسا کہ۔۔۔۔ مہمان جلد ہی چلے گئے۔۔۔صارم التمش اور سکندر کا ہنس ہنس کر برا حال تھا الٹا دادا جان بھی خوب وہاج کا کلسنا انجوائے کر رہے تھے۔۔

بہت اچھا ہی ہوا۔۔میں تو خود نہیں فضول لوگوں کے سامنے بیٹھنا چاہتا تھا" وہاج نے شکر ادا کیا وہ لاونج میں تھا۔۔آہنگ نور اور مشال۔۔اب تک نظر نہیں آئیں تھیں باقی سب تھے کزنز بھی اسکا ریکارڈ لگا رہے تھے وہ بس ہنس کر۔۔۔۔چپ ہو گیا تھا۔۔اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا پہلا دولہا تھا جو بھیگ چکا تھا ۔۔۔اسنے۔۔۔

یہ سب بس دادا جان کو خوش کرنے کے لیے کیا تھا اپنی مرضی ہوتی تو
۔۔شاید بات کچھ اور ہوتی اب تو وہ دل ہی دل میں فضول کی فارمیلٹیز سے
بچنے پر شکر ادا کر رہا تھا
ویسے۔دولہا میاں کی بیوی نظر نہیں آ رہی۔۔"۔۔
ایک آنٹی نے کہا۔۔تو وہاج نے کوئی ریسپونس نہیں دیا۔۔۔
آئی تھینک اسنے اپنی طرف سے رخصتی کینسل کر دی ہے "ایک کزن کے
کہنے پر سب ہنس دیے۔۔۔
جن میں پیش پیش وہ تینوں بھی تھے۔۔۔
وہاج ان فضولیات سے بچنے کے لیے اٹھ گیا
بھئی بہت جلدی ہے نواب زادے کو۔۔دولہن سے ملنے کی "التمش جانتا تھا وہ
زچ ہو رہا تھا ان سب کی چھیڑ خانی سے تبھی اسکے پیچھے آتا۔۔اسکے شانے پر
ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

اگر تم چاہتے ہو تمھارے نکاح شدہ منہ پر۔۔۔ جگہ جگہ جامن اگ آئیں تو دیری کیسی ہے میرے ہاتھ بڑی دیر سے تڑپ رہے ہیں ویسے بھی تم لوگوں کے منہ پر لگنے کے لیے" وہاج نے ان تینوں کو دیکھا

باقی سب تو باہر ہی تھے تائی امی اور چچی مشال کے روم میں تھی۔ سب مہمان خوشگپیوں میں مصروف تھے ہانیہ بڑی امی بھی دادا جان کے ساتھ لاونج میں ہی تھیں۔۔۔

تینوں نے اپنی ہنسی اسکی دھمکی پر روکی اور وہاج نے دروازہ کھولا۔۔۔ اور جیسے ہی دروازہ کھلا۔۔ وہ۔۔۔ شاکڈ رہ گیا سختی سے اسنے روکا تھا کہ اسکے کمرے میں ایک پھول پتی نہ آئے۔۔۔۔

صارم اور سکندر پیچھے سے کھسکنے لگے تھے۔۔۔

(گالی) ایک تگڑی سی گالی اسنے ان دونوں پر برسائی تھی۔۔۔ جبکہ وہ دونوں تو فرار ہو گئے تھے التمش البتہ۔۔ دیوار کو گھور رہا تھا۔۔۔ یعنی وہ منہ موڑے اپنی ہنسی روکنا چاہا رہا تھا۔۔۔۔

وہاج کا دل ہی نہیں کیا اندر جائے تبھی وہ ٹیرس پر چلا گیا۔۔

شدید غصہ چڑھ رہا تھا اسے ان دونوں پر اسے سخت چیڑ تھی جب اسکی مرضی کے بنا اسکے کمرے میں کوئ تبدیلی آتی تھی اور یہاں وہ دونوں اسکے کمرے کو مزار بنا چکے تھے اسکے کمرے کو یہ الگ بات تھی کہ یہ مزار اسے لگ رہا تھا غور سے دیکھتا تو کافی خوبصورتی سے کمرہ سجا تھا۔۔

بڑی امی نے

بارش کے باعث کھانا سب کے گھروں میں بھیجوا دیا تھا۔۔ جبکہ گھر والوں نے سب نے مل کر کھانا کھایا۔۔۔ دوسری طرف۔۔ مشال کو تیار کرنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔۔

یہ شادی نہایت مشکل بن گئ تھی گھر والوں کے لیے۔۔۔

اسنے صرف لہنگا پہنا تھا اور بمشکل لیپسٹک لگائ تھی وہ بھی تائ امی نے دادا جان کا کہہ کہہ کر اتنا کرایا تھا اور اتنے میں ہی وہ۔ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

اوپر سے ناک پر نخرہ الگ سوار تھا۔۔۔وہ مسلسل بابا سے رابطہ کرنا چاہ رہی تھی در حقیقت اسکا دم گھٹ رہا تھا اس سب سے مگر وہ فون نہیں اٹینڈ کر رہے تھے اور اچانک۔۔کال مل گئی وہ ایکدم کھڑی ہو گئی

اسی بے دھیانی میں نور نے اسکے گہیرے گلے کو۔۔خوبصورت سیٹ سے سجا دیا تھا جو اسکی صراحی۔دار گردن میں آفت لگ رہا تھا۔۔

بابا" اسنے بے تابی سے پکارہ

اور اپنے کمرے کے ٹیرس میں اگئی۔۔

نور اور آہنگ کو تائی جان نے جانے سے روکا۔۔۔کہ وہ بات کرنا چاہتی ہے تو کرلے۔۔۔

تبھی وہ سب باہر نکل آئے۔۔۔

اور مشال اکیلی وہاں اپنے بابا کو پکار رہی تھی آپکو میری آواز ارہی ہے بابا مجھے واپس انا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا میں اس نکاح کو نہیں مانتی میں نہیں کرنا چاہتی کوئی شادی میں بھرین میں ہی شادی کروں گی میرا مزاج ان لوگوں

سے نہیں ملتا بابا پلیز آپ مجھے یہاں سے لے جائیں مجھے سب پتہ لگ گیا ہے کہ۔۔ان لوگوں نے آپ پر زور زبردستی کی تھی اپ تبھی مجھے چھوڑ گئے تھے۔۔۔

مگر پلیز بابا مجھے واپس بلالیں وہ بولی لہجہ بھیگ گیا۔۔۔۔

کون بول رہا ہے۔"انگریزی میں کوئ عورت بولی تھی

مما"اسے لگا اسکی ماں ہے اسکی آنکھوں میں بے شمار آنسو اگئے۔۔۔۔

اوہ تو مشال بات کر رہی ہو"وہ عورت مسکرائ تھی

تمھارے باپ نے تمھاری ماں کو بہت پہلے ڈیورس دے دی ہے۔۔ محترمہ اب وہ میرا شوہر ہے۔۔۔میرا موڈ نہیں اس وقت کہ میں تم سے کھل کر بات کروں۔۔۔۔۔کیونکہ مجھے ایک پارٹی میں جانا ہے۔۔۔۔

سو بائے"کہہ کر کھٹاک سے فون بند کر دیا گیا

مشال کو لگتا تھا اسکے ماں باپ کی شادی تو محبت کی شادی ہے۔۔۔در حقیقت یہ بڑی امی بیچ کا کانٹا ہیں جو نکل جائے تو اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ کنفیوز سی ہو گئی تھی اور ایک بار پھر اسکے دماغ نے کہا کہ سب جھوٹ بول رہے ہیں اسکے بابا ایسا نہیں کر سکتے اسنے ان دونوں کو دیکھا تھا وہ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔۔وہ۔۔۔

چپ سی ہو گئی تھی۔۔۔وقت گزرتا رہا رات کافی ہو چکی تھی

تائی امی چچی اور بڑی امی سمیت ہانیہ آہنگ اور نور اور اور کزنز بھی اسکے روم میں آئے وہ چپ چاپ بیٹھی تھی مگر بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں اداسی تھی۔۔۔اور تائی امی نے اسے اٹھنے کے لیے کہا وہ بنا احتجاج کے خلاف توقع انکے کہنے پر کسی گڑیا کی طرح اٹھی اور انکے ساتھ چلنے لگی جہاں وہ لے گئیں وہ سب ایک دوسرے کو خوشگواری حیرت سے دیکھنے لگے جبکہ۔۔صدف تو ایک بار پھر سے کسی ڈرامے کی منتظر تھی اسکی ماں بھی وہ دونوں مشال کی خاموشی پر حیران ہی رہ گئے

تائی امی نے۔۔اپنی بے حد خوبصورت بہو کو۔۔اپنے بیٹے کے کمرے میں لے جا کر اسے بیڈ پر بیٹھایا مشال غائب دماغی سے۔۔۔بیٹھ گئی

بیٹا کچھ کھالیتی بھوک لگی ہے" انھوں نے جھک کر اس سے پوچھا اسنے کوئ جواب نہیں دیا۔۔۔

رہنے دو وہاج کو کہہ دینا اسوقت مت چھیڑو اسکو" تائ امی کے کان میں بڑی امی نے کہا تو انھیں بھی یہ بات مناسب لگی

آہنگ اور نور سمیت ہانیہ بھی وہاج سے دروازہ رکائ لینے کی خواہشمند تھیں مگر وہاج تو۔۔ بلکل ہی غائب تھا۔۔ جبکہ باقی سب لڑکے لون میں بیٹھے تھے اور اب اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے عجیب و غریب سی شادی تھی مگر شادی ہو چکی تھی۔۔۔ لاکھ مشکلات کے باوجود۔۔ سب کو سکون اس بات کا تھا۔۔۔۔۔

بڑی امی کے گھورنے پر لڑکیوں نے مشال کو چھیڑنے کی زہمت نہیں کی اور یوں رفتہ رفتہ سب کمرے سے نکل گئے جبکہ مشال وہاں اکیلی ان سرخ گلابوں کی کلیوں میں خود بھی ایک پریشان کلی کیطرح۔۔۔ سوچوں میں غم

سی بیٹھی رہ گئی اگر وہ ہوش میں ہوتی تو ضرور اسکو یہاں تک لانا کٹھن ہوتا

بھوک کے سبب۔۔وہ کچن میں آیا۔۔سب اپنے رومز میں تھے وہ جانتا تھا وہاج اب تک اپنے کمرے میں نہیں گیا مگر وہ اس وقت اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔وہ یہ بھی جانتا تھا وہ رشتوں کو توڑنے کا قائل نہیں اور وہ چاہتا تھا کہ وہ دونوں۔۔خوش رہیں۔اگر رہ سکیں تو

وہ اپنی ہی سوچ پر مسکرا دیا

تبھی وہ وہاج کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ مشال اور اپنے رشتے کے بارے میں سوچے۔۔

جبکہ۔۔۔۔اسنے فلحال اپنے اور اہنگ کے بارے میں سوچنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ چپ چاپ۔۔ کھانا گرم کرنے کے لیے اون میں رکھ چکا تھا اور اب ویٹ کر رہا تھا جبکہ۔

ساتھ ہی اسنے سیل فون نکالا اور۔۔۔اسپر کچھ ٹائیپ کرنے لگا۔۔۔۔

وہ مسکرا دیا جبکہ فون کال آئ۔۔۔۔۔

تم آدھی رات کو بھی گویا میری جان نہیں چھوڑنے والی ہاں۔" وہ۔۔اون کیطرف دیکھتا۔۔ بولا۔۔۔

جبکہ پیچھے سے۔۔۔نور کے ضد کرنے پر آہنگ خود کھانا لینے کچن میں آئ تھی التمش کو دیکھ کر اور اسکی بات سن کر وہ وہیں کھڑی رہ گئ۔۔۔۔

وہ کس۔۔سے ایسی بات کر رہا تھا۔۔۔

یار حد کرتی ہو۔۔۔اب میں اس وقت تمھارے پاس کیسے اسکتا ہوں۔۔۔

کل ملوں گا تم سے۔۔ تفصیل سے۔۔بلکے توجہ سے تمھارا دماغ بھی ٹھکانے لگا ہی دوں گا بہت تنگ کرنے لگی ہو" وہ اپنی بات کا مزاہ لیتے ہنسا اور اچانک پلٹا کہ۔۔ساکت کھڑی آہنگ سے نظریں جا ملیں

التمش کے چہرے پر۔۔یکدم سنجیدگی چھا گئی۔۔

بعد میں بات کرتا ہوں" اسنے کہا۔۔۔۔

اچھا یار بعد میں کروں۔۔اوکے بابا پرومیس"۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

اور آہنگ پر ایک سرسری نظر ڈالی۔۔

وہ اسکے چہرے کے تاثرات سے اسکے اندر کی کہانی سمجھنا چاہ رہا تھا اور لمحوں میں اسکے دماغ میں چلتی کہانی کو وہ پکڑ چکا تھا وہ پر مزاہ ہوا تھا اس بات سے بھی

جتنا اس لڑکی نے اسکی محبت کو رولا تھا۔۔۔

اب باری اسکی تھی

اسنے بنا کچھ کہے۔۔۔باؤل سے کھانا پلیٹ میں نکالا۔۔۔

بعد میں کیوں بات کریں گے اب۔۔ابھی کر لیتے۔۔۔جیسے چاہیں کر لیں آپ کو کون روکنے والا ہے" وہ ایکدم بھیگے لہجے میں بولی۔۔۔

مجھے پتہ ہے مجھے کوئی روکنے والا نہیں اور میں اپنی بات میں۔۔ایکچلی پرائویسی چاہتاہوں۔۔اسی لیے سب کے سامنے مجھے باتیں کرنا پسند نہیں" وہ کڑے لہجے میں بولا۔۔۔

آہنگ کے تو دل پر لگیں تھیں اسکی باتیں اسکا اکھڑا اکھڑا انداز بھلا اس سب میں اسکا قصور کیا تھا جب دیکھو صارم بھائی اسپر غصہ اتارتے تھے اور ابھی کل ہی تو انکا نکاح ہوا تھا اور۔۔وہ کس۔کسی اور لڑکی میں انولو تھا۔۔۔آہنگ کا دل روکنے لگا تھا۔۔۔۔

میں آپکی پرائیویسی میں دخل نہیں دے رہی۔۔۔۔۔اور میں ہوتی بھی کون ہوں" وہ سر جھکائے آنسو روکتی بولی۔۔۔اداسی سے

یہ ہی بات ہے آئی تھینک اب تمھیں یہ بات اچھے سے سمجھ آگئی ہے گڈ" وہ نکلنے لگا۔۔اسکی جھکی جھکی آنکھوں میں کہاں آنسو برداشت ہونے تھے ہاں وہ ناراض تھا اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکی محبت یہ گوارہ نہیں

کرتی تھی کہ وہ کبھی اسکی وجہ سے روئے۔۔۔۔وہ مڑ گیا۔۔۔اور باہر جانے لگا

التمش "آہنگ سسکی۔۔۔التمش کی گرفت پلیٹ پر سخت ہو گئ۔۔۔

اف۔۔آف اب ایسے پکارے گی یہ لڑکی۔۔۔"اسنے اپنے دل کو قابو میں کیا یہاں کوئ نہیں تھا اور اپنی مرضی کے مفروضوں کی وجہ سے وہ اسکو منہ لگا رہی تھی ورنہ کہاں وہ۔۔۔اسکو دیکھتی بھی تھی۔۔۔

یہاں تک کے اس پاکیزہ بندھن میں بندھنے کے باوجود بھی۔۔۔منہ لگانا وہ پسند نہیں کرتی تھی تو وہ کیوں۔۔ایک لمحے میں پھسلتا۔۔۔

کوئ فائدہ نہیں اب۔۔جو ہونا تھا ہو گیا" وہ بے رخی سے کہہ وہاں سے چلا گیا جبکہ آہنگ۔۔۔کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی وہ اس سے یوں جدا ہو جائے کسی اور میں انٹرسٹ لینے لگے۔۔اسکے دل پر لگی تھی اسے بلکل التمش سے ایسی امید نہیں تھی۔۔

وہاج کمرے میں داخل ہوا تو۔۔ پھولوں کی تیز خوشبو اسکی ناک سے ٹکرائی اسنے دل میں ایک بار پھر سے۔۔۔غصے میں گالی دی تھی۔۔۔

سکندر اور صارم کو۔۔۔۔

اسنے دروازہ جھلے سے بند کیا۔۔۔اور وہ اندر داخلو ہوا تو احساس ہوا کہ کوئ اور وجود بھی کمرے میں موجود ہے۔۔۔

اسنے بیڈ کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ تکیوں کو بانہوں میں بھرے۔۔آنکھیں بند کیے سونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔۔

وہاج جب بھی اسے دیکھتا تھا کچھ دیر کے لیے ٹھر جاتا تھا۔۔۔۔

وہ اتنا حسن خود میں سیمٹے ہوئ تھی۔۔۔وہ اپنے قدم اسکی جانب بڑھانے سے خود کو روک نہیں پایا۔۔۔۔

بیڈ کے نزدیک اکر اسنے۔۔۔زرا سا جھک کر اسکا چہرہ قریب سے دیکھا تھا

۔۔۔۔۔

نیند میں وہ کافی معصوم سی لگ رہی تھی جبکہ حقیقت میں وہ کسی۔۔۔چڑیل سے کم نہیں تھی۔۔۔۔

اسنے ہاتھ بڑھایا۔۔۔اور اسکے ڈارک براؤن۔۔۔۔جس میں ہلکی ہلکی ریڈیش تھی۔۔بالوں کی لٹ کو۔۔اسکے گال پر سے دور کرنا چاہا کہ مشال کی آنکھ وہیں کھل گئی اور وہاج ایسے دور ہٹا کہ اسے بلکل گمان نہ ہو وہ اسپر جھکا ہوا تھا اسنے اپنی ریسٹ واچ اتارنا شروع کر دی مشال نے مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔اور ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔

"میں تمھارا ہی ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

آپ" یہ پہلی ٹوک تھی۔۔۔۔جو وہاج نے آنکھیں نکال کر اسکی جانب" دیکھا اور اسپر ڈالی تھی مشال۔۔اگلا لفظ بولتی کہ ایکدم چپ ہوئ۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔میں تمھیں آپ کھوں گی۔۔۔ہو کون تم۔"وہ بگڑ کر بولی

۔۔۔

وہاج نے۔۔ہاتھ بڑھایا اور اسکا بازو۔۔جو تقریبا ظاہر تھا۔۔۔کیونکہ سلیوز کافی اونچی تھیں۔۔۔۔پکڑ کر کھینچا اور اسے اپنے مقابل کھڑا کر لیا۔۔۔

مشال سٹپٹا گئی اُسکے ہاتھ کی گرفت اپنے بازؤں پر۔۔۔مشال سے برداشت نہ ہوئی کیونکہ اسکے ہاتھ میں کافی سختی تھی۔۔۔

اب تم نے مجھے تم کہنے کی کوشش بھی کی۔۔۔تو کان کے نیچے ایک تھپڑ جڑ دوں گا۔۔۔۔اور ہر بد تمیزی پر ایک تھپڑ کھاؤ گی تاکہ انسان کی بچی بنو ۔۔۔۔"وہ گھور کر اسکے سرخ کھنداری لبوں سے نگاہ چراتا بولا۔۔۔۔

یو چیٹر "مشال اور کس کس طرح شاکڈ ہوتی یعنی اسنے بھی جھوٹ بولا تھا وہ تو اسکا اس۔لیے انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔کہ۔۔۔۔وہ آئے گا تو۔۔۔وہ اس سے کہے گی وہ۔اسے طلاق دے دے اور۔۔یہاں سے جانے میں اسکی ہیلپ کرے مگر یہاں تو۔۔۔سب کچھ ہی الٹا ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی خود کو چھڑانے لگی۔۔۔۔

تمھیں جو لگتا ہے سمجھو۔۔۔۔ برحال۔اپنا ڈریس چینج کر کے آؤ"۔۔

و۔۔۔واٹ "مشال پر تو بم گیرہ تھا

ہوش میں تو ہو تم "وہ چیخی۔۔

کیا بکواس کی ہے ابھی میں نے "وہاج نے اسکا ہاتھ موڑ دیا۔۔۔

مشال کراہ اٹھی۔۔۔۔۔

ک۔۔کیا کرنا چ۔۔چاہ۔۔۔رہے ہیں آپ "بہت مشکل سے ہی سہی اسکی بات پر وہ اگ ئ تھی۔۔

وہی جو ہوتا ہے سب کے ساتھ "بادل زور سے گرجا تھا۔۔۔وہ اسکے کان کے نزدیک بولا بارش کی آواز۔۔۔۔ایکدم کمروں میں تیزی سے سنائ دینے لگی جبکہ

مشال کے سر پر بلاسٹ ہوا تھا۔۔۔

یہ آدمی خود کو سمجھ کیا رہا تھا۔

Raks e mhobt جاری ہے

By Tania Tahir

Episode 13

اسنے اپنا ہاتھ چھوڑانے کی تگ ودو کی مگر۔۔وہاج کی گرفت مظبوط تھی اسنے اسے جھٹک دیا۔۔۔مشال بیڈ پر جا گیری۔۔۔اسکی پشت پر دوپٹہ تھا جو کہ ۔اسکے بالوں میں سیٹ کیا ہوا تھا۔۔یہ نور کا کارنامہ تھا۔۔۔وہاج کی نگاہ اسکی کمر پر گئی۔۔۔۔

نہ جانے کیوں اس لڑکی کے سامنے اپنا آپ اسے کمزور سا محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔۔

حالانکہ ایسا نہیں تھا وہ اسکے حسن کے پیچھے پاگل ہو گیا تھا یہ پہلے کبھی اسنے ایسا حسین چہرہ نہیں دیکھا تھا اور وہ بھول گیا تھا کہ وہ کس قدر چیڑتا ہے اس سے

۔۔۔مگر اس وقت۔رشتے کا احساس اور۔۔۔۔اپنا غلبہ اسپر چھا سا رہا تھا

۔۔۔۔

مشال حیرانگی سے پلٹی۔۔۔اور وہاج کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائ تھی

تو مسٹر وہاج۔۔۔اب میں ساری گیم سمجھ گئیں ہوں۔۔۔۔یہ سب کے سامنے مجھے برا بھلا کہنا۔میرے ساتھ بد تمیزی کرنا۔۔۔مجھے آوارہ کہنا۔۔ درحقیقت یہ سب کچھ ڈھکوسلہ تھا۔۔ حقیقت تو یہ ہے۔۔۔کہ تم میری خوبصورتی پر شروع دن سے مر مٹے تھے تبھی اور نکاح تم نے مجھے ٹریپ کر کے کرایا۔۔اور اب تمھاری خواہش پوری ہو گئ تو تم یہ سمجھ رہے ہو۔۔کہ " جو چاہو گے وہ کرو۔۔گے کتنا ہلکا نفس ہے تمھارا

شیٹ آپ " وہاج ایکدم دھاڑا تھا۔۔۔اور اسکی گردن کو اپنے ہاتھ کی " سخت گرفت میں جکڑ گیا مشال کی سیٹی گم ہو گئ جبکہ وہاج اسے اپنی۔۔۔ غصیلی نظروں سے۔۔۔گھورنے لگا۔۔۔۔

مجھے۔۔۔تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔یہ سب۔۔۔کچھ داداجان کے کہنے پر ہو رہا ہے۔۔۔۔۔میں نے۔۔تم سے شادی کی۔۔داداجان کے کہنے پر۔۔۔ورنہ تمھاری جیسی بد دماغ۔۔۔۔بد تمیز۔۔اور فضولیات سوچنے والی لڑکی۔۔۔جس کا کردار بھی۔۔۔درست نہیں میں اپنی بیوی بناتا۔۔میں اپنے ساتھ بیٹھانا تمھیں پسند نہیں کرتا۔۔مائنڈاٹ۔۔۔

یو ایڈیٹ "اسقدر بے عزتی پر مشال کا چہرہ سرخ ہو گیا اسنے اپنی گردن اس سے چھڑانے کے لیے اسکا۔۔ہاتھ۔۔جھٹکا۔۔۔۔۔

وہاج۔۔دور ہوا اور اسکا ہاتھ گھسیٹ کر۔۔۔اسے بیڈ سے نیچے اتار پھینکا۔۔مشال بھاری لہنگے کی وجہ سے توازن۔۔برقرار نہیں رکھ سکی اور سیدھا۔۔قالین پر جا گیری۔۔اسنے بل کھا کر۔وہاج کو دیکھا تھا جو بیڈ پر بیٹھا اب سنجیدگی سے اسے گھور رہا تھا۔۔

بس ان دو لمحوں میں تم اپنی اور میری حثیت کا اندازا لگا چکی ہو گی۔۔۔"اسنے جتاتی نظروں سے اسے اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھا تھا

مشال کا خون کھول گیا وہ ایکدم اٹھی تھی حالانکہ اسکے ناتواں وجود پر یہ لہنگا بہت بھاری تھا۔۔دوسری طرف وہاج۔۔سفید سوٹ میں۔۔۔پورے کمرے سمیت مشال پر بھی چھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

جارہی ہوں میں۔۔۔اور ابھی اسی وقت۔۔میں اس رشتے کو ختم کرتی ہوں کیونکہ میں ہرگیز بھی عام لڑکی نہیں ہوں جس کو جیسے چاہے ٹریٹ کیا جائے گا" وہ۔۔غصے سے بولی۔وہ الگ بات تھی وہاج کے ہتق آمیز رویے نے اسکا لہجہ بھیگو دیا تھا۔۔۔اور وہاج کو اسکے بھیگے لہجے سے بلکل فرق نہیں پڑا تھا ۔۔۔۔نہ دل میں اسکے لیے کوئی احساس تھا جو۔۔۔وہ ان سب چیزوں کو فیل کرتا۔۔

وہ کچھ نہیں بولا خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جبکہ مشال۔۔۔۔کو اس آنسو پر شدت سے غصہ آیا جو کہ۔۔اسکے گال پر گر پڑا تھا اسنے۔۔سر سے دوپٹہ نکال کر۔۔زمین پر پھینکا اور۔۔۔وہ۔۔۔دروازے کی جانب بڑھی اس سے پہلے وہ دروازہ کھولتی وہاج۔۔۔نے چند قدموں کا فاصلہ طے کیا اور اسکا ہاتھ

جکڑ کر اسے۔۔شانے پر اٹھالیا۔۔۔مگر بس یہ چند لمحات تھے کیونکہ اگلے پر وہ اسے بیڈ پر پھینک چکا تھا۔۔۔۔جبکہ مشال تڑپ کر اٹھتی کہ وہاج اسپر ہاوی ہوا۔۔۔۔

وہاج"مشال چیختی کہ وہاج کے سخت ہاتھ نے اسکا گلا گھونٹ دیا۔۔۔اسکی آواز دب گئ

اس کمرے سے باہر جانے کا تو تصور بھی نکال دو۔۔۔انسان کی بچی بن کر رہو ۔۔۔۔جس جانور کی تم بیٹی ہو ویسی حرکتیں میرے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں تمھارے باپ کو اپنے باپ کی موت کا زمہ دار سمجھتا ہوں۔۔۔اور تم اسکی بیٹی ہو۔۔کہیں میرے اندر۔۔کا سارا زلزلہ تمھارے اوپر۔۔۔نہ نکل جائے تمھارا ناتواں وجود سہہ نہیں پائے گا۔۔اور تمھیں ایسی خوش فہمیاں کیوں ہونے لگی کہ مجھے تمھیں چھونے کا شوق ہے۔۔۔۔میں تمھیں چھو کر خود کو ناپاک سمجھوں گا۔۔۔

آئندہ اگر اس کمرے سے باہر قدم نکالو گی۔۔۔۔میں تمھاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔اور تمھیں محسوس تو ہو چکا ہو گا کہ مجھے یہ کرنے میں بلکل کوئ قباحت نہیں اب اپنا۔۔بوریا بستر اا ٹھاؤ۔۔اور۔۔سامنے صوفے پر دفع ہو جاؤ کیونکہ۔۔۔۔مجھے تمھارا وجود۔۔اپنے بستر پر برداشت نہیں"۔۔وہ ۔۔۔غراتا ہوا ہر لحاظ بلاتاک رکھ چکا تھا ہاں یہ حقیقت تھی مشال اسے بری طرح اٹریکٹ کر رہی تھی اور اگر مشال اپنا یہ جلواہ نہ دیکھاتہ وہ اسکے نفس پر بات نہ لے جاتی تو ضرور شاید وہ بھک جاتا۔۔۔

مگر اس وقت اسکا پارہ آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔

اور مشال کو باتیں سناتے ہوئے وہ کچھ بھی محسوس نہیں کر رہا تھا کہ۔وہ۔۔۔ دل و دماغ رکھنے والی لڑکی ہے۔۔۔۔

وہ دور ہٹا۔۔مشال فورا اٹھی۔۔۔۔وہاج کی باتیں اسکا حکارت آمیز رویہ۔۔ مشال۔۔۔کا دماغ ہلا گیا تھا۔۔

وہ اٹھی۔۔۔۔اور۔۔۔اس سے دور ہو گئ۔۔۔

ایک نظر پلٹ کر اسنے وہاج کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔لبوں پر خاموشی کا قفل تھا۔۔۔ مگر۔۔۔دل میں وہ۔۔۔ عہد باندھ چکی تھی۔۔۔

کہ اس شخص کو زلیل کر کے۔۔۔۔ان سب باتوں کے بدلے لے کر رہے گی۔۔وہاج نے اسکی سرخ آنکھوں میں۔یہ سب پڑھا تھا۔۔۔۔

اسنے سر جھٹکا مشال نے بھی منہ موڑ لیا وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔دونوں ٹانگیں اوپر کر کے۔۔وہ۔۔۔ صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں میں پہنی رینگز کو گھور رہی تھی۔۔وہاج نے اسے بلکل اگنور کیا جیسے کمرے میں کوئ اور موجود نہ ہو۔۔وہ اسکے دوپٹے پر اپنے جوتے رکھ کر۔۔۔ادھر ادھر چل رہا تھا۔۔

مشال۔۔کی نظریں اپنے دوپٹے اور اسکے پاؤں پر تھی۔۔نہ جانے وہ کیا ثابت کر رہا تھا۔۔اسکا دل اس وقت پھٹنے کو تھا سب نے مل کر اسکے ساتھ دھوکا کیا تھا اور سر فہرست وہاج تھا اس میں۔۔۔۔

لیکن یہ تو طے تھا وہ اسکے ساتھ بلکل نہیں رہے گی اب کیسے اور کب اسے یہاں سے جانا تھا یہ وقت بتاتا۔۔۔اسے۔۔دل سے سوچنا چھوڑ کر دماغ سے سوچنا تھا۔۔۔۔

وہاج نے روم کی لائٹس آف کر دی۔۔

مشال ویسے ہی بیٹھی تھی وہ کمبل سر تک تان کر لیٹ چکا تھا۔۔۔

مگر یہ بھی حقیقت تھی وہ سو نہیں پا رہا تھا۔۔ بلکل سامنے بیٹھی وہ لڑکی اسکے دماغ کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچے ہوئے تھی۔۔۔۔

اور چاہ کر بھی وہ۔۔۔اسپر سے دماغ ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کب نیند نے جالیا تھا اور وہ سو گیا تھا۔۔۔الارم کی تیز آواز پر اسکی آنکھ کھلی۔۔تو اسنے ہاتھ مار کر الارم بند کیا یہ تو روز کی روٹین تھی وہ بالوں میں۔ہاتھ پھیرتا۔۔ کمبل ہٹا کر۔اٹھا۔۔تو قدم دوپٹے پر گئے۔۔۔۔اسے

جیسے سب یاد۔اگیا صوفے پر دیکھا وہ۔۔اسی انداز میں۔ویسے ہی سجی سنوری ۔۔۔ضد میں بیٹھی تھی۔۔۔جبکہ سر پیچھے کو ڈھلکا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔۔جبکہ گھیری پلکوں نے۔۔گالوں پر سایہ کیا ہوا تھا۔۔۔وہاج نے لمبا سانس کھینچا۔۔دماغ کافی منتشر تھا۔۔۔۔

وہ رشتوں کو توڑنے کا قائل نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ دادا جان کی پرواہ نہ کرتا ۔۔۔اس سب میں۔۔۔

مگر مشال کو قبول کرنا۔۔۔بہت مشکل کام تھا۔۔۔کیونکہ اسکا مزاج ویسا نہیں تھا جیسی لڑکی سامنے اسے ملی تھی۔۔اسنے۔۔۔دوپٹہ اپنے قدموں میں سے اٹھایا اور بیڈ پر رکھا۔۔۔۔

اور وہ۔۔اٹھ کر مشال کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ بے حد خوبصورتی سمیٹے ہوئے تھی خود میں کہ کوئی بھی انسان۔۔۔اسکے قرب کی خواہش کرتا۔۔اسے یاد آیا نکاح کے وقت مولوی اسے کیسے گھور رہا

تھااوراس لڑکی کی بے نیازی اروج پر تھی بھلا کوئی خود سے بھی اسطرح بے نیاز ہو سکتا ہے۔۔۔

اسکے دانت بھینچ سے گئے وہ زرا سامشال کیطرف جھکااور۔۔۔کانوں میں لٹکا بھاری آویزی۔۔۔اسنے نرمی سے اسکے کان سے جدا کر دیا۔۔۔

ہلکی سی خون کی بوند کان پر جمی ہوئی تھی۔۔۔کس قدر ضد تھی اس میں

۔۔۔۔

اسنے دوسرے کان کا آویزہ بھی نکالااور سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔۔

وہ شاید گھیری نیند سونے کی قائل تھی ورنہ اب تک اٹھ جانا تو یقینی تھااور رات تو جنات کیطرح اٹھ بیٹھی تھی۔شاید اپنا مقصد تھا تبھی وہ اٹھی تھی اور اب کیسے۔۔گھوڑے گدھے بیچ کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔

وہاج نے اسکو اپنے بازؤں میں بھر لیا۔۔۔

مشال اب بھی نیند میں تھی وہ کسمسائی ضرور تھی مگر اٹھی نہیں تھی وہاج اسے لیے بستر پر آیااور اسے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔بھاری سیٹ نے اسکی گردن پر

کی سرخ نشان بنادیے تھے۔۔وہ۔۔ بمشکل اپنی نگاہوں کو اس سے چرا کر ۔۔۔دور ہوا۔۔۔اور اسکے ائیرینگز سائیڈ پر رکھ کر وہ واشروم میں چلا گیا۔۔ کہیں اسکی بات سچ ہی نہ ہو جاتی۔۔وہ اسطرح اسے۔اپنی طرف مائل کر رہی تھی۔۔۔۔

ٹھنڈے پانی سے شاور لے کر اسنے خود کو ریلکس کیا تھا۔۔۔۔۔

اور جب وہ باہر نکلا تو۔۔۔مزید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا

وہ تو گھڑی کی سوئیں کیطرح اڑھی ترچھی پڑی تھی ہر چیز ہر بات سے لاپرواہ جیسے۔۔کہاں سے کیا۔۔کچھ واضح ہو رہا ہے اور دوسرے کی جان پر بنا رہا ہے اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہاج کو غصہ چڑھنے لگا۔۔اسنے بلنکیٹ اٹھا کر۔اسپر ایسے پھینکا کہ وہ پوری ڈھک گئ۔۔۔۔

اسنے اپنا رخ ہی موڑ لیا۔۔۔اور۔۔۔اپنی توجہ اپنی تیاری پر لگا دی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو چکا تھا۔۔مشال واقعی عجیب انداز میں سوتی تھی کیونکہ اب اسکا رخ بدل چکا تھا۔۔۔وہ وہاج کے تکیے پر۔۔ٹانگیں رکھے سر

۔۔۔بیڈ کے پاؤں میں رکھے پڑی تھی جبکہ کمبل میں پوری طرح لیپٹ چکی تھی۔۔۔

وہ چند سیکنڈ کے لیے دادا جان کی اس زیادتی پر۔۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔۔ خون کے گھونٹ بھر گیا۔۔ اگر صدف سے اسکی شادی ہو جاتی تو شکایت نہ کرتا وہ ہاں وہ مشال کے مقابلے کچھ نہیں تھی مگر کم از کم سونے۔۔۔ اور بولنے کے میٹرز تو ہوتے۔۔ نہ جانے گے اسے کیا کیا دیکھنا تھا۔۔۔ اور

وہ۔۔ بنا کچھ بھی بولے باہر نکل گیا۔۔۔۔ اسکا ارادہ آفس جانے کا تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو وہاج" بڑی امی کی پکار پر وہ مڑا۔۔۔

آفس" سنجیدگی سے بولا۔۔

بیٹا شادی کو پہلا دن ہے اور آج ہی آفس جانا ہے التمش صارم اور سکندر چلے جائیں گے تم۔۔ تو گھر پر رکو" وہ کچن سے باہر آگئیں۔۔

کون سا شادی میری مرضی سے ہوئی ہے۔۔۔" وہاج نے سر جھٹکا

توانھوں نے اسکی جانب مدھم مسکراہٹ سے دیکھا ادھر آؤ"" وہ بولیں تو وہاج کو چار نچار انکی بات ماننی پڑی۔۔ کیونکہ وہ انکی بہت عزت کرتا تھا۔ وہ مانتا تھا انکا دل بہت بڑا ہے۔۔ جو وہ مشال کو۔ اس گھر میں برداشت کرتیں ہیں

۔۔۔

انھوں نے وہاج کو بیٹھنے کا کہا اور۔۔۔ اسکے آگے کافی کا کپ رکھا۔۔
تھینکس" شاید اسے۔ اسی چیز کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔
اسنے کہا تو وہ مسکرادیں۔۔۔۔

جو کچھ بھی ہوا۔۔۔ وہ نہ تمھاری مرضی سے ہوا ہے۔ اور نہ ہی مشال کی مرضی سے یہاں سب یہ بات جانتے ہیں۔" وہ بولنا شروع ہوئیں وہاج کافی کے سیپ لیتے ہوئے انھیں کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔
مگر وہ تمھاری زندگی کا حصہ بن گئی ہے۔۔۔ تم بچے نہیں ہو وہاج۔

اورنہ ہی میں جانتی ہوں تمھارامزاج ایساہے کہ تم۔۔اسے چھوڑدواسے طلاق دے دوگے۔۔۔۔لیکن رشتے کو۔۔قبول نہیں کروگے تو یہ رشتہ بوجھ کیطرح تمھارے سر پر سوار رہے گا۔۔۔۔

آپ جانتیں ہیں وہ لڑکی کیاہے۔۔۔پھر بھی آپ مجھے کہہ رہیں ہیں میں اسے قبول کروں۔۔۔"وہاج ایکدم بگڑاچلوکسی نے تواسکے بارے میں بھی سوچا ورنہ سب ہی اسے خود غرض لگ رہے تھے نہ جانے سب کو کیوں لگتا تھا مشال اور وہاج پرفیکٹ ہیں۔۔ایک ساتھ۔۔۔

" قبول نہیں کروگے توکیاکروگے۔۔۔

ممکن ہے میں اسے چھوڑدوں یہ حقیقت ہے میرے مزاج بلکل مختلف ہیں"

۔

ایک بات کہوں وہاج۔۔۔۔"انھوں نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔وہاج نے انکی جانب دیکھا۔۔۔

یہ جھوٹ ہے کہ۔۔۔ تمھاری اور مشال کی شادی میں۔۔مشال کے والد کی خواہش ہے۔۔۔۔یہ صرف باباجان کی خواہش ہے۔۔۔۔

وہ تو شاید جانتے تک نہیں مشال بوجھ تھی انکے لیے جسے وہ اتار کر یہاں پھینک کر چلے گئے۔۔۔وہ بیوقوف لڑکی پاگلوں کیطرح انھیں۔۔۔یاد کرتی ہے کیونکہ در حقیقت وہ حقیقت کو جاننا نہیں چاہتی وہ۔۔۔چاہتی ہی نہیں وہ حقیقت کی آنکھ سے دیکھے۔۔۔اسے لگتا ہے ہم سب اسکے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اب۔۔میں یہ ہی کہہ سکتی ہوں کہ۔۔۔وہ شخص محبت کے معاملے میں خوش قسمت ہے کہ اسکی دونوں اولادیں چاہتی ہیں کہ وہ انکے ساتھ رہے۔۔۔۔مگر وہ۔۔۔سوائے خود سے محبت کرنے کے کسی سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔""وہ بولیں تو لہجے میں ٹوٹ پھوٹ تھی۔۔۔

تمھیں جوڑ کر رکھنا ہے۔۔۔مشال بری نہیں ہے۔۔۔۔بلکے مجھے لگتا ہے وہ بیوقوف ہے کوشش کرتی ہے۔۔کہ وہ ہار نہ مانے۔۔مگر اسکی آنکھوں میں گور سے دیکھا کرو وہ تم سے ڈر جاتی ہے" وہ ہنسی۔۔

وہاج نے زرا چونک کر انکا یہ تجزیہ سنا تھا

ہاں یہ سچ ہے۔۔۔۔اسکو تم چاہو تو موڑ سکتے ہو۔۔۔۔

کیونکہ اس میں کوئ کمی نہیں وہ تمھارے ساتھ چلنے لائق ہے۔۔۔اسنے کچھ چھپایا نہیں۔۔۔وہ جیسی بھی ہے سب کے سامنے ہے۔۔۔جانتے ہو اصل خطرہ تب محسوس ہوتا جب۔۔وہ ہم سب کے سامنے اچھی بنتی اور۔۔سب کچھ چھپا کر۔۔جو دل میں آتا وہ کرتی۔۔وہ کھلی کتاب کیطرح ہے تم اسکے ہر ورک کو اپنی مرضی سے لکھ سکتے ہو۔۔۔۔

" اور مجھے یقین ہے تم ایسا کر لو گے۔۔۔

میرا انٹرسٹ نہیں ہے اس میں " وہاج بولا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔

جھوٹے۔۔۔۔۔" وہ ہنسی تو وہاج مڑا

یہ غلط بات ہے۔۔میرا بلکل انٹرسٹ نہیں ہے اس بد تمیز لڑکی میں " وہ غصے سے بولا۔۔

چلومان لیتے ہیں نہیں ہے مگر وہ بیوی ہے تمھاری۔۔۔" وہ نرمی سے اسے جیسے بہت کچھ جتلا گئیں تھیں۔۔وہاج۔خاموش ہو گیا۔۔۔۔

"اور مشال ایسی لڑکی ہے جس میں کسی کا انٹرسٹ نہ ہونا ممکن کسی کا کا کیا مطلب ہے" وہ خفگی سے بولا

بڑی امی کھل کر ہنسی۔۔۔۔اور اسکا گال تھپتھپا کر۔۔۔وہ دوبارہ کچن میں چلیں گئیں۔۔

تم ناشتہ کروگے "انھوں نے پوچھا۔۔

" فلحال آپ نے میرا پیٹ بھر دیا ہے۔۔۔میں آفس جارہا ہوں وہاج" وہ زرا نارضگی سے بولیں۔۔

یار جلدی اجاؤں گا۔"اسنے کہا تو وہ چپ ہو گئیں جبکہ وہ باہر نکل گیا پیچھے سے مما بھی ارہیں تھیں۔۔۔

یہ لڑکا کہاں جارہاہے شادی کی پہلی صبح ہی مہمانوں سے گھر بھرا ہوا ہے" وہ بڑی امی کی جانب دیکھ کر بولیں تو۔۔انھوں نے۔۔انھیں ساری بات بتادی

وہ چپ ہو گئیں۔۔

اللہ سے دعا ہے۔۔ان دونوں کا ساتھ سلامت رہے" وہ بولیں تو انھوں نے انشااللہ کہا۔

گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔نہال کو اپنے سے زیادہ بابا کی فکر تھی کیونکہ انکی طبعیت ایکدم ہی بگڑ جاتی تھیں اسکی آنکھوں میں پانی بھر گیا کہ وہ کس طرح۔۔کچھ بھی کر کے۔۔۔

گھر میں کچھ تو کھانے کے لیے لے آئے مگر۔۔ایسا ممکن ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔۔وہ بے چینی سے ادھر ادھر پھیر رہی تھی بابا کو سکندر پر پورا بھروسہ تھا

اور جب۔۔گھر آکر۔۔نہال نے بتایا تو وہ بس چپ رہ گئے تھے۔۔جیسے انکا یقین ٹوٹ گیا ہو اور نہال کو یہ بات بہت بری لگی تھی۔۔

کوئی اوپشن نہیں تھا سوائے اسکے کے وہ۔۔جا کر قاسم سے کچھ پیسے مانگ لے

۔۔

وہ اٹھی اور۔۔دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔۔تبھی دھڑ سے دروازہ کھلا

۔۔۔اور قاسم گھر میں داخل ہو گیا۔۔۔

نہال اکثر اسے دیکھ کر ڈر جاتی تھی کیونکہ وہ بہت موٹا تھا اور رنگ بے حد خراب تھا آنکھوں میں عجیب حوس تھی۔۔۔جبکہ وہ ہر وقت پان کھاتا تھا ۔۔تو پان کی پیک۔۔۔سے اسکی دھاڑی گندی رہتی تھی۔۔

ارے او بڑھاؤ۔۔۔اب تک زندہ ہو" وہ آیا اور چیئر گھسیٹ کر وہ بیٹھ گیا۔۔۔ اور بابا جان کیطرف دیکھنے لگا۔جن میں ایک دن کچھ نہ کھانے سے اب ہمت نہیں تھی۔۔

پری کہاں ہے تیری۔۔"اسنے آنکھ مار کر پوچھا تو بابا اٹھنے لگے غصے سے مگر اسنے ہاتھ مارا۔۔تو بابا چارپائی پر پھر سے گیر پڑے۔۔

اتنی کیا تیزی ہے تیری بیٹی سے مل""اسنے سر اٹھایا تو۔۔نہال اسکے سامنے کھڑی تھی

ارے ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔مطلب بڑھاؤ لگتا نہیں تو۔۔۔۔نے یہ جادوئی چیز""منہ بند کرو اپنا اور جاؤ یہاں سے"اپنے کانپتے ہاتھوں کو قابو میں کرتی وہ بولی۔۔

ارے بڑی زبان لگ گئ"۔۔۔وہ بولا۔۔اور اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

نہال کمرے میں جا" بابا نے کہا۔۔۔

تو نہال بھی خوف زدہ ہو گئ تھی

بھاگ کر کمرے میں بند ہو گئ جبکہ۔۔کہ قاسم اسکے پیچھے لپکا مگر دروازہ بند تھا اسنے بہت کوشش کی مگر دروازہ نہیں کھل سکا وہ پلٹا اور بابا کو مارنے لگا نہال کی جان پر بن آئی۔۔

بڑی تیرے اندر جرت ہے سالے۔۔۔۔۔"وہ بری طرح پیٹ رہا تھا

ن۔۔نہال باہر باہر مت نکلنا" بابا کمزور آواز میں خود کو بچاتے ہوئے بولے

۔۔۔۔جبکہ نہال۔۔۔اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھی کہ وہ چلا جائے۔۔جبکہ

آنسوں سے چہرہ تر تھا

اتنے میں قاسم کا فون بجنے لگا۔۔۔

وہ ہٹا۔۔اور فون سنتا بابا کو گھورتا باہر نکل گیا جبکہ۔۔۔نہال نے فورا دروازہ

کھولا اور روتی ہوئی وہ بابا کی جانب دوڑی۔

وہ بابا کے پاس آئی اور ان سے لپٹ گئی۔۔۔انکے چہرے پر اسکے مارنے کے

نشان تھے۔۔۔وہ دونوں ہی رو پڑے اپنی بے بسی پر۔۔۔۔

بابا میں قاسم سے شادی کرلوں گی میں میں نہیں دیکھ سکتی مزید یہ سب وہ ہر کچھ دن بعد آپکو اکر مارتا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔میں میں اسے کہہ دوں گی میں شادی کے لیے تیار ہوں۔۔" "

۔نہیں" وہ کمزور لہجے میں بولے

نہیں بابا میری زندگی میں شاید یہ ہی لکھا ہے میں۔مزید آپکو ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"اسنے جیسے حتمی فیصلہ کیا۔۔

اور اٹھ کر دوڑتی ہوئی وہ کمرے میں بند ہو گئ

جبکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر الگ روئ تھی۔۔۔۔

آہنگ کے دل ودماغ میں کل والی باتیں گونج رہیں تھیں وہ۔۔بے حد اداس اداس سی تھی۔۔وہ اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔وہ کسی اور میں انٹرسٹ لے چکا تھا

وہ اپنے کمرے میں بند سوائے رونے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی کاش اس میں مشال جیسی پاورز ہوتی تو وہ۔۔۔التمش پر خوب غصہ کرتی خوب بھڑکتی مگر وہ ۔۔ویسی نہیں تھی۔۔۔

وہ یلو وائٹ سوٹ میں کمرے سے نکلی چہرے پر اداسی تھی۔۔۔قسمت سے التمش بھی عجلت میں تبھی کمرے سے نکلا۔۔

میں آرہا ہوں تم فکر مت کرو۔۔۔۔اور گھر سے مت نکلنا" وہ عجلت میں شاید اپنی گرل فرینڈ سے ہی بول رہا تھا۔۔۔

آہنگ نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

التمش کی بھی نگاہ اسپر گئی۔۔۔۔

اور وہ۔۔بنا کچھ کہے باہر بھاگ گیا کیونکہ وہ جلدی میں تھا۔۔۔

آہنگ کو خود پر شدید غصہ آیا۔۔۔بلاوجہ۔۔۔اسنے اس سے خود کو دور کر دیا تھا۔۔۔۔

مگر بھائی۔۔۔وہ تو کشمکش کا شکار ہو گئی تھی اوپر سے دل کی کرچیوں میں تبدیل ہو چکا تھا۔۔۔

وہ ویسے ہی آنسو پونچھ کر آئی تو۔۔اسکی ممانے اسکی نظر اتاری۔۔۔کیونکہ وہ اس جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہانیہ بھی ساتھ اکر بیٹھ گئی مگر وہ فون پر کچھ ٹائیپ کر رہی تھی۔۔۔

نور تو ابھی تک سو رہی تھی رفتہ رفتہ مہمان اٹھ رہے تھے۔۔۔

دادا جان بھی اگئے۔۔اور آتے ہی وہاج کا پوچھا۔۔۔تو۔۔بڑی امی نے بتادیا ضروری کام سے گیا ہے کچھ دیر تک آ۔جائے گا التمش کا بھی بتادیا کہ اسے بھی کوئی کام تھا۔۔جبکہ صارم اپنے روم میں تھا اور سکندر۔۔۔بھی۔۔۔

ہانیہ کچھ پریشان سی لگ رہی تھی۔۔۔

اسنے سیل فون رکھا اور۔۔اپنی ماں کی جانب دیکھنے لگی۔۔سمیی کل رات سے ہی فورس کر رہا تھا کہ وہ کل اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر وہ نہ ملی تو وہ

سارے تعلق ختم کر دے گا۔۔ مگر۔۔۔ہانیہ کو اسکی یہ بات بہت زیادہ لگی تھی اسکے دل پر لگی تھی تبھی اسنے پہلے تو اسے قائل کرنے کی کوشش کی کہ اسکے بھائی کی شادی ہے جس کی وجہ سے وہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی پھر۔۔ جب سمیی نے۔۔اسکے میسیجیز کا جواب نہیں دیا تو اسے یہ سب سیریس ہوتا محسوس ہوا تبھی وہ اپنی جگہ سے اٹھی

اور مما کے پاس اگئی۔۔

مما آبیرہ کی طبعیت بہت زیادہ خراب ہے کیا میں کچھ دیر اسکے گھر چلی جاؤں

"وہ ہچکچاتی ہوئی پوچھنے لگی کیونکہ جانتی تھی وہ انکار ہی کریں گی۔۔۔

انھوں نے اسکیطرف دیکھا۔۔

فون پر پوچھ لو صبح سے اسی کے ساتھ تو لگی ہوئی ہو۔۔۔"وہ نارملی کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئیں

یعنی انکی نظریں اسپر تھیں وہ لاپرواہ نہیں ہوئی تھیں"ہانیہ کا دل گھبرا سا گیا مگر آبیرہ تو لاہور گئی ہوئی ہے"۔۔اچانک آہنگ کو یاد آیا تو بولی۔

اس وقت ہانیہ کو آہنگ کا بولنا سخت زہر لگا۔۔۔

وہ آچکی ہے آہنگ کل صبح ہی اور وہ دوست میری ہے تمھاری نہیں"۔ہانیہ کڑوے لہجے میں بولی آہنگ تو ششدر رہ گئ۔۔۔

اسے اپنی انسلٹ فیل ہوئ تبھی وہ چپ ہو گئ۔۔۔

سب نے یہ فیل کیا تھا

یہ کیسے بول رہی ہو ہانیہ تم" ممما نے اسے ٹوکا زرا غصے سے۔۔۔

آہنگ کتنے چھوٹے دل کی تھی وہ جانتی تھیں بلکہ سب ہی۔۔آہنگ سر جھکا گئ۔۔۔التمش اسی وقت واپس لوٹا تھا وہ یہ سب سن چکا تھا اسے ہانیہ پر غصہ تو آیا مگر وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔۔۔

تبھی۔۔وہ۔۔اہنگ کے پاس سے گزرتا ہوا مدھم لہجے میں بولا۔۔

بات سنو میری۔۔۔۔ابھی" وہ کہہ کر اگے بڑھ گیا۔۔سب ہانیہ کی جانب متوجہ تھے تبھی کسی نے نوٹ نہیں کیا۔۔۔

مما اسے نہیں پتہ وہ اسلیے میں نے کہا۔۔پلیز آپ مجھے جانے دیں میں کچھ دیر میں واپس اجاؤں گی" ہانیہ بولی تو۔۔۔انھوں نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

داداجان نے اخبار پر سے سر اٹھایا ہانیہ نے منہ بسور کر انکیطرف دیکھا۔۔

اچھا جانے دو بہو اسکو۔۔جلدی اجانا اور ڈرائیور کے ساتھ جانا" داداجان بولے۔۔۔تو ہانیہ کی تو خوشی کی انتہا نہیں رہی اسنے کسی کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔اور وہ بھاگ کر ریڈی ہونے کمرے میں چلی گئ۔اہنگ کا دل اور بھی دکھا تھا۔مگر اس وقت وہ التمش۔۔کی بات میں الجھی ہوئی تھی وہ اپنے روم میں نہیں ٹیرس پر گیا تھا۔۔۔

آہنگ تو گھبرا اٹھی وہ کیسے جائے گی۔۔۔اگر صارم نے دیکھ لیا تو۔۔۔وہ خوف زدہ سی ہو گئ لیکن دل میں ایک بات تھی اب تو وہ اسکے نکاح میں تھی

۔۔۔

تو وہ۔۔اپنی انگلیاں موڑنے لگی۔۔۔

آہستگی سے چیئر چھوڑ کر اٹھی ایکدم سب مہمان ناشتے کی ٹیبل پر اگئے تھے
۔۔ تبھی۔۔۔وہ اٹھ گئ۔۔اور کسی نے نوٹ نہیں کیا مگر ہانیہ کے رویے سے
دل بہت دکھا ہوا تھا۔۔۔
وہ ڈرتی گھبراتی۔۔۔اسکے کمرے کی جانب جانے لگی
آہنگ "صارم کی پکار پر اسکی چیخ نکل گئ۔۔۔۔
کہاں جا رہی ہو "صارم اسکے ڈرنے پر ہنسا
بھائ آپ نے ڈرا دیا" آہنگ نے شکایت کی تبھی ہانیہ نکل کر۔۔ان دونوں
کو دیکھے بنا وہاں سے چلی گئ۔۔اس وقت اسکے دماغ پر صرف سمیی سے ملنا
سوار تھا صارم نے تو منہ اٹھا کر ہی نہیں دیکھا آہنگ البتہ بجھ سی گئ
صارم اسے لے کر باہر ٹیبل کیطرف اگیا۔۔اہنگ نے مڑ کر دیکھا۔التمش
ٹیرس سے اتر رہا تھا۔۔۔۔
اور سیڑھیوں میں کھڑا اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔
آہنگ اداسی سے چہرہ موڑ گئ۔

وہ دیر سے اٹھی تھی

اپنا آپ بیڈ پر پایا تو۔۔۔ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

اس گھٹیا آدمی نے مجھے بیڈ پر ڈالا ہے مجھے چھوا" مشال کو سخت غصہ آیا

ہمم بول کیسے رہا تھا۔مجھے کوئ شوق نہیں۔۔"اسنے سر جھٹکا اور سامنے دیوار پر لگی اسکی تصویر دیکھنے لگی۔۔۔

دل تو کیا پھاڑ دے اور۔وہ اسے نیت سے اٹھی تو۔۔اندازا ہوا کہ ۔۔تصویر تھری ڈی تھی۔۔

گھور کر وہ دور ہوئ تو گردن اکڑ ہی گئ۔۔۔اسنے گلے سے نیکلس نکالا تو۔۔ نیکلس نے گردن پر جابجا سرخ نشان چھوڑ دیے تھے

کیا مصیبت ہے" وہ جھنجھلا کر اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر۔۔۔بے دھیانی میں کان کے اویزے اترنے لگی مگر وہ تو پہلے ہی اترے ہوئے تھے۔۔۔

مشال نے چونک کر۔۔۔آئینے میں خود کو دیکھا۔۔۔

اسے وہاج پر شدید تپ چڑھی اسکے سامنے کیا کچھ نہیں سنا دیا تھا اسکو اسنے اور ۔۔اسکی نیند کا فائدہ کیسے اٹھایا۔۔تھا۔۔۔اور اب کہاں تھا وہ سوچتی ہوئی۔۔ کمرے سے باہر نکلتی کہ۔۔ڈریس چینج کرنے کا خیال آیا۔۔۔

تو وہاج پر۔۔غصہ بعد میں اتارنے کا سوچ کر وہ بھڑک کر واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔

شاور لے کر کچھ اچھا محسوس ہوا تھا۔۔۔اسنے جان بوجھ کر۔۔۔اسکی ترتیب سے رکھی چیزیں خراب کر دیں تھیں اور شانے آچکا کر باتھ روب پہن کر وہ روم میں اگئی۔۔۔۔

اسکی وارڈروپ تو نہ جانے لگی بھی تھی یہ نہیں۔۔۔

اسنے ایسے ہی بال۔۔ٹاول میں باندھے اور۔۔۔وارڈروپ کی جانب بڑھ گئ
۔۔۔اسنے وارڈروپ کھولی تو۔۔۔وہاج کے کپڑے ترتیب سے سیٹ تھے۔۔
منہ بسور کر اسنے دوسری سائیڈ کھولی۔۔تو۔۔
اسکے کپڑے لگے ہوئے تھے مگر۔۔۔جو وہ پہنتی تھی وہ کپڑے نہیں لگے
تھے۔۔۔اسے الجھن تو ہوئ مگر آپ پہنا بھی تھا کچھ تبھی اسنے۔۔تسلی سے
۔۔پہلے ان کپڑوں کو دیکھا تبھی دروازہ کلک کی آواز سے کھلا۔۔
وہ مڑی۔۔۔تو تبھی ٹاول کھل کر بالوں سے۔۔نیچے اسکے قدموں میں جا گیرہ
۔۔براون ریڈ بال کھل کر اسکے باتھ روب کے شانوں پر پھیل گئے جبکہ
۔۔۔
وہاج ساکت کھڑا رہ گیا۔۔۔۔
مشال نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔اور رخ موڑ لیا اسکے لیے یہ انوکھی باتیں نہیں
تھیں۔۔جبکہ وہاج نے فورا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے جس لباس میں تم کھڑی ہو دروازہ کھلا ہوا ہے میری جگہ کوئی اور آجاتا تو" وہ غصے سے بولا۔۔۔

تو اسکی بھی آنکھیں پھٹ جاتیں" مشال نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

وہاج نے اسے گھورا۔۔۔۔

کم بولا کرو۔۔۔ شاید کسی کو اچھی لگ جاؤ" وہ اسپر طنز کرتا بولا۔۔

"ایکچلی میں سب کو اچھی لگتی ہوں۔۔اور تمھیں

وہاج جو جوتے اتار رہا تھا جبکہ اس سے نگاہ چرا رہا تھا ایکطرح۔۔۔ایکدم اسکے تم کہنے پر بھڑک کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

اور آپکو اچھا لگنے کی مجھے ضرورت نہیں" اسکے ہاتھ میں اب بھی درد تھا ۔۔۔۔ تبھی وہ۔لحاظ کرتے بولی۔۔۔

تم جا کر لباس پہنو اپنا" وہ گھور کر بولا۔۔۔

میری روٹین جیسی ہے میں ویسے ہی رہو گی کیوں کوئی پرو بلم ہو رہا ہے مسٹر ۔۔سٹون مین" وہ اسے زچ کرتی خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔

وہاج نے گھیرہ سانس کھینچا اور۔۔۔۔ موبائل بیڈ پر پھینک کر وہ۔۔۔ واشروم میں چلا گیا

بلکل کوئ لحاظ نہیں تھا۔اس میں شرم تو۔۔ خیر بہت دور کی بات تھی اگر مشال میڈیم کو آ بھی جاتی۔۔۔۔ کتنے سکون سے اسکے سامنے کیسے کھڑی تھی

۔۔۔

وہ واشروم میں آیا تو۔۔ سب چیزیں بکھری پڑیں تھیں۔۔

مشال "وہ وہیں سے چلایا

وہ باہر نکلتا کہ مشال ڈریسنگ روم میں بند ہو گئ۔

ہمم اب کرو کام میرا پھیلایا ہوا خود درست کرو۔۔۔ رات جو تم بکواس کر رہے تھے۔۔ تمھیں تو اچھے سے مزاہ چکھادو گی میں" وہ۔۔ انتقامی ارادوں میں تھی جبکہ باہر وہاج۔۔۔ مٹھیاں بھینچ کر ڈریسنگ کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی واشروم میں ہی تھا کہ ۔۔۔مشال روم سے نکل گئ۔۔۔

اسنے بالوں کو اپنے روم میں جا کر ڈرائیر کیا۔۔اور۔۔ سکون سے۔۔اپنا ڈریس جو۔۔اسکی عادت تھی پہن کر وہ باہر ٹیبل پر ا۔ گئ۔۔

سب نے اسے جینز شرٹ میں دیکھا۔۔۔۔تو حیران رہ گئے۔۔۔

تائ امی نے اسے پیار کیا مگر وہ دور ہو کر بیٹھ گئ اسکا موڈ نہیں تھا کسی سے بات کرنے کا۔۔۔۔

وہ مدھم سا مسکرائی انھیں مشال پسند تھی بھلے جیسی بھی۔۔۔۔

مشال چپ چاپ ناشتہ کرنے لگی

لگتا ہے کوئ اپنے دادا جان سے ناراض ہے"۔۔دادا جان اسے بچوں کیطرح ۔۔ٹریٹ کرنے لگے۔۔۔

در حقیقت انھیں بھی اسکے لباس یہ حلیے سے فرق نہیں پڑتا تھا وہ اتنا جانتے تھے وہ دل کی بری نہیں۔۔

میں ناراض ہوں اور مجھے بات نہیں کرنی" وہ سکون سے کھاتی ہوئی بولی۔۔

اوہو۔۔۔ پھر دادا جان کیسے منائیں گے" وہ مسکرا کر اٹھے اور اسکے پاس بیٹھ گئے۔۔ اہنگ اور نور۔۔۔ اپنی ہنسی روک رہیں تھیں۔۔۔

جبکہ صارم اور سکندر بھی صدف اسکی ماں اور کچھ کزنز اسے حسد سے دیکھ رہے تھے جبکہ باقی سب انجوائے کر رہے تھے

مجھے واپس بھیج کر" وہ اچانک بولی تو۔۔۔ سب کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔

تبھی وہاج اپنے روم سے نکلا اور اسکی نگاہ سب سے پہلے مشال اور دادا جان پر گئی۔۔۔

مشال کا حلیہ دیکھ کر اسکی برداشت سے باہر ہو گیا۔۔ صارم سکندر باقی کزنز سب ہی بیٹھے تھے اور وہ کس قدر سکون سے۔۔ شرٹ جینز میں انکے بیچ بیٹھی تھی جبکہ اسکے نیکلس کی وجہ سے پڑے گردن کے نشان کو دیکھ کر وہاج شرمندگی کی گھرائیوں میں اتر گیا۔۔

مشال "سب کے سامنے پورے حق اور غصے سے وہ بولا تھا۔۔۔

کھڑی ہو روم میں جا کر ڈریس چینج کرو۔" وہ بہت ضبط سے بول رہا تھا

۔۔مشال نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

کیوں" وہ بولی سب ہی موجود تھے۔۔۔وہاج کا چہرہ سرخ سا ہو گیا۔۔بس

نہیں چلا دو تھپڑ جڑ دے اسکے منہ پر۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے۔۔۔اسکے نزدیک گیا اور کھینچ کر اسے کھڑا کیا۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ اور ڈھنگ کے کپڑے پہنو" وہ ہلکی آواز میں بولا

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔وہاج مجھے درد ہو رہا ہے" رات جو ہاتھ اسنے موڑا تھا

۔۔۔اسکو اس وقت اسنے جکڑا ہوا تھا۔۔۔وہاج کی بات تو کوئی سن نہیں سکا تھا

البتہ مشال کے الفاظ سنے تھے سب نے سب ایکدم اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

" وہاج۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا ہاتھ چھوڑو بچی کا

داداجان۔۔۔غالبا میری بیوی ہے یہ اور مجھے جیسے میں چاہتا ہوں اسکو ٹریٹ

کرنے دیں" وہ بھڑک کر بولا۔۔اور۔۔مشال کو کھینچ کر۔۔۔وہ۔۔۔روم

میں لے گیا جبکہ مشال۔۔۔اپنے آپکو چھڑانے کی کوشش میں تھی۔۔

بہت غلط کیا ہے اپ نے۔۔بھائی صاحب۔۔جب۔بچے کا دل نہیں تھا۔۔
اس آوارہ لڑکی کو اسکے پلے باندھنے کا" وہاج کی مامی بولیں۔۔تو دادا جان نے
انھیں گھور کر دیکھا۔۔۔۔

مجھے اس گھر میں مشال کے بارے میں کوئی بھی فضول بات کوئی بھی بولتا ہوا
دیکھائی دیا۔۔یہ کوئی بھی ایسا لفظ جس سے میری بیٹی کا دل دکھے تو وہ یہاں
سے جا سکتا ہے" وہ سختی سے بول کر۔۔۔وہاں سے۔۔چلے گئے جبکہ۔۔۔
وہاج کی مامی تو انکے انداز پر اکھڑ گئی۔۔

چلو صدف بہت بے عزتی ہو گئی جب سے آئین ہیں بس تماشے ہی دیکھ رہے
ہیں"۔

جبکہ سب اب انھیں سمجھا رہے تھے روک رہے تھے کیونکہ۔۔۔
ولیمے کا فنکشن تو ابھی رہتا تھا۔۔۔

وہاج نے اسے بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔غصے سے دروازے کو۔۔۔لاک کیااور اسکی جانب دیکھتاوہ اسکیطرف بڑھا۔۔

سمجھتے کیاہو خود کو۔۔سب کے سامنے جو چاہو گے وہ کرو گے۔وہاج۔۔۔

صاحب میں تمھاری ملازمہ نہیں ہوں جو۔۔مجھے جانوروں کیطرح ٹریٹ۔۔

" کر رہے ہو

میری ملازمہ اگر تمھاری جگہ ہوتی تو خدا کی قسم اسے انسانوں کیطرح ٹریٹ کرتا۔۔ تمھاری اوقات ہی یہ ہی ہے کہ تمھیں ایسے ہی ٹریٹ کیا جائے

۔۔۔۔فلحال تم میرے نام سے بدقسمتی سے منسلک ہو چکی ہو تو۔۔ تمھارا حق بنتاہے کہ تم سکندر کے سامنے بھی جاو تو۔اپنے گریبان کو دوپٹے سے ڈھانپ کر رکھو" وہ دھاڑا تھا۔۔۔

کیوں میری مرضی میں جیسے مرضی" وہاج نے اسے گھسیٹا اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اور آئینے کے سامنے لا کر اسے۔اسکا حلیہ دیکھایا

مشال کی نگاہ اپنی گردن پر بنے سرخ نشانوں پر گئی۔۔

تمھارے اس بھوسے بھرے بھیجے میں کچھ سمجھ ارہی ہے اب" وہ غصے سے بھڑکا۔۔۔

مشال چپ سی ہو گئ۔۔۔۔

وہ بھی حیران تھی وہ تو ہمیشہ سے ایسے ہی جاتی تھی سب کے سامنے پھر سب ۔کیوں اسے ایسے دیکھ رہے ہیں۔۔۔

ساری میری عزت کو چکنا چور کر دو گی تم کیا کچھ سوچ رہے ہوں گے سب میرے بارے میں کہ سب کے سامنے میں۔۔تم پر بھڑکتا ہوں جبکہ اکیلے میں" وہ چپ ہوا۔مشال اسکے سامنے تو نہ مانتی مگر اندر سے اسے احساس ہو چکا تھا۔۔

اچھا اب یہ اتنی بھی بڑی بات نہیں نیکلس کے نشان ہیں یہ" وہ گھور کر بولی وہاج نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور خاموشی سے اسکی طرف قدم اٹھائے۔۔۔

مشال کو اسکی نظروں سے اچانک ہی الجھن محسوس ہوئ۔۔۔۔

تبھی وہ۔ پیچھے ہونے لگی۔۔۔

وہاج کے کانوں میں بڑی امی کے الفاظ گونج اٹھے اسکی آنکھوں میں دیکھا کرو وہ تم سے ڈر جاتی ہے۔۔۔۔

وہ اسکے کافی نزدیک اگیا۔ مشال کے لبوں پر تالے پڑ گئے۔۔۔

وہاج نے۔۔۔اسکی گردن پر بنے نشانوں میں سے ایک پر اپنی انگلی کی پور رکھی۔۔۔

تو۔۔۔مشال۔۔ سٹپٹا اٹھی ایکدم وہ پیچھے گیری تھی چیئر پر۔۔۔۔

ی۔۔۔یہ کیا۔۔ کر رہے ہیں آپ" وہ غصیلے لہجے میں بولی

سوچ رہا ہوں جو سب سمجھ رہے ہیں وہ کر ہی دوں۔ کم از کم خود کو تو تسلی رہے گی کہ کوئی غلط نہیں سمجھ رہا" وہ ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھتا اسپر جھک کر بولا۔۔۔

میں جان لے لوں گی" مشال دور ہوتی بھڑکی۔۔۔

فلحال تو۔۔میں تمھاری جان لے لوں گا اگر یہ نشان نہ چھپے اور تم ڈھنگ کے حلیے میں نہ آئ۔۔۔" وہ گھورنے لگا۔۔۔

دور ہو جائیں۔۔۔۔بلاوجہ شوہر بننے کی کوشش نہ کریں کر رہیں ہوں میں انھیں سیٹ " وہ بولی۔۔۔اور اسکے چوڑے سینے پر ہاتھ دھرتی۔۔۔اسے دور کرنے لگی۔۔وہاج۔۔دور ہو گیا۔۔۔مشال کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔وہ ایک پل کو۔۔ حیران ہوا تھا۔۔اور پھر۔۔۔ڈرامے سمجھ کر۔۔وہ اسکی وارڈروپ کیطرف بڑھا۔۔۔اور ڈریس نکال کر۔۔اسکے منہ پر پھینکا۔۔۔

تب اس کمرے سے نکلو گی جب یہ پہن لو گی۔۔اور اگر پھر بھی کوئ دقت ہے۔۔تو مجھے بھی یہ کام کرنے میں کوئ مسلہ نہیں " وہ جتاتی نظروں سے بول کر۔۔کمرے سے نکل کر باہر سے لاک کر گیا

مشال نے پاؤں پٹخے۔۔۔

ولیمے کی رسم ہو چکی تھی۔۔اور بارات کی نسبت یہ کافی خوش سلوبی سے ادا کی گئی تھی۔۔۔مشال نے اس فنکشن میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ڈالا تھا۔۔ اب وہ چپ کس لیے تھی اس بات کا تجسس تو خود وہاج کو بھی تھا نہ اسنے تیار ہونے پر کچھ کہا تھا۔۔نہ ہی کوئی اور بات کی تھی۔۔۔

جبکہ۔۔جب وہ رات میں روم میں آیا تھا تو۔۔اسنے ڈریس خود ہی چینج کیا ہوا تھا اور وہ۔۔صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

وائیٹ کلر کے کرتے شرٹ میں دوپٹے سے بے پرواہ۔۔وہ۔۔دولہے ہوئے چہرے سے وہاج۔۔کے لیے مشکل کھڑی کر رہی تھی۔۔۔مگر اسے اس چیز کا بلکل لحاظ اور احساس نہیں تھا البتہ وہاج اس سے۔۔بارہا نظر چراتا رہا تھا۔۔۔ کمرے میں اسکی موجودگی تنہائی اسکی خاموشی اسکا حسن وہاج کے اعصابوں پر بجنے لگا تھا۔۔وہ۔۔۔خود سے چیڑ چیڑا ہو رہا تھا کہ آخر اسے ہو کیا گیا ہے وہ اتنے بھی کمزور اعصاب کا نہیں تھا جتنا۔۔اس وقت خود کو محسوس کر رہا تھا

بار بار یہ خیال آرہا تھا کہ وہ اسکی بیوی ہے۔۔۔اور وہ اپنے رشتے کا حق اسپر جتا سکتا ہے۔۔ مگر اپنے نفس کے بارے میں وہ مزید لفظ نہیں سنے گا۔۔۔

تبھی اسنے خود پر کٹھن پھیرے بیٹھائے اور اسکو اگنور کر کے وہ۔۔۔واشروم میں چلا گیا۔۔۔اور جب وہ باہر آیا تو اسے امید تھی مشال۔۔۔لائٹس بند کر چکی ہو گی کیونکہ وہ صبح سے ہی چپ تھی۔۔۔

مگر۔۔۔وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔

یہ جو تم سفید بھوتنی کیطرح کمرے کے بیچم بیچ بیٹھی۔۔۔اپنے وعاض میں مصروف ہو لائٹس آف کر کے کرو۔۔۔۔" وہ اپنی اندر کی کیفیت کو چھپاتا ۔۔۔۔چیڑ کر بولا۔۔۔

مشال نے اسکی جانب نگاہ اٹھائی۔۔

یہ بھوتنی سے کیا مراد ہے آپکی۔۔۔میں آپ سے بات نہیں کر رہی آپ بلاوجہ مجھے چھیڑ رہے ہیں" وہ بھڑک اٹھی۔۔

میں تمھیں چھیڑ رہا ہوں" وہاج نے آنکھیں گھما کر اسکی جانب دیکھا مشال کو اسکی بات سمجھ آ گئی۔۔۔ گھور کر دیکھنے لگی

دل میں ٹھرکی کے لفظ سے نوازا جبکہ منہ پر وہ اسے کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

جس دن چھیڑ دیا نہ۔۔اس دن۔۔۔ کہہ بھی نہیں پاؤ گی منہ سے کچھ" وہ گھیری نظروں سے اسے گھورتا بولا جبکہ۔۔مشال اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرہ گویا اسے مکمل اگنور کیا ہوا۔۔۔دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر وہ اسکی جانب بڑھ رہی تھی وہاج۔۔۔کے لیے یہ لمحے۔۔۔ناقابل بیان تھے

۔۔جس طرح وہ اسکیطرف بڑھی۔۔۔

وہ۔۔اسے چھو لینے کو۔۔بے قرار سا خود کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے" مشال۔۔چند قدموں کے فاصلے پر رک گئی۔۔۔۔

اس کے قرب سے اٹھتی محسور کن۔۔خوشبو سے وہاج نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں۔

پہلے تو تم دوپٹہ لو اور وہیں صوفے پر جا کر بیٹھو سر پر سوار کیوں ہو گئی ہو" وہ غصے سے بولا۔۔کیونکہ اسکی برداشت سے وہ لڑکی باہر ہو رہی تھی۔۔۔

مشال نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ آپکی پرو بلم کیا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے آپکو۔۔۔مجھ سے الگ ہی کوئی تکلیف ہے۔۔مجھے نہیں لینا آتا دوپٹہ اور میں کیوں لوں" وہ بھڑکی۔۔۔۔

وہاج۔۔۔کے دل میں تو آیا۔۔۔اسے ایک نظارہ دیکھا ہی دے کہ۔۔آخر دوپٹہ لینے کی وجہ کیا ہوتی ہے۔۔۔

مگر۔۔۔وہ جواب میں کچھ نہیں کہہ سکا۔۔مشال اسے گھورتی رہی۔۔وہاج نے۔۔۔گھیرہ سانس بھرا

کیا مسلہ ہے" وہ بولا۔۔۔

مجھے موبائل چاہیے میرا سیل فون ٹوٹ گیا تھا" وہ۔۔بولی۔۔۔

وہاج نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔

کیا کروگی تم سیل فون کا" وہ جواب طلب ہوا۔۔

کیا کرتے ہیں لوگ سیل فون کا۔۔افکورس لوگوں سے کانٹیکٹ کرتے ہیں

۔۔۔" وہ بنا کچھ چھپائے بولی۔۔

کانٹیکٹ کیوں کرنا ہے تمھیں" وہاج کے انداز میں سختی در آئی

مجھے بھرین میں اپنے دوستوں سے بات کرنی ہے"۔۔

تاکہ وہ تمھیں بھاگنے میں مدد دے سکیں ایسا ہی ہے" وہ غصے سے اپنی جگہ

سے اٹھا مشال۔۔ایک قدم دور ہوئی۔۔۔

تھوڑا۔۔ ہچکچا اٹھی۔۔

ای۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" وہ بولی تو وہاج نے۔۔اسکا بازو اپنے ہاتھ کی

گرفت میں جکڑا۔۔

دیکھو۔۔مشال میں نہیں جانتا تم میرے اور اپنے رشتے کے بارے میں کیا

سوچے بیٹھی ہو۔۔ مگر ایک بات دھیان سے سنو۔۔۔میں فلحال ہمارے

رشتے پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ میں تمھیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں مگر میں رشتوں کو توڑنے کا قائل نہیں اگر ہم دونوں کی منظوری کے بنا یہ ہو چکا ہے تو۔۔۔کوشش کرو اسکو قبول کرنے کی۔۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" مشال ایکدم اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتی غصے سے بھڑکی۔۔

میں آپکے ساتھ رہنا نہیں چاہتی آپ نے دھوکے سے مجھ سے شادی کی آپ نے کہا بعد میں فیصلہ ہم دونوں کا ہو گا دادا جان کی وجہ سے میں نے اس رشتے پر حامی بھر لی اب آپکی نیت میں اگر فتور آگیا ہے تو میرا اس میں کوئی عمل دخل نہیں میں آپکے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی میں بھرین جانا چاہتی ہوں۔۔ اور یہ بات آپ شروع دن سے جانتے ہیں" وہ۔۔۔ غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہاج ہو بھی اسکے انداز پر تپ چڑھی

۔

کس کے پاس جاؤ گی تم بھرین میں کون بیٹھا ہے وہاں تمھارا۔۔" وہ اسکے بازو پھر سے جکڑتا بولا۔۔۔۔

میرے بابا ہیں وہاں میری مما ہیں وہاں آپ جیسے گھبری اور نفسیاتی لوگ نہیں ہیں جن سے مجھے شدید نفرت ہے "۔۔۔وہ چیخی تو۔۔نہ جانے وہاج کا ہاتھ کیسے اسپر اٹھ گیا اچانک مشال اپنے گال پر ہاتھ رکھے بیڈ پر گیری تھی

۔۔۔

آپ اپنی آواز کو نیچے رکھو تمھارے باپ کا ملازم نہیں ہوں جو تمھارا چیخنا چلانا سنو گا۔۔۔مجھے بھی تم سے محبت کا بخار نہیں چڑھا۔۔۔یہ بات تو اپنے دماغ سے نکال دو کہ اب تمھاری جان مجھ سے چھوٹے گی اور کہہ رہا ہوں میں آج بھی تمھیں۔۔اس رشتے کو قبول کرو بھلے تمھیں اپنی جان کا گلا گھونٹنا کیوں نہ پڑے۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا بولا۔۔۔۔۔

تماشے باز عورت "اسے ایک اور خطاب سے نوازتا وہ روم سے ہی نکل گیا۔۔

مشال پر پہلی بار کسی نے

ہاتھ اٹھایا۔۔۔ تھا۔۔۔اسکا چہرہ سن ہو گیا تھا۔۔۔اسکی آنکھ سے آنسو بہنے لگے۔۔۔اور وہ اپنا چہرہ چھپا کر رو دی۔۔۔۔

اسے وہاج کے ساتھ نہیں رہنا تھا وہ اس رشتے کو مر کر بھی قبول نہیں کرے گی وہ۔۔۔ بابا کے پاس جانا چاہتی تھی وہ اپنوں میں جانا چاہتی تھی اسے کوئ یہاں اپنا نہیں لگتا تھا۔۔۔

اسے شدید افسوس ہونے لگا تھا۔۔وہ اس چیز کا کبھی قائل نہیں تھا کہ۔۔۔ کسی عورت پر ہاتھ اٹھایا جاتا آج تک اپنی بہنوں کو اسنے۔۔۔ جھٹکا نہیں تھا ۔۔۔ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات تھی۔۔۔اور مشال پر بھی وہ کبھی ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا مگر اسکی بد تمیزی کو وہ مزید برداشت نہیں کر سکا اپنے رشتے کا حق شاید اسے اسپر جتا دینا چاہیے تھا جس سے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے بارے میں سوچتے۔۔۔ مگر یہ اسکے لیے بھی آسان نہیں

تھا کیونکہ مشال جیسی لڑکی اسکی بھی آئیڈیل نہیں تھی بلاشبہ وہ بے حد حسین تھی۔۔ مگر حسن سب چیز نہیں ہوتا۔۔اور۔۔وہ ویسے بھی۔۔ صورت سے زیادہ سیرت۔۔کا قائل تھا۔۔

مگر پھر بھی اسے بار بار مشال پر ہاتھ اٹھانے کا خیال دل میں کچوکے لگا رہا تھا

۔۔۔۔

۔۔۔۔

وہاج جب واپس کمرے میں لوٹا تو۔۔مشال روتے روتے شاید وہیں سو گئ تھی۔۔۔

اسنے اسکے اسی گال پر ہاتھ رکھا تو۔۔دل میں عجیب سی بات پیدا ہوئ تھی۔۔ جس سے گھبراتا وہ۔۔۔ہاتھ کھینچ گیا تھا۔۔اسے اپنا ہاتھ اٹھانا بہت برا لگا تھا ۔۔اور پہلی بار اسنے ایسی حرکت کی تھی جس پر وہ خود ہی شرمندہ تھا۔۔۔ جبکہ مشال کو بیڈ پر لیٹا کر۔۔وہ دوسری طرف خود لیٹ گیا۔۔۔ عجیب سا احساس بار بار ہو رہا تھا۔۔کہ آج اسکے ساتھ کوئ اور بھی اس بستر پر موجود ہے مگر اس وجود سے نگاہ چرا کر وہ کروٹ موڑ چکا تھا وہ جانتا تھا وہ مشال سے پہلے اٹھ جائے گا اور ہوا بھی ایسا ہی تھا وہ پہلے اٹھ کر اسپر کمبل درست کرتا۔۔ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ جبکہ اسکے چہرے کے نشان نے۔۔۔اسکو بہت شرمندہ کیا تھا اسکے پھولے پھولے گالوں پر نشان بڑا واضح تھا جبکہ وہ دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے سوتی ہوئ بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

وہاج نے۔۔ایک بار پھر اس سے نگاہ چرائ تھی اور وہ باہر آ گیا۔۔۔

اور سب سے پہلے ہی وہ آفس کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے ساتھ اسنے۔۔ایک نیو موبائل کا آرڈر بھی دے دیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اسنے ایسا کیوں کیا شاید تھپڑ کی شرمندگی اتارنے کے لیے

۔۔یہ کوئی اور وجہ تھی۔۔۔ مگر اسنے اسکی خواہش پوری کرنے کا سوچ لیا تھا

۔۔۔۔

اور یہ خواہش پوری کرتے ہوئے وہ خود بھی نگاہ چرا رہا تھا خود سے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑی امی۔۔اور چچی۔۔دونوں۔۔ہی پڑوس میں میلاد کے ختم پر گئیں تھیں

تائی جان کی صبح سے طبعیت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے روم سے نکلی

ہی نہیں تھیں مشال بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔ خیر اسے کسی نے کچھ کہا بھی

نہیں تھا اور نہ ہی کوئی کہتا تھا۔۔۔۔

ہانیہ اور نور کالج گئیں ہوئیں تھیں۔۔ جبکہ۔۔آہنگ۔۔آج کالج نہیں گئی

تھی ایسا نہیں تھا اسکی طبعیت خراب تھی بس اسکا دل نہیں کیا پھر صارم آج

جلدی چلا گیا تھا اور اسنے سختی سے روکا ہوا تھا کہ وہ۔۔بس میں نہیں جائے گی اگر وہ نہ چھوڑ پائے تو وہ چھٹی کر لے مگر وہ بس میں نہ جائے۔۔۔۔

اسکی وجہ یہ بھی تھی سکندر بھی آفس چلا گیا تھا تبھی وہ جا نہ سکی۔۔۔

داداجان بھی اپنے روم میں تھے۔۔وہ تھوڑی دیر انکے پاس بیٹھ کر۔۔چلی گئ تھی کیونکہ دوپہر ہو گئ تھی اور وہ سونا چاہتے تھے اسنے داداجان کے روم میں دیکھا وہ بھی سو رہیں تھیں مشال کے پاس جانے سے وہ گھبرا رہی تھی تبھی بکس کھول کر لاونج میں ہی بیٹھ گئ۔۔تھوڑی دیر ہی اسے۔۔کتابوں کا مطالعہ کرتے گزری تھی کہ التمش۔۔لاونج میں داخل ہوا۔۔دونوں کی نگاہ ایک دوسرے سے جا ٹکرائی۔۔التمش کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں جبکہ چہرہ بھی اترا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا اسے بخار ہو۔۔۔اسکی ناک بھی لال ہو رہی تھی۔۔

آہنگ بے اختیاری میں اپنی جگہ سے اٹھی مگر التمش اسے اگنور کر کے۔۔آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ اپنے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

آہنگ کو یقین ہو چلا وہ بیمار ہے۔۔۔ کیونکہ وہ لوگ آفس سے کبھی واپس نہیں آتے تھے اور اس وقت وہ واپس آیا تھا مطلب کچھ گڑبڑ تھی۔۔

وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔۔۔

اسے التمش کی فکر ہونے لگی تھی۔۔ بار بار دل میں خیال آیا کہ وہ جا کر اس سے پوچھے مگر۔۔ ہمت نہیں پڑ سکی پھر سوچا اسکے لیے کچھ بنا لے ابھی وہ اسی سوچ بچار میں تھی کہ التمش روم سے نکال اور سیدھا کچن میں چلا گیا۔۔ اسنے آہنگ کو دوبارہ اگنور کر دیا تھا کچن میں آکر اسنے اپنے لیے چائے بنائی آہنگ کو شدت سے شرمندگی ہوئی تھی۔۔ اسکو اسکا خیال رکھنا چاہیے تھا وہ اس سے کیسے بے پرواہ ہو چکی تھی۔۔

وہ۔۔ جلدی سے کچن میں آگئی۔۔۔ اور۔۔۔ آہستگی سے اسنے التمش کے ہاتھ سے۔۔ چائے کا مگ لے لیا۔۔۔

التمش نے کچھ نہیں کہا وہ کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

آہنگ نے چائے نکال کر۔۔۔کپ میں ڈالی اور ٹوسٹ بھی پلیٹ میں رکھے ۔۔۔۔وہ ابھی اسے دیتی کہ التمش نے خود ہی اٹھالی ٹرے اور۔۔اسکو کچھ کہے بناوہ۔۔دوبارہ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

وہ ٹرے اٹھانے کے لیے اسکے نزدیک جھکا تھا۔۔۔اسکے پرفیوم کی خوشبو کافی تیز تھی۔۔آہنگ کو جیسے احساس ہوا اسے فلواسی وجہ سے۔۔تیز ہو رہا ہے کہ آنکھوں کی سرخی بڑھ رہی ہے کیونکہ یہ خوشبو اسے ڈسٹرب کر رہی ہے

۔۔۔۔

مگر وہ تو کچھ سنے بنا ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔آہنگ نے۔۔جلدی سے پین چھوڑ دیا کبھی اسکی گھبراہٹ کے سبب پین زمین بوس ہوتا۔۔۔

وہ پریشانی میں مبتلا تھی جانا چاہتی تھی اسکے کمرے میں میں مگر شرم جھجھک آڑے آرہی تھی مگر اس وقت تو کوئی بھی نہیں تھا جو اسے دیکھتا چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی وہ دل کی گھبراہٹ کو بمشکل تمام قابو کرتی اسکے کمرے کے دروازے تک پہنچ ہی گئی اُسنے آہستگی سے دروازے پر ہاتھ رکھا دروازہ

کھلتا چلا گیا جیسے وہ بھی اسکا منتظر ہو۔۔وہ جانتا ہو وہ آئے گی تبھی اسنے دروازہ کھلا چھوڑا تھا۔۔۔

آہنگ کے قدم اسکی نظروں سے من من بھر کے ہونے لگے۔۔وہ پھر بھی ہمت کرتی روم میں آئی اور۔۔۔دروازے کو کانپتے ہاتھوں سے اسنے بند کیا ۔۔اسکی سانسیں اس عمل سے پھولنے لگیں تھیں۔۔۔التمش کی تپش زدہ نظریں اسی پر تھیں۔۔وہ مڑی تو نگاہ جھکی جھکی تھی۔۔۔

اسنے۔۔کیبن سے دوائی نکالی تھی مٹھی میں دوائی دبائے وہ اسکی جانب قدم بڑھانے لگی التمش کپ ہاتھ میں تھامے اسے سر سے پیر تک دیکھتا رہا۔۔۔

یہ۔۔دوائی لے لیں" وہ بولی۔۔۔

التمش نے کوئی جواب نہیں دیا آہنگ نے جھجھکتی نظریں اوپر اٹھائیں۔۔

تو تمھیں یاد بھی ہے میں کون ہوں" وہ طنزیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آہنگ کی پلکیں پھر سے جھک گئیں۔۔۔

می۔۔میں کیوں بھولوں گی" وہ بولی لہجے میں کپکپاہٹ واضح تھی التمش نے کپ دوبارہ ٹیبل پر رکھااور اپنے تپتے ہوئے ہاتھ سے اسکی کلالی جکڑلی۔۔۔

آہنگ نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

تو مجھ سے اتنادور رہنے کا مقصد کیاہے تمھارا۔۔۔ تمھارے بھائ کا تم پر کتنا اختیار ہے۔۔۔جو میرا نہیں ہے۔۔تم میری حیثیت جانتی ہو۔" وہ کافی بھڑکا ہوا تھا۔۔آہنگ سے نگاہ نہیں مل رہی تھی۔۔۔

آپ۔۔کیاہو گیاہے آپ کو" وہ بولی۔۔

پاگل ہو گیاہوں میں۔۔اوراصل پاگل مجھے تم کر رہی ہو۔۔۔۔"اسنے اسکی کلائی جھٹک دی۔

آہنگ سر جھکا گئ۔۔۔۔

آ۔۔ایم سوری" وہ بھیگی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ کچھ شرمندہ بھی تھی التمش نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور میں تمھیں معاف نہ کروں تو ساری زندگی اسی کمرے میں بیٹھی رہو گی"
وہ بولا جبکہ گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔
آہنگ کی پلکیں جھکنے لگی
نہیں بیٹھو گی نہ۔۔۔۔کیونکہ تمھارے نزدیک میری حیثیت کچھ بھی نہیں
""""ایسا نہیں ہے" وہ فورا بولی بخار کی وجہ سے وہ۔۔ایک پل میں چیڑ چیڑا ہو
رہا تھا۔۔۔۔
نظر مجھے آرہا ہے کیا ہے" وہ سر جھٹک کر دوبارہ چائے پینے لگا۔۔۔
آہنگ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوئی اور پھر جھجھکتے ہوئے اسے دیکھنے لگی
۔۔۔
آپ آپ شرٹ چینج کر لیں۔۔۔بہت تیز خوشبو کی وجہ سے۔۔۔آپکو فلو
ڈسٹرب کرے گا" آہنگ بولی اور نظروں کو اسکیطرف اٹھایا۔۔

التمش نے آخری گھونٹ چائے کا بھرا اور۔۔۔بے نیازی سے۔۔وہ تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گیا جبکہ۔۔۔آہنگ ایکدم کھڑی ہوتی کہ التمش۔۔نے اس کی کلائی پکڑ کر دوبارہ کھینچ کر اسے اپنے نزدیک بیٹھالیا۔۔۔

آہنگ۔۔۔نے بیڈ شیٹ سختی سے مٹھیوں میں جکڑلی۔۔۔

مجھے تم ڈسٹرب کرتی ہو۔۔۔۔یہ سب چیزیں مجھ پر اثرانداز نہیں ہوں گی میں تمھیں بس اسی وقت معاف کر رہا ہوں۔۔۔جب تم۔۔۔مجھ سے محبت کرو گی۔۔میری محبت کو اہمیت دو گی۔۔۔

تم مجھ سے بہت مظبوط رشتے میں بندھی ہو میرا تم پر حق ہے اور تمھارا بھی اس سے پہلے کوئی اور مجھ پر حق جمائے۔۔مجھے تمھارا حق خود پر چاہیے اور اگر میرے حقوق میں تاخیر ہوئی تو۔۔میں راتوں رات رخصتی کروالوں گا" وہ مسکراہٹ دباتا اسکی گھبراہٹ سے بھرپور چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

آہنگ دانتوں تلے لب کاٹنے لگی جبکہ التمش۔۔۔اسکے خوبصورت چہرے کو بہت محبت سے دیکھ رہا تھا

وہ خاموش سی رہ گئی تھی۔۔

" آپ پلیز چینج کر لیں

پلیز آپ کر دیں" التمش بولا تو۔۔۔آہنگ کے چہرے کے رنگ سے

اڑنے لگے وہ ایکدم اٹھی۔۔۔۔

تو۔۔گھبراہٹ کے مارے ہاتھ کپ سے لگا اور کپ۔۔زمین پر گیر گیا۔۔۔

جیسے۔۔وہ۔۔بے حد شرمندگی سے دیکھ رہی تھی جبکہ التمش کا قہقہہ ابھرا

جس دن میرے قبضے میں ہو گی میں تمھیں کچھ توڑنے نہیں دوں گا" وہ

ایکدم اسکا ہاتھ کھینچتا اٹھتے ہوئے اسکے کان کے نزدیک بولا۔۔تو آہنگ نے

اپنا بازو چھڑانا چاہا۔۔۔

پلیز التمش" وہ جلدی سے اٹھنا چاہتی تھی۔۔۔

کہ دروازہ اچانک کھلا اور مشال سامنے کھڑی تھی آہنگ تو کانپ ہی گئی۔۔

ہائے گائیز" جبکہ مشال کو گویا کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

غالبادروازہ بجاکر آناچاہیے تھامحترمہ "التمش نے آہنگ کاہاتھ نہیں چھوڑاتھا

۔۔

تم رومینس بعد میں کرنا۔۔۔مجھے آہنگ سے۔۔۔ناشتہ بنواناہے "وہ آہنگ کاہاتھ تھام کر بولی

آہنگ سر ہلاتی پھر اٹھنے لگی مگر نہیں التمش نے اسکی ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔

اپنے شوہر سے کہووہ تمھیں ملازمہ رکھ دے میری بیوی تمھیں نظر نہیں آ رہا۔۔اس وقت۔۔اپنے شوہر کے۔۔ساتھ ہے "التمش آنکھیں نکال کر بولا

توآہنگ نے اسے گھوراوردوسری طرف مشال نے سر ہلایا۔۔

ٹھیک ہے میں داداجان سے جاکر کہتی ہوں یہ ہی سب "وہ سنجیدگی سے بولی

توآہنگ نے ایک جھٹکے سے التمش سے ہاتھ چھڑایاجبکہ دوسری طرف التمش بھی سیدھاہوگیاان دونوں کی عجلت دیکھ کر۔۔۔

مشال نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔اسے بے ساختہ ہی ہنسی آگئی تھی جبکہ اسکا موڈ نہیں تھا۔۔۔

میں چلتی ہوں آپکے ساتھ "آہنگ نے مشال کو گھبراتے چہرے سے دیکھا تو مشال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جتاتی نظر التمش پر ڈالی جو کہ ۔۔۔گھیرہ سانس بھر گیا اور وہ دونوں باہر نکل گئیں۔۔

آہنگ اور مشال کچن میں آگئیں۔۔۔

آہنگ بار بار مشال کے چہرے کیطرف دیکھ رہی تھی جہاں اسکے الٹے گال پر دون

انگلیوں کے نشان تھے۔۔مشال پہلے تو۔۔۔بریڈ پر جیم لگانے میں مصروف تھی تبھی آہنگ کی نظروں کو محسوس نہیں کر سکی اور جیسے ہی نگاہ اسپر اٹھی تو ۔۔آہنگ نے فورا نگاہ چرالی۔۔کیونکہ وہ خود نہیں جانتی تھی۔۔یہ دو نیل کے نشان کس چیز کے ہیں مگر یہ حقیقت تھی۔۔یہ نشان اسکے حسن پر سج نہیں رہے تھے۔۔۔

آہنگ اسکے لیے۔۔کافی بنانے لگی۔۔ گویا۔۔ایسے واضح کرنے لگی کہ اسنے تو ۔۔دیکھا ہی نہیں

تمھارے بھائی نے مجھے رات تھپڑ مارا ہے میرے گال پر۔۔یہ اسکے نشان ہیں_ "مشال کے بے دھڑک کہنے پر آہنگ۔۔کی آنکھیں پھیل گئیں اور اسکے ہاتھ سے کپ چھوٹ کر ایکدم کیبنٹ پر گرا۔۔ تبھی اسنے کپ تھام لیا ورنہ۔۔نقصان تو اسکی پہچان بنتے جا رہے تھے۔۔۔

وہ حیرانگی سے۔۔مشال کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہوا۔۔ تمھیں لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں "مشال کا لہجہ سپاٹ تھا۔۔

آہنگ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

ن۔۔ نہیں میں۔۔وہاج بھائی نے ایسا کیا ہے۔۔"آہنگ کی آنکھیں بھیگنے لگی۔۔مشال کو اپنا آپ چھوڑ کر اسپر ترس آنے لگا۔۔اسنے اسکا شانہ سہلایا

۔۔۔

وہ مدہم سا مسکرادی۔۔۔

ڈونٹ وری ٹیک اٹ ایزی۔۔۔۔"" مگر وہ ایسے نہیں ہیں انھوں نے کبھی ہمیں ڈانٹا تک نہیں یہ الگ بات ہے کہ ہم تینوں ان سے ڈرتی تھیں۔۔ کیونکہ۔۔انکے رولز بہت سخت تھے۔۔۔ مگر کبھی انھوں نے۔۔۔ایسا ہمارے سامنے کوئی عمل نہیں کیا تھا" آہنگ اسے بتانے لگی کہ وہاج درحقیقت ایسا نہیں ہے۔۔۔

مشال نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

چلو شکر مناؤ کے تمھارا التمش ایسا نہیں ہے۔۔۔"مشال نے بریڈ کو کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آہنگ تو چپ سی رہ گئی اُسے تو لگتا تھا وہاج بھائی ایسا نہیں ہے یہاں تک انکے گھر میں تو کبھی کسی نے کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔

کتنا خوف آتا ہے کہ جب مرد عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے" آہنگ اپنے ہی خیالات میں مگن ہو گئی تھی۔۔مشال۔۔۔نے خود ہی کافی ڈالی۔۔

کیا تم کھانے میں کچھ نہیں بناؤ گی"۔۔اسنے پوچھا تو۔۔۔آہنگ نے چونک کر اس کیطرف دیکھا۔۔۔

بناؤ گی آپ بتائیں کیا کھائیں گی" وہ جلدی سے بولی۔۔۔

ام فرائیڈ رائس۔۔۔" وہ شوق سے بولی۔۔۔

اوکے "آہنگ نے جلدی سے اسکی بات مان لی جبکہ مشال کافی کا مگ لے کر وہیں چیئر کھینچ کر بیٹھ گئ۔۔۔

دوسری طرف آہنگ کھانا بنانے کی تیاری کر رہی تھی تبھی باہر سے نور اور ہانیہ کی آواز آنے لگی وہ سلام کر کے پہلے کچن میں ہی آ رہیں تھیں۔۔۔

ارے آج کھانا میری بھابھی بنا رہیں ہیں "نور تو جوش سے مشال کیطرف بڑھی

جبکہ ہانیہ نے ان دونوں کو خاموشی سے دیکھا تھا۔۔پتہ نہیں کیوں ہانیہ آہنگ سے اکھڑنے لگی تھی۔۔اس بات کا آہنگ کو تو بلکل علم نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ ہانیہ کے ساتھ ویسی ہی تھی جیسی پہلے تھی۔۔۔

خیال سے کھانا کبھی زہر ڈال کر کھلا دے" ہانیہ نے بیگ پھینکتے ہوئے کہا
خاص کر تمھارے کھانے میں ملاؤ گی۔۔تو تم زرا بچ کر رہنا" مشال نے دو با
دو جواب دیا
تمھیں لگتا ہے عزت راس نہیں آتی۔۔۔۔کیسے بھائی سب کے سامنے
تمھیں گھسیٹ کر کمرے میں لے گئے تھے اگر میں نے شکایت لگا دی تو سب
کے سامنے پیٹو گی"۔۔۔ہانیہ نے سر جھٹک کر۔۔بہت حقیر لہجے میں کہا
مشال کے تو سر پر جا کر بھجی جبکہ آہنگ اور نور ہانیہ کو حیرانگی سے دیکھنے لگی
اس سے پہلے مشال کچھ کہتی۔۔۔کہ آہنگ بیچ میں بولی
ہانیہ یہ تم کیسے بات کرتی ہو۔۔مشال بھابھی سے۔۔۔وہ اگر ہمارے جتنی
ہیں تو رشتے میں اب ہم سب میں بڑی ہیں۔۔۔""اور ہیلو بیبی مجھے لیکچر مت
دو سمجھی ہو۔۔۔۔نہ مجھے تمھارے لیکچرز کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔"ہانیہ
نے غصے سے کہا۔۔۔آہنگ شاکڈ تھی۔۔۔۔
نور بھی۔۔۔جبکہ مشال نے کپ ٹیبل پر رکھا۔۔۔اور کچن سے باہر آ گئی۔۔۔

تم بکواس کرنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر رکھو۔۔میں تمھیں اور تمھارے بھائی کو الٹا ٹانگ دوں گی۔۔۔اور۔۔۔۔زیادہ اپنے بھائی پر اترانے کی ضرورت نہیں۔۔میری تو کوئی عزت ہے ہی نہیں اسکی عزت بھی دو کوڑی کی کر دو گی۔۔۔۔۔اور تمھاری بھی"۔۔

تم گھٹیا لڑکی"۔

ہانیہ "وہاج کی دھاڑ پر ہانیہ تو سہم ہی گئی مشال نے البتہ سرخ چہرے سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔تھا۔۔۔وہاج نے آگے پیچھے کی کوئی بات نہیں سنی تھی البتہ مشال کے الفاظ سارے سن لیے تھے۔۔اسکے چہرے سے لہو چھلکنے کو تھا اسکے ہاتھ میں مشال کا نیا موبائل تھا۔

آج کے بعد میں دیکھوں نہ تمھیں تم نے اس سے بات کی ہو" وہاج نے مشال کا نام لینا بھی پسند نہیں کیا تھا۔۔۔۔

آپ نے ساری میری باتیں سنی ہیں اسکی بات نہیں سنی" مشال ایکدم بولی ۔۔تو وہاج نے۔۔۔سرد نظروں سے اسکی جانب دیکھا

میں نے تم سے بات نہیں کی۔۔۔اپنی بہن سے بات کر رہا ہوں میں" وہ ایسے بولا تھا کہ۔۔کوئ بھی مشال کی جگہ ہوتا اپنی بے عزتی پر مر مٹتا جن نظروں سے وہ مشال کے الفاظ میں مشال کو۔۔۔۔پھنساتا۔۔دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔مشال چپ ہو گئ۔۔۔

جبکہ وہاج نے ہانیہ کے شانے پر بازو پھیلایا۔۔۔۔

نور ادھر آؤ" اسنے مڑ کر نور کو پکارہ۔۔نور بھی اسکے پاس چلی گئ۔۔۔دونوں بہنوں کے شانوں پر بازو رکھے وہ انکے کمرے کیطرف چل رہا تھا۔۔

بھیا۔۔۔ہانیہ آپی نے پہلے """ششش

نور کو گھورتے ہوئے وہ ٹوک گیا مشال کی بات اسکے اعصاب پر جیسے سخت چٹان کیطرح پڑی تھی کہ اگر اس وقت کوئ مشال کا نام بھی لیتا وہ اسکا لہو لہان کر دیتا۔۔۔۔

مشال اور آہنگ وہیں کھڑی رہ گئیں جبکہ وہ ان دونوں کو سمجھا رہا تھا کہ وہ دونوں آج کے بعد مشال سے بات نہیں کریں گی۔۔۔اور۔۔۔نہ ہی۔۔

کسی بھی بحث میں حصہ لیں گی جو بولتا ہے وہ بولتا رہے۔۔وہ بس اپنی پڑھائی پر توجہ دیں انکے ذہن ابھی چھوٹے ہیں اور ان باتوں پر توجہ دینا اور کسی بھی غیر ضروری شخص سے بحث کرنا انکے لائق نہیں۔۔۔۔

مشال اسکی بہنوں کو اسکا سمجھانا سن رہی تھی آہنگ۔۔۔ کنفیوز سی کھڑی تھی جبکہ مشال کی آنکھیں نہ جانے کیوں بھیگ گئیں وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔

ویسے ہی۔۔چیئر کھینچ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔آہنگ نے پہلی بار اسکی آنکھ سے آنسو گیرتا دیکھا تھا۔۔۔اسے بہت دکھ ہوا تھا یہ غلطی ہانیہ کی تھی۔۔اسنے۔۔مشال سے پہلے پنگا لیا تھا۔ جان بوجھ کر ایسی بات کہی تھی کہ وہ اکھڑتی۔۔۔

وہ کچن میں چلی گئ جبکہ مشال نے اپنے آنسو صاف کیے اور۔۔ سکون سے کافی پینے لگی۔۔۔۔

اسے بھی اسکی بہنوں سے کوئ مطلب نہیں تھا مگر وہ اسکی بات سن سکتا تھا مگر وہ کیوں سنتا اسکے لئے وہ عزیز تھے وہ انکی سن رہا تھا۔۔۔۔

مشال نے۔۔۔خود کو خود ہی سمجھایا تھا کہ وہ اسکے لیے اہم نہیں جو وہ آنسو بہائے۔۔ تبھی وہ سکون سے کھانے لگی۔۔ہاتھوں میں بندھے بینڈ سے اسنے اپنے بالوں میں اونچی کر کے پونی ٹیل بنالی تھی اسکے ہاتھ میں جو موبائل تھا وہ بھی وہ ساتھ لے گیا تھا۔۔۔۔

وہاج نے ہانیہ اور نور کو سمجھا دیا تھا ہانیہ کے چہرے پر ایک تسکین بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔جبکہ نور بار بار۔۔۔اسے بتانا چاہ رہی تھی کہ۔۔اگر مشال نے غلط بات کی تھی تو اسے اکسانے والی ہانیہ تھی۔۔ مگر وہ سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔کافی وقت بعد وہ اپنی بہنوں کے پاس بیٹھا تھا اسکا چہرہ سرخ تھا۔۔ہانیہ البتہ پر سکون تھی اچھا ہوا تھا مشال کی عزت ہوئی تھی بلکہ وہ تو۔۔۔۔اور بھی۔۔۔کرا دینا چاہتی تھی۔۔وہ اتنی ہی بری لگتی تھی اسے۔۔

ہانیہ نے شانے آچکا دیے اور وہاج سے اس موبائل کے بارے میں پوچھنے لگی بھائی کیا آپ نیو سیل لائے ہیں" وہ پوچھنے لگی۔۔۔وہاج نے اس ڈبے کیطرف دیکھا۔۔۔۔۔

بولا کچھ نہیں۔۔۔

جب وہ کچھ نہیں بولا تو ہانیہ کی اگلی بات کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔

اب ریسٹ کرو دونوں "اسنے کہا اور مسکرا کر اٹھا۔۔۔۔

وہ دونوں سر ہلا گئیں وہاج جیسے ہی باہر نکلا۔۔نور نے ہانیہ کیطرف دیکھا۔۔

دیکھا تم نے کیسے سیدھا کرایا ہے میں نے اسے۔۔"ہانیہ فخر سے بولی نور نے

البتہ۔۔شدید غصے سے۔۔۔اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اور اٹھ کر واشروم میں چلی گئی اُسے ہانیہ سخت بری لگ رہی تھی۔۔۔

وہاج باہر آیا۔۔۔ تبھی مما بھی اپنے روم سے باہر نکلی ورنہ وہ اس وقت مشال

سے اسکے بولے گئے ایک ایک لفظ کا حساب لیتا۔۔۔

ارے تم اس وقت "ممانے کہا

ایکچلی میری ایک فائل رہ گئی تھی۔۔پھر آپکی بدتمیز بہو کے لیے موبائل لیا تھا

دے دیجیے گا۔۔اسے۔۔۔

اسنے اپنی ماں کے ہاتھ میں موبائل کا ڈبہ دے دیا۔۔۔اور اپنے روم کیطرف بڑھا جہاں سے اسنے فائل لینی تھی۔۔۔

جب تم لائے ہو تو دینا بھی خود" انھوں نے باقی بات کو اگنور کر کے خوشگوار حیرت سے۔۔اسکیطرف دیکھا کے وہ۔۔۔موبائل لایا تھا۔۔۔۔مشال کے لیے۔۔

مما" وہ عاجز سا آیا جبکہ وہ شانے اچکا کر۔۔وہاں سے آگے چلی گئیں۔۔۔

وہاج اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

روم کی حالت ابتر تھی۔۔ساری بیڈ شیٹ خراب تھی۔۔۔جبکہ بلنکیٹ بھی زمین میں پڑا تھا۔۔اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

اور۔۔۔اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو قابو میں کرتا وہ فائل ڈھونڈنے لگا۔۔۔

دوسری طرف۔۔۔مشال نے کپ کچن میں رکھا۔۔

بیٹا۔۔تم اکیلی بنا رہی ہو۔۔۔مجھے اٹھا دیتی بھابھی ابھی آئی نہیں"۔۔انھوں نے آہنگ سے پوچھا تو۔۔آہنگ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

مشال وہیں بیٹھی تھی۔۔۔جبکہ انکی کوشش تھی مشال روم میں آیئے۔۔
تاکہ وہ خوش ہو کہ وہاج اسکے لیے تحفہ لایا ہے۔۔۔
جبکہ یہ انکی اس وقت کی سب سے بڑی بھول تھی۔۔۔
جب مشال وہاں سے نہیں اٹھی تو انھوں نے مشال کی جانب دیکھا وہ خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔
بیٹا آپ روم میں جا کر فریش ہو جائیں۔۔۔۔"وہ مدھم سا مسکرائی
بعد میں ہو جاؤں گی"مشال نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔
نہیں وہ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ شاید بھابھی کے ساتھ پڑوس کی کوئی خاتون آجائے تو اچھا نہیں لگتا۔۔کہ آپ رف سے حلیے میں "وہ۔۔زرا احتیاط سے بول رہیں تھیں کہ کوئی بات بری نہ لگ جائے مشال اور آہنگ کی نظر ٹکرائی اور مشال بنا کچھ بولے وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔
اسکا بلکل دل نہیں تھا روم میں جانے کا کم از کم وہ اس آدمی کی شکل فلحال دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر پھر بھی وہ روم میں آگئی۔۔۔

وہاج روم میں فائل ڈھونڈ رہا تھا۔۔مشال کے آنے پر اسکیطرف دیکھا۔۔۔
اور۔۔۔مشال نے۔۔ بلکل توجہ نہیں دی۔۔۔جبکہ وہاج ٹیبل کے پاس سے
ہٹااور اسکے سامنے آیا۔۔۔۔

اچانک ہی اسنے مشال کا بازو اپنی گرفت میں جکڑ لیا۔۔

کیا بکواس کر رہی تھی تم ہانیہ سے۔۔تم میری اور میری بہن کی عزت دو
کوڑی کی کرو گی۔۔میری بہن کی۔۔۔۔ہاں۔۔۔"وہ بے حد غصے سے
چیخا۔۔۔۔

آپکی بہن نے خود بکواس کی تھی۔۔پہلے وہ نہایت بدماغ لڑکی ہے اسے سکون
نہیں۔۔۔جب میں نے """مشال تم ہانیہ کے بارے میں اب ایک لفظ نہیں
بولو گی" وہاج غصے سے اسکا چہرہ جکڑتا بولا۔

مشال نے اسکی طرف دیکھا اور۔۔وہ بھی غصے سے بپھر گئی وہاج کو دور دھکیلا
۔۔۔۔

کیا پرو بلم ہے آپکے ساتھ۔۔۔

میرا پروبلم تم ہو۔۔۔تم آوارہ لڑکی تم ہو میرا مسلہ آخر میں نے دادا جان کی بات مانی ہی کیوں۔۔۔۔میرا اسٹینڈرڈ تم نہیں تھی" وہاج نے مارے غصے کے ٹیبل پر لات ماری

مشال اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔۔جبکہ اندر سے وہ اسکے انداز پر سہمی ضرور تھی۔۔۔

تو مجھے بھیج دیں۔۔۔مجھے بھی آپکے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔" وہاج کی غصے سے سرخ ہوتی نظروں میں دیکھتی وہ بولی۔۔۔

وہاج ہنس دیا

۔۔تاکہ۔۔جس عاشق کے ساتھ مل کر تم میری عزت دو کوڑی کی کرو گی ۔۔بھاگ جاؤ۔۔۔" وہ اسے زچ کرتا بولا۔۔۔۔جبکہ۔۔۔مشال کا بس نہیں چل منہ نوچ لے اسکا۔۔۔۔

تو مشال بی بی تمھارا وہم ہے۔۔۔میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا کیونکہ اب یہ میری ضد ہے" اسکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔۔وہ جتایا گیا تھا۔۔۔

مشال پھر بھی خاموش کھڑی رہی۔۔۔۔

جبکہ وہاج۔۔۔اسے گھورتا وہاں سے نکالنے لگا کہ رکا

کمرے کا حلیہ درست کرو یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔کوئی چڑیا گھر نہیں۔۔اور یہ لے لینا بھلائی کرنے کی کوشش کی تھی میں نے مگر تم اس قابل نہیں نکلی" وہ بول کر۔۔۔موبائل کیطرف اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ مشال نے۔۔۔غصے سے بھڑکتے پاگل ہوتے ہوئے۔۔ڈریسنگ ٹیبل کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر پھینک کر ماری تھی یہ پرواہ کیے بنا کہ وہ کس کی ہیں

۔۔۔۔

جبکہ باہر وہ۔۔بنا کسی کیطرف دیکھے نکل گیا۔۔۔تائی امی پچھتا رہیں تھیں کہ آخر انھوں نے اسے کیوں۔۔۔بھیجا جبکہ اہنگ سہم گئی تھی اسے اب مشال ۔۔۔۔بے قصور لگنے لگی تھی۔۔۔اور اسے دکھ رہا تھا اسے پینیک کیا جا رہا تھا

۔۔۔

۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی تادیر وہ روتی رہی تھی۔۔۔رونا اسے اس بات پر نہیں آرہا تھا کہ وہاج اسکے ساتھ کیا کر رہا تھا اسے اس بات پر آرہا تھا ۔۔کہ وہ اتنی بے عزتی برداشت ہی کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔اسے یہاں سے چلے جانا چاہیے تھا۔۔۔اور تبھی اسنے ایک بار پھر اپنی عزت نفس کو۔۔۔ قدموں تلے روند کر۔۔اسنے۔۔۔موبائل کو اون کیا اور۔۔۔اسے۔۔ مارک کا نمبر یاد تھا آئی ڈی سمیت۔۔اسنے۔۔جلدی سے مارک سے سب سے پہلے رابطہ کیا تھا اور اسے۔۔اسکے اکاؤنٹ میں پیسے بھیجنے کا کہا تا کہ۔۔وہ

۔۔۔

اپنا پاسپورٹ بنوا سکے۔۔

مارک نے۔۔حامی بھر لی تھی بلکہ اسنے ان لوگوں کا بھی بتایا جو اسکا کام جلد کروادیں گے۔۔۔۔

مشال اسکی مشکور تھی اپنے مستقبل سے انجان۔۔۔

سکندر نے کئی بار سوچا کے وہ نہال کے پاس واپس جائے۔۔اور اسے۔۔غلط فہمی سے آزاد کر کے جوب پر رکھے کیونکہ انکے گھر کے حالات اور جس طرح اسکے بابا نے التجا کی تھی اسکی آنکھوں سے چاہنے کے باوجود نہیں نکل سکے تھے تبھی وہاج کو آفس میں نہ پا کر اسنے۔۔آفس سے نکلنے کا سوچا التمش بھی طبعیت خراب ہونے کی وجہ سے جا چکا تھا اور دوسری طرف صارم اپنے کام میں مکمل مگن تھا۔۔ تبھی کسی کی اسکی طرف توجہ نہیں تھی۔۔اور وہ اپنی بائیک کی چابی لے کر۔۔۔آفس سے نکلا۔۔۔۔

اور اسکی راہ۔۔۔نہال کے گھر کیطرف تھی۔۔۔

وہ بیس منٹ کا سفر طے کر کے اس بستی میں پہنچا تھا جہاں اسکی ہیوی بائیک کی آواز سے۔۔محلے کے لوگ رک رک کر دیکھنے لگے تھے

جبکہ سکندر کی توجہ۔۔اندر سے اٹھتے شور کیطرف تھی جس گھر کے سامنے اسنے گاڑی روکی تھی وہ بائیک سے اتر کر۔۔اندر کی جانب بڑھا تو۔۔اندر کافی

زیادہ مرد موجود تھے جبکہ۔۔۔نہال کے والد ایک طرف بیٹھے سر پکڑے رو رہے تھے جبکہ انکا وجود کانپ رہا تھا وہ پریشانی سے۔۔انکیطرف بڑھا۔۔

سب ٹھیک ہے کیا ہوا ہے اسنے پوچھا تو۔۔۔انھوں نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے

میری بیٹی بیٹا میری بیٹی کو بچالو وہ درندہ اسے نوچ کھائے گا۔۔وہ میری وجہ سے موت کو گلے لگا رہی ہے

بس اتنا کہنا تھا سکندر آگے سنے بنا۔۔اندر بھاگا وہاں ایک ہی کمرہ تھا۔۔

نہال سکڑی سیمٹی۔۔بیٹھی تھی آنکھوں سے آنسوں کی لڑی بندھی ہوئی تھی۔۔جبکہ۔۔اسکے ساتھ ایک موٹا سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا تھا جس نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔اور سفید ہاتھ اس سیاہ ہاتھ میں اس وقت سکندر کو کتنا برا لگا تھا کوئی اس سے پوچھتا

وہاں اور بھی مرد تھے تقریبا وہ چھوڑا سا کمرہ بھرا کھڑا تھا۔۔۔

مردوں سے۔۔۔اور مولوی نکاح کروا رہا تھا۔۔۔

سکندر بنا کسی۔۔لحاظ کے۔۔سیدھا قاسم تک پہنچا اور کھینچ کر اسے۔۔نہال سے دور کرتا وہ اسے صوفے سے نیچے پھینک چکا تھا۔۔۔

وہاں قہقہے رک گئے

نہال نے نگاہ اٹھا کر۔۔سکندر کیطرف دیکھا۔

نہال نے نگاہ اٹھا کر سکندر کیطرف دیکھا اسکی نظریں سپاٹ تھیں اسنے نہال کو کوئی ریسپونس نہیں دیا تھا اسنے پلٹ کر دیکھا بابا بھی حونک چہرے سے دوڑتے ہوئے آئے تھے۔۔۔وہ دروازے میں کھڑے تھے وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔سکندر اسکے آگے کھڑا ہو گیا۔۔۔

کون ہے بے تو" قاسم اپنی بے عزتی پر بل کھاتا اٹھا اور۔۔سکندر کو گھور کر دیکھنے لگا

میں کوئ بھی ہوں تم کون ہو اور کیا ہو رہا ہے یہ "سکندر نے اسکی جانب دیکھا

۔۔ جبکہ۔۔۔اس وقت اسے شدید غصہ چڑھا ہوا تھا اور۔۔۔

اسکی ایک بڑی عادت یہ تھی کہ وہ غصے میں ہر غلط کام کر جاتا تھا بعد کے نتائج

کی پرواہ کیے بنا۔۔۔

سکندر قاسم کا منہ رنگ دینا چاہتا تھا اس وقت کے وہ کیسے اتنا۔۔ بڑا۔۔۔

نہال تو گویا اسکی بیٹی کی عمر کی تھی۔۔۔

اس سے شادی رچا رہا تھا

تجھے نظر نہیں آ رہا میں نکاح کر رہا ہوں اور یہ میری کزن ہے۔۔میرے چچا

کی لڑکی تو کس خوشی میں یہاں پر ہے کون ہے تو" قاسم نے سکندر کا بات

کرتے کرتے جھپٹ کر گریبان جکڑ لیا۔۔۔

سکندر نے ایک نظر گریبان کیطرف دیکھا اور قاسم کے پیٹ میں کھینچ کر

لات ماری۔۔

میرے گریبان پر ہاتھ آج تک میرے باپ نے نہیں ڈالا تم میرے گریبان تک کیسے پہنچ گئے "اسکی لات لگنے کی وجہ سے قاسم دور جا گیرہ اور سکندر نے ۔۔۔اسکو وہی جکڑ لیا

سب ایکدم قاسم کے ساتھ ہوش میں آئے۔۔۔ سکندر نے۔۔۔۔اپنی پیںٹ میں لگے گن ہولڈر سے۔۔۔ گن نکال لی۔۔۔وہاں ایکدم سناٹا چاہا گیا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ قاسم تو گھبرا گیا وہ اپنی جان میں گلی کا گونڈہ بنا پھرتا تھا مگر آج تک اسکے پاس۔۔ گن نہیں تھی وہ خود سے کمزوروں کو ہی۔۔۔اپنے روعب اور دبدبے میں رکھتا تھا ورنہ۔۔۔۔اس میں اتنی ہمت کہاں تھی۔۔۔۔

اگر کوئ مرنا چاہتا ہے تو اس وقت میرے کام میں دخل دے "وہ۔۔۔ شیر کی طرح چلایا۔۔۔ تھا

نہال دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچے خوف سے لرزتی کھڑی تھی۔۔
جبکہ۔۔۔۔اسکے والد جلدی سے اس تک پہنچے۔۔۔۔
قاسم نے سب کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔۔۔۔
تو۔۔ سکندر کو مخاطب کیا وہ سمجھ گیا تھا وہ بنالحاظ کے اوپر فائر کھول دے گا اور اسکو موت سے کتنا خوف آتا تھا یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔۔
چ۔۔چاہتے کیا ہو۔۔۔تم کون ہو۔۔۔تم کیوں ہمارے کام میں بیچ میں آئے ہو۔۔۔۔میں چچا۔۔چچا کی مرضی سے نہال کی مرضی سے نکاح ہو رہا ہے ۔۔۔میرا۔۔" قاسم بولا تو۔۔۔سکندر نے مڑ کر نہال کی جانب دیکھا اسکی سرخ نظروں سے وہ سہم گئی۔۔
سکندر کی بے توجہگی پاتے ہی قاسم نے۔۔۔سکندر کے شانے پر اپنی بھاری بھر کم لات ماری۔۔۔۔اور۔۔۔وہ کھڑکی میں لگا۔لوہے کا راڈ کھینچ چکا تھا
۔۔۔۔

توکس خوشی میں انکا ہمدرد بن رہا ہے۔۔۔یہ میری ہے بلبل۔۔۔۔اور۔۔۔
توکیوں اسکا بھائی بن کر اسکے نکاح میں۔۔۔ خلل ڈالنے پہنچ گیا ہے۔۔۔
قاسم نے مظبوطی سے ڈنڈا پکڑا اور خود کو گھورتے سکندر کو دیکھتے ہوئے وہ
بولا۔۔۔
سکندر نے۔۔ سہولت سے قاسم کو اگنور کیا۔۔اور نہال اور اسکے والد جو کے
بیٹی کو خود میں بھینچے کھڑے تھے۔۔۔۔انکیطرف دیکھا
آپ یہ شادی کرانا چاہتے ہیں آپکی مرضی سے ہو رہی ہے" وہ پوچھنے لگا۔۔۔
ابے تو۔۔۔۔میں تجھے جان سے مار دوں گا تجھے میں کہہ رہا ہوں جب تو ان
سے پوچھنے "سکندر نے کھینچ کر تھپڑ بڑبڑ کرتے قاسم کے منہ پر مارا۔۔۔۔۔
قاسم نے ڈنڈا چلا دیا۔۔وہ لوہے کا ڈنڈا اسکندر کے بازو کو زخمی کر گیا وہیں
نہال کی چیخ نکلی
ہ۔۔۔ہاں میں میں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔پلیز جائیں آپ کون ہیں کیوں آئیں
ہیں یہاں جائیں یہاں سے "نہال گڑگڑائی تبھی قاسم کو اور شے ملی جبکہ اسکے

چیلے جواب تک سکندر کے ہاتھ میں موجود گن سے سہم رہے تھے۔۔۔وہ بھی شیر ہوئے

سن لیا اب نکل "ایک نے بولا تو۔۔۔سکندر نے اسکے باپ کیطرف دیکھا۔۔ب۔۔۔بیٹا میری بیٹی سے نکاح کر لو۔۔ی۔۔یہ پاگل ہو گئی ہے۔۔۔یہ م۔۔موت کو میری وجہ سے گلے لگا رہی ہے "انھوں نے سکندر کے آگے ہاتھ جوڑ دیے سکندر ایک پل کو حیرانگی سے انکی صورت دیکھنے لگا وہ اسے نکاح کا کہہ رہے تھے۔۔

جبکہ نہال بھی حیرانگی سے باپ کو دیکھنے لگی۔۔۔

ب۔۔با"اسکے لب پھڑ پھڑائے۔۔۔۔

جبکہ سکندر۔۔۔نے لمحوں میں فیصلہ کر لیا۔۔۔۔

اسنے مڑ کر قاسم کیطرف دیکھا جو۔۔اپنے چچا کو۔۔۔خون آشام نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

کیا خیال ہے میرے نکاح میں میری منکوحہ کے بھائی کے طور پر گواہ بنو گے
یہ۔۔ٹانگیں توڑ کر بستر پر ڈال دوں" سرد سپاٹ لہجے میں وہ بولا
نہال شاکڈ سی سکندر کو دیکھنے لگی جو ایک بار پھر اسکے سامنے جم کر کھڑا ہو گیا
تھا کسی دیوار کی طرح۔۔
میں تیرے ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔۔" قاسم بھڑکتا سکندر پر پھر سے ڈنڈا
اٹھاتا کہ سکندر نے وہ ڈنڈا وہیں سے جکڑا اور۔۔۔اسی کے ہاتھ سے کھینچ کر
اسی ڈنڈے سے قاسم کی اچھی خاصی چھترول کر دی کہ پورے گھر سے قاسم
کی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگی
لوہے کا ڈنڈا اسکی چمڑی پر پڑتا تو وہ تڑپ کر چیختا۔۔۔
جبکہ اسکے چیلے ایک بار پھر دم خشک ہوتے وہاں سے بھاگے تھے۔۔
سکندر نے اسکا گریبان پھاڑ دیا تھا قاسم میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ سکتا
۔۔۔

وہاں چند لوگ تھے وہ جو۔۔اسکے والد کے جاننے والے تھے اور۔۔جو کہ چاہتے تھے قاسم کا یہ حشر ہو۔۔۔

سکندر نے مولوی صاحب کو بیٹھنے کا کہا

م۔م۔میں نہیں کرنا چاہتی ان سے نکاح "نہال بھیگے بھیگے لہجے میں بولی

سکندر نے چہرہ موڑ کر اسکیطرف دیکھا

یعنی اسکے مقابلے میں قاسم اسے بہتر لگ رہا تھا عجیب بد دماغ لڑکی تھی کہ وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اس سے نکاح کر رہا تھا اور وہ اسکی انسلٹ کر رہی تھی

نہال کے والد نے بیٹی کا ہاتھ ایکدم تھامہ۔۔۔

سکندر گھورتی نظریں اسکی جھکی جھکی نظروں پر ڈال کر۔۔۔۔

نگاہ پھیر گیا۔۔۔

جبکہ نہال نے باپ کیطرف دیکھا۔۔۔تو انھوں نے بے بسی سے۔۔اسے یہ نکاح کرنے کے لیے کہا۔۔۔نہال کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے کیسی زندگی تھی اسکی۔۔۔کہ ایک اجنبی سے اچانک نکاح کر رہی تھی اور اگر وہ نہ کرتا تو

قاسم سے نکاح کر کے وہ ساری زندگی اس وحشی۔۔۔کے ساتھ اذیت سے گزارتی وہ خاموش ہو گئی جبکہ مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا نہال نے بہت روتے ہوئے۔۔۔ قبول ہے کہا تھا جبکہ سکندر نے سپاٹ لہجے میں آگے پیچھے کا سوچے بنا ہی۔۔اسے اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔ جبکہ اس نکاح کے ہونے کے بعد۔۔اسکے والد کے چہرے پر۔۔بہت خوشی تھی۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے۔۔وہ کس اذیت کا شکار تھے اور اللہ نے انکی مشکل آسان کر دی تھی

انھوں نے مشکور نظروں سے۔۔ سکندر کیطرف دیکھا۔۔

جبکہ وہ۔۔۔خاموش تھا۔۔نہال۔۔۔تو ویسے ہی بیٹھی تھی سکندر نے دوسری نظر نہیں ڈالی۔۔۔

بہت شکریا بیٹا اس آدمی نے بچی کا جینا حرام کر دیا تھا یہاں تک کے محلے کی ہر بچی صرف اسکی وجہ سے باہر نہیں نکل پاتی تھی۔۔۔آپ نے بڑا اہم پر احسان

کیااور ہماری بچی کواپنے نکاح میں لے کر جو نیکی کی ہے اللہ آپکواسکا بہت جزا دے گا۔۔۔

محلے کے آدمی بولے تو۔۔۔ سکندر نے سر ہلادیا۔۔۔

اور وہ باہر صحن میں نکلااسنے کراہتے ہوئے قاسم کو۔۔۔ گریبان سے پکڑ کر اٹھایا۔۔۔

بھول کر بھی اس گھر کیطرف دوبارہ مت دیکھنا کبھی تمھاری آنکھیں نکال دوں" وہ سخت لہجے میں وارن کرنے لگا۔۔ قاسم۔۔میں ایک لفظ بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

وہ تقریباسکندر پر ہی اپنا بوجھ ڈالے ہوئے تھا سکندر نے اسے گھسیٹ کر۔۔۔ دروازے سے باہر پھینک دیا۔۔۔ قاسم کے چیلے سکندر سے ڈر کر بھاگ گئے تھے جبکہ محلے کے لوگ قاسم کی حالت سے بے حد خوش اور مطمئین تھے وہیں۔۔۔نہال کی خوش قسمتی پر رشک بھی کر رہے تھے۔۔۔

رفتہ رفتہ سب۔۔۔انکے گھر سے نکل کر چلے گئے۔۔ جبکہ سکندر باہر ہی کھڑا تھا وہ دوبارہ گھر کے اندر نہیں گیا۔۔۔

امجد صاحب نے اسے اندر آنے کے لیے بہت کہا مگر وہ پھر آنے کا کہہ کر ۔۔۔ بائیک سٹارٹ کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

وہ ایک پل کو سوچ میں پڑا تھا۔۔۔وہ یہاں۔۔۔کیسے آیا تھا اور اب کیسے جا رہا تھا یعنی قسمت اسے اس لیے یہاں کھینچ کر لا رہی تھی

اپنے آپ اسکے لبوں پر مسکان سی ٹھہری اور۔۔اسنے بائیک کی سپیڈ بڑھا دی

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رات لوٹا تھا تو۔۔۔مشال صوفے پر سو چکی تھی موبائل۔۔۔ویسے ہی بکس میں پڑا تھا جبکہ کمرے کا حلیہ بھی ویسا ہی تھا۔۔۔وہاج۔۔۔نے گھیرہ سانس بھرا اور۔۔خود سے ٹھیک کرنے لگا۔۔ جبکہ دوسری طرف مشال کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ روم میں آ گیا ہے آج اسنے باہر کھانا بھی نہیں کھایا تھا

اسکا دل نہیں تھا وہ وہاج کو دیکھے۔۔تائی امی نے کہا بھی کہ وہ آئے کھانا کھائے مگر اسنے نہیں کھایا تو آہنگ اسکے پاس کھانا لے آئی۔۔اور اسنے جلدی سے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا بھوک تو بر حال اسے لگی تھی پھر اسکی پسند کی بھی چیز تھی۔۔آہنگ اچھی لڑکی تھی اور مشال کو بہت پسند آگئی تھی

۔۔۔

تبھی اسنے اسکے کھانے کی خوب تعریفیں کیں اور التمش کے بارے میں جب اس سے سوال کیا تو آہنگ کے چہرے پر۔۔۔جو رنگ پھیلے اسپر مشال خوب ہنسی تھی جبکہ آہنگ بھی اب تھوڑا تھوڑا اس سے فرینک ہو رہی تھی کیونکہ ہانیہ کا رویہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ تو اس سے بات بھی کرنا چاہتی تھی مگر اسے وہ موقع نہیں دے رہی تھی رات جب۔۔وہ اس کے روم میں دودھ دینے جاتی تھی تب بھی روم بند ہوتا تھا جبکہ نور۔۔سٹڈی میں پڑھ رہی ہوتی تھی۔۔۔

وہاج کو کام کرتے دیکھ مشال کو سکون ملا تھا بہت اچھا ہوا۔۔۔

بہنوں کا حمایتی" وہ بڑبڑائی۔۔۔۔

اور دوبارہ سے آنکھیں بند کرلی۔۔ جبکہ اچانک اسے محسوس ہوا اسکے چہرے پر سے بلنکیٹ کھینچ لیا گیا ہے۔۔

مجھے سب سنائی دے رہا ہے۔۔۔۔ تو اپنی بڑبڑاہٹ کو بند کرو اور کھڑی ہو کر صاف کراؤ میرے ساتھ کمرہ۔۔۔۔ تم نے۔۔ میری ڈریسنگ برباد کردی"

وہاج کھڑا تھا

ہاں تو میڈ رکھیں وہ صاف کرے گی۔۔ اور مجھے غصہ کیوں دلایا آپ نے

۔۔۔ باتیں تو ایسے سناتے ہیں جیسے میری ساس آپ ہی ہیں۔۔۔" وہ آنکھیں کھول کر گھور کر اسے دیکھتی بولی وہاج اسکے سفید چہرے پر غصے سے۔۔۔ ہلکی ہلکی سرخی گھلتی دیکھنے لگا۔۔۔

وہ دوپٹے کے بنا۔۔ ایک ہاتھ سر پر رکھے۔۔ اسکے سامنے روز کیطرح سخت امتحان بنی ہوئی تھی۔۔۔

تم یہ کپڑے پہنا نہیں چھوڑو گی مطلب اس لباس میں تم سارے دن گھومتی رہی ہو" اسنے اسکی شرٹ جینز پر ٹونٹ کیا۔۔

جی نہیں آپکی بہن کی شکل دیکھنے کا میرا دل نہیں تھا میں کہیں نہیں گئ۔۔۔۔ اور نہ باہر نکلی آپکو تو بہت خوشی میسر آگئ ہو گی اب" وہ تپ کر بولتی اٹھ بیٹھی

۔۔۔۔

وہاج نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔

اچانک دماغ میں خیال آیا۔۔۔ کہ کھانا کھایا بھی ہے یہ نہیں۔۔۔ مگر اگنور کر کے۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا جس کی چادر وہ صیحی کر چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے شوز اتارنے لگا۔۔۔۔

آپکی بہن ایک نمبر کی جھوٹی

مشال" وہاج کا کڑک لہجہ اسکی بولتی بند کر گیا۔۔۔

میں ہانیہ اور نور کے بارے میں ایک لفظی نہیں سنو گا اور اس معاملے میں۔۔
تم مجھے خوفناک حد تک سنجیدہ پاؤ گی۔" وہ انگلی اٹھا کر۔۔اپنی آنکھیں اسپر
گاڑھتا بول رہا تھا۔۔۔
تو کیا آپ مجھے کبھی نہیں سنیں گے" بے ساختہ نہ جانے کیسے مشال کے منہ
سے یہ لفظ نکلے تھے جبکہ وہاج نے۔۔۔اسکی جانب چونک کر دیکھا دوسری
طرف مشال۔۔کو بھی اپنی بات اور انداز کا احساس ہوا تو۔۔۔خود پر غصہ
چڑھنے لگا۔
میرا مطلب" وہ تصیحی کرنے لگی
تو تم یہ چاہتی ہو میں تمھیں سنوں" وہاج کے لہجے میں زرا نرمی سی اتر آئی
۔۔۔۔وہ اسے سر سے پاؤں تک دیکھ رہا تھا جو اپنے حسن سے نہ جانے کیوں
لاپرواہ تھی۔۔۔
ن۔۔نہیں بلکل نہیں میرے منہ سے ایسے ہی نکل آیا" مشال نے فورا نفی
کی۔۔۔

لیکن کہتے ہیں جو دل میں ہو وہ ہی منہ پر آجاتا ہے۔۔۔اور تمھارے بارے میں تو لوگوں کی رائے یہ ہے کہ تم جیسی ہو ویسی دیکھتی ہو ڈیپلومیسی نہیں کرتی" وہ۔۔۔دلچسپی سے۔۔۔اسے زیز کرنے لگا تھا۔۔۔

اور کس نے بتایا دیا آپکو یہ "مشال نے آنکھیں گھمائیں۔

بڑی امی نے" وہاج کے منہ سے نکلا۔۔اور وہیں مشال کے چہرے پر سختی اتر آئی۔۔۔۔

اسنے ایک نظر وہاج کو دیکھا۔۔اور۔۔۔دوبارہ لیٹ کر خود پر بلنکیٹ اوڑھ لیا

وہاج کو اسکا یہ انداز بلکل اچھا نہیں لگا

مجھے ایک وجہ بتاؤ ان سے نفرت کی" وہ سنجیدگی سے۔۔اسکی پشت کو دیکھتا بولا۔۔۔۔

مجھے بات نہیں کرنی ان کے بارے میں "مشال یوں ہی منہ موڑے بولی

۔۔۔

کیوں نہیں کرنی۔۔۔۔" وہاج کو غصہ چڑھا۔۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے "مشال نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا مگر وہ اسکے سر پر کھڑا تھا وہ اٹھنے لگی کہ ۔۔وہاج نے۔۔اسکو اٹھنے نہیں دیا ۔۔۔لیٹے لیٹے ہی اپنا ہاتھ اسکی گردن میں پھنسایا اور اسکی پھٹی پھٹی پھیلتی آنکھوں کو دیکھتے۔۔وہ۔۔۔گھیرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

زبردستی تو میں تمھارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔تم روک سکتی ہو کیا مجھے "اسکے چہرے کے ایک ایک نقش پر بے تاب نگاہیں ڈالتا وہ سوال کر رہا تھا۔۔مشال کا دل ایکدم بے ہنگم سا ہو کر دھڑکا۔۔۔

ی۔۔یہ کیا بد۔۔بد تمیزی ہے "وہ ہکلاتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

تم میری بیوی ہو اب۔۔۔اور میں چاہتا ہوں تم میری بیوی کی حیثیت سے ۔۔انھیں عزت دو "وہ اپنی بات۔۔پر زور دیتا بولا۔۔۔

مشال اس زبردستی پر جھنجھلا اٹھی۔۔۔۔

اسنے وہاج کو پہلے تو۔۔۔دونوں ہاتھوں سے۔۔۔دور دھکیلا۔۔۔۔۔

وہاج۔۔۔دو قدم دور ہوا۔۔

میں نے آپ کو کبھی کہا ہے آپ میرے شوہر ہیں تو یہ کریں اور وہ کریں جو آپ بلاوجہ مجھ پر زبردستی کر رہے ہیں" وہ غصے سے بولی۔۔وہاج نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

تو یہ تمھاری چوائس ہے کہ تم نہیں مانتی مگر۔۔۔تم میرے ساتھ جڑ گئی ہو زبردستی ہی سہی تو تمھیں میری باتیں ماننی ہو گی"۔۔

وہ نارملی بولا رہا تھا اور وہ جتنا نارمل بول رہا تھا اتنا ہی۔۔۔مشال کو برا لگ رہا تھا

۔۔۔۔

میں یہ بات کبھی نہیں مانوں گی اور۔۔۔نہ آپ مجھ سے منوا سکتے" وہ بھڑ کی

۔۔

اور اگر منوالوں تو" وہاج نے بھی چیلنجنگ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی میں صرف اپنا وقت ضائع کر رہی ہوں" وہ ۔۔غصے سے دوبارہ اپنا بلنکیٹ لینے لگی

ہاں جب لڑنے کی ہمت ختم ہو جائے تو۔۔۔۔ تمھیں منہ پر کمبل ہی لینا ہوتا ہے مگر ایک بات میں کہہ چکا ہوں میں اب تمھیں ان سے بد تمیزی کرتے نہ دیکھوں" وہاج واشروم کی جانب بڑھتے آخری بار بولا۔۔۔

میرا جو دل کرے گا میں وہ کروں گی وہ مجھے پسند نہیں ہیں اور آپ کی بات میں کیوں مانوں ہر وقت تو لڑتے رہتے ہیں اپنی بہنوں کی حاکمیت کرتے ہیں اور مجھ پر حکم چلاتے ہیں انسان ہوں میں" وہ چیخی۔۔ جبکہ وہاج۔۔نے پلٹ کر اسکیطرف دیکھا۔۔

تو میں لڑتا رہتا ہوں ہر وقت تم سے" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسکے ادھر ادھر بکھرے بالوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں لڑنے کے علاؤہ آپکو آتا ہی کیا ہے شروع دن سے مجھ سے صرف لڑ رہے ہیں۔۔۔" مشال نے دانت پیسے۔۔

تم آج یہ جنگ ختم کرو میں تمھیں بہت خوش سلوبی سے دیکھاؤ گا کہ۔۔مجھے لڑائی کے علاوہ کیا کیا آتا ہے اور میں کیا کیا کر سکتا ہوں" اسنے۔۔مزے سے ۔۔۔کہا۔۔جبکہ مشال کے سر پر بجی تھیں اسکی باتیں

وہاج "مشال چیخی جبکہ پہلی بار۔۔وہاج اسکے زچ ہونے پر کھل کر ہنسا تھا

مشال نے اسپر۔۔پاس پڑا کشن اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا۔۔۔

جبکہ وہ کشن کیچ کر چکا تھا۔۔۔۔

تم کچھ بھی کر لو مجھے سے جیت نہیں سکتی اور کتنا کمرہ پھیلا رہی ہو۔۔یہ سب تمھیں ہی صاف کرنا ہو گا۔۔تو بہتر ہے میرے شاور لینے تک سارا کمرہ سدھار دو۔۔۔۔ورنہ۔۔۔میں شوہر ہوں تمھارا اور ویسے بھی۔۔سوچ رہا ہوں۔۔شکار و کار کر لوں۔۔۔کچھ دلچسپ سا لگ رہا ہے یہ شکار" وہ گھیری نظروں سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر آنکھوں کو جنبش دیتا بولا۔۔۔۔

مشال اس سے پہلے پھر چیختی کہ دروازہ بجا۔۔۔۔

دونوں کی توجہ دروازے کیطرف ہوئی وہاج کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی کوئی اندر آتا تو انکے کمرے کی حالت دیکھ کر کیا سوچتا یہ لڑکی اسکے بنے بنائے ایمیج کو برباد کر رہی تھی صرف۔۔۔

دروازہ پھر سے بجا مشال وہاج کیطرف ہی دیکھ رہی اسے ایک بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ۔۔۔اپنے نجی معملات میں بہت کیئر نگ تھا۔۔۔اور خاص کر اسے کمرے کے حلیے کی فکر بہت رہتی تھی۔۔۔۔۔کہ اسکا کمرہ صاف رہے

۔

مشال نے کشن کرپیٹ پر سے اٹھا کر۔۔۔گود میں رکھا اور مزے سے۔۔۔ وہاج کو دیکھنے لگی۔۔

جو اسے گھورتا ہوا دروازے تک پہنچا تھا اسنے دروازے کو مکمل نہیں کھولا تھوڑا سا کھولا تو۔۔التمش تھا

سوری میں نے اس وقت ڈسٹرب کیا۔۔۔ایکچلی مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے اگر فارغ ہو تو تھوڑی دیر بات سن لو" وہ بولا تو وہاج نے سر ہلایا التمش کافی سنجیدہ تھا نہ جانے کیا معملہ تھا۔۔۔

وہ۔۔آنے کا کہہ کر۔۔۔۔پیچھے ہٹا اور۔۔التمش باہر لون کیطرف چلا گیا۔۔

مشال اچک اچک کر دیکھ رہی تھی کہ ایسی کیا بات ہے جو۔۔۔وہ اتنی سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔اسے خود بھی کریوسٹی ہوئی تھی۔۔۔

وہاج پلٹا تو۔۔۔مشال پیچھے ہی کھڑی تھی۔۔۔۔

وہاج نے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

شرافت سے کمرہ صاف کروتا کہ میری عزت کا جنازہ نکلنا بند ہو" وہاج نے سختی سے کہا۔۔۔

میں تھک چکی ہوں مجھے سونا ہے" وہ اسکی بات کیوں مانتی۔۔ہر وقت تو حکم چلاتا رہتا تھا اسپر۔۔۔مشال نے دوبارہ صوفے کیطرف بڑھنا چاہا کہ وہاج

نے اسکی کلائی پکڑ کر ایکدم اسے اپنی طرف کھینچا مشال گھوم کر اسکے سینے سے الگی۔۔۔۔

مشال حونک نظروں سے وہاج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکے دونوں ہاتھ وہاج کے سینے پر دھرے تھے۔۔۔ جبکہ وہاج نے مشال کی کمر میں گرفت کو سخت کیا۔۔۔اور گرفت سخت ہوتے ہی وہ اسکے اور نزدیک اگئ

مشال کچھ گھبرا سی اٹھی۔۔۔

چ۔۔۔ چھوڑیں" اسنے دور ہونے کی کوشش کی۔۔۔۔وہاج نے۔۔۔اسکی ہر کوشش کا دم توڑ کر۔۔اسکی کمر میں مزید گرفت تنگ کرلی۔۔۔۔یہاں تک کے مشال وک لگا وہ اسکی کمر توڑ دے گا جس طرح اپنے فولادی بازؤں میں اسنے اسے جکڑا ہوا تھا

تمھیں اکڑنا آتا ہے اور مجھے اکڑ توڑنا۔۔۔۔" وہ خوبصورت لہجے میں مشال کے رنگ اڑاتا۔۔۔اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا بولا۔۔مشال کے لیے یہ

سب نیا تھا۔۔۔اسکے ساتھ کبھی بھرین میں بھی کسی نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا ۔۔۔اور یہاں بھی۔۔۔اسنے جس کے ساتھ بھی دوستی رکھی صرف دوستی کی حد تک یہ ایک طرح۔۔۔اسے بولنے ہے لیے کسی کی ضرورت تھی

۔۔۔۔

اور لڑکوں سے دوستی کرنا بھرین میں بہت عام تھا اسنے زندگی کا بڑا حصہ بھرین میں گزارا تھا۔۔ جبکہ پاکستان میں۔۔یہ بات۔۔۔بے حد معیوب سمجھی جاتی تھی۔۔۔یہ پھر۔۔یہ کہا جاسکتا ہے۔۔۔یہاں کے لوگ جائز تعلقات پر زیادہ یقین رکھتے تھے۔۔۔

مشال کے لیے دونوں ہی باتیں بے ضرر تھیں۔۔۔۔

اسے نہ اس بات میں دلچسپی تھی کہ وہ۔۔۔لڑکوں سے دوستی کے بنارہ نہیں سکتی اور نہ اس بات میں کہ لڑکوں سے دوستی کرنا حرام ہے

اسکی جھکی جھکی نظریں وہاج۔۔۔کو کچھ کر گزرنے پر اکسانے لگیں تھیں۔۔۔

وہ ایکدم اپنے دھڑکتے دل سے گھبرا اٹھا۔۔اسنے مشال کو جھٹکے سے۔۔۔
چھوڑا۔۔۔۔

مشال جو۔۔ عجیب احساس تلے گھیری کھڑی تھی ایکدم اسکے چھوڑنے پر
ہوش میں آئی۔۔۔۔

اور۔۔۔اس سے کئی قدموں کا فاصلہ بنالیا۔۔دونوں ہی جیسے ایک دوسرے
سے نگاہ چرانے لگے وہاج بنا کچھ بولے فوراہی کمرے سے باہر نکل گیا۔۔
کہیں۔۔وہ پھر سے اسکی جانب مائل ہونا شروع ہوتا۔۔۔۔

جبکہ۔۔دوسری طرف مشال اپنے دل پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہی۔۔۔
کچھ دیر وہ اس احساس تلے رہی جو کافی انوکھا تھا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں اسنے سر جھٹکا۔۔۔

یہ سب وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔اسنے خود کو آئینے میں گھورا۔۔۔ مگر یہ
حقیقت تھی اسکے گال لال ٹماٹر کیطرح سرخ ہو رہے تھے۔۔۔ جبکہ نہ

چاہتے ہوئے وہ اپنے آپ کمرے کا سامان اٹھا اٹھا کر درست کرنے لگی تھی
۔۔۔دل پر پہلی دستک سی ہوئی تھی جس سے دونوں نے نگاہ برائی تھی

وہاج خاموشی سے التمش کی جانب دیکھنے لگا جس نے اسے۔۔۔بتایا تھا کہ
۔۔۔اسکی ماں۔۔اور بہن اسکے ساتھ رہنا چاہتی ہیں جبکہ التمش کے چہرے
پر۔۔۔ایک عجیب سی خوشی دیکھی تھی وہاج نے مگر اس ادل بلکل اس بات
پر مائل نہیں ہوا تھا۔۔۔
تمھارا آہنگ سے نکاح ہو چکا ہے۔۔مجھے نہیں لگتا تمھیں ان لوگوں کے
" قریب جانا چاہیے۔۔۔جو برے وقت میں تمھارے ساتھ نہیں تھے
وہاج بولا کیونکہ۔۔۔التمش کے والد کی وفات کے بعد اسکی ماں۔۔اسکی بہن
کو لے کر ملک سے باہر چلی گئیں تھیں۔۔۔کیونکہ التمش انکا سوتیلا بیٹا تھا
اور آج۔۔وہ اچانک واپس آ گئیں۔۔

وہاج کو کوئی اچھا احساس نہیں ہو رہا تھا اس بارے میں مگر وہ زیادہ کچھ کہہ بھی نہیں پا رہا تھا کیونکہ التمش کے چہرے کی انوکھی سی خوشی اور۔ سوتیلے ہی سہی مگر رشتوں سے ملنے کا احساس اسکے چہرے پر دکھ رہا تھا۔۔۔

اب تم کیا کرو گے " وہاج نے ایک لمبا سانس کھینچا اور اس سے پوچھا کچھ نہیں بس میں۔۔ جلد از جلد گھر ارینج کرتا ہوں فلحال رینٹ پر۔۔۔ سوچا ہے مگر " جلد میں اپنا ارینج کر لوں گا۔

اور آہنگ " وہاج نے اسکی جانب دیکھا کہ اسکے پلین میں آہنگ بھی شامل "

ہے یہ رشتوں کے ملن کی خوشی میں اسے بھول گیا ہے

افکورس یار میری بیوی ہے میرے ساتھ جائے گی """ منکوحہ ہے مسٹر التمش تم نے۔۔۔ رخصتی نہیں لی ابھی "۔۔ وہاج نے یاد دلایا۔۔

ہاں تو لے لوں گا۔۔۔ میں میں خوش ہوں۔۔۔ وہاج۔۔ میرے لیے میرے پاس بھی میرا کوئی اپنا ہے۔۔ انکے لوٹنے کی خوشی بہت ہے مجھے پہلے مجھے لگا کہ۔۔ پہلے روز کی طرح انھیں مجھ سے غرض نہیں مگر انکے محبت

بھرے لہجے نے مجھے احساس دلایا کہ ۔۔وہ مجھے اپنی اولاد کیطرح سمجھتی ہیں اور فائزہ بھی مجھے اپنا بھائی سمجھتی ہے" وہ اسے اپنے دل کا حال بتانے لگا

۔۔۔

وہاج کو یہ سب بکواس لگ رہا تھا اسے ان دونوں عورتوں کا یوں ایکدم لوٹ آنا سمجھ سے باہر تھا۔۔اتنے سال گزر جانے کے بعد اچانک سے اجانا کہاں کی نارمیلیٹی تھی مگر التمش کو ابھی جوش میں یہ باتیں دیکھائی نہیں دے رہیں تھیں۔

" تم نے دادا جان سے بات کی

نہیں یار بات تو ابھی تم سے ہی کی ہے دادا جان سے تو کچھ کہنے کی ہمت ہی" نہیں پڑ رہی کیسے کہوں انھیں کے۔۔۔ چھوڑ کر جا رہا ہوں"۔۔التمش۔۔

اداسی سے بولا

ہاں تو شرم سے ڈوب کر مر جاؤ" وہاج نے بھڑک کر کہا اور اسکے پاس سے ۔۔۔پلٹ کر دوبارہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔در حقیقت۔۔اسکے

الگ ہونے کے خیال سے ہی وہ پریشان ہو جاتا تھا وہ بچپن سے ساتھ تھے اور
۔۔شاید اسکی نیچر میں تھی یہ بات کہ ایک بار وہ کسی سے قریب ہو جاتا تو اسکے
لیے اس شخص سے علیحدگی دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔۔۔اور التمش اسکا بھائی
اسکا دوست۔۔ تھا وہ۔۔ بلکل اس حق میں نہیں تھا وہ کہیں اور جا کر رہتا یہ
التمش بھی باخوبی جانتا تھا کہ وہاج کی نیچر کیا ہے تبھی وہ پیچھے سے اسکو آوازیں
دیتا ہی رہ گیا مگر وہاج نے پلٹ کر نہیں دیکھا اور وہ اپنے روم میں آگیا
روم میں وہ آیا تو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے چونکا کیونکہ سارا کمرہ صاف ہوا ہوا
تھا یہ الگ بات تھی کہ ڈریسنگ کی چیزیں ٹوٹ چکی تھیں مگر کمرہ صاف تھا
جبکہ مشال صوفے پر سو رہی تھی ہاں اسے ایک گھنٹہ لگا تھا التمش کے ساتھ
اور اسی دوران اسنے یہ صاف کیا تھا اور سو گئی تھی۔۔وہاج چند لمحے اسے کھڑا
دیکھتا رہا۔۔ جس کا چہرہ۔۔آدھا کمبل میں چھپا تھا جبکہ ادھا۔چاند کیطرح
روشن تھا گویا۔۔آدھے چاند پر بادلوں کا سایہ تھا۔اور آدھا چاند۔۔اپنی
تجلیاں اسپر گیرہ رہا تھا۔۔وہاج کے قدم اپنے آپ اسکی جانب اٹھے۔۔۔

وہ اس چہرے کو گور سے دیکھتا رہا۔۔۔

وہ خوبصورت تھی اور شاید جتنا کہا جاتا اتنا ہی کم۔۔۔اسکے چہرے پر بالوں کی آئیں چند آوارہ لٹیں۔۔وہاج نے اپنی انگلی سے۔۔ہٹائیں تو۔۔۔انگلی میں اسکے چہرے کے نرم لمس کا احساس بہت بھلا لگا تھا۔۔۔

وہ اس سے پہلے پوری طرح بہک جاتا۔۔۔اس سے خود ہی دور ہو گیا۔۔۔ اور سر جھٹک کر واشروم کی جانب چلا گیا۔۔۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب سکون سے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

وہاج پہلے ہی اٹھ گیا تھا اور اسنے مشال کو بیڈ پر ڈال دیا تھا اٹھا کر۔۔ جبکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے اٹھائے اور کہے کے باہر چلے اور سب کے ساتھ ناشتہ کرے مگر۔۔اسکی گھیری نیند میں ڈوبی سانسوں کی آواز کمرے میں گونجتی نہ جانے کیوں اچھی لگ رہی تھی تبھی وہ اس دلچسپ میوزک کو۔۔ تیار ہوتے

ہوئے۔۔ سنتا رہا اور پھر۔۔بنا کسی خلل کے وہ۔۔ باہر آگیا۔۔سب اپنی اپنی عجلت میں تھے۔۔۔

سکندر اور صارم ایک فائل ڈسکس کر رہے تھے جبکہ ہانیہ اور نور کی وین آگئ تھی۔۔اہنگ بھی جانے کے لیے ریڈی تھی۔۔۔

جبکہ۔۔۔ ٹیبل پر اچانک التمش کی آواز ابھری۔۔

آہنگ کو کالج آج میں چھوڑ دوں گا" اسنے کسی سے پوچھا نہیں تھا۔۔۔بلکے سب کو اطلاع دی تھی وہ اسکی بیوی تھی۔۔اور اسکو کہیں بھی لے جانا اور چھوڑنے کے لیے اسے کسی کی اجازت درکار نہیں تھی۔۔آہنگ جو جوس پی رہی تھی اسکے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا پہلے سب التمش کی بات کا نوٹس لیتے کے آہنگ نے۔۔۔گلاس گیرہ کر سب کی توجہ اپنی جانب کر لی اور پھر کنفیوز سی ہو کر کھڑی رہ گئ۔۔۔التمش نے۔۔کافی کے کپ سے اپنی اٹھتی مسکراہٹ کو روکا۔۔جبکہ چچی نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

صارم نے ایک نظر التمش کو دیکھا تھا۔۔چہرے پر سنجیدگی چاہ گئی تھی مگر وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

جبکہ سکندر اور نور کا واضح قہقہ ابھرا تھا جس کا گلہ۔۔۔وہاج کی گھوری نے دبایا تھا دونوں ہی خاموش ہو گئے

ہانیہ نے البتہ سر جھٹکا اسکے۔۔شروع سے یہ ہی ڈرامے تھے التمش کے ہر عمل پر وہ یوں ہی کوئی نہ کوئی چیز پھینک دیتی تھی اب یہ تو وہ ضرورت سے زیادہ معصوم تھی یہ پھر۔۔۔جان بوجھ کر کرتی تھی اسکے دماغ میں یہ سب باتیں سمیی سے ملنے کے بعد زیادہ بڑھ گئیں تھیں۔۔جب سے وہ اس سے مل کر آئی تھی اسے۔۔دنیا میں کوئی اور اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ سب سے دور ہو کر بس سمیی کی حد تک رہ جانا چاہتی تھی۔۔۔

جاؤ بیٹا۔۔کپڑے صاف کر و یونیفارم گندہ ہو گیا ہے۔۔۔۔"داداجان بولے تو آہنگ کی آنکھیں بھیگ سی گئیں

وہ میں نے جان۔۔جان بوجھ کر نہیں۔۔ک۔۔کیا" وہ اپنی صفائی دینے لگی ۔۔التمش کا دل کیا ابھی اٹھے اور۔۔ان آنسوں کو۔۔۔چن لے۔۔مگر وہ چپ بیٹھا تھا جبکہ دادا جان نے اسے بڑے پیار سے اپنے پاس بلایا۔۔

اٹس اوکے میری جان۔۔جاواب۔۔صاف کرو۔۔۔کالج کے لیے لیٹ ہو رہی ہو" وہ بولے تو آہنگ کا کچھ حوصلہ بنا اور جلدی سے وہ۔۔۔کمرے میں بھاگی۔۔۔

التمش اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

چچی میں باہر ویٹ کر رہا ہوں" وہ بولا تو انھوں نے سر ہلا دیا۔۔جبکہ التمش باہر چلا گیا۔۔۔۔

اور وہاج بھی اٹھ گیا آفس جانا تھا مگر نہ جانے کیوں مشال کو دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی مگر ماتھے پر کئی بل ڈل گئے۔۔اس لڑکی کو کوئی ہوش ہی نہیں تھی شوہر جا رہا ہے۔۔یہ نہیں" وہ دل ہی دل میں بولا۔۔۔اور بھڑکتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ ہانیہ اور نور بھی کالج چلی گئیں اور آہنگ باہر آئی تو۔۔اسنے چچی کو دیکھ کر ۔ نفی کی کے وہ نہیں جائے گی۔۔وہ صارم کے ساتھ جائے گی مگر چچی نے اسے بھیج دیا زبردستی کے وہ اب اسکا شوہر ہے اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر وہ ایسا کرے گی یہ رویہ کرے گی تو۔۔۔۔وہ برا مان جائے گا پھر آہنگ کو یاد آیا کہ۔۔۔وہ اس دن کس لڑکی سے بات کر رہا تھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی۔۔باہر نکلی۔۔۔

التمش گاڑی میں تھا۔۔دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اسکی گاڑی میں سوار ہو گئی سب لڑکیاں کیا سوچیں گی۔۔اسے فکر ہونے لگی تھی جبکہ التمش کو بہت اچھا لگا تھا وہ اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہے

اسکا سر جھکا ہوا تھا جبکہ کالج یونیفارم میں اور بھی چھوٹی لگ رہی تھی

میں نے تمھیں کسی سے۔ملوانا ہے" اسنے کہا تو آہنگ نے چونک کر دیکھا

۔۔۔

کیونکہ وہ تو کالج جا رہے تھے۔۔

مگر آپ نے مجھے کالج چھوڑنا ہے"۔اسنے یاد دلایا۔۔۔

ہاں چلی جانا مگر پہلے کسی سے مل لو"اسنے کہااور گاڑی سٹارٹ کر کے گھر سے ۔۔۔باہر وہاج کی گاڑی کے بعد اسکی گاڑی نکلی تھی

کسی کو پتہ چل گیا صارم بھائی کو تو بہت غصہ کریں گے "آہنگ کو ڈر لگنے لگا

التمش نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا

تم میری بیوی ہو۔۔۔اور اپنی بیوی کو ساتھ لے جارہا ہوں۔ منگیتر کو نہیں تو مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کے کون کیا کہے گا" وہ برا مناتا بولا تو لہجے میں غصہ الگ بھرا تھا۔۔۔آہنگ خاموش سی ہو گئی۔۔۔

جبکہ التمش اپنے راستے پر تھا۔۔ تقریبا۔۔۔ بیس منٹ کے بعد اسنے ایک ہوٹل کے آگے گاڑی روکی۔۔۔۔

تو اب اسکے لبوں پر مسکان تھی۔۔اہنگ نے اسکی جانب سوالیہ نگاہیں اٹھائیں کہ وہ یہاں کیا کرنے ائیں ہیں۔۔

اومیں تمھیں سپیشل پرسن سے ملاتا ہوں" وہ بولا اور آہنگ کا ہاتھ تھام کر وہ اسے لیے۔۔گاڑی سے نیچے اترا۔۔۔

سب انھیں چونک کر دیکھ رہے تھے کیونکہ آہنگ کالج یونیفارم میں تھی وہ خود بھی گھبراتی اسکے نزدیک ہو گئ تھی جبکہ وہ لوگوں کی نظروں کی پرواہ کیے بنا ہی۔اسکا ہاتھ تھاما اسے لیے جا رہا تھا۔۔لفٹ سے وہ تھرڈ فلور پر ائے اور ۔۔التمش اسے ایک روم کے سامنے لے آیا۔۔۔

اسنے دروازہ ناک کیا۔۔۔

اور کچھ دیر سے سہی۔دروازہ کھل گیا۔۔

ایک ویسٹرن سٹائل کی لڑکی۔۔آہنگ کے سامنے کھڑی تھی شاید وہ سوئے ہوئ تھی

آہنگ نے حیرانگی سے التمش کو دیکھا کہ وہ۔۔کس سے ملوانے لایا ہے کون ہے یہ۔۔

ہائے۔۔۔"اس لڑکی نے ہائے کہااور التمش کے سینے سے لگ گئ۔۔آہنگ نے اسکاہاتھ پکڑاہوا تھابے ساختہ اسکے ہاتھ سے وہ ہاتھ چھوٹ گیا۔۔

التمش نے اس لڑکی کو پیار سے الگ کیا۔۔

مماا ٹھ گئیں"۔۔التمش نے پوچھا

وہ لڑکی اب آہنگ کو دیکھ رہی تھی

کچھ دیر دیکھنے کے بعد نگاہ ہٹالی۔۔وہ اس سے نہیں بولی تھی

التمش نے آہنگ کے شانے پر ہاتھ پھیلایا۔۔

آہنگ سلام نہیں کرو گی"التمش نرمی سے بولا

اسے محسوس ہوا کے آہنگ کچھ غلط سمجھ رہی ہے اور پھر وہ فون والی بات یاد آئ تو وہ کھل کر ہنسا

میٹ فائزہ۔۔۔۔میری بہن۔۔"اسنے کہااور اہنگ نے جیسے شاکڈ ہوتے ہوئے سر اٹھایا

اینڈ فائزہ یہ میری منکوحہ ہے۔۔آہنگ میری محبت۔۔۔۔میرا پیار اور
میرے لیے سب کچھ "اسنے پیار سے آہنگ کو گھیرے میں بھر لیا
بس یہ مت کہیے گا آپکی جائیداد کی اکیلی وارث "فائزہ نے ہلکا سا قہقہ لگاتے
ہوئے کہا تو التمش نے اسکی جانب دیکھا اسکا رویہ عجیب تھا۔ مگر۔۔۔وہ اگنور
کرتا۔اہنگ کو لیے اندر آگیا۔۔۔
اندر ایک عورت بھی ابھی سو کر اٹھیں تھیں وہ بھی ویسٹرن ہی لگ رہیں
تھیں ان دونوں خواتین کی نظروں سے آہنگ کو شدید الجھن ہونے لگی تھی
۔۔۔
وہ گھبرا رہی تھی التمش کو کہنا چاہتی تھی وہ یہاں سے جانا چاہتی ہے مگر وہ کہہ
نہیں۔پائی کیونکہ وہ آگے اس عورت کے آگے سر جھکا چکا تھا۔۔۔
آہنگ چپ چاپ دیکھنے لگی اس عورت نے بہت اپنائیت سے التمش کو
گلے سے لگایا اور التمش کے چہرے کی خوشی۔۔ہی الگ تھی آہنگ نے اس
سے پہلے تو کبھی اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا

التمش نے آہنگ کو نزدیک بلایااور۔۔ان سے تعارف کرایاوہ عورت۔۔ہلکا سامسکراکراسکے سلام کاجواب دے گئیں

ناشتہ ریڈی کروفائزہ بھائی کے لیے۔۔۔"اس عورت نے کہاجبکہ اہنگ کولگا وہ اسے پکارنا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔اپنے آپ اسکی آنکھیں بھیگ سی گئیں

اسنے التمش کودیکھاوہ اس عورت کے ساتھ باتیں کررہاتھا۔۔۔

وہ بیٹھی تھی وہ اس سے بھی بول لیتا تھا۔۔۔۔

مگرآہنگ کوپھر بھی اس عورت کی نظریں خودپرپڑتیں بہت عجیب لگیں

۔۔۔

آپ نے زہمت کی ہم۔ناشتہ کرکے آئے تھے"التمش نے کہاتو۔

اس عورت نے نفی کی۔۔

ہمارے ساتھ بھی کرلو پھر"وہ بولیں تووہ مسکرادیا

آپکوکسی چیز کی ضرورت تونہیں میں نے پانچ لاکھ آپکے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرادیے ہیں"وہ بولاتوآہنگ نے بے ساختہ اسکیطرف دیکھا

ارے ہاں بیٹا بہت شکریا" وہ بولیں

کیسی بات کر رہی ہیں مما آپ میری ماں ہیں حق ہے آپکا مجھ پر" وہ بولا تو وہ مسکرا دیں

فائزہ ناشتے کے نام پر دو کافی کے کپ لے آئی جوان دونوں کو دیے جبکہ چائے اپنے لیے اور مما کے لیے بنا لائی۔۔

آہنگ کافی نہیں پیتی تھی التمش نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا وہ جانتا تھا وہ نہیں پیتی تھی۔۔۔آہنگ نے بھی اسکیطرف دیکھا اور کپ کو منہ لگا لیا التمش نے جلدی سے اسکے ہاتھ سے کپ لیا۔۔۔

تمھیں نہیں پسند تم مت پیو ویسے بھی تمھاری طبعیت خراب ہوتی ہے یہ پی کر" وہ اسکی کنسرن کر رہا تھا فائزہ اور اسکی ماں نے آہنگ کو دیکھا جس کے چہرے پر اسکی کیئر سے ہی سرخی آگئی تھی۔۔۔

فائزہ نے بنائی ہے پی بھی لیتی تو کیا ہو جاتا" وہ زرا منہ بنا کر بولیں

نہیں مما ایسی بات نہیں ہے۔۔اہنگ بہت سینسیٹیو ہے۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

میں پی لوں گا نہ دونوں "وہ جلدی سے بولا تو۔۔۔آگے سے وہ کچھ نہیں بولیں اور۔۔۔التمش نے نہ چاہتے ہوئے بھی تین کپ پی لیے بس انکی نارضگی کے سبب۔۔ جبکہ ایک وہ گھر سے پی کر آیا تھا۔اسطرح اڈیکٹ تو وہاج تھا۔۔کہ جتنی مرضی اسے مل جاتی التمش جبکہ کبھی کبھی ہی لیتا تھا جب زیادہ تھکا ہوا ہوتا اور اب اسنے اتنی زیادہ پی لی تھی آہنگ کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔یہاں

اسنے التمش کیطرف دیکھا۔۔۔

چ۔۔ چلیں "وہ بولی۔۔گھبرایا گھبرایا لہجہ تھا جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔

ہاں چلتے ہیں "التمش نے کہا پھر خیال اسکے کالج کا بھی آیا۔۔

ارے بیٹا برسو بعد ہم ملیں ہیں تم ہم سے اسے جدا کر رہی ہو "آنٹی نے۔۔

ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو التمش ہنس دیا۔۔۔

مجھے اب آپ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا میرے رشتے مجھے برسوں بعد ملیں ہیں ایکچلی۔۔۔کالج جانا ہے اسے اور مجھے آفس میں آفس کے بعد آپکے پاس آؤں گا "

التمش رک جاؤ بیٹے" وہ بولیں تو آہنگ کو انکار و کنا بلکل بناوٹی لگا جیسے وہ" چاہتی نہیں بس فارملٹی نبھا رہی ہیں۔۔التمش۔۔ مسکرایا۔۔اور زبردستی وہ دونوں باہر۔اگئے۔۔۔

ہم کچھ دیر بیٹھ سکتے تھے" وہ باہر نکلتے ہی بولا

م۔۔۔مجھے مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا انکے ساتھ۔وہ کون تھیں "آہنگ بولی تو التمش کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔۔

" میری ماں

وہ اسے کالج چھوڑ کر یوں ہی روکھا روکھا رویہ دیتا چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ آہنگ ۔۔کو جاننا تھا کہ یہ سب کیا ہے اسے تو کچھ بھی علم نہیں تھا اور نہ ہی اسے وہ دونوں خواتین اچھی لگیں تھیں۔۔۔ عجیب بناوٹی انداز تھے۔۔۔ جبکہ۔۔ التمش کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھا ان لوگوں کو لے کر۔۔۔ وہ گھر لوٹ کر بھی سوچتی رہی تھی۔۔۔۔ اس بارے میں

اس نے اپنی ہر بات ہانیہ سے شئیر کی تھی اور اسے عادت تھی وہ ساری باتیں ہانیہ سے ہی کرتی تھی مگر ہانیہ۔۔۔ آج کل۔۔ اسکے ساتھ بہت برا رویہ رکھ رہی تھی نہ ہی اسے اپنے موبائل سے فرست تھی آہنگ اگر جا کر اسکے روم میں بات کرنے کی کوشش بھی کرتی تب بھی ہانیہ چیڑ کر کہہ دیتی کہ یار میں اپنی دوست سے بات کر رہی ہوں تم جاؤ حالانکہ اس سے پہلے کبھی اسنے ایسا نہیں کیا تھا وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار سے رہتی تھیں یہاں تک کہ مشال کے معاملے میں بھی آہنگ کی سپورٹ کرتی تھی جبکہ۔۔ اب سب بدل گیا تھا۔۔۔

وہ خاموش خاموش تھی۔۔۔رات کے کھانے پر آج کافی دنوں بعد سب اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

سکندر کافی عجلت میں تھا دو بار اسنے کہا بھی کہ وہ۔۔۔دوستوں کے ساتھ کھانا کھائے گا مگر بڑی امی کے ڈپٹنے پر اسے بیٹھنا ہی پڑا۔۔۔

وہاج۔۔ بھی ابھی آیا تھا۔۔ مگر مشال کمرے میں نہیں تھی وہ دادا جان کے پاس تھی۔۔۔نہ جانے کیوں اسکی خواہش ہوئی تھی وہ روم میں ہوتی اسکا انتظار کرتی مگر سامنے مشال تھی کوئی عام لڑکی نہیں جسے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا تھا وہاج آتا ہے یہ جاتا ہے۔۔۔

جبکہ صارم۔۔کافی دونوں بعد فری ہوا تھا۔۔۔کیونکہ اسکے پروجیکٹ پر کام ہو رہا تھا تبھی وہ مصروفیت کا شکار تھا۔۔۔

چچی بڑی امی اور تائی امی نے کھانا ٹیبل پر لگایا اور۔۔سب کو بلایا
بڑی ساری ڈائینگ ٹیبل پر آج پوری فیملی موجود تھی۔۔۔

مشال داداجان کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ جبکہ وہاج کو اپنے آپ ہی غصہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ دوسری طرف باقی سب کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے آہنگ نے دو تین بار التمش کو دیکھا۔۔۔

وہ ٹیبل پر موجود تھا اور اسے نہیں دیکھ رہا تھا یہ حیرانگی تھی حالانکہ اسکی عادت تو ایسی تھی کہ وہ آہنگ کو سکون سے۔۔۔ کبھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا تھا کیونکہ اسکی۔۔ والہانہ نظریں آہنگ کے دل میں ہی اتنا اتھل پتھل مچا دیتیں تھیں کہ وہ بیٹھ ہی نہیں پاتی تھی اسکے سامنے۔۔

اور اب وہ اسپر ایک نگاہ غلط بھی ڈالنے کے لیے تیار نہیں تھا فقت اس بات پر کہ اسنے۔۔۔ یہ کہا کہ وہ وہاں بیٹھنا نہیں چاہتی تھی یہ وہ ان دونوں خواتین کے ساتھ کمفرٹیبل نہیں تھی۔۔ یا یہ اسے بتاتی کہ اگر اسے ایسا نہیں لگ رہا تھا تو۔۔ آہنگ کو وہ دونوں عورتیں بناوٹی لگ رہیں تھیں۔۔۔۔

اور وہ اسکی ماں کیسے ہے۔۔ وہ یہ جاننا چاہتی ہے مگر یہ سوال دل میں ضرور آتے تھے زبان پر آتے آتے دم توڑ دیتے تھے۔۔۔۔

آہنگ سے کچھ کھایا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی پلیٹ میں چمچ چلاتی رہی تبھی مشال کی نگاہ اسپر اٹھی۔۔۔

تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی" اسنے پوچھا توسب کی توجہ آہنگ پر گئی۔۔۔

آہنگ کنفیوز سی ہو گئی۔۔۔۔التمش نے بھی اسکیطرف دیکھا۔۔۔

کھا رہی ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر کہہ گئی۔۔۔التمش سے نگاہیں وہی تھیں مگر

۔۔وہ نگاہ پھیر گیا جلد ہی۔۔۔ جبکہ مشال نے شانے آچکا کر پھر سے اپنی

پلیٹ پر سر جھکا لیا جبکہ۔۔اسے احساس ہوا جیسے وہ کسی کی نظروں کے

گھیرے میں ہے اسنے۔۔کچھ فاصلے پر بیٹھے۔۔۔وہاج کیطرف بے ساختہ

دیکھا تو وہ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکی نظروں میں۔۔۔اتنا اثر تھا کہ مشال۔۔۔زیادہ دیر اسکی نظروں میں

دیکھ نہیں سکی

پیشانی پر کئی بل ڈالے اسنے نگاہ جھکا لی۔۔۔۔

وہاج باہر گھومنے پھیرنے کا کیا پلین ہے تمھارا کب لے کر جا رہے ہو مشال کو" داداجان نے اچانک پوچھا تو۔۔۔وہاج جو پانی پی رہا تھا اچانک اسکو اچھو لگ گیا وہ کھانستا ہوا۔۔ حیرانگی سے داداجان کو دیکھنے لگا تھا جبکہ۔۔ باقی سب کے چہروں پر۔۔ مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

مشال بھی ایک پل کے لیے حیران ہوئ تھی جبکہ وہاں موجود تمام لوگوں میں سے۔۔۔ہانیہ ہی تھی جسے یہ بات بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔۔

کہاں جانا ہے میں نے اور کس لیے گھومنے پھیرنے جاؤں میں" اسنے سنبھل کر نیپکین سے اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔ جبکہ انداز میں صاف چیڑ چیڑاپن تھا

تمھاری شادی ہوئ ہے کب لے کر جانا ہے تم نے مشال کو باہر" داداجان سنجیدہ تھے۔۔۔ جبکہ باقی سب مختلف انداز میں اپنی مسکراہٹ۔۔اور امڈنے والی ہنسی کا گلا گھونٹ رہے تھے۔۔۔

میں نے کہیں نہیں جانا اور میں کیوں جاؤں گا۔۔۔۔

داداجان ویسے یہ آئیڈیا اچھا ہے میں نے بھی آج تک پاکستان کا کوئی شہر نہیں دیکھا سوائے اس بوسیدہ جگہ کے "بیچ میں اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے مشال بولی تو وہاج نے۔۔ضبط کا گھونٹ بھرا وہ سمجھ چکا تھا۔۔وہ اب جان بوجھ کر کر رہی ہے یہ۔۔سب۔۔کیونکہ جس بات کے خلاف وہاج نے جانا تھا اس بات پر تو مشال کا چلنا فرض تھا۔۔۔

داداجان مسکرائے۔۔ہاں کیوں نہیں میں نے تم دونوں کی ٹکٹ کرالیں ہیں سوات ناران کا غان کی۔۔۔سکندر ٹکٹس کب آئیں گی "انھوں نے بتانے کے ساتھ ساتھ۔۔سکندر کیطرف دیکھا جو ایکدم سیدھا ہوا کیونکہ وہاج کی خون آشام نظریں اب اسپر تھیں۔۔جس نے اسے بتانے کی زحمت بھی نہیں کی کے داداجان کیا کر رہے ہیں۔۔۔

یہ تو بعد میں پتہ چلنا تھا کہ سکندر کے ساتھ کیا ہونے والا ہے مشال وہاج کو جلتا کلستا دیکھ کر۔۔دل ہی دل میں لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

حالانکہ سکندر نے داداجان کو کہا تھا کہ وہ وہاج کے سامنے اسکا ذکر نہ کریں ورنہ وہ اسے جان سے مار دے گا مگر داداجان نے اسے بھی پھنسا دیا تھا

"ج۔۔جی داداجان آ گئیں ہیں ٹکٹس تو۔۔۔کل رات کی ہیں

بہت خوب "وہاج ایک دم ٹیبل پر ہاتھ مارتا اٹھا"

کس نے کہا ہے میں کہیں جاؤں گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں کہیں جاؤں"

۔۔

کیا ہو گیا وہاج ہماری شادی ہوئی ہے "مشال نے معصومیت سے اسکی اجنبی دیکھتے آنکھیں پٹپٹائی

صارم اور التمش کا ایکدم قہقہہ بلند ہوا جبکہ سب ہی ہنسنے لگے تھے۔۔مشال ہنسی دباتی۔۔۔بول رہی تھی۔

تم تمھیں تو میں اچھے سے دیکھ لوں گا اور سن لیں آپ میں کہیں نہیں جا رہا"

وہاج۔۔انگلی اٹھا کر۔۔۔مشال کو۔۔۔کہتا اب داداجان سے بول رہا تھا۔۔۔

تمھارے تواچھے بھی جائیں گے کل رات کی تمھاری فلائیٹ ہے۔۔۔یڈی رہنامیری بچہ کی خواہش ہے توتم جاؤگے اگرمشال کادل نہ ہوتاتومیں چلومان بھی لیتاکہ تم پرپیسے کیوں خرچ کروں" داداجان نے کہاتووہاج۔۔کامنہ کھل گیامطلب مشال سب کچھ تھی اوراسکی کوئ ویلیو نہیں تھی

تھنکیوداداجان" مشال مسکراکرسراسروہاج کوچھڑانے کے لیےاسکی جانب دیکھتےداداجان کے سینے سے لگ گئ داداجان بھی سب سمجھتے تھے جبکہ وہاں بیٹھے سب لوگ وہاج کی کیفیت کوانجوائے کررہے تھے۔۔

وہ سرہلاتاخون جلاتاوہاں سے نکل کرلون میں چلاگیاجبکہ مشال کامترنم قہقہہ اٹھاتھا۔۔

آپ بہت۔اچھے ہیں داداجان آئ لویو" وہ بولی تودااجان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

مشال میڈیم یہ تنگ کرنامہنگانہ پڑجائے خیال سے رہنا" سکندر بھی اٹھتے ہوئے بولا۔

مجھے کیوں مہنگا پڑے گا۔۔۔۔میں تو یہاں سے جا۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سنبھلی۔۔ تھی اسکا پاسپورٹ کچھ دن تک بن جاتا اور جیسے ہی پاسپورٹ بنتا ویسے ہی وہ یہاں سے چلی جاتی۔۔۔تب تک وہ وہاج کا خون خشک کر دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ہانیہ کھانا چھوڑ کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

اور خود بھی لون میں آ گئی۔۔اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔وہاج کا مشال کو لے کر جانا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسکی بھابھی کیا ساری زندگی رہے گی۔۔۔اسے تو لگا تھا یہ رشتہ دو دن بھی نہیں چلے گا۔۔۔

وہ۔۔۔لون میں آئی تو وہاج کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اسنے وہاج کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔۔

اور وہ اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی وہاج نے پلٹ کر اسے دیکھا اور فون پر۔۔ بات ختم کر کے وہ ہانیہ کو دیکھنے لگا۔۔

خیریت کچھ چاہیے "اسنے کہاتو۔۔ہانیہ کچھ دیر تذبذب کا شکار رہی کہ نہ جانے وہ کیا کہے مگر وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ مشال کو کب چھوڑ دے گا ۔۔۔کیونکہ وہ اسے اپنی بھابھی کی صورت کبھی بھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی

۔۔۔

ب۔بھائی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے آپ برا تو نہیں مانیں گے "ہانیہ نے سنبھل کر بات شروع کی وہاج ہلکا سا مسکرایا۔۔

میں کیوں برا مانوں گا۔۔۔بتاؤ تم کیا بات ہے "اسنے کہاتو ہانیہ کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔

ب۔۔بھائی کیا مشال۔۔میرا مطلب کیا آپ اور مشال۔۔آپ دونوں کیا وہ ساری زندگی کے لیے میری بھابھی ہے "وہ اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کر ہی گئی

وہاج خاموش کھڑا رہ گیا اسے امید نہیں تھی ہانیہ اس سے یہ بات کرے گی

۔۔۔۔

اسکے پاس اس بات کا کوئ جواب بھی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی ہانیہ کو دیکھتا رہا۔۔۔

آپکو برا لگا ہے" ہانیہ کا لہجہ بھیگ گیا۔۔ جبکہ وہاج نے گھیرا سانس بھر کر۔۔۔

اسکے شانے پر ہاتھ پھیلایا اور اسے نزدیک کر لیا اسنے کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ

نور اور ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو بھی آئیں۔۔۔۔

جبکہ صارم۔۔ کس کے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا وہ عجلت میں باہر نکل رہا

تھا یہ سب سن چکا تھا۔۔۔

اسکے دل میں ہانیہ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئ تھی اسنے دانت پیس کر۔۔

ان دونوں کو دیکھا۔۔۔وہ۔۔رک گیا وہ وہاج کا جواب جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں رشتے نہیں توڑتا۔۔ہاں یہ حقیقت ہے یہ میری مرضی یہ میری پسند سے

نہیں ہوا رشتہ۔۔۔ مگر پھر بھی میں رشتے ختم کرنے اور توڑنے سے

"زیادہ۔۔انھیں نبھانے کی کوشش کرتا ہوں جانتی ہوں نہ تم۔۔۔

مگر بھائی مشال بہت بد تمیز ہے۔۔۔۔وہ دیکھتی ایسے ہے۔۔ جیسے۔۔وہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔۔اور اس دن آپ نے دیکھا تھا وہ کیسی باتیں کر رہی تھی

" اور مجھے نہیں پسند وہ اپنی بھابھی کی صورت۔۔

وہ چیڑ کر بولی۔۔۔

وہاج نے ہنس کر اسکو پیار سے دیکھا۔۔

تمھیں لگتا ہے وہ تمھارے بھائی کے ساتھ رہتے ہوئے سدھرے گی نہیں ہمم" وہ بولا تو۔۔۔ہانیہ کو بہت برا لگا۔۔وہ تو اس رشتے کے نبھانے کے حق میں تھا۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی زرا غصے سے۔۔۔۔

" تم فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

مطلب آپ اسے طلاق نہیں دیں گے "ہانیہ نے کہا تو وہاج نے اب کے سنجیدگی سے اسے دیکھا

کس نے سیکھادیں ہیں تمھیں اتنی بڑی بڑی باتیں" وہ ایکدم بولا تو۔۔ہانیہ کو بے ساختہ اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ س۔سوری" ہانیہ نے کہا وہاج نے۔۔۔گہرا سانس بھرا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ تمھارے ساتھ اب بدتمیزی نہیں کرے گی۔۔اور مجھے اچھا لگے گا اگر تم اسے ایکسیپٹ کرنے کی کوشش کرو" اسکے سر پر ہاتھ رکھتا وہ تھپتھپا کر وہاں سے اندر بڑھنے لگا۔۔۔کہ۔۔صارم کو کھڑے دیکھا۔۔وہ سمجھ گیا کہ وہ ان دونوں کی بات سن چکا ہے مگر وہ اسے کسی بات کا جواب دے نہیں تھا۔۔بنا کوئی ریسپونس دیے وہ اندر چلا گیا جبکہ صارم۔۔۔نے ہانیہ کی جانب تیز قدم اٹھائے تھے

۔۔

اور ہانیہ نے سر جھٹکا۔۔

کبھی بھی واسے اپنی بھابھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی اسنے اتنے دھڑلے سے کہا تھا وہ اسکی عزت دو کوڑی کی کر دے گی۔۔۔۔

اور وہ ایسی لڑکی کو بھابھی کبھی بھی نہیں۔۔۔

ابھی وہ اسی سوچ وبچار میں تھی کہ صارم نے اسکی کلائی پکڑ کر۔۔ جھٹکے سے کھینچی۔۔

کیا ڈرامہ کر رہی ہو تم۔۔۔ وہاج کو اس بات پر اکسا رہی ہو کہ۔۔ وہ مشال کو طلاق دے" صارم کا دماغ گھوم رہا تھا ہانیہ ایکدم گھبرائی

اسنے اتنی سنجیدگی سے اسکا ہاتھ جکڑا تھا۔۔ اور پھر اسنے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا

آپکے ساتھ مسلہ کیا ہے آپ کو دوسروں کے مسلوں میں ٹانگ اڑانے کا اتنا شوق کیوں ہے آپ اپنی بہن کو سنبھال کر رکھیں بس۔۔ میرے یہ میرے بھائی کے معاملے میں بولنے کی ضرورت نہیں

" اس بہن کو سنبھالیں جو التمش کے ساتھ نکاح کر کے رنگ رلیاں منا رہی

ہانیہ "صارم نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

ہانیہ دنگ رہ گئی۔۔

اب میری بار کان کھول کر سنو۔۔۔۔میری بہن التمش کے نکاح میں ہے ۔۔اسکی بیوی ہے۔۔۔۔اور تم نے کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھا ہے کہ تم غیر مرد سے ملتی ہو۔۔۔میں تمھیں وارن کر رہا ہوں تم التمش آہنگ یہ مشال اور وہاج کے بیچ آئی تو۔۔میں تمھارے اس۔۔پالتو کتے کو سب کے سامنے ایکسپوز کر کے تمھاری عزت کا جنازہ میں خود نکال دوں گا ۔۔۔۔" وہ دھاڑا ہانیہ چہرے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مائینڈ ایٹ۔۔۔اپنے دماغ کو اس دن کے لیے تیار کر لو جس دن۔۔۔وہاج ۔۔کو۔۔ تمھارے عاشق کے بارے میں پتہ چلے گا۔۔۔اس دن میں دیکھوں گا۔۔سب کو آوارہ کہنے والی اپنی عزت کیسے بچاتی ہے "

اسے دور دھکیل کر وہ اپنے بجتے ہوئے فون کو اٹینڈ کرتا اسے گھورتا وہاں سے نکل گیا جبکہ یہ تھپڑ ہانیہ کے منہ پر نہیں اسکی انا پر لگا تھا۔۔

وہ۔۔جن نظروں سے صارم کو دیکھ رہی تھی مستقبل میں کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔

میرے ساتھ ہنی مون پر جانے کا زیادہ شوق نہیں چڑھ گیا تمھیں "مشال وارڈروب میں لگے اپنے کپڑوں کو غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ ان کپڑوں کو پہنے کی عادی نہیں تھی اور وہاج کی ضد پر اسے پہنے پڑ رہے تھے

ضد بھی کیا زبردستی تھی۔۔

اسنے اپنے کپڑے وارڈروپ سے کھینچے اور وہاج کی جانب دیکھا۔۔۔

امممم یہ ہنی مون آپ کے اور میرے درمیان کہیں نہیں ہے وہاج صاحب۔۔۔۔میں تو بس اس چڑیا گھر سے کچھ دن دور رہنا چاہتی ہوں بلکہ ایک کام کرتے ہیں مجھے بھیج دیں ویسے بھی آپ جیسے بوسیدہ ٹیسٹ لیس

۔۔۔ایموشن لیس انسان کے ساتھ کون جانا پسند کرے گا میری کوئی خواہش نہیں ہے میں تو آپ سے بھی جان چھڑانا چاہتی ہوں" اسنے منہ پھاڑ کر سب ہی اگل دیا وہاج۔۔نے آنکھوں کو کمال جنبش دی تھی کہ مشال ایک پل کے لیے سکاٹ ہوئی۔۔

بہت خوب۔۔۔۔میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ جانے پر کون سے دورے پر رہے ہیں۔۔۔تو یہ سب کوائلٹیز جو تم نے مجھے گنوائی ہیں ان سب کا جواب میں تمھیں وہیں جا کر دوں گا۔۔اب تم ہمارے ہنی مون کے لیے ریڈی ہو جاؤ مائے ڈیئر وائف" وہ۔۔سکون سے اسکا گال تھپتھپا کر پلٹ گیا۔۔۔

مشال نے اپنا گال رگڑا۔۔۔

اور اسکے پیچھے آئی۔۔

میں آپکی بیوی نہیں ہوں اور دماغ میں کوئی فضول بات پالنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ انگلی اٹھا کر گویا وارن کرنے لگی۔۔۔

وہاج البتہ کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

مشال نے دانت پیسے۔۔۔۔اور پاؤں پٹختی جانے لگی کہ وہاج کو ابھی ہانیہ سے ہوئی بات یاد آئی۔۔

بات سنو" وہ بیڈ پر بیٹھتا۔۔اسکی جانب دیکھتا اسے بولا کر اٹھا۔۔

مشال پلٹی اور عاجز آکر دیکھنے لگی۔۔۔۔گویا اب کیا بات ہے۔۔۔

یہ تم آہنگ اور نور کے ساتھ ٹھیک بیہیو کرتی ہو ہانیہ سے کیا پرو بلم ہے تمھیں" وہ پوچھنے لگا۔۔۔مشال کے ماتھے پر کئی بل پڑے۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے اسکے ساتھ اور یہ وہ آپکو ہر وقت میری شکایتیں کیوں لگاتی ہے۔۔۔واٹ ازدس یہ کیا سیریل چل رہا ہے جو۔۔وہ۔۔ڈیپلومیسی پھیلا رہی ہے" مشال تو ایکدم اکھڑ گئی

وہاج نے اسے گھورا۔۔۔۔

میں نے تم سے سوال کیا ہے یہ نہیں کہا کہ اسنے مجھے تمھاری شکایت لگائی ہے۔۔۔

کل سے تم۔۔۔گھر میں گھر کی بہو والا بیہیو کرنا۔۔۔سب کے ساتھ کھانے میں بھی ہیلپ کرو۔۔یہ جو۔۔تم گھنٹوں سوتی ہو۔۔کوئی دوسروں پر یہ " ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کے ساری رات تم۔۔۔۔

وہ ایکدم چپ ہوا۔۔مشال کی نظریں سٹپٹا سی گئیں۔۔۔

سمجھ تو گئی ہو گی بھرین میں رہتی تھی سمجھدار ہو۔۔۔۔

اور ہانیہ سے اپنا رویہ درست رکھنا آئندہ۔۔۔وہ گھر کا حصہ ہے ایسے اچھا نہیں لگتا ہے نور اور آہنگ سے تم بولو اور اس سے نہ بولو" وہ سمجھانے والے انداز میں بولا تھا۔۔۔

" سائیکو بھائی کی سائیکو بہن ہے اور بولنا ہے نہ وہ بولے میں تو نہیں بولو گی اسنے کہا۔۔وہاج اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ مشال گڑبڑا کر واشروم میں بند ہو گئی باہر نکلو اچھے سے سمجھاتا ہوں میں کون سائیکو ہے"۔۔وہاج نے دھڑادھڑ دروازہ پیٹ ڈالا۔۔۔مشال اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی اسے ڈر لگا کھول کر ہی نہ اندر گھس جائے۔۔۔

وہ دروازے کو پکڑے کھڑی تھی۔۔۔

تمھارا دماغ تو درست کرنا ہی پڑے گا

۔۔بد تمیز منہ پھٹ لڑکی" وہ غصے سے بولا رہا تھا جبکہ مشال۔۔اپنی ہنسی دبانے لگی۔۔

" ہمم میں بات کروں۔۔۔۔ہوتی کون ہے وہ مہارانی

مشال نے۔۔اپنے کپڑے ٹانگے اور۔۔ہانیہ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

وہ اسے کالج چھوڑ کر یوں ہی روکھا روکھا رویہ دیتا چلا گیا تھا۔۔۔جبکہ آہنگ ۔۔کو جاننا تھا کہ یہ سب کیا ہے اسے تو کچھ بھی علم نہیں تھا اور نہ ہی اسے وہ دونوں خواتین اچھی لگیں تھیں۔۔۔عجیب بناوٹی انداز تھے۔۔۔جبکہ۔۔

التمش کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھا ان لوگوں کو لے کر۔۔۔وہ گھر لوٹ کر بھی سوچتی رہی تھی۔۔۔۔اس بارے میں

اس نے اپنی ہر بات ہانیہ سے شئیر کی تھی اور اسے عادت تھی وہ ساری باتیں ہانیہ سے ہی کرتی تھی مگر ہانیہ۔۔۔آج کل۔۔اسکے ساتھ بہت برا رویہ رکھ رہی تھی نہ ہی اسے اپنے موبائل سے فرست تھی آہنگ اگر جا کر اسکے روم میں بات کرنے کی کوشش بھی کرتی تب بھی ہانیہ چیڑ کر کہہ دیتی کہ یار میں اپنی دوست سے بات کر رہی ہوں تم جاؤ حالانکہ اس سے پہلے کبھی اسنے ایسا نہیں کیا تھا وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار سے رہتی تھیں یہاں تک کہ مشال کے معاملے میں بھی آہنگ کی سپورٹ کرتی تھی جبکہ۔۔اب سب بدل گیا تھا۔۔۔

وہ خاموش خاموش تھی۔۔۔رات کے کھانے پر آج کافی دنوں بعد سب اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

سکندر کافی عجلت میں تھا دو بار اسنے کہا بھی کہ وہ۔۔۔دوستوں کے ساتھ کھانا کھائے گا مگر بڑی امی کے ڈپٹنے پر اسے بیٹھنا ہی پڑا۔۔۔

وہاج۔۔ بھی ابھی آیا تھا۔۔ مگر مشال کمرے میں نہیں تھی وہ دادا جان کے پاس تھی۔۔۔نہ جانے کیوں اسکی خواہش ہوئ تھی وہ روم میں ہوتی اسکا انتظار کرتی مگر سامنے مشال تھی کوئ عام لڑکی نہیں جسے کوئ فرق بھی نہیں پڑتا تھا وہاج آتا ہے یہ جاتا ہے۔۔۔

جبکہ صارم۔۔کافی دونوں بعد فری ہوا تھا۔۔۔کیونکہ اسکے پروجیکٹ پر کام ہو رہا تھا تبھی وہ مصروفیت کا شکار تھا۔۔۔

چچی بڑی امی اور تائ امی نے کھانا ٹیبل پر لگایا اور۔۔سب کو بلایا بڑی ساری ڈائینگ ٹیبل پر آج پوری فیملی موجود تھی۔۔۔

مشال دادا جان کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ جبکہ وہاج کو اپنے آپ ہی غصہ چڑھ رہا تھا۔۔۔دوسری طرف باقی سب کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے آہنگ نے دو تین بار التمش کو دیکھا۔۔۔

وہ ٹیبل پر موجود تھا اور اسے نہیں دیکھ رہا تھا یہ حیرانگی تھی حالانکہ اسکی عادت تو ایسی تھی کہ وہ آہنگ کو سکون سے۔۔۔ کبھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا تھا کیونکہ اسکی۔۔ والہانہ نظریں آہنگ کے دل میں ہی اتنا اتھل پتھل مچا دیتیں تھیں کہ وہ بیٹھ ہی نہیں پاتی تھی اسکے سامنے۔۔

اور اب وہ اسپر ایک نگاہ غلط بھی ڈالنے کے لیے تیار نہیں تھا فقت اس بات پر کہ اسنے۔۔۔ یہ کہا کہ وہ وہاں بیٹھنا نہیں چاہتی تھی یہ وہ ان دونوں خواتین کے ساتھ کمفرٹیبل نہیں تھی۔۔ یا یہ اسے بتاتی کہ اگر اسے ایسا نہیں لگ رہا تھا تو۔۔ آہنگ کو وہ دونوں عورتیں بناوٹی لگ رہیں تھیں۔۔۔۔

اور وہ اسکی ماں کیسے ہے۔۔ وہ یہ جاننا چاہتی ہے مگر یہ سوال دل میں ضرور آتے تھے زبان پر آتے آتے دم توڑ دیتے تھے۔۔۔۔

آہنگ سے کچھ کھایا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی پلیٹ میں چمچ چلاتی رہی تبھی مشال کی نگاہ اسپر اٹھی۔۔۔

تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی" اسنے پوچھا تو سب کی توجہ آہنگ پر گئی۔۔۔

آہنگ کنفیوز سی ہو گئ۔۔۔التمش نے بھی اسکیطرف دیکھا۔۔۔
کھا رہی ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر کہہ گئ۔۔۔التمش سے نگاہیں وہی تھیں مگر
۔۔وہ نگاہ پھیر گیا جلد ہی۔۔۔جبکہ مشال نے شانے آچکا کر پھر سے اپنی
پلیٹ پر سر جھکا لیا جبکہ۔۔اسے احساس ہوا جیسے وہ کسی کی نظروں کے
گھیرے میں ہے اسنے۔۔کچھ فاصلے پر بیٹھے۔۔۔وہاج کیطرف بے ساختہ
دیکھا تو وہ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔
اسکی نظروں میں۔۔۔اتنا اثر تھا کہ مشال۔۔۔زیادہ دیر اسکی نظروں میں
دیکھ نہیں سکی
پیشانی پر کئ بل ڈالے اسنے نگاہ جھکا لی۔۔۔۔
وہاج باہر گھومنے پھیرنے کا کیا پلین ہے تمھارا کب لے کر جا رہے ہو مشال
کو" دادا جان نے اچانک پوچھا تو۔۔۔وہاج جو پانی پی رہا تھا اچانک اسکو اچھو
لگ گیا وہ کھانستا ہوا۔۔حیرانگی سے دادا جان کو دیکھنے لگا تھا جبکہ۔۔باقی سب
کے چہروں پر۔۔مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

مشال بھی ایک پل کے لیے حیران ہوئی تھی جبکہ وہاں موجود تمام لوگوں میں سے۔۔۔ہانیہ ہی تھی جسے یہ بات بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔۔

کہاں جانا ہے میں نے اور کس لیے گھومنے پھیرنے جاؤں میں "اسنے سنبھل کر نیپکین سے اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔جبکہ انداز میں صاف چیڑ چیڑاپن تھا تمھاری شادی ہوئی ہے کب لے کر جانا ہے تم نے مشال کو باہر "داداجان سنجیدہ تھے۔۔۔جبکہ باقی سب مختلف انداز میں اپنی مسکراہٹ۔۔اور امڈنے والی ہنسی کا گلا گھونٹ رہے تھے۔۔۔

میں نے کہیں نہیں جانا اور میں کیوں جاؤں گا۔۔۔۔

داداجان ویسے یہ آئیڈیا اچھا ہے میں نے بھی آج تک پاکستان کا کوئی شہر نہیں دیکھا سوائے اس بوسیدہ جگہ کے "بیچ میں اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے مشال بولی تو وہاج نے۔۔ضبط کا گھونٹ بھراوہ سمجھ چکا تھا۔۔وہ اب جان بوجھ کر کر رہی ہے یہ۔۔سب۔۔کیونکہ جس بات کے خلاف وہاج نے جانا تھا اس بات پر تو مشال کا چلنا فرض تھا۔۔۔

داداجان مسکرائے۔۔ہاں کیوں نہیں میں نے تم دونوں کی ٹکٹ کرالیں ہیں سوات ناران کاغان کی۔۔۔ سکندر ٹکٹس کب آئیں گی "انھوں نے بتانے کے ساتھ ساتھ۔۔ سکندر کیطرف دیکھا جو ایکدم سیدھا ہوا کیونکہ وہاج کی خون آشام نظریں اب اسپر تھیں۔۔ جس نے اسے بتانے کی زحمت بھی نہیں کی کے داداجان کیا کر رہے ہیں۔۔۔

یہ تو بعد میں پتہ چلنا تھا کہ سکندر کے ساتھ کیا ہونے والا ہے مشال وہاج کو جلتا کلستا دیکھ کر۔۔دل ہی دل میں لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

حالانکہ سکندر نے داداجان کو کہا تھا کہ وہ وہاج کے سامنے اسکا ذکر نہ کریں ورنہ وہ اسے جان سے مار دے گا مگر داداجان نے اسے بھی پھنسا دیا تھا

"ج۔۔جی داداجان آ گئیں ہیں ٹکٹس تو۔۔۔ کل رات کی ہیں

بہت خوب "وہاج ایک دم ٹیبل پر ہاتھ مارتا اٹھا"

کس نے کہا ہے میں کہیں جاؤں گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں کہیں جاؤں"

۔۔

کیا ہو گیا وہاج ہماری شادی ہوئی ہے "مشال نے معصومیت سے اسکی اجنبی دیکھتے آنکھیں پٹپٹائی

صارم اور التمش کا ایکدم قہقہہ بلند ہوا جبکہ سب ہی ہنسنے لگے تھے۔۔مشال ہنسی دباتی۔۔۔بول رہی تھی۔

تم تمھیں تو میں اچھے سے دیکھ لوں گا اور سن لیں آپ میں کہیں نہیں جا رہا"

وہاج۔۔انگلی اٹھا کر۔۔۔مشال کو۔۔۔کہتا اب دادا جان سے بول رہا تھا۔۔۔

تمھارے تو اچھے بھی جائیں گے کل رات کی تمھاری فلائیٹ ہے۔۔۔یڈی رہنا میری بچہ کی خواہش ہے تو تم جاؤ گے اگر مشال کا دل نہ ہوتا تو میں چلو مان بھی لیتا کہ تم پر پیسے کیوں خرچ کروں "داداجان نے کہا تو وہاج۔۔کا منہ کھل گیا مطلب مشال سب کچھ تھی اور اسکی کوئی ویلیو نہیں تھی

تھنکیو داداجان "مشال مسکرا کر سراسر وہاج کو چھڑانے کے لیے اسکی جانب دیکھتے داداجان کے سینے سے لگ گئی داداجان بھی سب سمجھتے تھے جبکہ وہاں بیٹھے سب لوگ وہاج کی کیفیت کو انجوائے کر رہے تھے۔۔

وہ سر ہلاتا خون جلاتا وہاں سے نکل کر لون میں چلا گیا جبکہ مشال کا مترنم قہقہہ اٹھا تھا۔۔

آپ بہت۔اچھے ہیں دادا جان آئی لو یو" وہ بولی تو دادا جان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

مشال میڈیم یہ تنگ کرنا مہنگا نہ پڑ جائے خیال سے رہنا" سکندر بھی اٹھتے ہوئے بولا۔

مجھے کیوں مہنگا پڑے گا۔۔۔۔میں تو یہاں سے جا۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سنبھلی۔۔ تھی اسکا پاسپورٹ کچھ دن تک بن جاتا اور جیسے ہی پاسپورٹ بنتا ویسے ہی وہ یہاں سے چلی جاتی۔۔۔تب تک وہ وہاج کا خون خشک کر دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ہانیہ کھانا چھوڑ کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

اور خود بھی لون میں آ گئی۔۔اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔وہاج کا مشال کو لے کر جانا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسکی بھابھی کیا ساری زندگی رہے گی۔۔۔اسے تو لگا تھا یہ رشتہ دو دن بھی نہیں چلے گا۔۔۔

وہ۔۔۔لون میں آئی تو وہاج کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اسنے وہاج کی جانب قدم اٹھائے۔۔۔۔

اور وہ اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی وہاج نے پلٹ کر اسے دیکھا اور فون پر۔۔ بات ختم کر کے وہ ہانیہ کو دیکھنے لگا۔۔

خیریت کچھ چاہیے "اسنے کہا تو۔۔ہانیہ کچھ دیر تذبذب کا شکار رہی کہ نہ جانے وہ کیا کہے مگر وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ مشال کو کب چھوڑ دے گا ۔۔۔کیونکہ وہ اسے اپنی بھابھی کی صورت کبھی بھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی ۔۔۔

ب۔بھائی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے آپ برا تو نہیں مانیں گے "ہانیہ نے سنبھل کر بات شروع کی وہاج ہلکا سا مسکرایا۔۔

میں کیوں برا مانوں گا۔۔۔بتاؤ تم کیا بات ہے" اسنے کہا تو ہانیہ کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔

ب۔۔بھائی کیا مشال۔۔میرا مطلب کیا آپ اور مشال۔۔آپ دونوں کیا وہ ساری زندگی کے لیے میری بھابھی ہے" وہ اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کر ہی گئی

وہاج خاموش کھڑا رہ گیا اسے امید نہیں تھی ہانیہ اس سے یہ بات کرے گی

اسکے پاس اس بات کا کوئی جواب بھی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی ہانیہ کو دیکھتا رہا۔۔۔

آپکو برا لگا ہے" ہانیہ کا لہجہ بھیگ گیا۔۔جبکہ وہاج نے گہرا سانس بھر کر۔۔۔ اسکے شانے پر ہاتھ پھیلایا اور اسے نزدیک کر لیا اسنے کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ نور اور ہانیہ کی آنکھوں میں آنسو بھی آئیں۔۔۔۔

جبکہ صارم۔۔کس کے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا وہ عجلت میں باہر نکل رہا تھا یہ سب سن چکا تھا۔۔۔

اسکے دل میں ہانیہ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی تھی اسنے دانت پیس کر۔۔ ان دونوں کو دیکھا۔۔۔وہ۔۔رک گیا وہ وہاج کا جواب جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔ میں رشتے نہیں توڑتا۔۔ہاں یہ حقیقت ہے یہ میری مرضی یہ میری پسند سے نہیں ہوا رشتہ۔۔۔ مگر پھر بھی میں رشتے ختم کرنے اور توڑنے سے

"زیادہ۔۔انھیں نبھانے کی کوشش کرتا ہوں جانتی ہوں نہ تم۔۔۔

مگر بھائی مشال بہت بد تمیز ہے۔۔۔۔وہ دیکھتی ایسے ہے۔۔ جیسے۔۔وہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔۔اور اس دن آپ نے دیکھا تھا وہ کیسی باتیں کر رہی تھی " اور مجھے نہیں پسند وہ اپنی بھابھی کی صورت۔۔

وہ چیڑ کر بولی۔۔۔

وہاج نے ہنس کر اسکو پیار سے دیکھا۔۔

تمھیں لگتا ہے وہ تمھارے بھائی کے ساتھ رہتے ہوئے سدھرے گی نہیں ہمم" وہ بولا تو۔۔۔ہانیہ کو بہت برا لگا۔۔وہ تو اس رشتے کے نبھانے کے حق میں تھا۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی زرا غصے سے۔۔۔۔

" تم فکر مت کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

مطلب آپ اسے طلاق نہیں دیں گے "ہانیہ نے کہا تو وہاج نے اب کے سنجیدگی سے اسے دیکھا

کس نے سیکھا دیں ہیں تمھیں اتنی بڑی بڑی باتیں" وہ ایکدم بولا تو۔۔ہانیہ کو بے ساختہ اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

س۔سوری" ہانیہ نے کہا وہاج نے۔۔۔گہرا سانس بھرا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ تمھارے ساتھ اب بدتمیزی نہیں کرے گی۔۔اور مجھے اچھا لگے گا اگر تم اسے ایکسیپٹ کرنے کی کوشش کرو" اسکے سر پر ہاتھ رکھتا وہ تھپتھپا کر وہاں

سے اندر بڑھنے لگا۔۔۔کہ۔۔صارم کو کھڑے دیکھا۔۔وہ سمجھ گیا کہ وہ ان دونوں کی بات سن چکا ہے مگر وہ اسے کسی بات کا جواب دے نہیں تھا۔۔بنا کوئی ریسپونس دیے وہ اندر چلا گیا جبکہ صارم۔۔۔نے ہانیہ کی جانب تیز قدم اٹھائے تھے

۔۔

اور ہانیہ نے سر جھٹکا۔۔

کبھی بھی واسے اپنی بھابھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی اسنے اتنے دھڑلے سے کہا تھا وہ اسکی عزت دو کوڑی کی کر دے گی۔۔۔۔

اور وہ ایسی لڑکی کو بھابھی کبھی بھی نہیں۔۔۔

ابھی وہ اسی سوچ و بچار میں تھی کہ صارم نے اسکی کلائی پکڑ کر۔۔ جھٹکے سے کھینچی۔۔

کیا ڈرامہ کر رہی ہو تم۔۔۔وہاج کو اس بات پر اکسا رہی ہو کہ۔۔وہ مشال کو طلاق دے" صارم کا دماغ گھوم رہا تھا ہانیہ ایکدم گھبرائ

اسنے اتنی سنجیدگی سے اسکا ہاتھ جکڑا تھا۔۔اور پھر اسنے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا

آپکے ساتھ مسلہ کیا ہے آپ کو دوسروں کے مسلوں میں ٹانگا اڑانے کا اتنا شوق کیوں ہے آپ اپنی بہن کو سنبھال کر رکھیں بس۔۔میرے یہ میرے بھائی کے معاملے میں بولنے کی ضرورت نہیں

" اس بہن کو سنبھالیں جو التمش کے ساتھ نکاح کر کے رنگ رلیاں منا رہی ہانیہ "صارم نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

ہانیہ دنگ رہ گئی۔۔

اب میری بار کان کھول کر سنو۔۔۔۔میری بہن التمش کے نکاح میں ہے ۔۔اسکی بیوی ہے۔۔۔۔اور تم نے کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھا ہے کہ تم غیر مرد سے ملتی ہو۔۔۔میں تمھیں وارن کر رہا ہوں تم التمش آہنگ یہ مشال اور وہاج کے بیچ آئی تو۔۔میں تمھارے اس۔۔پالتو کتے کو

سب کے سامنے ایکسپوز کر کے تمھاری عزت کا جنازہ میں خود نکال دوں گا
۔۔۔۔" وہ دھاڑا ہانیہ چہرے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔
مائینڈ ایٹ۔۔۔اپنے دماغ کو اس دن کے لیے تیار کر لو جس دن۔۔۔وہاج
۔۔کو۔۔ تمھارے عاشق کے بارے میں پتہ چلے گا۔۔۔اس دن میں
" دیکھوں گا۔۔سب کو آوارہ کہنے والی اپنی عزت کیسے بچاتی ہے
اسے دور دھکیل کر وہ اپنے بجتے ہوئے فون کو اٹینڈ کرتا اسے گھورتا وہاں سے
نکل گیا جبکہ یہ تھپڑ ہانیہ کے منہ پر نہیں اسکی انا پر لگا تھا۔۔
وہ۔۔جن نظروں سے صارم کو دیکھ رہی تھی مستقبل میں کچھ اچھا محسوس
نہیں ہو رہا تھا۔۔

میرے ساتھ ہنی مون پر جانے کا زیادہ شوق نہیں چڑھ گیا تمھیں "مشال
وارڈروب میں لگے اپنے کپڑوں کو غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ ان

کپڑوں کو پہنے کی عادی نہیں تھی اور وہاج کی ضد پر اسے پہنے پڑ رہے تھے

۔۔۔۔

ضد بھی کیا زبردستی تھی۔۔

اسنے اپنے کپڑے وارڈروپ سے کھینچے اور وہاج کی جانب دیکھا۔۔۔

امممم یہ ہنی مون آپ کے اور میرے درمیان کہیں نہیں ہے وہاج صاحب۔۔۔۔میں تو بس اس چڑیا گھر سے کچھ دن دور رہنا چاہتی ہوں بلکہ ایک کام کرتے ہیں مجھے بھیج دیں ویسے بھی آپ جیسے بوسیدہ ٹیسٹ لیس ۔۔۔ایموشن لیس انسان کے ساتھ کون جانا پسند کرے گا میری کوئی خواہش نہیں ہے میں تو آپ سے بھی جان چھڑانا چاہتی ہوں" اسنے منہ پھاڑ کر سب ہی اگل دیا وہاج۔۔نے آنکھوں کو کمال جنبش دی تھی کہ مشال ایک پل کے لیے سکاٹ ہوئی۔۔

بہت خوب۔۔۔۔میں بھی کہوں کہ میرے ساتھ جانے پر کون سے دورے پر رہے ہیں۔۔۔تو یہ سب کوائلٹیز جو تم نے مجھے گنوائی ہیں ان سب کا جواب

میں تمھیں وہیں جا کر دوں گا۔۔اب تم ہمارے ہنی مون کے لیے ریڈی ہو جاؤ مائے ڈیئر وائف " وہ۔۔ سکون سے اسکا گال تھپتھپا کر پلٹ گیا۔۔۔

مشال نے اپنا گال رگڑا۔۔۔

اور اسکے پیچھے آئی۔۔

میں آپکی بیوی نہیں ہوں اور دماغ میں کوئی فضول بات پالنے کی ضرورت نہیں ہے " وہ انگلی اٹھا کر گویا وارن کرنے لگی۔۔۔

وہاج البتہ کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

مشال نے دانت پیسے۔۔۔۔۔اور پاؤں پٹختی جانے لگی کہ وہاج کو ابھی ہانیہ سے ہوئی بات یاد آئی۔۔

بات سنو " وہ بیڈ پر بیٹھتا۔۔اسکی جانب دیکھتا اسے بولا کر اٹھا۔۔

مشال پلٹی اور عاجز آ کر دیکھنے لگی۔۔۔۔ گویا اب کیا بات ہے۔۔۔

یہ تم آہنگ اور نور کے ساتھ ٹھیک بیہیو کرتی ہو ہانیہ سے کیا پرو بلم ہے تمھیں " وہ پوچھنے لگا۔۔۔مشال کے ماتھے پر کئی بل پڑے۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے اسکے ساتھ اور یہ وہ آپکو ہر وقت میری شکایتیں کیوں لگاتی ہے۔۔۔واٹ ازدس یہ کیا سیریل چل رہا ہے جو۔۔وہ۔۔ڈیپلومیسی پھیلا رہی ہے "مشال تو ایکدم اکھڑ گئ

وہاج نے اسے گھورا۔۔۔۔

میں نے تم سے سوال کیا ہے یہ نہیں کہا کہ اسنے مجھے تمھاری شکایت لگائ ہے۔۔۔

کل سے تم۔۔۔گھر میں گھر کی بہو والا بیہیو کرنا۔۔۔سب کے ساتھ کھانے میں بھی ہیلپ کرو۔۔یہ جو۔۔تم گھنٹوں سوتی ہو۔۔کوئ دوسروں پر یہ " ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کے ساری رات تم۔۔۔۔

وہ ایکدم چپ ہوا۔۔مشال کی نظریں سٹپٹا سی گئیں۔۔۔

سمجھ تو گئ ہو گی بھرین میں رہتی تھی سمجھدار ہو۔۔۔۔

اور ہانیہ سے اپنا رویہ درست رکھنا آئندہ۔۔۔وہ گھر کا حصہ ہے ایسے اچھا نہیں لگتا ہے نور اور آہنگ سے تم بولو اور اس سے نہ بولو" وہ سمجھانے والے انداز میں بولا تھا۔۔۔

" سائیکو بھائی کی سائیکو بہن ہے اور بولنا ہے نہ وہ بولے میں تو نہیں بولو گی اسنے کہا۔۔وہاج اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ مشال گڑبڑا کر واشروم میں بند ہو گئی باہر نکلو اچھے سے سمجھاتا ہوں میں کون سائیکو ہے"۔۔وہاج نے دھڑادھڑ دروازہ پیٹ ڈالا۔۔۔مشال اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی اُسے ڈر لگا کھول کر ہی نہ گ
اندر گھس جائے۔۔۔

وہ دروازے کو پکڑے کھڑی تھی۔۔۔

تمھارا دماغ تو درست کرنا ہی پڑے گا

۔۔بدتمیز منہ پھٹ لڑکی" وہ غصے سے بولا رہا تھا جبکہ مشال۔۔اپنی ہنسی دبانے لگی۔۔

" ہمم میں بات کروں۔۔۔۔ہوتی کون ہے وہ مہارانی

مشال نے۔۔اپنے کپڑے ٹانگے اور۔۔ہانیہ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

جاؤالتمش لے کر آؤاسے آفس سے فون کرو اگر نہیں ارہاتو کہواب چوہے کیطرح چھپنے کی ضرورت نہیں" داداجان نے مشال کا ہاتھ پکڑااور اسے لیے لاونج میں اگئے وہیں سے وہاج بھی اپنی شامت خود بلاتا اندر ہی ارہا تھا داداجان نے اسے دیکھتے ہی اپنی لاٹھی سیدھی کی۔۔

اور۔۔اسکی جانب بڑھے۔۔

س۔۔سوری داداجان ایم سوری یار۔۔"وہ انکی لاٹھی کمر پر سہتا بولا۔۔

مجھ سے معافی نہیں مانگو گے تم مشال سے مانگو" وہ غصے سے اسے دیکھ رہے تھے

میں مانگ لوں گا۔۔۔آپ تو مارنا بند کریں" وہ دوسری لاٹھی کی ضرب کمر پر سہتا بولا۔۔۔مشال سکون سے مزے میں کھڑی تھی۔۔

جاؤ معافی مانگو" انکا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

دادا جان کمرے میں مانگ لوں گا سب کے سامنے میری کوئی عزت ہے یار"

وہ بولا تو ایک اور لاٹھی پڑی تھی۔۔۔اسکی کمر پر۔وہ کراہ اٹھا۔۔۔

اسکی عزت نہیں تھی یہ تربیت کی ہے میں نے تمھاری۔۔"وہ سنجیدگی سے

بولے تو وہاج چپ سا ہو گیا۔۔

یہ شور ہنگامہ سن کر ہانیہ بھی باہر آگئی۔۔

وہاج نے مشال کیطرف دیکھا۔۔۔

اور اسکی جانب بڑھا وہ خود اپنے کیے گئے عمل پر شرمندہ تھا۔۔۔

اسنے مشال کا سب کے سامنے ہاتھ تھامہ نہ جانے کیوں مشال۔۔۔کا دل

بری طرح دھڑک اٹھا۔وہ وہاج کو دیکھنے لگی۔۔

ایم سوری۔۔۔میں نے غلط کیا آئندہ میں تم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا۔۔۔

اور اگر میں ایسا کروں تو میں جانتا ہوں تمھارے سپوٹرز میرا قیمہ بنا دیں گے

"وہ بولا تو مشال کے چہرے پر بے ساختہ مسکان ٹھر گئی۔۔۔

سب مشال کی شرم دیکھ کر حیران تھے التمش صارم اور سکندر نے دونوں پر ایک دم ہوٹینگ شروع کر دی۔۔۔تو وہاج نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

مشال اسکے ہاتھ کا لمس اب بھی ہاتھ میں محسوس کر رہی تھی۔۔وہاج نے ان تینوں کو گھورا اور دادا جان کیطرف بڑھا

یار آپ غصہ نہ کرنا پلیز۔" وہ انکی لاٹھی تھمتا بولا تو۔۔۔انھوں نے اسکو بے حد سنجیدگی سے دیکھا تھا۔۔

مجھے تم سے ایسی امید نہیں ہے کبھی بھی وہاج" وہ بولے تو وہاج۔۔کے پاس کوئی بات نہ بن سکی۔۔۔۔

جبکہ دادا جان نے سکندر کیطرف دیکھا۔۔

تمھیں ٹکٹس کا کہا تھا۔" وہ گھور کر بولے۔۔

وہ تو میں لے آیا ہوں مجھے لگا اب تو یہ دونوں نہیں جائیں گے" وہ دانت نکال کر بولا

چار گدھے رکھے ہوئے ہیں میں نے اس گھر میں جو میرا خون پینے کے لیے ا
گئے ہیں دنیا میں" وہ بھڑک کر بولے تو۔۔۔التمش اور صارم نے۔۔۔انکی
جانب احتجاجی نظروں سے دیکھا
" اب ان دونوں کی غلطی میں ہمارا تو کوئی کام نہیں تھا
چپ ہو جاؤ سارے" وہ چیڑ کر بولے۔۔۔اور دادا جان مشال کیطرف بڑھے
جانا چاہتی ہو اسکے ساتھ۔اگر انکار کرو گی تو۔۔۔ کہیں نہیں جانے دوں گا
جہاں تم خوش رہنا چاہتی ہو وہیں رہو گی اور۔۔۔سب کچھ تمھاری خوشی ہے
مطابق ہو گا۔" وہ بولے تو مشال پہلی بار کنفیوز سی ہوئی اسنے وہاج کیطرف
دیکھا جو بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔ گویا آنکھوں میں
اسے کچھ کہہ دینا چاہتا ہو۔۔۔مشال نے اسپر سے نے ہاہٹائی
جانا۔۔جانا تو ہے میں نے مجھے دوسرے شہر گھمنا ہے" وہ بولی تو لہجہ خود بخود
اٹکنے لگا سب نے اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔
وہاج کو پہلی بار وہ اچھی لگی کیونکہ وہ شرما رہی تھی۔۔۔

جبکہ داداجان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھااور سکندر کو دونوں کی ٹکٹس دینے کا کہا ٹائم انکی فلائیٹ کااب سے دو گھنٹے بعد کا تھاسب میں ایک بار پھر سے جوش ابھرا کہ وہ دونوں جارہے تھے وہاج تو داداجان کی فکر کرتا انکے پیچھے انکے روم میں چلا گیا جبکہ باقی سب سکھ کا سانس بھال کرتے اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے۔۔مشال بھی کمرے میں چلی گئ وہ ایکسائٹیڈ تھی جانے کے لیے اور سب کے سامنے وہاج نے اس سے معافی مانگی۔۔اسے یہ بھی اچھا لگا تھا

آہنگ اور نور بھی اسکے پاس تھیں۔۔ہانیہ کو البتہ یہ سب بلکل ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وہ پاؤں پٹخ کر وہاں سے چلی گئ۔۔۔

سمیی کا میسیج کھول کر دیکھا تو وہ مشال کی پیکس مانگ رہا تھا اسے غصہ چڑھا

مشال مشال مشال کیا کمی ہے مجھ میں جو اسے مشال کا دورہِ پڑ گیا ہے پھر کہتا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں" وہ آئینے میں خود کو دیکھتی غصے سے بولی ۔مگر جواب کہیں نہیں تھا۔۔

مشال نے اپنا ڈریس چینج کیا۔۔وہ جینز شرٹ میں تھی ایکسائٹیڈ بھی تھی کہ ۔۔۔وہ یہاں سے جا رہی ہے اور بہت جلد وہ یہاں سے۔ مکمل چلی جائے گی اپنے بابا کے پاس۔۔۔اپنے دوستوں کے پاس

اسنے آئینے میں خود کو دیکھا

بلیک بیگی شرٹ میں بلیک جینز پر بال کھولے اسنے گاگلز لگائے اور۔۔۔ مطمئین سی ہوتی۔۔وہ پلٹی تبھی وہاج اندر داخل ہوا اور اسے دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔۔۔۔

سفید ملائی جیسی رنگت میں وہ۔۔ کمال لگ رہی تھی۔۔ جبکہ۔ وہاج کو لگا اسکا دل بمشکل ہی اس سے فاصلہ بنا پائے گا مگر وہ حقیقتاً اپنی کی گئی غلطی پر شرمندہ تھا اور شاید یہ اس غلطی کا اور یہاں مشال کے صبر کا اثر تھا کہ وہ اسکے بارے میں پوزیٹو سوچ رہا تھا جیسے مشال بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی اسکے اندر اور بھی اس بات کا گلٹ ہو رہا تھا اگر وہ کچھ بولتی یہ غصہ کرتی تو شاید اسے اسطرح شرمندگی نہ ہوتی۔۔۔ مگر اسکے عمل نے وہاج کی سوچوں کا رخ بدلا تھا اور اوپر سے قیامت سا حسن لیے۔۔ وہ اسکے لیے دن بادن امتحان بنتی جا رہی تھی۔۔ اسنے پھر بھی خود پر قابو کیا اور میڈیم کو اب گھورا۔۔ اپنے اندرونی جزبات جو اسے دیکھ کر اٹھے تھے وہ ان سے خود ہی خائف ہوتا۔۔۔

بولا

یہ کیا حلیہ بنائے پھیر رہی ہو" اب زرا لہجے میں نرمی تھی مگر بات پھر بھی جھگڑے کی تھی

ہم باہر جا رہے ہیں تو وہ پرانی قمیض شلوار تو نہیں پہنوں گی"۔۔

انسانوں والا لباس تو پہنو کے لوگ تمھیں کم دیکھیں" وہاج نے اپنے شوز اتارے اور صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا۔۔

اب کیا پرو بلم ہے اس میں مجھے۔۔ کوئی نہیں دیکھتا اپ بھی ریڈی ہو جائیں" مشال لبوں پر لیپسٹک لگاتی بولی۔۔ تھی۔۔ جبکہ۔۔۔ وہاج نے آنکھوں کو دلفریب جنبش دی۔۔۔

خیر میں تمھیں ایسے تو لے کر نہیں جاؤں گا ہاں اگر تم میرے سامنے ایسے پھیرنا چاہتی ہو تو آئی ڈونٹ مائنڈ آئی لائیک اٹ بٹ۔۔۔

اس کو تھوڑا اور ماڈ کر لو۔۔ ویسے تو۔۔ سلیولیس پہنتی ہو۔۔۔ یہ آج۔۔۔ بیگی پہننے کی کیا ضرورت تھی" وہ معنی خیز لہجے میں بولتا۔ اسکے نزدیک ایا اور اسکی کمر میں ہاتھ بھرا۔۔ مشال کے ہاتھ کانپ سے گئے اس اچانک افتاد پر اور لیپسٹک ڈریسنگ پر جا گیری۔۔ وہ حیرانگی سے وہاج کی صورت آئینے میں دیکھنے لگی بار بار آنکھیں جھپکاتی وہ وہاج کی توجہ خود کی طرف اور بھی مائل کر چکی تھی

ی۔۔۔یہ یہ کیا ہو گیا ہے آپکو" وہ حق ودد و تھی اس سے فاصلہ بناتی بولی صبح تم نے سب کو بتایا کہ۔۔۔تم صوفے پر سوتی ہو اور پھر تم نے کہا التمش بہت رومنٹک ہے تو میں نے سوچا تمھیں۔۔۔کچھ تو ٹریلر دیکھا دینا چاہیے فلم ۔۔۔تمھیں جہاں تم جانے کے لیے تڑپ رہی ہو وہاں دیکھا دوں گا" وہ آنکھوں میں بھرپور تاثر لیے اسکو اپنے نزدیک کر گیا۔۔۔

و۔وہاج "مشال حواسوں میں آتی غصے سے اس سے الگ ہونے لگی۔

وہاج نے البتہ اسکی نازک۔۔کمر کو نہیں چھوڑا جو کہ اسے بازؤں میں بھر چکی تھی۔۔۔۔

زیادہ ٹھرکی بننے کی ضرورت نہیں ہے میں باہر صرف گھمنے جا رہی ہوں۔۔ کیا سوچے بیٹھے ہیں آپ۔۔۔"مشال نے ہمت کرتے اسکی لودیتی نظروں سے۔۔۔۔نگاہیں پھیر کر۔۔۔۔زرا بھڑک کر کہا تو۔۔وہاج نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

بیوی کے ساتھ رومینس کا مطلب ٹھرک نہیں ہوتا یہ جائز حق ہوتا ہے اور اگر۔ تم اسے ٹھرک سمجھ رہی ہو۔۔ تو۔۔ ٹھرک ہی سہی "اسنے اسکے ریشمی بالوں کی لٹوں کو چھوا۔۔ مشال تو تڑپ کر اسے دھکیل کر دور ہوئی آپکو کیا لگ رہا ہے ہمارے بیچ سب نارمل ہونے والا ہے "وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی۔۔ اسے گھورتی بولی۔۔۔

ہاں کوشش کرنے سے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے "وہاج۔۔ اسے زیچکرنے لگا ۔ کبھی نہیں میں یہاں سے چلی جاؤں گی بس۔۔۔ "اسنے کہا تو وہاج۔۔۔ ہنس پڑا۔۔۔

فلحال تو لمبی لمبی چھوڑنا بند کرو اور۔۔ شیر کے شکار کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔ "وہ اسکے نزدیک آتا۔۔۔ گھمبیر لہجے میں بولا مشال نے بڑی بڑی آنکھوں میں غصہ بھرے اسکی جانب دیکھا۔۔ تو وہاج شانے آچکا کر۔۔ وہاں سے۔۔ اپنی مسکراہٹ چھپاتا۔۔۔ واشروم کی اجنبی بڑھ گیا انھیں کچھ دیر میں نکلنا تھا وہ

۔۔۔

اور ہاں یہ۔۔لباس بدل لو انسانوں کے حلیے میں آ۔جاؤ۔۔ورنہ یہی رہو گی"
وہ سختی سے بولا۔۔

میں دادا جان کو شکایت لگادوں گی" وہ غصے سے بولی۔۔۔

آہ میں اب لگوانے دوں گا" وہ سر جھٹکتا اندر چلا گیا۔۔جبکہ مشال کو اسکے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے اسنے اپنے آپ کو۔آئینے میں دیکھا وہ اچھی بجلی لگ رہی تھی اور کمفرٹیبل بھی تھی اسنے غصے سے پاؤں پٹخے۔۔اب اسے وہ پہننے پڑیں گے اور اگر وہ نہیں پہنے گی تو وہ زبردستی کرے گا۔۔مگر پہنوا کر چھوڑے گا اور اسوقت وہ خوش تھی کہ وہ یہاں سے جا رہی ہے تبھی اسنے۔۔
جھلے ہیں الماری کھولی اور۔سارے کپڑے الٹ پلٹ کر کے ایک بلیک کلر کا ڈریس نکالا جس پر۔۔کوئی بہت سارا کام نہیں تھا۔۔یہ سیمپل بھی تھا۔۔گر اسک ادویٹہ بہت بڑا تھا

دوپٹہ تو بلکل نہیں ہوں گی" اسنے سوچا اور وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔

جبکہ وہ باہر آئی۔۔۔تو وہاج اب تک نہیں آیا تھا شاید شاور لے راہ تھا اسنے ایک بار پھر خود کو سنوارا اور جیسے جیسے وہ سنوارتی ویسے ویسے خوبصورت دیکھائی دیتی۔۔۔

اور پھر اسکے نکلنے سے پہلے وہ۔۔۔باہر نکل گئی۔۔۔۔

تائی امی بڑی امی چچی نور آہنگ سب اسے دیکھ کر۔۔۔ایکدم۔۔اسکی تعریف کیے بنا نہ رہ سکے جبکہ مشال مسکرادی۔۔۔

اور ان سب سے باتیں کرنے لگی وقت کے ساتھ وہ ان سب میں اڈجیسٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہاج بھی اندر سے فریش ہو کر۔۔۔اگیا۔۔۔انکی پیکینگ بھی وہاج نے خود کی تھی۔۔۔مشال کو تو ہوش بھی نہیں تھی وہ باہر سب کے ساتھ بیٹھی تھی

۔۔۔

وہاج نے اسکا دوپٹہ خود اٹھایا ہوا تھا وہ سنجیدگی سے اسکی جانب بڑھا اور اسپر ۔۔۔دوپٹہ ڈال دیا مگر وہ بولا کچھ نہیں تھا مشال تپ ہی گئ۔۔۔ مگر فلحال بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا اور۔۔

سکندر نے انھیں ٹکٹس دیں تو۔۔۔۔

وہ لوگ بائے ائیر۔۔۔ جانے والے تھے۔۔۔ مشال کافی ایکسائٹیڈ تھی۔۔ وہاج اور وہ سب سے ملے۔۔۔۔ دادا جان نے خصوصی اسے۔۔۔ تنبھی کی تھی کہ وہ مشال کو ہرٹ نہیں کرے گا۔۔ اور سچ تو یہ تھا کہ اسکے اندر سے ۔۔۔۔اس وقت۔۔ مشال کے خلاف کوئ جزبہ نہیں تھا۔۔ اسکی خاموشی ۔۔ وہاج کے دل میں جگہ بنا گئ تھی مگر اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا اسنے

۔۔۔

وہ سب سے مل کر۔۔ گاڑی میں سوار ہوئے صارم انھیں چھوڑنے جا رہا تھا ۔۔ سب ہی ان دونوں کے جانے پر کافی خوش تھے۔۔۔

اوران دونوں کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے البتہ ہانیہ نہیں ملی تھی اور وہاج ۔۔۔نے اسکے بارے میں سوال بھی نہیں کیا تھا ہانیہ تپ اٹھی تھی کہ ۔۔وہ ۔۔مشال کو ایک تھپڑ مار کر اتنا شرمندہ ہے کہ اب اسے کچھ بھی دیکھائی نہیں دے رہا اسے اپنی بہن نہیں یاد رہی اسے۔۔شدید غصہ تھا اور اسی غصے کے تحت نہ وہ باہر ملنے آئی نہ ہی کسی نے نوٹس لیا۔۔

دوسری طرف۔صارم کے ساتھ وہاج سے زیادہ۔۔۔مشال باتیں کر رہی تھی۔۔اور وہاج خاموشی سے اسے سن رہا تھا اسے اچھا لگ رہا تھا اسکا یوں متواتر بولتے رہنا۔۔۔۔

اور صارم بھی بہت سٹیمنے سے اسکو جواب دے رہا تھا کیونکہ وہ فضول سوال کیے جا رہی تھی۔۔

تم بھی چلتے۔۔۔بلکے میں تو کہتی ہوں تم بھی نکاح کر لو التمش کیطرح۔۔"وہ ایکدم صارم کا شانہ ہلا کر بولی۔۔۔

صارم ہنس دیا اسنے میرر سے وہاج کی جانب دیکھا جو۔۔۔ سنجیدہ تھا مگر۔۔
اسنے کوئ۔۔زیادہ اہمیت نہیں دی اس بات کو وہ مشال کو اسکی بیوی کی حثیت
سے ہی ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔

مجھے کیوں پھنسانا چاہتی ہیں بھابھی صاحبہ۔۔۔۔پہلے اپنی شادی پر فوکس
کریں۔۔"صارم بولا۔۔تو مشال بھابھی کہنے پر منہ بنا گئ
میں تمھیں اتنی بڑی لگتی ہوں"۔

وہ منہ بسور کر بولی

رشتہ تو بڑا ہے" صارم اپنی ہنسی روک رہا تھا ایکدم اسکے ٹیپ ریکارڈر کو بریک
لگا تھا

آہ اگر میری ایک بڈھے سے شادی ہوئ ہے تو مطلب یہ نہیں ہے کہ۔۔
مجھے ایسے بلاؤ گے۔مجھے میرے نام سے بلاؤ" اسنے خاموش بیٹھے وہاج پر ایک
نگاہ ڈالی جبکہ صارم کا قہقہ گاڑی میں گونج گیا۔۔
واٹ نون سینس" وہاج نے تپ کر اسکی طرف دیکھا

اب جو سچ ہے اسے مان لینا چاہیے۔" اسنے انکھیں پٹپٹائی۔اور معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے وہ اسکیطرف دیکھنے لگی۔سیاہ لباس میں وہ ایسی حرکتیں کرتیں۔۔۔وہاج۔کے لیے آزمائش سے کم نہیں تھی۔۔۔

اور مشال پر مکمل اختیار کا احساس اب مزید بڑھنے لگا تھا۔۔۔

ویسے کہہ تو صیحی رہی ہے" صارم نے بھی کہا

" تم دونوں کی عمروں میں کافی گیپ ہے

تم تو بکواس بند کرواتنا بھی بڑا نہیں ہوں میں۔۔۔اگر میں تیس سال کا ہوں تو۔۔یہ محترمہ دودھ پیتی بچی نہیں ہیں۔۔پچیس سال کی تو ہو گی ہی" وہاج نے زرا گھورا

ہیں میں پچیس سال کی ہوں" وہ ایکدم چیخی۔صارم کی پھر سے ہنسی نکلی میں صرف بائیس سال کی ہوں آئی سمجھہ اور ابھی بائیس سال کا ہونے میں بھی بہت وقت باقی ہے"۔

مگر دماغ میں کر توت پورے ہیں" وہ مدھم آواز میں اسپر طنز کرتا۔۔۔پھر سے موبائل دیکھنے لگا

صارم تم دادا جان کو یہ بتادو گے۔۔جان بوجھ کر مجھے چھیڑ رہے ہیں" وہ غصے سے بولی وہاج نے ایکدم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

خدا کے واسطے منہ بند کر لیا کرو اپنا تمھیں تو دس بیس تھپڑ لگنے چاہیے ایک سے کہاں تم رکنے والی ہو" وہ صارم کے سامنے شدید شرمندہ ہوتا۔غصے سے بولا

مشال نے بھی غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا

صارم تو بھیڑیہ بن گیا جبکہ وہ پیچھے بلی چوہے کیطرح لڑنے میں مصروف تھے

۔۔

وہاج نے خود ہی۔۔چپ ہونے میں عافیت جانی ورنہ۔۔مشال۔۔نہ کردہ گناہوں کی سزا دیتی اسے۔۔۔فضول بول بول کر اور اسکے ایج کی بربادی تو ویسے بھی ہو ہی رہی تھی۔۔جب سے شادی ہوئی تھی

اسی طرح سفر تمام ہوااور۔۔ائیر پورٹ پر۔۔۔وہ لوگ اترے وہاج نے بیگز اٹھائے۔۔۔وہ لیٹ بھی ہو گئے تھے۔۔صارم نے۔۔انکو الوداع کیا جبکہ وہاج کے کان میں جو بات کہی وہاج کا بس نہیں چلا اسکا قیمہ کر دے۔۔۔

" کم از کم گاڑی میں تو خود کو قابو رکھتے

بکواس بند کرو" وہ دھاڑا۔۔صارم اپنی جان بچاتا الگ ہوا۔۔جبکہ مشال دور کھڑی اسے گھور رہی تھی ہر کسی پر غصہ کرتا تھا وہ۔۔۔

وہ انھیں خدا حافظ کہہ کر انکے اندر جانے کا ویٹ کرنے لگا تھا پیچھے کھڑا ہو کر

۔۔۔

جبکہ مشال کسی ہیروئین کیطرح آگے چل رہی تھی کس کی نظر اسپر نہیں اٹھ رہی تھی جبکہ وہاج سرخ چہرے سے یہ سب برداشت کرتا۔۔اسکے پیچھے چل رہا تھا دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے وہ خود چاہتا تھا وہ دونوں ایک ساتھ رہیں انکے رشتے میں یہ نوک جھوک رہے مگر محبت کے ساتھ۔۔۔انکے درمیان سے یہ علیحدگی کا خیال نکل جائے اور دادا جان اپنی

کوششوں میں کامیاب ہو جائیں۔۔یہ سب بھی اسی لیے کیا جا رہا تھا۔۔
کیونکہ۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھیں اور اس رشتے کو بوجھ سمجھنے
کے بجائے دل سے ایک دوسرے کو قبول کریں۔۔۔

وہ پیچھے کھڑا ان ہی سوچوں میں مشغول تھا کہ اچانک اسے احساس ہوا کوئی
اسے دیکھ رہا ہے۔۔اسنے۔۔۔ نظروں کی اس معمولی تپش پر گردن گھمائی
تو۔۔۔

اسکے دوسری طرف۔۔۔ایک لڑکی کھڑی تھی اسکے ساتھ کافی سکیورٹی تھی
۔۔۔اور وہ لڑکی صارم کو دیکھ نہیں گھور رہی تھی صارم نے۔پیشانی پر بل
ڈالے۔۔۔اور۔۔خود اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

اسے یہ فضولیات نہیں پسند تھیں جس طرح وہ لڑکی ساکت کھڑی اسے دیکھ
رہی تھی اسے الجھن ہوئی اور وہ گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی آگے بڑھا
لی۔۔

میم اندر بیٹھیں" اسکا گارڈ بولا۔۔۔

تم نے اس لڑکے کو دیکھا" وہ اپنے گارڈ سے مخاطب ہوئی جیسے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں وہ بول رہی تھی۔۔۔

کس لڑکے کو میم "گارڈ نا سمجھی سے پوچھنے لگا

کسی کو نہیں" وہ ہوش میں آئی اور اندر بیٹھ گئی۔۔۔

بابا کی طبعیت بگڑ گئی تھی۔۔انکے گھر میں صرف ایک مسلہ۔ قاسم کا ہی نہیں تھا وہ حل تو ہو گیا تھا کہ قاسم اب انکے گھر نہیں آتا تھا۔۔۔یہ پھر۔۔وہ اپنے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی مگر گھر سے کھانے کے لالے تو کم نہیں ہوئے تھے۔۔بلکے اور بھی بڑھ گئے تھے اسے کسی سے کوئی شکایت نہیں تھی مگر ایک خیال سا آ کر گزرتا تھا کہ ایک بار وہ۔۔۔جس سے

نکاح کر گیا ہے اسکو مڑ کر دیکھتا تو سہی۔۔ مگر۔۔ وہ اسکا کچھ نہیں لگتا تھا یہ نکاح اسنے بابا کے کہنے پر کیا تھا انھوں نے اس سے زبردستی کہا تھا۔۔۔ تبھی کیا تھا اسنے نکاح تو وہ پلٹ کر بھی کیوں دیکھتا۔۔ بابا کی طبعیت کم خوراک کی وجہ سے خراب ہو گئ۔۔ اور۔۔۔ جب۔۔ وہ فجر کی نماز پڑھ کر۔۔ باہر صحن میں آئ۔۔ تو۔۔۔ بابا کو ایک بے جان لاش کیطرح۔۔۔ وہاں پڑا دیکھ کر اسکی انھیں ہلایا مگر انکے وجود میں کوئ چیخ نکل گئ۔۔۔ وہ دوڑ کر ان تک پہنچی جنبش نہیں تھی۔۔۔ وہ جلدی سے انھیں اٹھانے کی کوشش کرنے لگی مگر اسکے نازک وجود میں اتنی ہمت نہیں تھی خوف سے اسکے ہاتھ پاؤں سن ہو رہے تھے جبکہ۔۔ انکھوں سے متواتر آنسو بہنے لگے۔۔ وہ باہر بھاگی۔۔ باہر۔۔۔ تو دور دور تک سناٹا تھا ایک دو نمازی بس گزر رہے تھے۔۔ اس وقت شرم وحیا کو لے کر بیٹھتی تو یقیناً اسکے باپ کو کچھ ہو جاتا اور وہ اس زمین پر اپنا آخری رشتہ بھی کھو دیتی۔۔۔۔

وہ جلدی سے ان تک پہنچی۔۔۔ اور۔۔ ان لوگوں سے مدد مانگنے لگی۔۔۔

ان مردوں نے اس کی بات پر یقین کرتے ہوئے اسکے گھر کا رخ کیا۔۔۔
اور۔۔۔ایمبولینس کو کال کی۔۔ایمبولینس کو آنے میں بھی بہت وقت لگ گیا تھا وہ بابا کا سر دہاتھ تھامے بیٹھی تھی اسے لگ رہا تھا کوئی انھونی ہو گئی ہے کچھ غلط ہو گیا ہے بابا کے ہاتھ میں۔۔۔جو سرد پن تھا وہ اسکی ریڑھ کی ہڈی ۔۔تک کو سن کر گیا تھا۔۔ایمبولینس آئی اور۔۔۔بابا کو ایمبولینس میں ڈالا ۔اور سرکاری ہسپتال لے گئے اسکے پاس تو کھانے کے پیسے بھی نہیں تھے وہ بھلہ اپنے باپ کو کسی اچھے ہسپتال کیسے لے جاتی۔۔۔

وہاں تک پہنچتے پہنچتے بھی اسے بہت وقت لگ گیا تھا وہ اکیلی جان تھی لوگوں کی نظروں نے اسے۔۔خوف زدہ کر دیا تھا وہ اپنے باپ سے چپکی بیٹھی تھی ۔۔۔آنکھوں میں بے رونقی سی اتر گئی کیونکہ بابا سانس نہیں لے رہے تھے ۔۔وہ سانس جو ٹوٹ ٹوٹ کر چل رہی تھی وہ۔۔۔ختم سی ہو گئی تھی۔۔۔انکو ایمرجنسی میں بھیج دیا تھا مگر وہاں بھی اتنے لوگ تھے۔۔۔شاید زندہ کہ انھیں ڈاکٹرز کی زیادہ ضرورت تھی اسکے مردہ باپ کو نہیں اسکے باپ کو کسی

نے نہیں دیکھا وہ بے بسی کی آخری حد پر کھڑی تھی اسکے پاس کچھ نہیں تھا وہ کس کو۔ مدد کے لیے پکارتی۔۔۔۔بس نہیں چلا چیخے مار مار کر روئے۔۔

دو تین ڈاکٹر۔۔ تیزی سے اسکے پاس سے گزرنے لگے کے وہ۔۔۔ایک ڈاکٹر کے سامنے اگئ۔۔۔۔

اور ہاتھ جوڑ دیے۔۔وہ ڈاکٹر۔۔۔۔اسکی شکل دیکھنے لگا

پلیز میرے بابا۔۔۔ بابا سانس نہیں لے رہے انھیں دیکھ لیں میری مدد کریں پلیز" وہ رونے لگی اس ڈاکٹر نے اسے توجہ سے دیکھا۔۔۔اور۔۔۔

وہ۔۔پلٹا اسکے ساتھ ڈاکٹرز آگے بڑھ گئے جبکہ اس ڈاکٹر نے اسکے بابا کو وہیں چیک کرنا شروع کیا اور۔۔بس چند لمھوں میں اسنے۔ سب اپنا کام پورا کر کے نہال کے رونے کے باعث سرخ ہوتے چہرے کیطرف دیکھا۔۔۔

ایک گھنٹے پہلے ہی انکا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔" وہ بولا تو نہال کو لگا اسنے زندگی میں اتنی بری خبر کبھی نہیں سنی۔۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے۔۔اس ڈاکٹر کو دیکھنے لگی جبکہ۔۔جو چہرے پر تھوڑا بہت حجاب تھا مکمل گیر گیا۔۔اب اسکا چہرہ اس ڈاکٹر کے سامنے واضح تھا۔۔ نہال کی آنکھ میں آنسو ٹھر گیا۔۔۔پلکوں کی باڑ میں آنسو رک گیا۔۔۔اسنے اپنے بابا کی جانب دیکھا۔۔

" بے آواز لب پھڑ پھڑانے

بابا" اسے لگا وہ طوفان کی زد میں اگئ ہو اسنے پلکیں جھپکیں اور آنسو۔۔اسکے گال پر جا گیرہ۔۔۔

ڈاکٹر معاذ آپکی ضرورت ہے ادھر "اسکو آواز پڑی تھی مگر معاذ کو لگا اسکے قدم یہیں جم گئے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر معاذ" ایک بار پھر سے اسکی پکار اٹھی تو۔۔وہ ہوش میں آیا اور۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے پلٹ کر وہ دوسری طرف بھاگ گیا۔۔

نہال چپ چاپ کھڑی بابا کو دیکھ رہی تھی جن کے چہرے پر زندگی دم توڑ چکی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اسے کتنی دیر ہو چکی تھی وہاں کھڑے ہوئے وہ۔۔یوں ہی کھڑی بابا کو دیکھتی رہی۔۔اسنے ایک قدم بھی آگے یہ پیچھے نہیں لیا تھا مگر ۔۔۔وقت اسکے ارد گرد سے بہت تیزی سے گزرا تھا۔۔۔۔۔

اسکے ارد گرد۔۔وقت پر لگا کر گزرا۔۔۔۔اسکے پاؤں نہیں تھکے تھے آنکھ سے انسو نکلنا بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

اچانک کسی نے اسے چھوا وہ۔۔ بری طرح ڈر کر پلٹی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس ڈاکٹر کی جانب دیکھنے لگی۔۔

ایم سوری بٹ۔۔۔آپکے ساتھ کوئ نہیں ہے کیا۔۔۔انکی باڈی زیادہ دیر ۔۔۔اسطرح نہیں رکھی جاسکتی" وہ بولا تو نہال نے پھر سے بابا کی طرف دیکھا ۔۔

ک۔۔کہاں لے جاؤں" وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔

آپکے ساتھ کوئ نہیں" وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔

ن۔۔نہیں" وہ بولی لہجے میں کوئ تاثر نہیں تھا۔۔۔

معاذ خاموش ہو گیا۔۔۔

جاوید انھیں سرد خانے میں لے جاؤ" ڈاکٹر معاذ نے ایک آدمی کو کہا تھا نہال یوں ہی کھڑی بابا کو دور جاتے دیکھنے لگی۔۔

آپ میرے ساتھ آئیں" اسنے کہا تو۔۔۔ نہال بنا سوال جواب کے اسکے پیچھے چل دی۔۔۔

معاذ نے اسے۔ ایمرجنسی واڈ سے نکالا اور اپنے کیبن میں بیٹھنے کے لیے کہا ۔۔ نہال بیٹھ گئی مگر وہ ایک رابورٹ سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

جبکہ معاذ بہت تھک چکا تھا۔۔ تبھی اسنے کافی پینے کا سوچا۔۔۔۔

اور۔۔۔ اسنے۔۔ تھوڑا فریش بھی ہونا تھا۔۔ اپنے پرسنل گارڈ کو کافی کا کہہ کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

تبھی اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔

ہاں یار بولو۔" تھکی تھکی سی آواز ابھری

کیا پلین ہے یار رات کا میں تو بور ہو چکا ہوں۔۔ فلحال وہاج بھائی اپنے ہنی مون پر گئے ہوئے ہیں تبھی سوچ رہا ہوں آفس سے جلدی بھاگوب" وہ ہنسا جبکہ معاذ بھی ہنس دیا۔۔

یار میں تو بہت تھک چکا ہوں رات کے پلین میں لمبی اور گھیری نیند ہے بس ۔۔۔۔"

اسنے کہا تو سکندر نے۔۔ غصے سے سیل فون کو دیکھا

میں ارہا ہوں۔۔ سمیی اور شجاع کو بھی کہہ رہا ہوں" وہ بول کر فون بند کر گیا

جبکہ معاذ کہنا چاہتا تھا اسکی شفٹ ختم ہو گئی ہے اب وہ۔ ریسٹ کرنا چاہتا ہے ۔۔ مگر وہ تینوں کبھی نہ مانتے۔۔۔

تبھی اسنے اپنا کیجول ڈریس پہنا واچمین نے اسکے ہاتھ میں کافی کا کپ دیا۔۔۔

تبھی اسکا جونئیر اگیا۔۔

اس کا موڈ نہیں تھا کسی سے بات کرنے کا مگر اخلاقاً رک گیا۔۔۔

تھوڑی دیر اس سے بات کرتا رہا۔۔ تبھی اسکی کافی ختم ہو گئی۔۔۔

اسنے مزید کافی کے لیے کہا ابھی مڑا ہی تھا۔۔۔

کہ سکندر سامنے سے ارہا تھا۔۔وہ وائیٹ سوٹ میں تھا اور سوٹ اسپر ہمیشہ سے جچتا تھا بلیک گاگلز لگائے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

معاذ آگے بڑھا اور دونوں بغل گیر ہوئے۔۔۔

پکے ہو اپنی بات کے تم بھی" معاذ نے کہا تو سکندر ہنس دیا

شجاع اور سمی بھی پہنچنے والے ہوں گے میں نے انھیں ڈیرے پر ہی پہنچنے کا کہہ دیا ہے۔۔۔" سکندر نے کہا

بھری شام ڈیرے پر جا کر کیا کرنا ہے تم لوگوں نے یار" معاذ زچ ہوا دونوں کے قدم معاذ کے کیبن کیطرف تھے۔۔

شغل لگائیں گے بھائی اور کیا کریں گے۔۔ہفتے میں ایک بار یہ آزادی نہ ہو تو خاک مزاہ آتا ہے زندگی کا اور ویسے بھی کچھ روز سے امی نے تو۔۔بہت ہی غصہ کرنا شروع کر دیا تھا" وہ بولا

اور جیسے ہی اندر قدم رکھے نہال کو سامنے دیکھ کر شاکڈ رہ گیا وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ بلکل سپاٹ۔

معاذ کو یاد آیا وہ اسے بیٹھا کر گیا۔ تھا۔۔۔

سکندر البتہ وہیں کھڑا تھا معاذ اپنی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

آپکے ساتھ کوئ نہیں ڈیڈ باڈی کو ایسے فری نہیں کیا جائے گا"۔۔

معاذ بولا تو نہال نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آپ لوگوں نے انکی ٹریٹمنٹ کی تھی" وہ سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگی

معاذ چپ ہو گیا

مگر پھر بھی یہ ہسپیٹلز کے رولز کے خلاف ہے" اسنے اسے آگاہ کیا

" میرے پاس خود کو بیچنے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔۔اگر آپ چاہیں کیا بکواس کر رہی ہو" سخت کڑکڑاتے لہجے میں ایک آواز ابھری تھی۔۔۔۔۔

نہال نے سامنے دیکھا وہ کھڑا تھا وہ اسے یہاں ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی۔۔

اسنے چند لمحے۔اپنی سپاٹ نظروں سے۔۔ سکندر کیطرف دیکھا اور پھر معاذ کیطرف جو حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے جو کہا ہے اسکے علاؤہ میرے پاس کچھ نہیں اگر آپکے ہسپیٹل پالسیز میں یہ ہے کہ۔۔۔مجھے خرید لیں تو۔۔۔۔

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی سکندر اس تک پہنچا تھا اور اسے کھینچ کر کھڑا کیا۔۔۔

زیادہ خرید و فرخت کا دل کر رہا ہے تمھارا۔۔کیا بے ہو دگی منہ سے نکال رہی ہو۔۔۔۔کیا ہوا ہے کیوں آئی ہو یہاں" وہ سختی سے اسکا بازو جکڑے سوال جواب کرنے لگا۔۔۔۔

آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے یہ سوال کرنے والے "نہال کی نظروں میں اسکے لیے کوئی شناخت نہیں تھی۔۔

دو تھپڑ لگا کر یاد دلاؤدوں گا ہوں کون میں" وہ بے حد غصے میں لگا جبکہ نہال نے اس سے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔۔

میرا آپ سے کوئ تعلق نہیں ہے۔۔۔اور آئندہ میرے راستے میں مت آیئے گا۔۔۔" وہ اس وقت پورے جسم کی طاقت خود میں جمع کیے ان دو مردوں کے سامنے ڈٹ کے کھڑی تھی جن میں سے ایک کہنے کو اسکا شوہر تھا۔۔ مگر نکاح کے بعد ایک بار ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا جبکہ وہ جانتا تھا انکے گھر کے حالات۔۔۔۔

وہ اسکتا تھا اور اگر خود آنا گوارہ نہیں تھا انکے غریب خانے میں تو کچھ کچھ کھانے کو بھیج دیتا۔۔لوگ تو۔۔ غریبوں کی مدد کر دیتے ہیں۔۔۔۔اور اس وقت جس کا غیرت سے خون کھول رہا تھا یہی تصور کر کے وہ اسکے نکاح میں ہو کر کیا بکواس کر رہی ہے وہ جو اسے دو تھپڑ لگا دینا چاہتا تھا۔۔۔اسکا باپ مر چکا تھا۔۔۔۔

اب اسکے پاس کھونے کو کچھ نہیں تھا وہ پاگل ہو رہی تھی اور سکندر سے۔۔ نفرت سی محسوس ہو رہی تھی

میں تمھیں یاد دلا سکتا ہوں کھڑے کھڑے کہ میرا تمھارا کیا تعلق ہے خیر اب منہ بند کر کے کھڑی رہو۔۔" وہ گھور کر معاذ کی جانب دیکھنے لگا جو شاکڈ تھا۔۔

کیا ہوا ہے کس کی ڈیڈ باڈی کی بات کر رہے ہو "نہال اسکے لفظوں پر تڑپ گئ وہ اتنا لاتعلق تھا اسے یاد بھی نہیں کہ اسکا باپ بھی تھا

ان کے فادر کی ڈیتھ ہو گئ ہے۔۔۔۔ مگر تم انھیں کیسے جانتے ہو اور۔۔ یہ سب۔۔" معاذ کی سمجھ سے سب باہر تھا جبکہ سکندر شاکڈ ہوا اور نہال کے اکھڑنے کی وجہ کچھ کچھ سمجھ لگنے لگی۔۔۔۔

نہال نے ان دونوں کے پاس کھڑا ہونا بے کار سمجھا تبھی وہ اس کمرے سے نکل گئ۔۔

کیا ماجرا ہے یہ بھئ" معاذ نے پھر سے پوچھا۔۔۔

کیا ریزن ہوئ ہے اسکے فادر کی ڈیتھ کی۔۔" سکندر نے اسکے سوال کو اگنور کر کے پوچھا

لیک آف فوڈ۔۔۔اینڈ ایمپر وپر میڈ یسنز مگر تم مجھے میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے" معاذ کو اب غصہ چڑھا۔۔

یار تم سمیی اور شجاع کو منع کر دیا۔۔۔اور باقی کہانی بعد میں بتاؤ گا۔۔" وہ جلدی سے کہہ کر باہر بھاگا شدید پشتاوے نے اسے گھیرے میں لے لیا تھا

۔۔

نہال تیزی سے۔۔قدم باہر کیطرف اٹھا رہی تھی۔۔

نہال" سکندر نے پکارہ وہ مڑے بنا ہی باہر نکل جانا چاہتی تھی۔۔

مگر سکندر نے اسے جلد ہی جالیا۔۔۔

اور۔۔اسکی کلائی پکڑ لی۔۔"نہال کو اور کچھ نہیں سوجا۔۔اپنا ہاتھ چھڑانے کے چکر میں اسنے۔ سکندر کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

شاید اسکے نام کا غصہ بھرا تھا اور غم سے اسکی آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلا تھا ملے جھلے تاثرات میں وہ بے قابو سی ہو رہی تھی۔۔

سکندر۔۔نے دانت پر دانت جما لیے۔لوگ انھیں اب رک کر دیکھنے لگے

۔۔۔۔

اب کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔جب آپ نے۔۔پلٹ کر ایک بار بھی نہیں دیکھا آپ سے بہتر تو قاسم تھا۔۔روز اتو جاتا تھا ارے آپ امیر ہیں ۔۔۔تو غریب سمجھ کر ہی کچھ کھانے کو دے جاتے تو اس وقت میرا باپ آج مرتا نہ اس بھری دنیا میں میں تنہا نہ رہ جاتی۔۔۔۔

کوئ خیرات زکوٰۃ تو نکالتے ہی ہوں گے "۔۔بھری دنیا کے سامنے اسنے نہال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکے لفظوں کو اپنی ہتھیلی سے دبا دیا تھا۔۔۔

م۔۔میرے بابا۔۔۔بابا مر گ۔۔گئے۔۔م۔مر گئے۔۔۔"وہ۔۔اسکے بازؤں میں بکھر اٹھی۔۔۔جو ضبط کے بندھن خود پر باندھے ہوئے تھے ۔۔۔ٹوٹ ٹوٹ سے گئے۔۔۔

سکندر نے اسے پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا تو اسکو خود میں چھپا لیا۔۔۔

اسکادل اس وقت اپنی غلطی پر۔۔شدت سے۔۔۔خود پر غصہ کرنے کا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

ی

۔یہ ظلم آپ نے کیا ہے مجھ پر۔۔۔آپ نے۔۔۔۔"وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے اسے الزام دے رہی تھی

جبکہ سکندر اسے یوں ہی تھامے کھڑا تھا۔۔۔۔

نہال چند لمحوں میں اس سے خود ہی دور ہوئی۔۔۔اسے خود سے دور دھکیل کر۔۔سکندر۔۔۔نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا جس پر معمولی سی شرمندگی کے عناصر تھے کے وہ غصے اور غم میں بھی اچانک کی اسکی قربت سے گھبرا گئی تھی۔۔

اسنے نہال کا ہاتھ تھاما۔۔۔اور۔۔۔بنا کچھ بولے۔۔وہ اسکے بابا کی فائلز ریڈی کرانے لگا دونوں۔معاذ کے آفس میں بیٹھے رہے مگر دونوں ہی کچھ نہیں بولے نہال چپ تھی وہ چاہتا تھا اس سے بولے مگر یہاں نہیں۔۔۔

اسکے بابا کو۔۔۔ایمبولینس میں لے جایا گیا تو ایمبولینس کی تیز آواز سن کر۔ نہال کے ہاتھ پاؤں سے دم نکل گیا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی سکندر۔۔۔نے معاذ سے گاڑی لی کیونکہ وہ تو اپنی پسندیدہ سورای بائیک پر تھا مگر نہال اس وقت بائیک پر نہیں جاسکتی تھی تبھی معاذ کی کار میں اسنے نہال کو بیٹھایا۔۔جو شاید کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

خوف زدہ تھی وہ۔۔۔خوف اسکے چہرے پر تھا۔۔ سکندر اسکی حالت سے ۔۔۔پریشان ہورہا تھا۔۔

مگر۔۔اس وقت کچھ کہنے کا فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

ایمبولینس گھر کی جانب جارہی تھی۔۔وہ مسلسل باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ انکے گھر کے آگے گاڑی رکی محلے کے لوگ جمع ہونے لگے سب نے سکندر کو اسکے ساتھ دیکھا تھا اور پھر تدفین تک وہ وہیں رہا یہاں تک کے رات ہو گئ ۔۔پورے گھر میں عورتیں بھریں تھی۔اور ان عورتوں کے بیچ وہ۔۔ سہمی

ہوئی سی سیمٹی بیٹھی تھی جیسے اسے یقین ہو اب اسکا کوئ نہیں تھا دنیا میں

سکندر واپس لوٹا۔۔۔تو نہال کے پاس آیا۔۔۔سب خواتین نے اسے راستہ

دیا۔۔۔۔

چیما گویاں سی اٹھنے لگی۔۔

یہ اسکا شوہر ہے دکھ تو بہت امیر رہا ہے ارے کیسی قسمت پائ ہے نہال نے

خود بھی تو حسین ہے ایسے ہی قاسم نہیں مرتا اسپر۔۔۔۔

کیا یہ اسے ساتھ لے جائے گا۔۔۔

ہاں لے جائے گا۔۔رشک ارہا ہے اسکی قسمت پر تو""خواتین باتیں کر

رہی۔ تھیں وہ سن رہا تھا۔۔

وہ چاہتا تھا یہ سب چلی جائیں اسنے لوگوں کو کھانا خود اپنے پیسوں سے کھلوایا تھا اپنے پیسوں سے سب کیا تھا مگر وہ اپنی دیری اور لاپرواہی پر اندر ہی اندر کڑھ رہا تھا۔۔

کہ اگر واقعی وہ وقت پر اپنے ساتھ جڑے اس رشتے پر توجہ دیتا تو آج اسے اتنا بڑا غم نہ ملتا اور نہ جانے اسنے بھی کچھ کھایا تھا یہ نہیں اسے فکر ہونے لگی۔۔ اسنے نہال کا ہاتھ تھاما نہال نے آسکی جانب دیکھا آنسوؤں کو روک کر اسکی آنکھوں کے پردے۔۔ سرخی مائل اور بھاری ہو رہے تھے جبکہ گولڈن آنکھوں میں غم کی لہریں اٹھنے کو بے تاب تھیں۔۔۔

چلو میرے ساتھ" وہ بس اتنا ہی بولا

عورتیں اسکے ہاتھ پکڑنے پر شرمندہ سی ہوتیں باہر نکلنے لگیں۔۔ رفتہ رفتہ سب ہی نکل گئیں جبکہ کچھ مردوں نے ان سب کو گھر خالی کرنے کا کہا ۔۔اور جلدی ہی وہ دونوں پورے گھر میں اکیلے رہ گئے۔۔

کچھ اچھے محلے داروں نے سکندر کی مدد کی تھی پیسہ اسکا تھا تو۔ وہ ہر کام کا اسے سمجھا رہے تھے کیونکہ یہ فرسٹ ٹائم تھا جو وہ خود سے کچھ کر رہا تھا ورنہ ایسے کاموں کی زمہ داری التمش اور وہاج کی ہوتی تھی۔ اور وہ دونوں خود ہی دیکھتے تھے یہ سب۔۔۔

کہیں نہیں جانا مجھے جائیں آپ "اسنے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال لیا

" کیسے رہو گی یہاں۔۔ کون ہے اب یہاں۔۔ میرے ساتھ چلو

جب کہہ دیا نہیں جاؤں گی "اسکی آواز بھیگ گئ۔

آنکھ سے آنسو پھر سے نکلنے لگا۔۔

وہ اس سے ہی غصہ تھی اور بار بار اسی کے آگے ضبط ہار دیتی تھی۔۔

سکندر نے زبردستی اسے سینے سے لگا لیا۔۔

اور نہال پہلے تو مزاہمت کرتی رہی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسطرح کے۔ سکندر کا اسکو سنبھلنا مشکل ہو گیا

وہ بے اوسان سی ہو رو رہی تھی۔۔

مجھے میرے باباچاہیے مجھے لاکر دیں مجھے انکے بنا نہیں رہنا۔۔کیوں آئے آپ اتنی دیر سے۔۔مجھے لاکر دیں" وہ ضدی لہجے میں اسکے سینے پر مکے برسانے لگی۔۔

جبکہ سکندر نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔

" طبعیت خراب ہو جائے گی تمھاری

نہیں ہوتا مجھے کچھ۔۔۔میں۔۔۔میں اکیلی ہو گئی ہوں۔۔۔اللہ تعالیٰ جی میرے باباواپس کر دیں" وہ بچوں کیطرح تڑپ رہی تھی سکندر نے گھیرا سانس بھرااور اسے خود میں سمیٹ لیاوہ اسکے بکھرے بالوں کو سنوارنے لگا

۔

ایم سوری" وہ بہت اہستگی سے بولا تھاوہ لاپرواہ نہیں تھا مگر

کیوں بھول گیااسے خود بھی علم نہیں ہوا تھا

جاری ہے رقص محبت

از قلم تانیہ طاہر

Episode 22 part...2

Don't copy ⊘

نہال کو۔۔ سنبھالنا کافی مشکل تھا اوپر سے اسے بخار چڑھ گیا تھا مگر ضد ایک ہی تھی کہ وہ یہاں سے نہیں جائے گی۔۔ سکندر اتنی دیر گھر سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔رات بھی التمش اور صارم کے فون آنے لگے تھے اور اسنے بہانہ بنایا کہ اسکے دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے تو وہ۔۔ نہیں آسکے گا ۔۔ صبح ہو چکی تھی۔۔ ساری رات وہ نہال کے ساتھ تھا۔۔ مگر۔۔۔نہال کی نیم بیہوشی کی سی کیفیت اسے بار بار شرمندہ کر رہی تھی۔۔ یہ اسکا واقعی فرض تھا جب اسنے نکاح کیا تو وہ۔۔ اسکا خیال بھی رکھتا اور اسنے سب کچھ جان کر بھی اس سے لاپرواہی بھرتی یہ اسکی بہت بڑی کوتاہی تھی۔۔۔

نہال کو بہت تیز بخار تھا۔۔اسنے ڈاکٹر کو بلایا۔۔۔اور اسکی طبعیت کے سٹیبل ہونے تک کا ویٹ کرتا رہا وہ اب اسے یہاں اس حالت میں کبھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا مگر گھر لے کر جانا مطلب ہزار سوال تھے۔۔۔اور۔۔۔یہ تو شکر تھا وہاج نہیں تھا ورنہ وہ رات گھر نہ لوٹتا وہاج کے ہوتے ہوئے تو ۔۔لازمی وہ اسے سولی پر چڑھا دیتا۔۔ جبکہ۔۔۔ سکندر۔۔نہال کو گھر لے کر جاتا ہے تو کیا بتائے گا وہ نکاح کر کے آیا ہے ماں کیا سوچیں گی۔۔اسے فکر یہ تھی دادا جان اور باقی سب نہیں۔۔۔وہ نہال کو۔۔یوں ہی گھر نہیں لے جا سکتا تھا مگر اسکے پاس ایسی کوئ محفوظ جگہ بھی نہیں تھی اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا۔۔۔

وہ نہال کو غور سے دیکھتا مسلسل یہ سب کچھ سوچے جا رہا تھا۔۔ جبکہ نہال ۔۔۔بخار میں جلتی۔۔۔بے جان سی پڑی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آئ۔۔شاید بخار کی حدت میں کچھ کمی آئ تھی اسنے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چھوئ تو واقعی اسکا بخار اتر رہا تھا۔۔۔

سکندر نے شکر کا سانس بھال کیا۔۔دن پوری طرح نکل گیا تھا۔۔اسکا سیل فون اچانک بجنے لگا التمش کی کال تھی وہ زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔

اب کیا کرنا چاہیے تھا اسے۔۔

نہال اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھتی ایکدم اٹھ بیٹھی وہ کیسے اسکے سامنے بنا لحاظ شرم کے لیٹی ہوئی تھی سکندر نے اسکیطرف فوکس کیا تو وہ اپنے بال دوپٹے میں چھپا رہی تھی۔۔۔

فلحال میری سچویشن ایسی نہیں کہ میں تمھارے ساتھ رومینس یہ فلرٹ کروں تو۔۔۔یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ میں بری طرح پھنس چکا ہوں" وہ یہ سوچے بنا کہ وہ لڑکی اپنے باپ کو کھو چکی ہے۔۔۔اپنی۔۔پریشانی بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

نہال۔۔۔کو شرمندگی ہوئی اس نکاح پر جو اسکے باپ نے کرایا اور وہ شخص زبردستی اس نکاح میں پھنس گیا۔۔۔

وہ چپ رہی۔۔ جبکہ سکندر کچھ دیر سوچتا رہا اور۔۔ پھر اسکی طرف دیکھا

۔۔۔۔

تمھارا کوئی رشتہ دار نہیں" اسنے پوچھا۔۔ نہال کے حلق میں گٹھلی سی پھسنے لگی۔۔ وہ کتنی بھاری ہو گئی تھی اسپر۔۔

قاسم ہے۔" وہ بولی۔۔۔ اور اٹھنے لگی اسکا سر چکرا رہا تھا مگر وہ پھر بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ جبکہ دوسری طرف سکندر اسکی جھکی جھکی پلکوں اور خاموشی سے دیے گئے جواب پر اسکو گھورتے ہوئے اسنے جاتی ہوئی نہال کی کلائی پکڑ لی

فضولیات سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ کہ مجھ پر تم بھاری ہو رہی ہو ۔۔۔۔ میں اپنے باپ کیطرح بلکل نہیں ہوں جو۔۔ رشتوں کو نبھانا نہیں جانتا اگر ہمیں سب سے زیادہ سیکھایا گیا ہے تو وہ یہ ہی سکھایا گیا ہے کہ رشتوں کی حفاظت کیسے کی جائے اور مجھ میں اتنی غیرت ہے میں تمھیں بے یارو مددگار نہیں چھوڑوں گا۔۔ ہاں گزشتہ کوتاہی پر میں سخت شرمندہ ہوں

۔۔۔۔شاید کبھی ازالہ نہ کر سکوں مگر اس ازلے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے تم سے وعدہ ضرور کروں گا کہ۔۔ تمھیں خوشیاں دینے کی پوری کوشش کروں گا۔۔" وہ خاموش ہوا۔۔نہال نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔ میں نے آپ سے یہ سب کرنے کے لیے تو نہیں کہا۔۔۔جنھوں نے آپکو میرے ساتھ باندھا وہ تو جا چکے ہیں۔۔۔آپ بھی مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں" وہ کچھ۔۔ گھبراتی بولی سکندر کی گرفت اسکی کلائی پر سخت ہو گئ۔۔۔ کیا میں لمبے لمبے بھاشن دوں تمھیں تب سمجھ آئے گی یہ بیوی بناؤ تب سمجھ آئے گی تمھیں میری بات" وہ اسکے مقابل کھڑا ہو گیا۔۔۔

ک۔۔کیا مطلب ہے" وہ حیران ہوئ تھی اسکے غصہ کرنے پر وہ تو اسکے حق میں بات کر رہی تھی۔۔

کوئ مطلب نہیں ہے تم بس۔۔۔اتنا یاد رکھو کہ تم سکندر کی بیوی ہو۔۔۔۔ اور جو غلطی میں ایک بار کہہ چکا ہوں وہ دوبارہ نہیں دہراؤ گا۔" وہ بے ساختہ دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھام گیا۔۔۔

جبکہ۔۔نہال کانپ سی گئ۔۔۔

سٹپٹا کر اس سے الگ ہوئ اور جلدی سے رخ موڑ گئ۔۔۔

سکندر مسکرایا۔۔۔

بس اتنے میں " وہ ہنس پڑا۔۔۔ جبکہ۔۔۔نہال کمرے سے ہی باہر نکل گئ

۔۔۔

سکندر کی پریشانی اب بھی وہیں تھی مگر اسے یہ سمجھ آ گیا تھا اگر وہ کوئ بھی بات۔۔نہال سے شئیر کرے گا تو وہ ایک ہی مطلب سمجھے گی کہ۔۔وہ اس سے الگ ہو جائے۔۔۔ لیکن وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ۔۔وہ ایسا کیوں چاہتی تھی۔۔۔

شاید دل میں اسکے بھی کہیں چور تھا۔۔اسنے گھیرہ سانس کھینچا۔۔اور معاذ کو کال کی اب وہ ہی کچھ کر سکتا تھا۔۔

وہاج اور مشال پہنچ گئے تھے مشال بے حد خوش تھی یہاں تک کے اسکے انگ انگ سے خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔اور۔۔اسکے منہ سے کوئی کڑوی بات بھی اس دوران وہاج نے نہیں سنی تھی نہ جانے کیوں اسکے خوش ہونے پر وہاج بھی مسکرا دیا تھا۔

مگر اسکی بیوی کو سب دیکھ رہے تھے۔۔یہ بات اسے بلکل پسند نہیں آرہی تھی کل رات وہ یہاں پہنچے تھے۔۔تو وہاج تو بے حد تھک چکا تھا اکثر وہ لمبی فلائیٹ میں تھک جاتا تھا تبھی بستر پر ایکدم گیر گیا تھا۔۔۔

جبکہ مشال کی بیٹری فل چارج تھی۔۔۔یہاں تک کے وہ۔۔۔اسی وقت باہر گھومنا چاہتی تھی یہاں سردی کافی تھی۔۔۔وہاج کا کوئی ایسا موڈ نہیں تھا جبکہ مشال غصے سے کمرے میں گھوم رہی تھی کیونکہ وہاج اسے جھڑک چکا تھا کہ وہ چھوٹے بچوں کیطرح بیہیو دینا بند کرے اور چپ چاپ سو جائے۔۔۔کل وہ اسے خود لے جائے گا باہر مگر۔۔مشال نے اسے۔۔بے حد سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ۔۔اصل مزہ رات کو ہی آتا ہے۔۔وہاج اگر نیند میں نہ

ہوتا تو ضرور اسے اس بات کی ڈیفینیشن کھل کر دیتا مگر اسے۔۔آنکھیں بند کیے لیٹے دیکھ مشال کو رونا آیا کہ اسکی شادی۔۔۔ایک بڈھے سے ہو چکی ہے جو اسکے جیسا بلکل نہیں ہے بوریت سے بھرپور انسان تھا۔۔وہ خود بھی وہاں سے نکل جاتی مگر افسوس یہ تھا کہ وہاج کارڈ چھپا چکا تھا۔۔۔مشال کو کڑھ کڑھ کر رات گزارنی ہی پڑی۔۔۔

اور اسے بھی نیند نے دیر سے ہی سہی جالیا۔۔۔۔

اسکا نیند میں بھی منہ بنا ہوا تھا۔۔۔

اگلی صبح وہاج۔۔افکورس اس سے پہلے ہی اٹھا تھا۔۔وہ۔۔صوفے پر اٹھی ترچھی لیٹی تھی نیند میں بھی منہ پھولا ہوا تھا جبکہ وہ کافی فریش فیل کر رہا تھا

۔۔

اسکو دیکھ کر اسکے لبوں پر ایک ہی لفظ آیا تھا اور وہ تھا

ضدی"اسکے اندر۔۔شاید وہاج سے بھی زیادہ ضد تھی۔۔۔

وہاج نے نفی میں سر ہلایا۔۔ عجیب بچکانہ مزاج کی لڑکی مل گئی تھی مگر۔۔
شاید اب وہ اچھی لگ رہی تھی وہ وجہ نہیں جانتا تھا مگر اسکے تھپڑ پر مشال کی
خاموشی نے وہاج کے دل میں مشال کے لیے جگہ بنانا شروع کر دی تھی وہ
اٹھا اور اسکے نزدیک آیا۔۔۔۔
ابھی وہ اسکو اٹھاتا ہی کہ مشال کی آنکھ کھل گئی۔۔ اسنے وہاج کیطرف دیکھا اور
جلدی سے اٹھی۔
چلیں" وہ بولی تو وہاج نے حیرانگی سے آنکھوں کو جنبش دی۔۔
کیا دیکھنا چاہتی ہو۔۔ تم" اسنے دو قدم دور ہوتے ہوئے پوچھا
سنو فال۔۔۔ سن سیٹ۔۔ آئسکریم سنو فال میں فلارز۔۔
اینڈ می" وہ چہک کر بولی۔۔
اور میں" وہاج نے گھیری نظروں کے حصار میں اسکو بھرتے سوال کیا تو
مشال چپ ہو گئی۔۔۔

انفار چونیٹلی آپ بھی میرے ساتھ ہی ہیں" وہ کچھ توقف کے بعد بولی اور رات کی اسکی واردات یاد آتے ہی غصے سے بولی۔۔۔

" آہ انفار چونیٹلی۔۔۔۔ تمھاری قسمت اچھی ہے تمھیں وہاج۔۔ ملا ہے استغفر اللہ!" مشال نے کانوں کو ہاتھ لگایا تو۔۔ وہاج کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

ابھی تک میں نے ایسا استغفار والا کوئ کام نہیں کیا جب کروں تب شوق سے ورد کرنا""" کر کے تو دیکھائیں پھر بتاتی ہوں" وہ دل ہی دل میں اسے گھور کر بولی جبکہ وہاج نے اسے ریڈی ہونے کا اشارہ کیا اور خود شاور لینے واشروم میں چلا گیا پیچھے مشال بہت خوش ہوئ تھی کہ چلو وہ۔۔۔ تھوڑا تو ایکٹیو ہوا اور بھاگ بھاگ کر وہ اپنی تیاری کرنے لگی۔۔

اسنے جینز اور۔۔ بلیک کرتا پہنا تھا جو کہ کافی شارٹ تھا اور کوٹ پہن لیا۔۔۔ جو کہ لونگ تھا بال کھول کر اسنے مفکر گلے میں ڈالا۔۔ اسے سردی کافی لگتی تھی۔۔۔ اور گلوز ڈال کر وہ ریڈی کھڑی تھی جبکہ وہاج بھی باہر نکلا آیا۔۔ وہ

خود بھی بلیک آؤٹ فیٹ میں تھا جبکہ بال گیلے تھے اسنے سرد سانس کھینچ کر مشال کیطرف دیکھا کہ وہ لڑکی ہر الٹا کام کرنا جانتی تھی

اب زیادہ مت بولیے گا۔۔میں نے لونگ کوٹ پہنا ہوا ہے" وہ اسکے بولنے سے پہلے خود ہی بول اٹھی

میں رکھتا ہی نہ۔۔" وہاج بڑبڑایا

کھل کر بولیں ایسے منہ منہ میں کیوں بول رہے ہیں" وہ گھورنے لگی

بہت زبان چلتی ہے تمھاری" وہاج سختی سے بولا

اور آپکے ہاتھ۔۔۔۔ بھولیے مت" اسکے پاس تو ہر بات کا جواب تھا۔۔وہاج البتہ اسے گھور کر چپ ہو گیا۔۔دونوں ایک ساتھ روم سے نکلے وہ۔۔شاندار کپل لگ رہے تھے۔۔

وہاج نے مشال کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

مشال نے بے ساختہ اسکی جانب دیکھا۔۔

وہاج کے انداز میں لاپرواہی تھی مگر مشال کو اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ بے حد۔۔ اچھا لگا۔۔۔وہ مسکرا کر۔۔بنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالے۔۔۔اسکے ساتھ چلتی رہی وہ ہنی مون سوئیٹ میں تھے ہوٹل بھی کافی خوبصورت تھا اور۔۔ موسم بھی بہت خراب تھا۔۔۔

حالانکہ وقت تو۔۔ ساڑھے بارہ کا ہو رہا تھا۔۔

ان دونوں نے ناشتہ کیا۔۔۔وہاج ناشتہ کرنے کے دوران اسے اس جگہ کے بارے میں بتانے لگا اور باتوں میں وہ یہ بھی بتا رہا تھا کہ وہ۔۔لاسٹ ٹائم یہاں۔۔اپنے بابا کے ساتھ آیا تھا۔۔اور۔۔۔وہ یہ بتاتے ہوئے مشال نے اسکے چہرے پر چمک ہی الگ دیکھی۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں اپنے باپ کے ذکر پر جو رونق دیکھ رہی تھی ہاں اسکے دل میں بھی اپنے باپ کے لیے محبت ایسی ہی تھی۔۔وہ بھی انکے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی وہ۔۔اپنے باپ کے ساتھ وقت گزارے جیسے پہلے وہ سب اکٹھے رہتے تھے۔۔

کچھ دیر وہ خاموش ہو گئ۔۔اور پھر خود ہی سر جھٹک دیا۔۔۔۔

وہ ان لمھوں کو انجوائے کرنا چاہتی تھی اور حقیقت تو یہ تھی کہ وہاج کے ساتھ وہ یہ لمھے گزارنا چاہتی تھی بعد میں شاید وہ یہاں سے چلی جائے۔۔اور کبھی لوٹ کر نہ آئے۔۔

وہاج۔۔۔اسکی پلیٹ میں مختلف چیزیں رکھ رہا تھا۔۔۔۔

جسے مشال کھا رہی تھی۔۔مشال بات کرتے ہوئے پلیٹ بلکل۔۔ٹیبل کے کنارے پر لے جاتی جبکہ وہاج۔۔اسے سنتے سنتے بار بار اسکی پلیٹ اوپر کرتا کہیں گیر نہ جائے دونوں ہی اپنے اپنے عمل سے لاپرواہ تھے۔۔مگر ایک دوسرے کو۔۔سوچ رہے تھے۔۔

ہم جائیں گے سب سے پہلے۔۔۔پہاڑوں پر۔۔۔۔بہت دور" مشال نے ایکسائٹیڈ ہوتے ہوئے کہا تو۔۔۔وہاج نے نفی کی۔۔۔

وہاں جاتے جاتے بہت وقت لگ جائے گا اور۔۔۔وہ جگہ ٹھیک بھی نہیں ہم آج نہیں۔۔کچھ دنوں تک جائیں گے پرائیویٹ کار کرا کر" اسنے اسے سمجھایا تو مشال منہ بنا گئ۔۔

یہ کیا بات ہوئ۔۔مجھے افسوس ہے کہ۔۔۔آپ اتنے بڑے کیوں ہے۔۔" وہ غصے سے بھڑکی

یہ تم کیا میری عمر کے پیچھے پڑ گئ ہو" وہاج نے گھورا

تو آپ میری بات کیوں نہیں مان رہے جب مانیں گے نہیں تو میں یہ ہی سمجھوں گی کہ آپ بڈھے ہیں آپکا دل میرے جیسا نہیں ہے" وہ منہ بناتی بول رہی تھی جبکہ۔۔۔وہاج آئ برو چڑھائے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

" کھینچی بھی کم تیز چلتی ہے جیسے تم تڑ تڑ جواب دیتی۔۔۔ہو

وہ سر جھٹک کر اٹھا

پلیز۔۔ہم چلتے ہیں" وہ فورس کرنے لگی۔۔

مشال وہ جگہ ٹھیک نہیں تم فلحال نیچے کی پوئنٹس دیکھ لو میں پرائیویٹ کار کرا
" کر کچھ دنوں تک لے جاؤں گا
مگر مجھے آج جانا ہے" وہ بولی تو وہاج نے گھیرہ سانس بھرا
پلیز" وہ آنکھیں پٹا کر بولی تو وہاج۔۔نے اسکے گال کو۔۔۔ چھوا۔۔۔وہ اتنی
پیاری لگ رہی تھی اسکے آگے ضد کرتے ہوئے۔۔۔
اسکے دل نے خواہش کی وہ اسکی ہر خواہش پوری کر دے۔۔
وہاج کے مان جانے پر مشال بے ساختہ اچھلی۔۔۔
اور اپنی مسکراہٹ روکنے لگی۔۔۔
جبکہ وہاج۔۔۔نے اسکو اوور ایکسائٹیڈ ہوتے دیکھتے گھورا۔۔اور۔۔خود وہ
بوکینگ کرانے چلا گیا انھیں ایک وین کے ساتھ جانا پڑتا حالانکہ وہ جانا نہیں
چاہتا تھا کیونکہ اکثر حادثات ہو جاتے تھے۔۔اور ڈاکہ تو ایسی جگہوں پر عام
بات تھی۔۔
مگر اسکی خوشی کی خاطر اسنے۔۔گاڑی میں سیٹ بک کرالیں۔۔

اور۔۔۔ تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ چڑھائی کے لیے نکل گئے۔۔۔

اوپر کیطرف اور بھی سردی تھی۔۔بس میں اور بھی بہت لوگ تھے تقریبا بھری ہوئی تھی۔۔سب خوفزدہ بھی ہو رہے تھے کیونکہ یہ چڑھائی خوفناک تھی۔۔

مشال وہاج کے بازو کو دونوں ہاتھوں میں ایکدم جکڑ گئی۔۔

اب کیوں ڈر رہی ہو" وہاج نے کہا تو۔۔اسکے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھتا ہنسا۔۔۔

نہیں میں ڈرتی نہیں ہوں بس۔۔۔ویسے ہی یہ تو" وہ بولی تو وہاج نے سر ہلایا

ہاں ہاں ویسے ہی تمھارا دل تھا تم اپنے شوہر کے نزدیک آجاؤ تمھارا دل تو بہت اچھا ہے مس مشال وہاج۔۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا۔۔۔مشال کو پلکیں جھپکانے پر مجبور کر گیا تھا جبکہ۔۔۔اسنے آہستگی سے اسکا بازو چھوڑ دیا ۔۔۔تو دوسری طرف وہاج نے اسے گھورتے ہوئے پورے حق سے اسکی کمر

میں اپنا بازو حائل کیا اور۔۔اسے بلکل اپنے نزدیک کر لیا۔۔وہ تقریبا وہاج پر آ گئی۔۔یہاں تک کے مشال کا سر اسکے سینے پر تھا۔۔۔۔

یہاں سے دیکھو۔۔ تمھیں اچھا نظارہ دیکھے گا" مشال کا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ میں تھامتے وہ بہت اہستگی سے بولا تھا۔۔۔

دھڑکنوں میں عجیب سر سے اٹھ گئے تھے مشال۔۔کا دل دھڑک رہا تھا۔۔ جبکہ۔۔اسکی پیشانی پر پسینے بھی ابھر رہے تھے۔۔۔

وہاج۔۔اسکی حالت سے واقف تھا۔۔مگر۔۔۔ مسکرا دیا۔۔۔

گاڑی۔۔۔نے سٹے کیا۔۔پہاڑوں کے بیچ وہ دونوں موجود تھے۔۔ تیز ہوا میں ان دونوں کے دلوں میں اٹھتی ایک دوسرے کے لیے لہر بہت دلچسپ تھی۔۔۔

مشال کی اس ٹھنڈ میں آئسکریم کھانے کی خواہش اسنے نہ چاہتے ہوئے بھی پوری کی تھی۔۔

پلیز اور چاکلیٹ دلوائیں یہ تو تھوڑی سی ہے" وہ کون کو گھورتی۔۔بدمزاج ہوتی اسکے ہاتھ میں کون تھما گئ۔۔

وہاج البتہ اس میں بھری چاکلیٹ اور پھر اسکے نخرے دیکھ کر۔۔۔۔حیران ہوا تھا۔۔۔

"کیا کمی ہے اس میں

آپکے پاس پیسے نہیں ہیں" وہ بولی تو وہاج نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اور اسکے لیے لارج سائز کون بنوا کر اسکے ہاتھ میں دی۔۔جس کو اسنے پورے شوق سے کھایا تھا یہاں تک کے اپنا منہ اور ہاتھ بھی گندے کر لیے تھے۔۔

وہاج نے جیب سے رومال نکال کر اسکیطرف بڑھایا۔۔۔۔تو۔۔۔اسنے جلدی سے پکڑ کر۔۔۔صاف کیے اپنے ہاتھ اور منہ اور دوبارہ وہاج کے ہاتھ میں تھما کر وہ دوسری طرف چلنے لگی وہاج اسکے پیچھے تھا جبکہ وہ رومال نفیس

طبعیت کے مالک وہاج نے اپنی پاکٹ میں ڈال لیا واضح تھی محبت کی مدھم مدھم دستک۔۔۔

مشال کافی دور نکل آئی تھی۔۔۔

وہ بہت خوش تھی یہاں آکر ایک بار بھی اس سے الجھی نہیں تھی۔۔

ہم بہت دور آگئے ہیں وین نے چلنا بھی ہے اب چلو" وہاج نے۔۔کچھ دیر بعد۔کہا۔۔۔تو مشال نے۔۔۔ نفی کی تھوڑی دیر تو روکیں" وہ سسنیپس کھینچنے لگی تھی اپنی۔۔۔اسی فون سے جو وہاج نے دیا تھا۔۔۔

وہاج اسے کھڑا دیکھ رہا تھا مشال نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اور اسکے نزدیک آگئی۔۔۔۔

اسنے اسکی اور اپنی تصویر کیمرے میں قید کرنی چاہی۔۔۔تو۔۔۔مشال کچھ فاصلے پر تھی وہاج نے اسے کھینچ کر نزدیک کر لیا۔۔۔

دونوں کی تصویر کیمرے میں کھینچ گئی یہ منظر۔۔بہت خوبصورت تھا۔۔

مشال کچھ خفیف سی ہوتی اس سے جدا ہوئی۔۔

اب چلیں" وہ اسکے کان کے نزدیک جھک کر بولا۔۔تو مشال نے سر ہلایا۔۔
پیدل چل کر واپس آتے انھیں کافی وقت لگ گیا اور جب وہ لوٹے تو وہاں
کوئ نہیں تھا وین جا چکی تھی۔۔
وہاج نے۔۔بہت کوشش کی ڈھونڈنے کی۔۔مگر بس جا چکی تھی۔۔۔
اسے مشال پر تپ چڑھنے لگی کہ وہ اگر دیر نہ کرتی تو وہ اس ویرانے میں نہ
پھنستے اور وہ مشال کو ڈانٹنے لگا۔۔
مشال کو بھی غلطی کا احساس ہوا وہ لوگ کیسے یہاں روکیں گے
ایم سوری" وہ سر جھکاتی بولی۔۔وہاج نے۔۔گھورا
سوری مائے فٹ تم جانتی ہو کتنی خطرناک جگہ ہے یہ۔۔ہم یہاں کیا کریں
گے اب" وہ گھور کر بولا
کہہ تو رہی ہوں سوری" وہ چیڑ گئ
اچار ڈالوں تمھاری سوری کا میں" اسنے ضبط سے مشال کیطرف دیکھا

وہ دیکھیں وہاں سے روشنی نظر آرہی ہے شاید وہ آبادی والا حصہ ہے" اسنے کہا۔۔

یہاں صرف جنوں اور ڈاکوں کے علاوہ کوئ نہیں ہے مشال بی بی" وہ بھڑک کر بولا تو مشال سہم گئ چپ ہو گئ۔۔

اب اور کیا کہتی وہ اسے۔۔۔

وہاج نے۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگا انھیں چلتے چلتے تقریبا رات ڈھل گئ تھی مشال تھک گئ تھی اسے سانس چڑھنے لگی تھی ارد گرد جنگل اور پہاڑوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔

بہت دیر چلنے کے بعد انھیں ایک چائے کی دکان دور سے دیکھائی دینے لگی

۔۔

وہاج کے قدم تیز ہو گئے۔۔۔

مگر۔۔۔اچانک انکے سامنے چار پانچ مرد جیسے ہی پستولیں تانے نمودار ہوئے وہ دونوں ڈر کر دور ہوئے اور وہاج کو یہ ہی ڈر تھا۔۔۔

وہاج نے جلدی سے مشال کو اپنے پیچھے کر لیا۔۔۔۔
مشال نے اسکی جیکٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا۔۔

یو۔۔۔کچھ ہے تم دونوں کے بعد نکالو" وہ بولے تو وہاج نے بنا بحث کے۔۔۔
انھیں اپنا موبائل دے دیا کیونکہ اسکے علاؤہ اسکے پاس کچھ کیش تھا وہ بھی
دے دیا۔۔مشال نے اپنا سیل فون چھپا لیا
آئے لڑکی زیادہ ہوشیاری نہیں" وہ مشال کیطرف بڑھے۔
ایک منٹ۔۔" وہاج بیچ میں آگیا
ابے اوئے دور رہ کبھی تجھے گولیوں سے بھون دیں۔۔۔روشنی تو مارکس قدر
خوبصورت ہے" ان میں سے ایک بولا مشال کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔
جبکہ وہاج کا میٹر۔۔شاٹ ہوا تھا۔۔۔
اسنے کھینچ کر اس آدمی کے منہ پر مکہ مارا۔۔۔اور۔۔۔ تین آدمی ایکدم
حرکت میں آئے۔۔۔

وہاج پر فائر کرنا چاہا کہ اسنے لات ماری انکی گن پر اور گن دور جا گیری۔۔وہ
ان تینوں سے لڑ نہیں سکتا تھا۔۔
تبھی خوف سے جمی مشال کا ہاتھ پکڑ کر وہ بھاگا۔۔
پکڑو انھیں "ان میں سے ایک چیخا جس کی ناک سے خون نکلنے لگا تھا
جبکہ مشال اور وہاج بھاگتے بھاگتے آگے نکل آئے
اب کیا ہو گا وہاج وہ ہمیں پکڑ لیں گے۔۔وہاج مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔" وہ رو
دینے کو تھی
وہاج کو کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔
ان لوگوں کے ہاتھ میں اسلحہ تھا اور وہ انکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اگر وہ مشال
کو نقصان پہنچاتے تو۔۔۔
اسکو دماغ سے چلنا تھا۔۔ تبھی وہ جنگلوں میں بنا سوچے سمجھے اتر گیا
اسطرف گئے ہیں وہ" وہ لوگ ان پیچھے پیچھے اترے۔۔۔۔
مشال کا سانس پھول رہا تھا

وہاج" وہ رونے لگی۔۔

وہاج نے اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔

شششش ہمت کرو۔۔۔اگر ہم ان لوگوں کے ہاتھ لگ گئے تو میرا تو یہ گولیوں سے بھون کر قیمہ بنادیں گے۔۔۔اور تم""ن۔۔ نہیں" مشال نے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

وہاج کے لیے یہ لمحے حیران کن تھے جبکہ۔۔ان لمحوں کو محسوس وہ کرتا کہ پیچھے سے آتی قدموں کی آواز پر۔۔۔وہ مزید یہاں رو کے بنا بھاگنے لگے۔۔۔

دونوں کے سانس پھولنے لگے۔۔۔ تبھی انھیں ایک جھوپڑی نظر آئی۔۔اور وہ۔۔بنا کچھ سوچے سمجھے۔۔اس جھوپڑی میں داخل ہو گئے۔۔۔

کیونکہ اسکے سوا چرا کوئی نہیں تھا۔۔۔مشال خوف کے مارے اس سے لپٹی ہوئی تھی وہ خود بھی اسے خود میں سمیٹے۔۔۔ جھوپڑی میں چھپ چکا تھا۔۔۔

مشال رو رہی تھی یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔یار پیسے ہی بھیجنے ہیں نہ تم ٹنشن کیوں لے رہی ہو تمھارا بھائی ابھی زندہ ہے بس دادا جان سے بات کرنے کا موقع نہیں مل رہا ورنہ میں۔۔۔ان سے بات کر لیتا اب تک۔۔۔بس کچھ وقت اور انتظار کر لو پھر ہم سب اکھٹے رہیں گے

اوکے اوکے پیسے تو بھیج دیتا ہوں ابھی "التمش۔۔گھر میں داخل ہوتے ہوئے مسلسل فون پر بات کر رہا تھا رات کا وقت تھا وہاج کی غیر حاضری کے باعث ۔۔۔اسے زیادہ وقت دینا پڑ رہا تھا سکندر پر الگ غصہ چڑھ رہا تھا کہ وہ نہیں آیا تھا آج بھی سارا دن جبکہ صارم۔۔اور وہ چکرا گئے تھے۔۔۔

وہاج کے نہ آنے پر سکندر ایسے ہی حرکات کرتا تھا تبھی التمش اکثر اسپر بھڑک جاتا تھا کہ وہ اپنا کام پورا کیے بنا دوستوں میں نکل جاتا تھا اور۔۔۔وہاج اسپر نرمی رکھتا تھا صارم اور التمش کی نسبت تبھی وہ سر چڑھتا تھا مگر وہ سوچ چکا تھا جب بھی وہ صاحب زادہ لوٹے گا۔۔ چھتر کھائے گا۔۔اس سے۔۔

رات گھیری تھی۔۔شاید کوئ نہیں جاگ رہا تھا پہلے اسنے۔۔پیسے ٹرانسفر کیے۔۔۔یہ دوسری بڑی اماؤنٹ تھی جو اسکے اکاؤنٹ سے ان لوگوں کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوئ تھی۔۔دولاکھ بنا سوچے سمجھے بھیج کر اسنے۔۔ سیل فون پاکٹ میں ڈالا۔اور نظر اٹھائ تو آہنگ۔۔اسکے لیے پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی

التمش کے لبوں پر مسکان ٹھر گئ۔۔اسنے اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا۔۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

یہ تو کافی بڑی مہربانی ہو گئ۔۔۔آپ جاگ رہی ہیں میرے انتظار میں پہلی بار لگ رہا ہے شادی ہوئ۔۔آئ مین چلو نکاح ہوا ہے میرا۔۔۔"وہ مسکراتا ۔۔۔اسکو گھیری نظروں کے حصار میں لیتا بولا جبکہ آہنگ کا چہرہ اسکی نظروں کی تپش سے سرخ سا ہو گیا اور اسنے کوشش کی کہ وہ اپنے حواس بحال رکھے اور کسی چیز سے ٹکرا کر گیرے نہ۔۔۔

التمش نے پانی پی کر گلاس اسکی جانب بڑھا دیا اسنے گلاس لیا اور کچن کی جانب پلٹی التمش کو بہت اچھا لگا تھا وہ اسکے لیے جاگ رہی تھی وہ اسکے پیچھے کچن میں آیا تو وہ کھانا اسکے لیے کچن میں رکھی۔ ٹیبل پر لگا رہی تھی۔۔

دال چاول بھی ہیں کہیں تو گرم کر دوں "اسنے پوچھا۔۔ تو التمش دل ہر ہاتھ رکھ گیا۔۔

فلحال تو تم مجھے اتنی اچھی لگ رہی ہو کہ تمھیں دال چاول سمجھ کر۔۔۔ میں ۔۔۔۔ کھا نہ جاؤں "ایک آنکھ دباتا وہ اسے۔۔ سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

آہنگ جلدی سے اس سے فاصلہ بنا گئ۔۔

التمش ہنس دیا۔ وہ جلد گھبرا جاتی تھی۔۔ وہ چیئر کھینچ کر بیٹھا بھوک بھی بہت تھی۔۔

آج لنچ بھی سینڈوچیز ہی کیے تھے بس۔۔۔

آہنگ۔۔ اسکو رغبت سے کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

جبکہ ساتھ ساتھ انگلیاں بھی چٹخارہی تھی التمش کو محسوس ہوا وہ کچھ کہنا چاہتی ہے جبکہ۔۔آہنگ اسکی بات اسکی بہن سے سن چکی تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اسے کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا۔۔۔وہ آسکی سوتیلی بہن اور ماں تھیں۔وہ ہر کچھ دنوں بعد اس سے پیسے مانگتی۔ تھیں انھوں نے اس دن کے بعد ایک بار بھی شاید اسے اپنے پاس نہیں آنے کا کہا کیونکہ التمش گیا ہی نہیں۔۔۔وہ کیسے انپر ٹرسٹ کر رہا تھا۔۔۔

التمش نے اسکو کنفیوز کھڑے دیکھا تو اسکے گرد سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔۔

آہنگ۔۔نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔۔اور اپنا کانپتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھ دیا التمش نے نرمی سے اسکا ہاتھ۔۔اپنی گرفت میں لے لیا اور اسکو اپنے بلکل سامنے بیٹھا لیا۔۔

کیا کہنا ہے "التمش نے اسکی مشکل اسان کی

آہنگ نے ایک نظر اسکیطرف دیکھا اور پھر سر جھکا گئ ہاتھ اب بھی التمش کے ہاتھ میں تھا وہ کھا رہا تھا اسنے ے ایک لقمہ بنا کر آہنگ کی جانب بھی بڑھایا۔

آہنگ۔۔نے نفی کی اسے بھوک نہیں تھی۔۔۔

جبکہ التمش نے پھر بھی زبردستی اسے کھلا دیا تو۔۔آہنگ نے لے لیا یہ حقیقت تھی۔۔کہ وہ اسکے سامنے بہت مشکل سے بیٹھی تھی۔۔۔

التمش نے۔۔۔اسے ایزی کرنے کے لیے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا آہنگ نے سکھ کا سانس لیا اور ہمت کرتی بولی۔۔

وہ میں کہہ رہی تھی کہ آپ آپ۔فائزہ سے بات کر رہے تھے نہ ابھی" اسنے پوچھا تو التمش نے اسکی جانب توجہ سے دیکھا۔۔۔۔

جیسے اسکی بات کی تہہ تک بنا بولے ہی پہنچنا چاہ رہا ہو۔۔مگر وہ کچھ بھی بولے بنا ہی سر ہلا گیا۔۔

آپ ان لوگوں کے پاس ہر کچھ دنوں بعد کیوں پیسے بھیجتے ہیں" وہ اٹک اٹک کر ہی سہی مگر بول رہی تھی التمش کے چہرے پر سے نرمی غائب ہو گئی اور اسنے سنجیدگی سے آہنگ کو دیکھا

اس بات کو کرنے کا مطلب" وہ سپاٹ لہجے میں بولا

و۔وہ آپکی سگی بہن اور ماں نہیں ہیں پھر بھی آپ۔آپ۔۔آپکو ایسا نہیں لگتا

" وہ۔۔بناوٹی

شیٹ آپ "التمش گرجا۔

آہنگ کا دم خشک وہیں ہو گیا۔۔۔وہ سہمی سہمی نظروں سے اسکیطرف دیکھنے لگی۔

یہ اتنی بڑی بات تم اتنے آرام سے میرے منہ پر کہہ رہی ہو تمھیں میں نے اتنا حق نہیں دیا۔۔آہنگ کے تم میرے ان رشتوں کے بارے میں بات کرو جو مجھے۔۔ عرصے بعد ملیں ہیں میں جن کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میرے اپنے مجھے اب ملے ہیں تمھیں خوش ہونا چاہیے میں خوش ہوں الٹا تم مجھے یہ بتاتی ہو کہ وہ بناوٹی ہیں اور وہ میرے سوتیلے رشتے ہیں" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا۔۔

آواز اونچی ہو گی آہنگ گھبرا اٹھی سر جھکا گئ۔۔آنکھیں بھیگ گئیں وہ اسپر کبھی نہیں چیخا تھا اور آج۔۔اس بات پر جو وہ بلکل درست محسوس کر رہی

تھی اسپر کیسے بول رہا تھا۔۔ جبکہ دوسری طرف التمش کو بے حد غصہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ک

کس نے تم سے یہ باتیں کیں ہیں تم نے کسے بتایا ہے کہ میں تمھیں وہاں لے کر گیا تھا" وہ بھڑک کر اسکا بازو جھنجھوڑتا بولا

آہنگ کو اسکے ایسے رویے کی بلکل امید نہیں تھی۔۔اسنے بھیگے گال صاف کیے۔۔۔

بتاؤ مجھے" وہ پھر سے بھڑکا

۔ممم مجھے ایسا لگ رہا ہے" وہ رونے لگی اپنی بات بیان نہیں کر سکی۔

تمھیں بے حد غلط لگ رہا ہے۔۔اگر تم مجھ سے زرا سی بھی محبت کرتی ہو تو دوبارہ فائزہ اور مما کے بارے میں ایک لفظ مت بولنا تم انھیں قبول کرو کیونکہ تم نے آگے ان کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔اور یہ حقیقت ہے کہ وہ میرے اصل رشتے ہیں جب میں سوتیلے سگے کا فرق نہیں محسوس کر رہا تو تم

کیوں کر رہی ہو اور جہاں تک۔۔ پیسوں کی بات ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ تم میں کوئی لالچ ہونی چاہیے پیسوں کی"" وہ
سپاٹ لہجے میں کتنی بڑی بات کہہ گیا تھا آہنگ نے حیران کن چہرہ اوپر اٹھایا گال آنسوں سے تر تھے۔۔

میں اگر اپنی ماں بہن پر خرچ کر رہا ہوں تو میرے بازوؤں میں اتنی ہمت ہے کہ میں تم پر بھی خرچ کر سکوں آئندہ ان لوگوں کے معاملے کے بیچ مت بولنا اور اپنا مائینڈ میکپ کرو میں بہت جلد رخصتی کی بات دادا جان سے کرنے والا ہوں" وہ بولا اور سرد نظروں سے اسے دیکھتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا اسنے کھانا بھی نہیں کھایا تھا جبکہ آہنگ اسے یوں ہی آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتی رہی کہ یہ وہ ہی التمش ہے جو اس سے اتنی محبت سے بات چیت کرتا تھا کہ وہ رشک محسوس کرتی تھی اور اچانک پیدا ہونے والے رشتے داروں کے حق میں وہ کچھ نہیں سن سکتا الٹا اسے پیسوں کی لالچ کا کہہ رہا ہے اسے بہت

دکھ ہوا تھا التمش وہاں سے نکل کر جا چکا تھا جبکہ وہ اس کھانے کو بیٹھی گھور رہی تھی۔۔

۔۔۔

وہاج کو کچھ سکون سا ملا مگر سردی اتنی تھی اس جگہ پر کہ وہ خود۔۔ سردی سے ۔۔۔کانپنے لگا تھا۔۔اوپر سے وہ جنگل کے بیچ نہ جانے کس کی جھوپڑی میں تھے۔۔

اسنے اپنے سینے میں چہرہ چھپائے مشال کی جانب دیکھا۔۔

وہ جا چکے ہیں۔۔۔ڈرنے کی کوئ بات نہیں اب "اسنے مشال کے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھیرہ

مشال نے سر اٹھایا تو آنکھیں بھیگ چکیں تھیں۔۔وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اسکے چہرے پر چاند کی چاندنی نے اپنی روشنی بکھیر دی تھی۔۔

وہاج ایک پل کے لیے سن ہو گیا

ایم س۔۔ سوری یہ سب میری وجہ سے ہوا مجھے اپکی بات مان لینی چاہیے تھی ۔۔اگر آپکو کچھ ہو جاتا۔۔۔اگر وہ گولیاں چلا دیتے۔۔۔پ۔۔پلیز ایم سوری" وہ بچوں کیطرح رونے لگی تھی

جبکہ وہاج۔۔۔کے لیے اب خود پر قابو کرنا بے حد مشکل تھا۔۔وہ بنا توقف کے مشال کی گردن میں ہاتھ ڈالتا اسکے چہرے پر جھکا اور حق سے اسنے دوسرا ہاتھ مشال کی کمر میں حائل کر کے۔۔۔۔

مدہوشی میں وہ اپنی کاروائ میں مشغول سا ہوتا دیوانہ لگ رہا تھا جبکہ مشال کی انکھیں ایک پل کے لیے پھٹ سی گئیں۔۔دل کی دھڑکنوں کے شور نے ۔۔۔شاید وہاج کے کانوں میں بھی۔۔یہ سر بکھیر دیے تھے۔۔

وہ جزباتی سا ہوتا اسے مزید خود کے نزدیک کرتا۔۔۔

اسکے چہرے کی سب سے خوبصورت۔۔۔چیز پر۔۔۔کچھ ظلم سا ڈھاتا۔۔۔ مشال۔۔۔۔کے حواس برباد کر چکا تھا۔۔

وہ سن سی رہ گئ۔۔۔وہاج۔۔۔کی کاروائ البتہ نہ رکی۔۔۔اور جب اسے احساس ہوا اسکی سانیس رک جائیں گی اسنے وہاج کا بازو تھام کر اسکو زرا دور دھکیلنا چاہا۔۔۔وہاج ٹس مس نہیں ہوا۔۔۔

مشال۔۔۔اسکے بازؤں میں بے بسی سے پھر پھڑا اٹھی۔۔وہ اپنی من کی چاہت پر۔۔اس سے الگ ہوا۔۔۔

دونوں کی سانسوں کی نہ ہمواری چار و جانب ایک عجب سا سکوت بنا چکی تھی

۔۔۔

مشال کی جھکی جھکی پلکوں پر وہاج نے۔۔۔۔اپنا لمس چھوڑا۔۔۔۔

مشال سٹپٹا سی گئ۔۔ایکدم اس سے دور ہونے لگی۔۔

ا۔۔اپ یہ سب "وہ بولنا چاہتی تھی

ششششش "وہاج شاید اس موڈ میں نہیں تھا کہ وہ اسکی کوئ بات کا جواب بھی دیتا اسنے۔مشال کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا

میں کچھ سننا نہیں چاہتا اس وقت سوائے اس دل کے شور کے

ان دھڑکنوں کے دلچسپ سروں کے۔۔۔"خمار آلود لہجے میں وہ اسکے بکھرے بال سنوارتا بولا تھا

مشال نے اسکی جانب دیکھا تو نظروں سے نظریں نہ ملا پائ۔۔۔

وہ اس سے رخ موڑ گئی۔۔۔اسکی سانسیں بے حد بھاری ہو رہیں تھی وہاج کی نظروں سے وہاج کے عمل سے وہاج کی باتوں سے۔۔وہ خود کو سمبھال نہیں پا رہی تھی۔۔

وہاج نے۔۔۔ایک لمحے کے لیے اسکی پشت کیطرف دیکھا۔۔۔۔اور۔۔۔پھر بنا کچھ بھی کہے اسنے اپنا مکمل اختیار استعمال کیا تھا۔۔۔

اسکے دل نے مشال کی چاہت پورے جوش سے کی تھی جزبات کا طوفان تھا ۔۔۔جس نے دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

وہاج نے اسکے۔۔۔بالوں کو ایکطرف کیا۔۔۔اور اسکی لونگ کوٹ میں چھپی ۔۔۔دلکش گردن کو دیکھنے کے لیے۔۔۔اسکا من مچل اٹھا

وہاج کی تپش زدہ نظریں مشال سہن نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

اسنے۔۔ تیزی سے مڑ کر۔۔۔۔وہاج کے سینے میں پھر سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔

وہاج۔۔۔کو یہ اسکی خود سپردگی کا انداز بے حد بھایا تھا۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا کافی اندھیرہ تھا اسکا موبائل تو وہ چور لے گئے تھے اسنے مشال کے کوٹ سے سیل فون نکالا اور۔اسکی ٹارچ اسکو خود میں سسمیٹے یوں ہی کھولی اور اس جھوپڑی کو ایک نظر دیکھا تو احساس ہوا کہ یہاں شاید گھوڑا ٹھرا تھا۔۔اور شاید اسکے مالک کو اس سے اتنی محبت تھی کہ اسکے لیے۔۔ اسنے سردی سے بچنے کے لیے یہ جھوپڑی بنائ تھی کیونکہ۔۔گھاس۔۔۔کا ایک ڈھیر لگا تھا ایکطرف اور۔۔۔ مختلف چیزیں بھی تھیں جس سے یہ واضح تھا کہ یہ کسی گھوڑے کے رہنے کی جگہ ہے مگر وہاں اور کچھ نہیں تھا

ا۔۔اپ کو یہاں ڈر نہیں لگ رہا" مشال نے اسکے سینے سے سر نکال کر ارد گرد دیکھا اور بے ساختہ بولی اور وہاج کے لبوں۔پر مسکان پھیل گئ۔۔۔ فلحال تو کسی چیز سے ڈر نہیں لگ رہا" بھاری لہجے میں بولتا وہ اسکے چہرے پر سرخ لالی بکھیرتا دیکھتا بولا اور کھڑا ہوا

مشال اٹھتی کہ وہاج نے بنا کچھ کہے اسے بازؤں میں اٹھالیا

"۔۔وہاج

سوائے اپنے جزبات کے "وہ اسکے کان میں جھک کر۔۔بے اختیاری سے بولا

۔۔۔۔

مشال۔۔۔نے اسکی جیکٹ جکڑلی۔۔۔

اور وہاج اسے۔۔۔اس گھاس کے ڈھیر کے پاس لے آیا۔۔۔

وہ یہاں سے صبح ہونے تک کہیں نہ جا سکتے تھے اگر وہ نکلتے تو کسی جانور کی خوارک بن جاتے تبھی صبح ہی کچھ کر سکتے تھے وہ۔۔۔

جھوپڑی کے آدھے حصے میں ٹوٹی ہوئ چھت ہونے کے باعث چاند کی چاندنی بکھری ہوئی تھی وہاج نے اس گھاس پر مشال کو۔۔۔بیٹھا دیا۔۔۔

وہ۔۔۔گھبرا رہی تھی۔۔وہاج مسکرا دیا۔۔۔

اور۔۔۔اسنے اسکے گھبراہٹ سے اڑتے رنگوں والے چہرے کو بڑے شوق سے دیکھا تھا اس وقت۔وہ کہیں سے لگ نہیں رہی تھی یہ وہ ہی مشال ہے جس کے لیے بوائے فرینڈ ایک عام بات ہے۔۔۔

وہاج نے۔۔۔اپنے گلے میں لٹکی ڈھیلی پڑی ٹائ کو کھینچا

مشال کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرنے والا ہے اور وہاج نے آگے بڑھ کر اسکے دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں پر اپنی ٹائ باندھ دی۔۔۔

کہ مشال نے کچھ مزاحمت کرنی چاہی مگر بہت دیر ہو چکی تھی وہاج نے اسکے بعد مشال کے منہ سے ایک لفظ نہیں سنا۔۔وہ اپنے جزبات میں اپنی نفرت اپنی چیڑ سب بھلا چکا تھا۔۔مشال کے حسن کے آگے ڈھیر ہو گیا تھا۔۔اسکے دل نے مشال۔۔۔کو گویا بڑے دل اور مان سے قبول کر لیا تھا دوسری طرف مشال بھی شاید۔۔اسکے آگے بے بس ہو چکی تھی یہ خود کو اسکو سونپ چکی تھی۔۔دونوں کے دلوں پر پڑنے والی محبت کی پہلی دستک کو دونوں نے ہی بڑے شوق سے کھولا تھا خوش آمدید کہا تھا۔۔۔

وہ ٹوٹ کر اسپر چاہت لٹا رہا تھا۔۔۔۔بنا کچھ بھی سوچے سمجھے

وہ بکھر بکھر جا رہی تھی۔۔۔۔اور وہاج اسے سمیٹ رہا تھا۔۔محبت سے اپنائیت سے۔۔شوق سے۔۔۔جزبات سے۔۔۔۔

انے والے وقت سے انجان دونوں۔۔ محبت کی وادیوں میں۔ہر اختلاف بھلائے۔۔۔ کھو گئے تھے

فلحال کوئ رہنے کی جگہ نہیں تھی اور چھوڑ کر وہ اسے جانا نہیں چاہتا تھا ابھی وہ اسکے ساتھ تھا۔۔۔ نہال البتہ اس سے چھپنا چاہتی تھی مگر اتنے سے گھر میں کیسے چھپتی۔۔۔ سکندر کو البتہ بھوک کا دورہِ پڑ گیا تھا۔۔

اسنے۔۔ نہال کو کچھ بنانے کے لیے کہا اور سامان وہ خود لے آیا تھا وہاج نہیں تھا تبھی فکر کم تھی۔۔۔ ورنہ شاید وہ ایک منٹ بھی ٹکتا۔۔ دوسری طرف نہال اسکے لیے کچھ نہ کچھ پکا پکا کر تھک چکی تھی۔۔ ابھی بھی وہ اسکے لیے زبردست ناشتہ ریڈی کر کے اسکے سامنے رکھ چکی تھی۔۔

یو آر ٹو گڈ۔۔ مجھے نہیں لگتا میرے گھر میں کوئ اتنا اچھا کھانا بناتا ہے" وہ مزے سے کھاتا بولا

نہال نے ایک لمحے کے لیے اسکو گھورا اسکے بابا کی ڈیتھ ہو چکی تھی اور اس آدمی نے صیحی سے اسے غم بھی منانے نہیں دیا تھا۔۔ہر تھوڑی دیر بعد اسے بھوک لگ رہی تھی ان دو دنوں میں وہ غم منانے سے زیادہ اسکے لیے کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی سکندر نے اسکی خاموشی کو محسوس کیا۔۔

وہ کچھ بولتا کہ اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔

التمش کی کال تھی اسنے جلدی لقمہ چھوڑا اور۔ سیل سیدھا کر کے کال پیک کی تیسرا دن چڑھ گیا ہے تم اب تک گھر نہیں پہنچے ہو کام پر نہیں آئے ہو۔۔تم چاہتے ہو میں وہاج کو فون کروں" وہ غصے سے چیخا تو۔۔ سکندر نے زرا منہ بناتے ہوئے سپیکر کم کیا نہال البتہ حیرانگی سے سن رہی تھی۔۔

بھیا رہا ہوں ایسے کیوں بول رہے ہیں۔بھاگ تھوڑی گیا ہوں" وہ منمنایا۔۔ نہال کو بے ساختہ ہنسی اگئ۔۔یہ واقعی بے ساختہ ہوا تھا سکندر نے اسے بری طرح گھورا کیسے وہ منہ اٹھائے ہنس رہی تھی۔۔

نہال سنجیدہ ہو گئی فورا۔۔۔

تم گھر پہنچو ابھی کے ابھی پھر بات کرتا ہوں تم سے" وہ تڑخ کر بولا اور فون بند کر دیا

سکندر نے افسوس سے اس بے عزتی پر التمش کو دل ہی دل میں سنایا تھا منہ پر تو سنا نہیں سکتا تھا۔۔

وہ چپ تھی۔۔۔۔

ترچھی نظر ایک بار ڈال کر نگاہ پھیر لیتی

میں بلکل شرمندہ نہیں ہوں تو مجھے یوں دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ دوبارہ سے ناشتہ کرتا بولا تو نہال نے دل میں سوچا

وہ واقعی کافی ڈھیٹ واقع ہوا ہے مگر اسنے پھر بھی کچھ نہیں کہا۔۔

میں کچھ دیر کے لیے گھر جا رہا ہوں تم گھر لاک کر لینا۔۔ میں تھوڑی دیر میں واپس لینے آؤں گا کوئی حل نکال کر" وہ اٹھتے ہوئے بولا تو نہال کی نظروں میں بے چینی اور خوف اتر گیا۔۔

اگر وہ پھر سے بھول گیا نہ آیا۔۔۔اب تو کوئی بھی نہیں تھا اسکا

سکندر جا چکا تھا۔۔ جبکہ نہال بے حد خوفزدہ تھی۔۔اسنے دروازے کو لاک کیا اور وہ سکندر کا انتظار کرنے لگی۔۔وہ اس وقت سے ہی سکندر کا انتظار کرنے لگی تھی جبکہ دوسری طرف سکندر کا بس نہیں۔ چلا وہ حفاظتی بند باندھ کر گھر میں داخل ہو ویسے وقت تو نہیں تھا کہ التمش یہ صارم میں سے کوئی گھر ہوتا۔۔وہ آرام سے گھر میں داخل ہوا تو۔۔ نظر آہنگ پر گئی۔۔وہ ۔۔۔ بھیگی پلکوں کو صاف کر رہی تھی جبکہ۔۔۔اسکے چہرے پر بے حد اداسی تھی سکندر۔۔۔کے قدم بے ساختہ اسکی جانب اٹھنے لگے۔۔۔۔

وہ اسکے نزدیک اگیا آہنگ۔ایکدم ڈر گئی یوں اچانک اسکے نزدیک انے پر

لڑکی تم کالج نہیں گئی پڑھنا وڑھنا نہیں ہے تم نے" وہ اسے دیکھتا مصنوعی غصے سے بولا تو آہنگ۔۔ مسکرادی۔۔ جبکہ سکندر کی نظر اسکی بھیگی بھیگی پلکوں پر تھی وہ کیوں روئی تھی۔۔

آہنگ کتنی سینسیٹیو تھی یہ بات تو سب جانتے تھے۔۔۔

نہیں میں نے جانا تھا پھر۔۔ طبعیت خراب ہو گئی پھر دل بھی نہیں کیا" وہ بولی۔۔اور۔۔۔ پھر سے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔

بھیا نے کچھ کہا ہے" وہ اسکے رونے کی اور اداسی کی وجہ جاننا چاہتا تھا ن۔۔ نہیں" آہنگ نے فور نفی کی

گھبرانے والی کیا بات ہے تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو۔۔۔۔میں کسی کو نہیں بتاؤ گا پھر میں بھی تم سے اپنا راز شئیر کرو گا اور تم اس میں میری ہیلپ کرو گی اور کسی کو بتاؤ گی نہیں" وہ ڈیل کرنے لگا آہنگ ہنس پڑی

کون سا راز ہے آپکا۔۔" وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔

رازیہ ہے کہ۔۔۔میں کیوں بتاؤ پہلے چالاک لڑکی۔۔" وہ اسکے سر پر چپت لگا گیا

آہنگ مسکرادی۔۔اسے لگا التمش کی باتوں کا بوجھ کچھ ہلکا ہوا ہے۔۔۔

چلو بتاؤ اب کیا کہا ہے بھیا نے ویسے آج کل ایک رگ فالتو ہو گئی ہے انکی"۔

آپ ایسے تو نہ بولیں اب انکے بارے میں "آہنگ کو اچھا نہیں لگا

ایک تو مشرقی لڑکیوں کا اپنا ہی پاگل پن ہے۔۔۔شوہر کچھ بھی کہہ دے

۔۔۔وفاداری۔۔پرابلم ہے" وہ چیڑ کر بولا

آہنگ اسکے فیس ایکسپریشن پر منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی۔۔۔۔

اب بتاؤ بھی ہنسو مت کیا کہا ہے انھوں نے" وہ بولا اور سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھنے لگا

" نہیں وہ خفا ہوں گے انھوں نے روکا ہے کسی کو بتانے سے

اسنے کہا تو۔۔۔سکندر نے ہاتھ بلند کیا

بس کر دو وہاج بھیا کو سب پتہ ہو گا۔۔التمش بھیا نے بچپن میں کس رنگ کی چھڑی پہنی انھیں یہ بھی پتا ہے۔۔تم کیا باتیں کر رہی ہو۔مجھے بتا دو دکھ کم ہو گا کیونکہ میرا رازا چھل رہا ہے مجھ میں یار" وہ۔۔۔بولا تو آہنگ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔۔

سکندر کو تسلی ہوئ چلو وہ ہنسی تو سہی اسکی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے تھے۔۔۔

آہنگ نے اسکی طرف دیکھا اور آہستہ آہستہ اسے سب بتانے لگی۔۔سب بتاتی گئ سکندر کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئ۔۔

یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔اچانک انکے رشتے دار پیدا ہو گئے اور وہ انپر اپنی حلال کی کمائ خرچ کر رہے ہیں" وہ زرا غصے سے بولا

پلیز آہستہ بولیں بھیا" وہ ڈر کر بولی۔۔۔

جبکہ سکندر نے سر جھٹکا۔۔۔

وہاج بھیا۔۔خود دیکھ لیں گے انکو تمھیں۔۔۔ٹنشن لینے کی ضرورت نہیں یہ جو شوہر ہوتے ہیں یہ بڑی پہنچی ہوئی چیز ہوتے ہیں اپنی بیویوں کو دبانے کے سارے گر آتے ہیں انھیں تمھیں بلاوجہ ڈرا دھمکا رہے ہیں تم چل کر ویار ۔۔۔۔وہاج بھیا دیکھ لیں گے اینڈ ٹرسٹ می۔۔۔بھیا سب ہینڈل بھی کر لیں گے "اسنے کہا تو آہنگ۔۔۔مسکرادی

میں جانتی ہوں مگر فکر ہوتی ہے وہ جس طرح اٹیچ ہو رہے ہیں کہیں ہرٹ نہ ہو جائیں "وہ افسوس سے بولی

اچھا ہے ہو جائے پاگل آدمی "سکندر نے مزے سے صوفے پر لیٹتے ہوئے کہا جبکہ آہنگ نے کشن دے کر مارا

آپ کتنے بد تمیز ہیں "وہ خفا ہوئی جبکہ سکندر ہنس دیا

آپکا راز کیا ہے "آہنگ اسے۔گھورنے لگی سکندر کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔۔۔ وہ اٹھا اور اسکے زرا نزدیک ہو کر کشن اسنے۔۔اپنی گود میں رکھ لیا اور بڑی راز سے بولا۔۔

ایکچلی بات یہ ہے کہ۔۔
تم وعدہ کرو کسی کو نہیں بتاؤ گی" اسے اسپر یقین نہیں آیا
اوکے نہیں بتاؤ گی" آہنگ کو بے چینی ہوئ
سکندر نے ادھر ادھر دیکھتے اور سیسپینس پھیلایا۔۔۔
اور۔۔۔آہنگ کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے وہ بہت مدھم آواز میں بولا

۔۔۔۔۔

" میں نے نکاح کر لیا ہے۔لڑکی بلکل تمھارے جیسی ہے
کیا" آہنگ چیخ اٹھی سکندر تو اسکی چیخ سے ڈر گیا ہانیہ تبھی اندر داخل ہوئ وہ"
کالج سے واپس آئ تھی نور بھی تھی اسکے ساتھ
ک۔۔کیا کہا ہے آپ نے ابھی" وہ حیرانگی سے۔۔پوچھنے لگی نور اور ہانیہ بھی
متوجہ تھیں۔۔۔
ارے چپ ہو جاؤ کیا۔۔۔ سپیکر لگا لیے" سکندر نے گھبرا کر اسے کھینچ کر
بیٹھایا

ہانیہ نے اکتا کر آہنگ کو دیکھا تھا۔۔اور کچن میں چلی گئی جبکہ نورا نکے سر پر پہنچ گئی تھی آہنگ کے تو پریشانی سے پسینے چھوٹنے لگے تھے

کون سے راز شئیر ہو رہے ہیں اور کہاں تھے اتنے دنوں سے آپ" وہ غصے سے گھورنے لگی

گم ہو گیا تھا تمھیں کیا" وہ گھور کر بولا

" ہاں ٹھیک ہے۔۔مزاہ تو تب آئے گا جب بھیا۔۔۔آپکے کان کھینچیں گے یہ سہی چیونٹی جنم لے چکی ہے" سکندر نے اسے چڑایا تو نور بھڑ کی جبکہ سکندر ہنسنے لگا۔۔۔۔

آہنگ کی حالت اب بھی پتلی تھی۔۔

یار میرا میتھ کا ٹیسٹ اتنا گندہ ہوا ہے" نورا فسوس سے بولی

اچھے بھلے صارم بھیا پڑھاتے تھے اب تو مصروف ہو گئے ہیں" وہ دکھی تھی

ہاں مجھے بھی میتھس میں کافی ایشو ہے" آہنگ کچھ دیر بعد بولی سکندر چپ چاپ سن رہا تھا

اور اسکے دماغ میں ایک کہانی ترتیب ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

نور کچھ دیر میں فریش ہونے چلی گئی جبکہ ہانیہ بھی جا چکی تھی سکندر آہنگ کیطرف مڑا جو پہلے ہی اسکی طرف متوجہ تھی

کیا کہہ رہے ہیں یہ آپ کس سے نکاح کیا ہے آپ نے۔ بھیا یہ کیا کیا ہے اپ نے"۔۔وہ پریشانی سے بولی

یار اس وقت مسلہ یہ ہے کہ وہ۔۔اکیلی ہے۔۔اور میں چاہتا ہوں وہ یہاں گھر میں اکر رہے۔۔""" یہ اللہ آپ تو واقعی مرنا چاہ رہے ہیں "آہنگ کی فکر سے جان جا رہی تھی

چپ کر واب میں بیوی والا ہوں۔۔۔ایسی باتیں نہ کرو اسکے دل پر کیا گزرے گی" وہ ہنسا

بھیا مزاق کی بات نہیں ہے یار "آہنگ نے گھورا

اچھا تم ایک کام کرو۔۔۔۔"اسکے بعد وہ اسے سب سمجھانے لگا جبکہ۔۔ آہنگ نفی کرتی رہی۔۔

اور تم ایسا ہی کرو گی" وہ گھور کر اسے دھمکاتا بولا

بھیا میں جھوٹ نہیں بولتی" وہ منہ بنا گئ

چپ کرو جو میں نے کہا ہے اب ویسا ہی کرنا" وہ کہہ کہ جلدی سے۔۔۔اٹھا

۔۔۔آہنگ کا پریشانی سے دم نکل رہا تھا جبکہ وہ اسپر بوجھ ڈالتا بائے کہتا۔۔۔

کمرے میں چلا گیا۔۔۔

آہنگ منہ بسور گئ وہ کتنی مشکل میں ڈال گیا تھا

۔۔۔

اسنے یہ بات۔۔مشال کے لیے کبھی نہیں سوچی تھی کہ وہ مشال کے بارے
میں کوئی پوزیٹو بات بھی سوچے گا اور اس حد تک آگے نکل جائے گا
سوچا تو یہ بھی کبھی نہیں تھا کہ وہ اسپر ہاتھ اٹھائے گا تو وہ۔۔بلا چوں چراں
۔۔۔کچھ کہے بنا چلی جائے گی۔۔مشال نے اسکے دل میں جگہ بنالی تھی شاید
وہ اسے اپنے دل میں جگہ دینا چاہتا تھا۔۔۔اور۔۔۔وہ دے چکا تھا۔۔۔۔
اسنے ایک لمحے کے لیے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔تو لگا۔۔۔۔کہ ہاں یہ دل
مشال کا نام لے رہا ہے۔۔وہ مسکرا دیا۔۔۔

اسنے کلائی میں موجود گھڑی دیکھی۔۔۔اور۔۔۔پھر مشال کو دیکھا۔۔
اب مسکراتے چہرے پر۔۔۔سنجیدگی۔۔۔۔چھا رہی تھی۔۔۔اور کچھ دیر
مزید گزرنے پر۔۔۔اسے۔۔۔غصہ چڑھنے لگا مطلب یہ لڑکی اتنی لاپرواہ
تھی گھاس پر پڑی سو رہی تھی جیسے وہ اسکا ملازم ہے اسکی حفاظت پر معمور ہے
اور وہ شہزادی جہاں چاہے سو سکتیں ہیں
اسنے مشال کو بری طرح جھنجھوڑ دیا

تمھارا بیڈ نہیں ہے یہ۔۔۔جنگل کے بیچم بیچ۔۔ایک نازک جھوپڑی میں پڑی نیندیں پوری کر رہی ہو"۔وہ اسے گھورتا ہوا بولا جس کی آنکھوں کی سرخی بہت کچھ پتا دے رہی تھی البتہ وہاج کو تو۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

تو آپ نے سونے کیوں نہیں دیا مجھے وہ جھلا۔کر بولی۔۔۔"جبکہ وہاج نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

سب سے پہلا علاج اس لڑکی کا اسکے منہ پھٹ ہونے کو روکنا تھا۔۔۔ورنہ وہ اسکی عزت۔۔کی دھجیاں شوق سے اڑا دیتی اور مزے داری یہ تھی اسے خبر بھی نہ ہوتی۔۔

مگر فلحال تو اسے یہ سب انجوائے کرنا تھا۔

تو تمھیں سونا تھا" وہ۔۔بولا۔۔۔تو۔۔۔مشال نے اسپر ایک نگاہ ڈالی اور اسکی ۔۔لودیتی نظروں میں مزید نظریں الجھائے بنا نگاہ پھیر گئ۔۔

وہاج۔۔ہنس دیا۔۔

مجھے یقین نہیں آتا جب تم شرماتی ہو" وہ بولا اور اسکے کیوٹ فیس۔۔۔پر ایک بار پھر جھکنے لگا۔۔۔

جبکہ مشال دور ہوئی۔۔۔

اب ہم جنگل کے بیچم بیچ نہیں ہیں" وہ بولی دل کی دھڑکنوں میں اسکے نزدیک انے سے پھر سے شور اٹھ گیا تھا۔۔۔

ہاتھ کانپنے لگے تھے جبکہ رات کے مناظر۔آنکھوں میں گھومنے لگے۔۔۔

محبت۔۔۔تو۔۔ایسی جگاہوں پر ہی ہوتی ہے" وہاج بولا۔۔۔اور۔۔۔ایک جھٹکے سے اسے نزدیک کرتا۔۔۔اسکی۔۔۔سانسوں کے راستے میں رکاوٹ بن گیا۔۔

مشال۔۔کوئی مزاہمت نہیں کر سکی۔۔مزاہمت کی خود میں ہمت ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتی یہ وہاج کے نشیلے جزبوں کو جو واقعی اسکے ہوش ٹھکانے لگا رہے تھے۔۔

یہ سب نیا تھا۔۔۔اور۔۔وہاج۔۔۔اسکی زندگی میں آنے والا۔۔۔شاید وہ پہلا مرد تھا جس سے اسے نے نفرت بھی بے حد کی۔ تھی اور۔۔۔اگر اسکے دل میں اسکی محبت۔۔انگڑائیاں لے رہی تھی۔۔۔تو ہاں وہ۔۔پہلا مرد تھا جس سے مشال محبت کرتی مشال کے ہاتھ بے ساختہ اسکی گردن میں حائل ہو گئے وہ اسکے جنون دیوانگی سے بھرے انداز پر۔۔۔چپ سی اسے۔۔۔
اسکے حال پر چھوڑ گئ جبکہ خود کو اسکے سپرد تو۔۔رات ہی گر گئ تھی
وہاج۔اپنی مرضی سے جدا ہوا۔۔تو دونوں کی سانسیں اکھڑنے لگیں
وہاج نے اسکی پیشانی سے سر ٹکا لیا۔۔۔۔۔
جنگل میں جانوروں کا ناشتہ نہیں بننا چاہتا میں" وہ اسکے کان کے قریب۔۔۔
پھولتی سانسوں میں بولا۔۔۔
تو اپنے جزبات پر کنڑول کریں" اسنے آہستگی سے کہا۔۔تو وہاج کھل کر ہنسا
۔۔

اوکے میڈیم۔۔۔مجھے اندازا نہیں تھا یہ واقعی ہنی مون ٹریپ بن جائے گا"

وہ خود اٹھتا اسے بھی اٹھاتا بولا تو مشال نے اسکا بڑھا ہاتھ دیکھا۔۔۔

اچانک اسے یہ ہاتھ تھامتے ہوئے یاد آیا کہ ۔۔اسکا بھرین لوٹنے کا۔۔۔۔

سارا کام پورا ہو چکا ہے۔۔۔

وہ چند لمحے وہاج کے ہاتھ کو دیکھتی رہی۔۔وہاج۔۔۔ بھی نہ جانے کس۔۔۔۔

مان سے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا گویا آج اگر مشال اسکا ہاتھ تھام لے تو۔۔وہ کبھی اسکا ہاتھ نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

وہ مشال کا منتظر تھا۔۔مشال جبکہ اپنی سوچوں میں مگن۔۔ تھی وہاج کی۔۔۔

نظر پھسل کر۔۔۔اسکی ہنسلی کی ہڈی پر موجود تل پر ٹھر گئ۔۔۔۔

اسنے یہ فرست سے پہلی بار۔۔۔دیکھا تھا اور۔۔۔۔ بار بار دیکھنے کی تمنا

۔۔۔۔نے پر زور شور اٹھایا تھا۔۔۔۔

مشال وہاج کی نظروں سے۔۔الجھتی۔اپنا کوٹ بند کرتی۔۔اسکا ہاتھ تھام گئ

۔اسنے کچھ نہیں سوچا۔۔بس دل نے کہا۔۔۔اسکا ہاتھ تھام لے۔۔۔۔

وہاج۔۔دل سے مسکرایا۔۔۔اور مشال کو خود میں سمیٹ کر۔۔۔

اسنے اسے کھڑا کیا۔۔۔۔اور دونوں ایک ساتھ اس جھوپڑی سے نکلے۔۔۔

دونوں کافی دیر چل کر جنگل سے باہر نکل آئے تھے۔۔اور وہ کافی طویل مسافت طے کر کے۔۔۔۔اس جگہ تک پہنچ چکے تھے۔۔جہاں بس نے آنا تھا دونوں سردی میں انتظار کرنے لگے۔۔

وہاج کی نگاہ بار بار مشال پر ٹھر رہی تھی۔۔جبکہ وہ۔۔۔اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی۔۔۔۔اپنے حسن کے اثر سے بے پرواہ۔۔۔۔بیٹھی تھی۔۔۔

اب ہم کہاں جائیں گے اچانک اسنے وہاج کیطرف دیکھا وہاج کی نگاہ کا مرکز خود کو ہی دیکھ کر۔۔۔وہ بے ساختہ۔۔نگاہ جھکا گئ۔۔۔

لیٹریلی تم شرماتی ہو مجھے تو لگتا تھا آگ ہی اگلتی ہو" اسنے۔اسکی جھکی جھکی نظروں کو غور سے دیکھتے پوچھا۔۔

مجھ سے لڑائ مت کریں" مشال نے گھیرہ سانس بھرتے اسے ٹوکا

" دیکھو تمھیں مجھ سے لڑنے کا کوئ حق نہیں اب

سامنے سے آتی بس کو دیکھتا وہ بولا اور اٹھا۔۔۔

مشال کا ہاتھ جکڑا۔۔۔اور بس کی جانب بڑھنے لگا۔۔

کیوں آپ کے سر پر سینگ نکل آئیں ہیں اور میں نہیں کرتی آپ لڑتے ہیں"

وہ سیٹ پر بیٹھ کر سر جھٹکتی بولی

وہاج نے گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

مشال جبکہ۔۔۔ مسکراتی چہرہ موڑ گئ۔۔۔

" کینچی بھی تمھارے سامنے توبہ کرے گی

پھر لڑنے کی باتیں کر رہے ہیں" مشال نے۔۔ گویا اسے یاد دلایا کہ وہ ہی یہ سب کر رہا ہے جبکہ وہاج چپ ہو۔۔ گیا۔۔ یہ نوک جھوک انکی سارے سفر میں۔۔ جاری رہی تھی۔۔ واپس ابادی کیطرف پہنچ کر۔۔ وہ ہوٹل لوٹے اور دونوں ہی اتنا زیادہ تھک گئے تھے۔۔۔ کہ دونوں ہی فریش ہو کر بنا کچھ کھائے پیے سو گئے مگر اس صورتحال میں فرق اتنا تھا کہ آج مشال وہاج کے بازؤں میں تھی۔۔۔

آہنگ کو زبردستی۔۔ سکندر نے گھور گھور کر دادا جان سے بات کرنے پر اکسایا تھا اس وقت سب ہی حال میں تھے دادا جان کا موڈ کافی اچھا تھا۔۔۔ مشال اور وہاج جیسے گئے تھے وہ کافی خوش باش رہنے لگے تھے۔۔ جیسے انھیں یقین ہوا انکی یہ ٹریک ضرور کام کرے گی ورنہ سب کے ساتھ رہ رہ کر تو۔۔ وہ۔۔۔ اپنی اپنی آنا میں گم رہتے اور کبھی ایک نہ ہو پاتے۔۔۔

جبکہ یہ حقیقت بھی بن رہی تھی انھوں نے ایک دو بار سے زیادہ کسی نے بھی ان دونوں کو فون نہیں کیا تھا رات کا کھانا تیار ہو رہا تھا سکندر نے افس جانے کی ضرورت نہیں سمجھی التمش اسکی جان کو لڑ جاتا اگر وہ آفس جاتا اسے فکر نہال کی تھی کہ وہ۔ اکیلی ہے اور وہ۔۔ اسکے جانے پر گھبرا بھی گئی تھی تبھی ۔۔ اسے جلدی تھی کہ اہنگ اسکے بتائے گئے پلین پر عمل کرے

آہنگ گھبراتی ہوئی دادا جان کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ اپنی انگلیاں موڑ رہی تھی سکندر کی نظریں اسی پر تھیں

داداجان نے اخبار کی جانب سے نگاہ ہٹا کر آہنگ کے گھبرائے چہرے کی طرف دیکھا تو اخبار بند کر دیا۔

کچھ کہنا ہے" وہ بچپن میں بھی انکے پاس ایسے ہی اکر کھڑی ہو جاتی تھی اور داداجان جب تک خود نہیں پوچھتے تھے نہیں بولتی تھی آہنگ نے۔۔پہلے نفی میں اور پھر سکندر کے گھورنے پر ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

ہانیہ نور۔۔اسی کیطرف دیکھ رہیں تھیں جب کہ اسکی ماں بڑی امی اور تائ جان بھی۔۔۔

وہ۔۔وہ داداجان م۔۔میری ایک دوس۔۔دوست ہے۔۔" وہ بولی اور رک گئ انھیں لگا شاید وہ اجازت طلب کرنے آئ ہے اسکے گھر جانے کے لیے اسکے گھر جانا ہے تو چلی جاؤ" وہ بولے تو آہنگ نے سکندر کیطرف بے چارگی سے دیکھتے نفی کی۔۔

وہ۔اسکے بابا کی ڈیتھ ہو گئ۔۔تو وہ۔۔اب اسکا کوئ نہیں۔۔۔

داداجان۔وہ۔۔وہ اکیلی ہے۔۔۔اس۔۔اسکے رش۔۔رشتے دار بھی اچھے نہیں۔۔۔تو۔۔۔تو کیا ووو۔وہ ہم۔۔ہمارے ساتھ رہ۔۔سک۔۔سکتی ہے ۔۔۔پلیز وہ۔۔بہت م۔۔مجبور ہے۔۔۔

اور۔۔پھر۔۔پڑ۔۔پڑھی لکھی ہے۔۔۔تو وہ مج۔مجھے اور نور کو۔بھی پڑھا د۔۔دیا کرے گی" وہ۔۔بول کر رک گئی سب۔اسے۔۔۔ساکت نظروں سے دیکھ رہے تھے کسی کو یقین نہ آیا یہ آہنگ ہے۔۔اور کون سی دوست۔۔ ہے جسے وہ گھر میں رکھنے کی بات کر رہی ہے سب سے پہلے ہانیہ نے اسپر اپنی تیز نظریں ڈالیں۔۔

تمھاری دوست تمھیں اور نور کو پڑھائے گی مطلب۔۔وہ تم سے بڑی ہے ۔۔اور بڑی ہے تو تمھاری دوست کیسے بنی" داداجان نے سنجیدگی سے پوچھا آہنگ کو لگا ٹانگوں میں اب دم نہیں رہا۔۔۔وہ آگے کیا بولے یہ بات تو سکندر نے بتائی نہیں تھی سکندر بے چینی سے آہنگ کے کسی جواب کا منتظر تھا۔۔۔

و۔۔وہ ایکچلی۔۔ہم لوگوں سے سینیر ہیں۔۔۔انکا لاسٹ ائیر تھا۔۔۔پھر اپنے بابا کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دی۔۔۔۔

اگ۔۔اگر آپ نہیں رکھنا چاہتے تو کچھ نہیں ہوتا۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر سر جھکا کر پلٹنے لگی۔۔۔۔

دادا جان کو بلکل اچھا نہیں لگا وہ کبھی کبھی انکے پاس کوئی فرمائش لے کر آتی تھی سب چپ تھے۔۔کیونکہ جانتے تھے وہ کمرے میں بند ہو کر بہت رونے والی ہے۔۔

ٹھیک ہے بلالو۔۔مگر زیادہ عرصے نہیں اس لڑکی کو اپنا بندوبست کرنا ہو گا۔

۔۔۔بہت جلد" وہ بولے آہنگ بے ساختہ مڑی۔۔۔

جبکہ سکندر کھڑا ہو گیا۔۔

واقعی" دونوں کے منہ سے ساختہ نکلا۔۔۔

آہنگ نے گھور کر سکندر کیطرف دیکھا جو ایکسائٹمنٹ میں۔۔غلطی کر بیٹھا تھا

۔۔

وہ۔۔میرا مطلب واقعی دادا جان آپ ایسے کیسے کسی لڑکی کو گھر میں رہنے کی جازت دے سکتے ہیں دو دو جوان مرد ہیں گھر میں جن کی شادی نہیں ہوئی"

وہ افسوس اور سنجیدگی سے بولا تو دادا جان کا جوتا گھوم کر اسکے شانے پر بجا

میرے ہوتے ہوئے۔۔جوان مرد۔۔۔اپنی اوقات سے باہر کبھی نہیں نکلیں گے جانتا ہوں میں۔۔۔اور۔۔تم دو دن سے کہاں تھے۔۔یار دوستوں کے ساتھ اتنا آوارہ ہو گئے ہو کہ گھر بھی ہے بھول گئے ہو" وہ اپنی جگہ سے اٹھے

جبکہ سکندر چھلانگ لگا کر لون میں بھاگ گیا

اپنی جوانی میں تو سب کر لیا مجھ پر پابندیاں ہیں" وہ اپنا شانہ سہلاتا۔منہ بنا کر بولا۔۔۔

لو میرا مقابلہ کرنے چلا ہے۔" دادا جان کو شدید غصہ چڑھا

جبکہ سب ہنسنے لگے تھے

شادی کرواس لنگور کی جلد از جلد" وہ بھڑکتے بولے

آہ شکر۔۔میرے داداجان کو میرا خیال آیا۔۔ورنہ کنوارا بوڑھا کرنا چاہ رہے ہیں یہ تو مجھے" وہ کہاں باز آنے والا تھا دادا جان اسکے پیچھے لاٹھی سمبھالتے اترے جبکہ وہ پورے لون میں انکے جوتے سے بچنے کو دوڑ رہا تھا سب ہنس رہے تھے جبکہ آہنگ کا باز وہانیہ نے جکڑ کر اسے کھینچا

یہ کون سی دوست ہے تمھاری کون سی جھوٹی کہانی گھڑی ہے تم نے۔۔ہاں ۔۔۔اب تمھارے بھائی کو نہیں دیکھا کہ تم نے اپنے آپ اتنا بڑا افسانہ بنالیا دوسروں پر نظریں رکھتا ہے اس سے کہو تم پر رکھے۔۔اور۔۔میری نظریں تم پر ہی ہے میں بھی دیکھتی ہوں کون سی انوکھی دوستی پیدا ہوئی ہے تمھاری" بہت برے رویے میں اسنے کہا تو آہنگ ساکت رہ گئی اُسنے کبھی ہانیہ کو ایسا نہیں سوچا تھا جیسے اس وقت وہ رویہ کر کے گئی تھی۔۔۔۔

اس دن کے بعد مشال نے کبھی پہاڑوں پر جانے کی فرمائش نہیں کی تھی جبکہ وہاج نے اکثر کہا بھی مگر وہ انکار کر دیتی در حقیقت وہ ڈر گئی تھی اور پہلا خوف اسکے اندر اس وقت اترا جب۔۔ان آدمیوں کے ہاتھ میں گن دیکھی اور وہاج نے کہا کہ وہ اسے گولی مار دیتے مشال نے اپنے اندر خوف محسوس کیا تھا ۔۔اور اسکے دل نے ایک لمحے چیخ چیخ کر نفی کی تھی یہ سب بے ساختہ تھا شاید ۔۔نکاح کی طاقت تھی یہ کچھ بھی وہ ایک دوسرے کے لیے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ لازم ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

ابھی وہ دونوں۔۔۔۔باہر سے ہی آئے تھے مگر موسم کافی خراب لگ رہا تھا تبھی۔۔وہاج نے اسے جلدی ہوٹل چلنے کا کہا۔۔تو۔۔۔مشال نے بنا کسی تردد کے حامی بھر لی وہ دونوں واپس آئے۔۔

مشال نے۔۔ چینج کیا وہاج دادا جان سے بات کر رہا تھا وہ بوتل گرین ٹراؤزر شرٹ میں دوپٹے کے بنا۔۔۔ڈریسنگ روم سے نکلی۔۔وہاج۔۔بھول گیا کہ

وہ دادا جان سے مخاطب ہے اسکے۔۔خوبصورت رنگ اور۔۔بے شمار حسن لیے چہرے پر وہ۔۔رنگ الگ ہی طرح نچ رہا تھا۔۔۔

مشال کی توجہ البتہ ڈریسنگ کیطرف تھی۔۔اچانک بادلوں کی گرج سے اٹھی تو۔۔مشال نے۔۔بالکنی کی جانب دیکھا۔۔

بارش بہت زوردار ہونے والی تھی۔۔

نہ جانے کیوں عام لڑکیوں کیطرح۔۔بادلوں کی گرج سے کبھی اسے ڈر نہیں لگا۔۔۔۔

بلکے عجیب سا احساس ہوتا تھا کہ اب ٹوٹ کر برسیں گے بادل۔۔۔وہ۔۔مسکرا کر دوبارہ۔۔آئینے کے سامنے آئی اور جلدی جلدی ہاتھوں پر اور چہرے پر لوشن لگا کر اسنے بالوں کو کیچر میں قید کر لیا۔۔

جبکہ اگر وہ توجہ دیتی تو۔۔وہاج کی نظروں کے سامنے ٹھہر نہ پاتی مگر باہر ایکدم گھیرے بادلوں سے جیسے ہی اندھیرہ سا ہونے لگا کیوں کے انکا روم ٹن فلور پر تھا تبھی یہاں سے منظر کافی خوبصورت دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

جی دادا جان بس دو تین دن میں واپسی ہو جائے گی" وہاج نے اپنا دھیان اس معصوم حسینہ پر سے ہٹا کر دادا جان کی جانب کیا۔۔۔

ارے کیوں۔۔دو تین دن کیوں۔۔۔۔آرام سے ایک مہینہ رہو کوئی تم لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کرے گا۔۔۔بلکہ میں نے سب کو کہہ دیا تھا کہ کوئی فون نہ کرے تمھیں ورنہ چھتر مجھ سے کھائے گا۔۔۔۔"دادا جان کی بات پر وہاج ہنس پڑا۔۔

اچھا تبھی میں سوچ رہا تھا التمش۔۔۔۔۔کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ایک کال نہیں کی اسنے" وہ بولا تو دادا جان۔۔ گویا چپکے چپکے ہنسے تھے وہاج سے مزید اسکی یہ بے نیازی برداشت نہ ہوئی وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔اور بالکنی میں اسکے پاس۔۔آیا۔۔اسنے حق سے اسکی کمر میں اپنا بازو حائل کیا۔۔اور۔۔۔اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا دیں

و۔۔وہاج"مشال گھبرا گئ

ششش فون پر دادا جان ہیں" وہاج نے ایک لمحے کے لیے فون کان سے دور کرتے۔۔ کہا۔۔۔

تو مشال نے اسے دور دھکیلا۔۔ وہاج نے ہنسی روکی

مجھے بھی بات کرنی ہے دادا جان سے۔۔

السلام علیکم دادا جان" اسنے جلدی سے وہاج سے فون جھپٹ کر سلام کیا تو دادا جان کا سیر وخون بڑھا تھا اسکی آواز میں جو خوشی جو شادابی تھی وہ یہ ہی تو سننا چاہتے تھے۔۔۔۔

دادا جان کی جان۔۔ کیسا ہے میرا بیٹا اور مزا آرہا ہے" وہ بولے تو مشال مسکرا دی

میں بلکل ٹھیک پاکستان برا نہیں ہے دادا جان اب اچھا لگ رہا ہے" وہاج کی جانب دیکھتے اپنے ہونٹ کاٹتے اسنے۔۔ دھڑکتے دل سے کہا تھا وہاج نے پھر سے اسکے فون کا احساس کیے بنا اسکو۔۔ اپنے بازؤں میں بھر لیا۔۔۔۔

دادا جان ہنس پڑے۔۔۔

مجھے یقین تھا تمھیں پسند آئے گا پاکستان۔۔۔۔تو پھر آرام سے وہاں رہو
جب تک تم چاہو "انھوں نے کہا تو مشال۔۔جو وہاج کی قربت میں
۔۔۔گھبراہٹ کا شکار تھی نفی کرتی اسکے بازؤں سے نکلی۔۔
نہیں نہیں ہم جلد آئیں گے بلکہ کل آجائیں گے میں آپکو بہت مس کر رہی
ہوں اور آہنگ کو بھی اور نور کو بھی "وہ مسکرائی
وہاج نے اسکی بات پر گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔
تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی "اسنے اشاروں میں ماتھے پر بل چڑھا کر کہا
مشال نے اپنا قہقہہ روکا اور روم میں بھاگ گئی کیونکہ وہ اسکے پیچھے پیچھے تھا یہ
پرواہ کیے بنا کہ دادا جان۔۔۔کال پر تھے۔۔
کیوں یہ تنگ کرتا ہے تمھیں بتاؤ مجھے اسنے پھر تو کوئی بدتمیزی نہیں کی "دادا
جان سنجیدگی اور زرا غصے سے بولے تو وہاج نے نفی میں سر ہلایا۔۔
جس کو اسنے چاہا اسکے چاہنے والے کتنے تھے۔۔۔۔
مشال نے پھر سے ہونٹ کاٹتے اپنی ہنسی روکی۔۔

ہاں تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں تنگ۔۔

آپکو پتہ ہے۔۔یہ مجھے ہوٹل جلدی لے کر آجاتے ہیں اب باہر بارش ہو رہی تھی تو موسم اچھا لگ رہا تھا نہ۔۔ نہیں ہوٹل چلو ہوٹل چلو روم میں بند ہو کر مشال" وہاج نے دھڑکتے دل سے۔۔۔کیا کیا وہ اگل رہی ہے موبائل کھینچا

۔۔

داداجان کے قہقہوں سے وہ بری طرح شرمندہ ہوا

میں نے کچھ غلط کہا ہے "مشال نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا

جو سچ ہے وہ ہی بتایا ہے میں نے "وہ غصے سے بولی

وہاج نے فون بند کر دیا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔مشال اسے گھور رہی تھی۔۔۔

تم میری عزت باقی کچھ چھوڑو گی بھی یہ۔۔ نہیں "۔۔وہاج نے گھیرہ سانس بھر کر آخر اس سے پوچھ ہی لیا کہ کون سا سکون ملتا ہے فضولیات بتا کر۔۔۔

لواب میں نے کیا کیا ہے ایک تو مجھے لگتا ہے آپ مجھ سے کبھی خوش ہو ہی نہیں سکتے " وہ غصے سے پاؤں پٹخ کر اپنی بات کے وزن کا احساس کیے بنا۔۔ خود ہی نخرے دیکھاتی دوبارہ بالکنی میں چلی گئی تھی " وہاج البتہ سوچ رہا تھا اب وہ اسے معصومیت سمجھے یہ لاپرواہی۔۔۔۔

وہ سر نفی میں پلاتا۔۔لبوں کی تراش میں مسکراہٹ روکتا اسکی جانب بڑھا بادل زور سے گرجے تھے وہاج نے اسکی کمر میں بازو حائل کر کے پھر سے ۔۔اسکے شانے پر تھوڑی ٹکالی۔۔

مائی بیلوڈ۔۔۔۔کچھ باتیں سب کو بتانے کی نہیں ہوتیں۔۔اتنی بڑی ہو ۔۔اور یہ بات بھی نہیں پتہ تمھیں۔۔۔" وہ قریب سے اسکے چہرے پر اترتے حیا کے رنگ دیکھتا محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

م۔۔مجھے۔۔" مشال سے بولا نہیں گیا۔۔وہ پلٹی اور بلکل وہاج کے سامنے آ گئی۔۔۔۔۔وہاج نے گریپ پر دونوں ہاتھ ٹکا کر۔۔۔۔

اسے اب بھی اپنی حصار میں قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔

ایسا کریں لسٹ بنادیں مجھے کیا بولنے ہے کیا نہیں" وہ گھور کر بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسکی نظروں کے سامنے نگاہیں جھک جھک جا رہیں تھیں۔۔

ہاں تمھیں ایک پوری فائلز دینے کا حق ہے مجھے۔۔ فلحال مجھے یہ بتاؤ۔۔۔ تمھیں پاکستان کتنا پسند آیا ہے" وہ اسکے چہرے کو انگلی کی پور سے۔۔ اوپر کرتا پوچھنے لگا۔۔

مشال اس بات کا مطلب باخوبی سمجھتی تھی۔۔ بمشکل اسنے سانس حلق میں اتارا۔۔ اور۔۔ اسکی نظروں میں دیکھنے لگی۔۔ اچانک بادل کی تیز گرج نے آسمان پر بجلی چمکادی۔۔۔۔

مشال نے ہاتھ بڑھا کر۔۔ اسکی شرٹ کے بٹن کو چھوا۔۔۔

ش۔۔ شاید جتنی زور سے اس وقت۔۔ بادل گرج رہے ہیں۔۔۔۔ اس حد تک" وہاج اس اظہار پر مشال کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ گیا۔۔۔

بارش ٹپ ٹپ گیرنے لگی تھی دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

کس لمحے یہ احساس ہوا" وہ اسکے اظہار پر فدا ہوا اٹھا تھا۔۔۔

اسکے بالوں کی گیلی لٹ کو۔۔کان کے پیچھے کرتا وہ اس سے جاننا چاہتا تھا۔۔

مشال کی دل کی دھڑکنیں بادلوں کی گرج اور بارش کے شور میں دب ضرور رہیں تھیں۔۔۔۔ مگر وہاج بآسانی سن سکتا تھا۔۔اسکے ہاتھوں کی والہانہ حرکت سے۔۔۔۔مشال نے گھبرا کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

شاید پہلی بار مجھے کسی نے پروٹیکٹ کیا تھا۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

وہاج اسکی بھیگی بھیگی نظروں میں دیکھنے لگا وہ ان آنسوں کی وجہ نہیں سمجھ سکا

۔۔

میں نے ہمیشہ خواہش کی بابا۔۔۔میرے۔۔۔ساتھ رہیں۔۔۔ مگر جتنا وقت میں وہاں گزار کر آئی یہ حقیقت ہے وہ۔۔ مما کے اور میرے ساتھ بہت کم

رہے۔۔۔مجھے کبھی چوٹ لگتی تو میں چاہتی تھی۔۔کہ وہ مجھے سہارا دیں۔۔۔
میں اکثر روتی تھی پھر مما کہتی تھی کہ وہ کام میں مصروف ہوتے ہیں۔۔۔
مگر وہ جب ملتے تھے بہت پیار کرتے تھے۔۔
لیکن میں نے سب کے ساتھ جھوٹ بولا کہ وہ ہمارے ساتھ رہتے تھے۔۔۔
وہ سسک کر سر جھکا گئ۔۔وہاج کا خون خول گیا۔۔۔۔۔ "
پھر مما بابا کی روز لڑائ ہونے لگی بھرین میں ڈیپریشن ایک عام بات ہے
۔مجھے روز ڈر لگتا تھا ہم بابا سے الگ نہ ہو جائیں۔۔۔۔پھر مما چھوڑ گئیں
۔۔۔۔مجھے بابا کے ساتھ لگ کر میں بہت روئ پھر۔۔بابا مجھے یہاں لے
آئے
۔اور۔۔آپ لوگوں نے۔۔"وہ رک گئ
وہاج سن رہا تھا
پھر ہم نے تمھیں یہاں روک لیا"اسنے اسکی بات مکمل کی۔۔۔
مشال اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ حقیقت میں تمھیں تمھاری آنکھوں سے دیکھاؤ گا۔۔۔ مگر وعدہ کرو آج مجھ سے مجھے چھوڑ کر جانے کی کوشش نہیں کرو گی تم دوبارہ بھرین جانے کی بات نہیں کرو گی" مشال کا ایکدم رنگ اڑا تھا۔۔

میں جانتا ہوں تمھارا وہاں تعلق ہے اور یہاں تمھارا ویزا بن چکا ہے۔۔۔

کیا تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گی" وہ دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ۔ بھر کر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

م۔۔۔ میں بابا کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ ہم دونوں وہاں چل لیں گے"

مشال نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ لیے

ایک سیراب کے پیچھے میں کبھی نہیں دوڑ سکتا اور نہ تمھیں دوڑنے دوں گا پھر تم چاہے اس ضد پر اڑے رہو اور اسے میری سختی سمجھو وہ میرے باپ کا قاتل ہے میں اسکی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ مگر تمھارے لیے اسکی حقیقت تمھیں ضرور دیکھاؤ گا۔"

وہاج نے اسکو وہاں چھوڑا اور خود اندر آ گیا وہ مکمل بھیگ چکا تھا۔۔۔ جبکہ مشال وہیں بھیگ رہی تھی وہ ان باتوں کے جواب چاہتی تھی۔۔۔ وہاج نے ٹاول سے اپنے بالوں کو صاف کیا۔۔۔۔

کیا حقیقت ہے میرے بابا کی۔۔۔

ایک ایسی عورت سے شادی کرادی انکی جس کو وہ پسند نہیں کرتے تھے

" ۔۔اور جیسے وہ پسند کرتے تھے ان سے شادی کرنا گناہ ہے

وہ بولی۔۔ تو وہاج غصے سے پلٹا۔۔۔۔

میں بھی تمھیں پسند نہیں کرتا تھا۔۔ نفرت کرتا تھا تمھارے ہر انداز سے۔۔۔ مگر۔۔ میں نے تمھیں قبول کیا نہ۔۔ چھوڑ کر بھاگ تو نہیں گیا

۔۔۔۔

یہ پیسہ لوٹ کر دفع تو نہیں ہو گیا" وہ بھڑ کا مشال چپ سی ہو گئ

اور تمھیں کس نے کہہ دیا کہ بڑی امی انکی پسند نہیں تھیں

انھوں نے خود ضد کی تھی اس شادی پر دادا جان سے پوچھا لینا بھلے بڑی امی ان سے بڑی تھیں اور وہ۔۔۔ کیوں ضد کر رہے تھے وہ جو اپنی ماں باپ کی ایک تھیں اور ساری جائیداد انکے باپ کی انکی تھی

اور بھرین جانے کا یہ سہارا تھا انکے پاس کے ایک عورت کو۔۔۔۔ اپنی جدائی دے کر وہ چلے گئے ایسے آدمی سے تم محبت کرتی ہو

تف ہے تم پر

میرا باپ مر گیا اس غم میں۔۔ ہمارے حالات برباد ہو گئے۔۔

ہمارے سر پر چھت نہیں رہی۔۔۔۔ کیا کچھ دیکھا ہے میں نے اور میری بیوی اسکی بیٹی ہے۔۔ یہ بات ہی بہت بڑی ہے مشال کہ اگر میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔۔۔

ورنہ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید۔۔۔ شاید وہ کب کا تمھیں چھوڑ کر یہاں سے چلا جاتا۔۔۔

یہ میرا احسان نہیں ہے میرا دل ہے۔۔۔"اسنے اسکے آنسوں کو صاف کیا

۔۔۔۔

میرا دل ہے تم میں۔۔ تم مجھے چھوڑ کر کہیں مت جانا۔۔میرے علاوہ کسی کو مت دیکھنا۔۔ کسی سے تعلق مت رکھنا۔۔ بھرین میں کسی سے بات مت کرنا اگر تمھیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔" وہ۔۔ محبت سے چور لہجے میں اسے سمجھانے لگا۔۔

مشال چپ ہو گئ کیسے کہتی اسے غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔ مگر اس وقت نہ جانے کیوں چپ ہو گئ۔۔۔

اور اسکی ہر بات پر سر ہلا دیا

وہاج کے چہرے پر سے سختی ختم ہو گئ اور۔۔ مسکرا کر اسنے اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔

ایم سوری۔۔ میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا" اسنے پھر سے کہا

مشال اسکے شانے پر سر رکھے۔۔۔۔چپ تھی۔۔

اور جو بھی میں نے کیا اور تمھیں ہرٹ کیا" اسنے نرمی سے کہا

مشال اپنی سوچوں میں الجھ گئی تھی ہاں۔۔۔وہاج اسکے دل میں بس چکا تھا۔۔

مگر بابا۔۔۔وہ۔۔اپنے بابا کو کیسے چھوڑ سکتی تھی۔۔

وہاج۔۔۔نے اسکو چپ محسوس کیا تو۔۔۔

اسکو سیدھا کیا مشال آنکھیں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

وہاج کو وہ منہ پھلائے آنکھیں جھکائے بے حد اچھی لگی اسنے نرمی سے اسکے

گال۔۔پر اپنی۔۔۔۔پر جوشی دیکھائی۔۔۔

یہ اس لیے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی تم نے میری بات مان کر میرا مان بڑھایا

ہے۔۔

تمھیں ضرور۔۔۔سکون ملے گا اس فیصلے سے۔۔"اسنے کہا تو مشال اب بھی

خاموش تھی۔۔وہاج اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔مشال نے سر اٹھایا۔۔۔

اوکے "اسنے حامی بھر لی۔۔ہاں دل مار کر ہی سہی۔۔۔

وہاج کو بہت خوشی ہوئی۔۔اسے بڑی امی کی بات یاد ئ اور یہ بات سچ بھی لگی
مشال کو پالینا مشکل نہیں تھا اور اسے اپنے مزاج میں ڈھالنا بھی مشکل نہیں
تھا سب سے اہم بات وہ جیسی تھی وہاج کو اب ویسے ہی اچھی لگتی تھی مگر بس
فرق یہ تھا وہ صرف اسکی ہو کر رہتی۔۔۔۔
کسی اور سے اسکا تعلق۔۔وہاج۔۔۔برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔
اسکے گیلے بالوں میں ہاتھ ڈالتا وہ بے ساختہ اسے۔۔کھلم کھلا اپنی محبت کی
برسات میں بھگو دینا چاہتا تھا تبھی اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اسکے چہرے
پر جھکا۔۔
مشال کو بھوک لگی تھی۔۔۔وہ۔۔۔۔زبردستی اس سے الگ ہوئی۔۔
مجھے بھوک لگی ہے "مشال نے منہ بسور کر کہا۔۔۔
جبکہ۔۔وہاج نے گھورا۔۔
ایک رات نہیں کھاؤ گی۔۔تو مرو گی نہیں "اسنے پھر اسے اپنی طرف کھینچا
ہیں "مشال کو اسکے ارادے کچھ اچھے نہیں لگے

وہاج مجھے واقعی لگی ہے بھوک۔۔" وہ بے چارگی سے اسے پورے روم کی لائیٹس آف کرتا پھر اپنی طرف بڑھتا دیکھنے لگی۔۔۔

شیٹ اپ مشال" وہاج نے ڈپٹ دیا۔۔۔

اور اپنی من مانیوں میں کھو گیا۔۔ جلد ہی اسے بھی اسنے۔۔۔ اسکے حواسوں سے گم کر دیا تھا دونوں محبت کی وادیوں میں کھو سے گئے تھے۔۔۔

مگر وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا اور کہتے ہیں اچھا وقت۔۔۔ مختصر تو برا طویل ہوتا ہے۔۔

التمش نے سکندر کو آفس میں گھسنے نہیں دیا تھا۔۔ جب سارا کام وہ اور صارم اکیلے سنبھال رہے تھے تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہی گھومتا پھیرتا تبھی اسنے اسے۔۔ آفس سے دفع ہو جانے کا کہا تھا اور اسے تو نہال کی فکر تھی کہ

اکیلی وہ۔۔کیا کیا کر رہی ہو گی تبھی ڈھیٹوں کیطرح دانت دیکھا کر وہ یہ جا وہ جا ہو گیا۔۔التمش تو بپھر گیا۔۔

دیکھا تم نے نہ معذرت نہ معافی کیسے دفع ہو گیا ہے" وہ صارم سے بولا جبکہ صارم نے اسکی جانب فائلز چڑھائیں

تم یہ دیکھو۔۔یہ کافی بڑی ڈیلر ہے لڑکی ہے۔۔۔اس کی ٹیٹیلز کل ہی میرے پاس آئیں ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہماری کمپنی کا نام کس نے اسے دیا جو وہ ہمارے ساتھ ڈیل کرنا چاہتی ہے۔۔

علیزے چوہدری لیدر ملز اونر۔۔۔آئی کانٹ بلیو یار" صارم نے التمش کی توجہ اس طرف کرائی تو۔۔التمش خود حیران رہ گیا

ہماری کمپنی اتنی مشہور نہیں کہ انٹرنیشنلی ہم کوئی کام کر رہے ہو ابھی تو ہم اکبر اینڈ سنز کے صرف شامل ہونے سے بے حد خوش تھے یار یہ تو جیک لگ گیا" التمش ایکدم خوش سا ہو گیا صارم بھی مسکرایا واقعی یہ ایک جیک وہاج

بھی خوش ہو گا۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں وہاج کو نہ چاہتے ہوئے ڈسٹرب کرنا ہو گا کیونکہ ڈیلینگ اس سے زیادہ بہتر کوئی نہیں کرتا" صارم نے کہا۔۔

نہیں یار۔۔ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک کرنے کے لیے تو دادا جان نے اسے بھیجا تھا اور ہم اسے چند دنوں میں ہی بلا لیں "التمش کو اچھا نہیں لگا ٹرسٹ می۔۔۔ہمارا یہ جیک لگ گیا تو سمجھو۔۔۔ہماری چاندی ہو گی پھر جو جہاں جائے کیا فرق پڑتا ہے اس وقت ہمیں جڑ کر کھڑا ہوں چاہیے """ صارم کی بات التمش کو ٹھیک لگی۔۔ تبھی اسنے سر ہلایا۔۔کہ وہ رات فون کرے گا وہاج کو۔۔۔

سکندر کی بائیک کی آواز پر۔۔۔نہال ایکدم دوڑتی ہوئی دروازے تک آئی تھی۔۔۔

اور جیسے ہی دروازہ کھولا اسکے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھ کر وہ ایک پل کو ٹھٹک گئی۔۔۔ تھوڑا فاصلہ بنا گئی وہ انجانی نظروں سے آہنگ کو دیکھ رہی تھی جبکہ

آہنگ کو فیل ہوا کہ وہ بھی ایسے ہی فائزہ کو اجنبیت سے دیکھ رہی تھی اور کیا کیا سمجھ رہی تھی سکندر سے پہلے وہ خود اتری اور مسکرا کر نہال کے گلے لگ گئی۔۔۔

اسلام علیکم بھابھی میں آہنگ ہوں۔۔۔ سکندر بھیا کی چھوٹی بہن۔۔ یہ مجھے آپ سے ملوانے لائے تھے آپکو برا تو نہیں لگا" وہ بولی تو۔۔ نہال کے چہرے پر واضح سکون کا سانس آتا دیکھائی دیا۔۔۔

ن۔ نہیں تو" نہال سکندر سے نگاہ چرا کر آہنگ کی جانب متوجہ ہوتی نفی کرنے لگی۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔۔ ہم آپکو لینے آئیں ہیں۔" آہنگ بولی سکندر خاموش کھڑا اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ پھر سکندر کی جانب دیکھا

جی ہاں لینے آیا ہوں تمھیں ویسے بھی ٹرسٹ تو تمھیں مجھ پر نہیں تھا سمجھ لیا ہو گا تم نے بھاگ گیا میں پھر سے" وہ پچھلی بات یاد کرتا بولا۔۔

پہلے کب بھاگے تھے "آہنگ نے بات پکڑی

تم تو چپ کرو مجھے اپنی بیوی پر رعب جمانے دو تھوڑا سا" اسنے کہا جبکہ

آہنگ نے اسکے بازو پر تھپڑ دے مارا اور نہال حیرانگی سے دیکھنے لگی

اتنی کیوٹ سی۔۔بیوی ہے آپکی اسپر آپ نے رعب جمانا ہے ویسے آپکو

ایک بات بتاؤ زرا جوانکی گھر میں عزت ہو "آہنگ کی خوش اخلاقی عروج پر

تھی نہال آہستگی سے مسکرائی سکندر گھور کر اسے دیکھ رہا تھا

جبکہ آہنگ کو نہال بہت پیاری لگی واقعی سکندر نے ٹھیک کہا تھا وہ اسکے جیسی

ہے۔۔

اب چلیں دادا جان نے بہت مشکل سے اجازت دی تھی "آہنگ کو یاد آیا

ہاں یار۔۔اور ویسے بھی تمھارا بارہ سینگا تو میرا خون پینے کو تیار بیٹھا ہے

کتنے بد تمیز ہیں آپ "آہنگ کو بہت برا لگا۔۔

سکندر ہنس دیا کھل کر

آیا مزا کیسے۔۔۔میرا مذاق بنا رہی تھی۔۔۔" وہ گھور کر بولا

آپ دونوں لڑیں نہیں "آہنگ کچھ بولتی کہ نہال کو بولنا پڑا

سکندر نے اسکی جانب گھیری نظروں سے دیکھتا۔۔۔

آپ بولتی بھی ہیں "وہ ایسے بولا کہ نہال کو شرمندگی ہوئی جبکہ آہنگ نے نفی میں سر ہلا سکندر البتہ بری طرح ہنس دیا۔۔

یار اچھا سوری۔۔۔میں مذاق کر رہا تھا

جب تک ہم نہ آئیں اندر مت آیئے گا "اسنے غصے سے کہا

دیکھ لو تمھارے شوہر کے ساتھ کیا ہو رہا ہے "وہ نہال کو بولا

جبکہ نہال پلٹ گئی۔۔۔

واہ نخرے۔۔۔۔"سکندر تو حیران ہی تھا۔۔۔

جبکہ آہنگ اور نہال دونوں اندر چلی گئی اسکے پاس زیادہ سامان نہیں تھا الٹا وہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی جبکہ آہنگ۔۔ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔ تبھی اسنے۔۔۔۔بنا کوئی ریسپونس دیے جلدی جلدی خود اسکا سامان پیک کیا

داداجان کو یہ بتایا ہے کہ آپ میری فرینڈ ہیں اور آپکا اب کوئ نہیں تبھی آپ کچھ دن ہمارے ساتھ ٹھر جائیں۔۔انکی اجازت مل گئ ہے مگر مشکل سے۔۔۔آپکو اس لیے بتا رہی ہوں کہ کسی کو نہیں پتہ کہ آپکا اور سکندر بھیا کا نکاح ہوا ہوا ہے۔۔سوائے میرے۔۔تو یہ بات راز ہی ہے آپ صرف میری دوست کی حیثیت سے جا رہی ہیں" وہ مسکرا کر اسے سمجھانے لگی

مگر میں جانا نہیں چاہتی نہ مجھے ایسے جانا اچھا لگ رہا"نہال کو یہ گھر چھوڑتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا تھا تبھی وہ رو دی

ارے" آہنگ اسکے رونے پر ایکدم اسکیطرف بڑھی۔۔اور اسے۔۔جلدی سے گلے لگا لیا۔۔

میں جانتا تھا یہ سمندر ضرور بہہ رہا ہو گا۔۔۔

تم میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو کہاں جاؤ گی" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

آپ نے اپنی پسند سے مجھ سے نکاح نہیں کیا میں آپکے لیے پرو بلم کریٹ کر رہی ہوں۔۔آپ مجھے چھوڑ دیں چلے جائیں۔۔۔"وہ بولی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں۔۔

اچھاتو مجھے کیا کرنا ہو گا جو تمھیں لگے کہ میں اپنی پسند کے بنا کچھ نہیں کرتا"

وہ اسکے نزدیک بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھام گیا

نہال دنگ رہ گئی جبکہ آہنگ مسکرا دی۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھیا ہمارے گھر میں چار خیر سے مرد ہیں۔۔اور چاروں ہی کسی کی مرضی سے نہیں چلتے۔۔۔"آہنگ نے اسے اطلاع دینا چاہی۔۔تو۔۔نہال پھر سے کچھ بولنے لگی۔

اچھابس"وہ زرا ڈپٹ کر بولا۔۔

اٹھو اور چلو۔۔۔۔باقی باتیں۔۔۔اگر کوئی مجھے تم تک پہنچنے دے تب کرو گا

"سرد آہ بھرتا اسنے نہال کو کھڑا کیا۔۔۔

نہال کی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں بار بار آنسو امڈ آتے اور گیر تے۔۔وہ
۔۔۔یہ گھر چھوڑ رہی تھی مگر اسکے بابا نہیں تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التمش کی فون کال پر اسنے۔۔۔مشال کی جانب دیکھا۔۔۔۔
جو ابھی شاور لے کر نکلی تھی اور آج اسنے شاپینگ کی فرمائش اٹھتے ساتھ ہی
کر دی تھی وہاج نے ایک بات نوٹ کی تھی وہ اب زیادہ تر کوشش کرتی تھی
ایسٹرن ڈریسز پہنے۔۔شاید وہ اسکی پسند کی ڈھلنا چاہتی تھی اسے اچھی لگی تھی
اسکی یہ بات کہ وہ وہاج۔۔۔کی پسند کو اہمیت دے رہی تھی۔۔مگر التمش کی
کال پر پہلے تو وہ شاکڈ رہ گیا کہ علیزے چوہدری کو کس نے انکی کمپنی سے اٹیچ
ہونے کا کہا۔۔۔

اور پھر التمش نے اسے واپس لوٹنے کا کہا تو وہ بنا مشال سے پوچھے حامی بھر گیا کہ وہ رات ہی نکل جائے گا اور کل صبح وہ وہاں ہو گا کیونکہ اسے اس کمپنی کو ۔۔۔علیزے چوہدری کے شایان شان کرنا تھا۔۔۔۔

سب کینٹین کرنا تھا وہ بے حد خوش تھا۔۔۔

مگر۔۔مشال کی بھی فکر ہوئی کہ ۔۔۔وہ اس بات کو مائنڈ نہ کر لے۔۔

وہ اسکے پاس آیا۔۔مشال نے وائٹ کلر کا ٹراؤزر شرٹ ڈالا ہوا تھا جس کا دوپٹہ حسب عادت نہیں تھا۔۔اور وہ تیار ہو رہی تھی۔۔

" ہم آج واپس جا رہے ہیں

وہاج نے۔۔ڈریسنگ وال سے ٹیک لگاتے اسے تفصیل سے دیکھتے اطلاع دی

مشال کا ہاتھ رک گیا

کیوں" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی تو وہاج نے اسے ساری بات بتا دی۔۔

مشال خاموش ہو گئی

میرا اس میٹینگ میں ہونا بہت ضروری ہے یہ سمجھو وہ۔۔ہمارے ساتھ جڑ گی تو ہمارا مارکیٹ سٹیٹ بڑھ جائے گا۔۔اور پھر میری کمپنی بھی مشہور کمپنیوں میں بن جائے گی" وہ پر جوش تھا

مشال حیرانگی سے اسے اتنا ایکسائیٹیڈ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کون ہے وہ" اسنے۔۔پوچھا

علیزے چوہدری۔۔اسکے فادر مسٹر ہارون چوہدری بیگ لیڈر ڈیلر ہیں۔۔۔ اور علیزے چوہدری کی عمر۔۔بہت چھوٹی ہے اور اس چھوٹی سی عمر میں اسنے بہت زیادہ کامیابی حاصل کی ہے۔میں نے۔۔صرف آرٹیکلز میں اسے پڑھا ہے۔۔۔اسکا اڈیٹیوڈ ہی الگ ہے۔۔بٹ سٹیل میں شاکڈ ہوں کہ وہ میری کمپنی۔۔ میز میری کمپنی۔۔کے ساتھ۔۔خود ڈیلینگ کرنے آرہی ہیں یہ تمھیں ڈریم نہیں لگ رہا" وہ بولتا ہوا۔۔مشال کے ہاتھ تھام گیا

بلکل نہیں "مشال نے اپنے ہاتھ چھڑائے اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکا کسی عورت کی تعریفیں کرنا۔۔۔آخر یہ علیزے چوہدری کہاں سے پیدا ہو گئی تھی۔۔

وہ غصے سے بولتی دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئی۔۔

لواب نخرہ کس بات پر دیکھا رہی ہو ہم دوبارہ آجائیں گے۔۔"۔۔وہاج نے کہا تو۔۔۔مشال نے گھور کر دیکھا۔۔۔

آپ پہلے علیزے چوہدری۔۔۔کی تعریفیں کریں اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے یہاں آنے کا مجھے جانا ہے دادا جان کے پاس" وہ بھڑکتی ہوئی بولی وہاج۔۔کو اب بات سمجھ آگئی تھی۔۔

وہ معنی خیز نظروں سے۔۔اسکو دیکھتا جان بوجھ کر۔۔اسے چیڑانے لگا۔۔۔

مشال نے البتہ اسکی جانب نہیں دیکھا تھا اور۔۔اسنے بیگز بھی نکال لیے پیکینگ کے لیے

کیاہو گیاہے۔۔۔میں بیزنس کی وجہ سے یہ سب کہہ رہاہوں"""بیزنس کی وجہ سے اتنا ایکسائٹیڈ" وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔

وہاج کو ہنسی آ گئی۔۔۔

جبکہ۔۔۔مشال تپ رہی تھی۔۔

اچھا نہ بند کرو آج ہم شاپنگ کریں گے پھر بعد میں پیک کر لینا" وہ بولا تو مشال یوں ہی منہ بنائے سر ہلا گئی۔۔

وہاج کو مزہ آ رہا تھا اسے یوں جلتے دیکھ کر۔۔

اسنے۔۔۔جھک کر اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔اسکا پھولا پھولا کیوٹ چہرہ۔۔

بہت اچھا لگ رہا تھا

مشال نے اسے دور دھکیلا۔۔۔

اور گھور کر باہر نکل گئی۔۔جبکہ وہاج اسکا کوٹ اٹھاتا اسکے پیچھے لپکا۔

اسنے سوچا۔۔نہیں تھا اسے اتنی نخریلی بیوی کا سامنا کرنا پڑے گا اور۔۔۔پھر اسے وہ اچھی بھی لگے گی کہ خود اسکا دل کرے گا کہ وہ اسکے نخرے اٹھائے

نہال بے حد گھبرائے ہوئے سی دادا جان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔
وہ اسے اپنی گھیری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور جس طرح وہ رو دینے کو ہو رہی تھی انھیں وہ صاف آہنگ جیسی لگ رہی تھی۔۔
انکی شدت مزاجی میں تھوڑی سی نرمی آئی۔۔
دوسری طرف سکندر۔۔۔بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔۔۔
کہ نہ جانے دادا جان اسے کیا کہتے ہیں۔۔۔
تمھارے بابا کہاں ہیں" وہ کچھ دیر بعد بولے نہال نے انکیطرف نظریں اٹھائیں تو اسکی نظریں سرخ ہو رہیں تھیں جیسے کسی بھی وقت چھلکنے کو بے تاب۔۔
انکی ڈ۔۔ڈیتھ ہو گئی ہے کچھ۔۔دنوں پہلے """ بھیگے لہجے میں بولی۔۔
اور باقی سب "انھوں نے پھر سے پوچھا۔۔

ماں تو بچپن میں ہی فوت ہو گئیں تھیں باقی سب کا نہیں پتہ بس بابا ہی تھے"

اسنے اپنے آنسو صاف کیے

جس طرح بار بار اسکے آنسو۔۔۔ نکل رہے تھے۔۔ داداجان کا دل پسیج سا گیا

۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

اللہ تمھیں صبر دے۔۔ کسی چیز کی ضرورت ہو۔۔ یہ تنگی ہو۔۔۔ ہمارے

ہاں تو ہمیں ضرور بتانا" وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے بولے۔۔ جبکہ آہنگ

مسکرائی

تھنکیو داداجان" وہ جلدی سے بولی تو داداجان مسکرا دیے۔۔۔

نہال بھی انکی مشکور ہوئی تھی تو سکندر نے بھی سکھ کا سانس بھال کیا جبکہ ہانیہ

حیران تھی وہ کہیں جانتی تھی وہ کون ہے کیونکہ آہنگ کی سب دوستوں سے

ہی وہ واقف تھی اور تھیں بھی کون دوست اسکی۔۔۔۔

بیوقوف سی لڑکی تھی اس سے دوستی کون کرتا۔۔۔

جبکہ نور تو خوش ہو گئی تھی ایک اور نیا۔۔۔فرد جو آ گیا۔۔ تھا۔۔

تائی جان چچی اور بڑی امی۔۔۔ بھی مسکرا دیں تھیں جب دادا جان۔۔۔ کو بھی۔۔ کوئی پریشانی نہیں تھی تو۔۔۔ کسی اور۔۔۔ کو کیا پریشانی ہو گی مگر ہانیہ کو پریشانی ہوئی تھی اسے کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

دادا جان تو۔۔۔روم میں چلے گئے تھے جبکہ نہال کافی کنفیوز تھی۔۔

اہنگ اسے سب سے ملوا رہی تھی۔۔

سب اس سے خوش اخلاقی سے مل رہے تھے آہنگ اسے ہانیہ کے پاس لے آئی ہانیہ نہال کو گھورنے کے ساتھ آہنگ کو بھی گھورنے لگی

یہ میری فرینڈ میری کزن ہے۔۔۔ہانیہ "وہ بولی تو نہال نے۔۔۔اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔اور ہانیہ نے تھام لیا

کون ہو تم اور کیوں آئی ہو اس گھر میں اور آہنگ سے تمھارا کیا تعلق ہے " ۔۔"ہانیہ نے چھوٹتے ہی مدھم آواز میں سوال کر ڈالے

آہنگ کو بلکل ہانیہ سے امید نہیں تھی

سکندر بھی یہ بات سن چکا تھا۔۔اسنے ہانیہ کو ایک نظر دیکھا اس نگاہ میں ناگواری تھی۔۔۔۔

نہال پریشانی سے۔۔۔ کبھی آہنگ اور کبھی۔۔۔ہانیہ کو دیکھنے لگی۔۔

ہانیہ مسکرادی۔۔

کچھ نہیں ہوتا گھبراؤ نہیں۔۔۔میں۔۔خود اس بات کا پتہ لگوالوں گی۔۔

برحال مل کر اچھا لگا" اسنے مسکرا کر کہا اور اٹھ کر چلی گئ

آہنگ نے سکندر کی طرف دیکھا جس نے آنکھ کے اشارے سے۔۔کچھ نہیں ہوتا کا کہہ کر۔۔بات آئ گئ کر دی۔

کچھ نہیں ہوتا وہ میری ساری دوستوں کو جانتی ہے تبھی بھانپ گئ ہے بٹ وہ بری نہیں ہے دل کی"۔۔وہ مسکرا کر بولی تو نہال۔۔نے سر اثبات میں ہلایا

۔۔۔

سکندر انھیں وہیں چھوڑ کر آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔آخر کو اسے جانا ہی تھا

۔۔۔۔

نہال کو ان سب نے ایسا بیہیو دیا تھا کہ اسے کسی طرح بھی یہ محسوس نہ ہو کہ وہ اجنبیوں میں آئی ہے اور یہاں آکر اسے۔۔ بابا کی یاد۔۔ بھی کم ہو گئی تھی ورنہ سارا سارا دن وہ روتی رہتی تھی۔۔

نور اور آہنگ تو اس سے بہت فری ہو گئیں تھیں۔۔۔ وہ کم بولتی تھی۔۔۔ مسکرا کر بات کا جواب دینا شاید اسکی عادت تھی اور سب سے اہم بات وہ بہت پیاری تھی نور تو اسکی بار بار تعریفیں کیے جا رہی تھی

آپ میری بھابھی سے ملیں گیں مشال بھابھی سے۔۔ وہ تو بہت بہت ہی پیاری ہیں۔۔۔۔ وہ باہر سے آئیں ہیں ابھی بھیا اور بھائی کی شادی ہوئی تھی" نور نے اسے سب کچھ بتایا نہال سن رہی تھی

اتنی بھی اچھی نہیں ہے نہ خوبصورت ہے جس طرح تم ایکسپلین کر رہی ہو نور اور ویسے بھی نہال اس لڑکی کو ہر فضول چیز پسند آجاتی ہے" ہانیہ بھی انکے بیچ آ بیٹھی

بڑی امی نے ہانیہ کو گھورا۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے ہانیہ بھابھی ہیں وہ تمھاری اور۔۔اسطرح بات کرو گی تم ان کے متعلق" وہ زرا غصے سے بولیں تو تائی جان نے بھی سر ہلایا جیسے انھوں نے بلکل ٹھیک کہا ہو۔

بڑی امی۔۔وہ ایک نمبر کی کرپٹ لڑکی ہے اور میرے بھائی کے ساتھ سوٹ نہیں کرتی تو۔۔۔مجھے وہ نہیں پسند بھیا کو چاہے دوسری شادی کر لیں ۔۔۔اس عجیب و غریب۔۔سی لڑکی سے جان چھڑائیں" وہ۔۔بنا لحاظ کے ۔۔بولی۔۔تو بڑی امی تو دنگ ہی رہ گئی جبکہ تائی۔۔امی اپنی جگہ سے اٹھیں وہ بھی دیکھ رہی تھیں وہ دن بادن بد تمیز ہوتی جا رہی تھی۔۔

اس سے پہلے وہ۔۔ہانیہ کو بنا کچھ دیکھے تھپڑ مار دیتیں وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی مما میں بچی نہیں ہوں آپ مشال وکٹ مجھ پر بلاوجہ مسلط نہیں کریں آپ """اسطرح مجھ پر ہاتھ اٹھائیں گی مشال کے لیے۔

کیا مشال۔۔مشال لگا رکھا ہے تم نے۔۔بھابھی ہے وہ تمھاری۔۔مجھے
حیرانگی ہو رہی ہے ہانیہ تم وقت کے ساتھ بے حد بدتمیز ہوتی جا رہی ہو ہر
وقت موبائل میں گم رہتی وہ اور جب بولتی ہو کڑواہی بولتی ہو" وہ بھڑکیں تو
ہانیہ خاموش ہو گئی نہال کے سامنے اسکی بے عزتی اسے کھلی تھی نہال حونک
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی
ہانیہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔۔جبکہ تائی امی نے بڑی امی کیطرف دیکھا
" دیکھ رہیں ہیں بھابھی یہ کیا۔۔رویہ دینے لگا گئی ہے۔۔
وہ پریشانی سے بولیں
بچی ہے سنبھال جائے گی" پریشان تو وہ بھی ہو گئیں تھیں مگر ایسے ہی کہہ کر
انھوں نے بات بند کر دی

مشال نے خوب شاپینگ کی تھی۔۔۔اتنی کہ وہاج کو پگ رہا تھا وہ آج۔۔
یہاں سے اس مال سے کنگال ہو کر نکلے گا اور اب بھی اسکی بیوی کا نخرہ نیچے
نہیں آئے گا کیونکہ بیزنس کے حوالے سے ہی سہی اسنے علیزے کی بات کر
کیسے لی۔۔

بڑے بڑے شاپینگ بیگز لے کر وہ لوٹے تو انکی فلائٹ کا ٹائم بھی ہو رہا تھا
۔۔وہاج کو بلکل بھول کر مشال اپنی پیکینگ میں لگ گئ وہ کسی چھوٹے بچے
کیطرح ہر چیز کو دیکھ کر شوق سے بند کر رہی تھی وہاج نے گھیرہ سانس بھرا
اور صوفے پر ڈھیر ہو گیا کھانا وہ باہر سے کھا کر آئے تھے وہ بری طرح تھک
چکا تھا جبکہ مشال کی بیٹری فل چارج تھی

جلدی کر لو۔۔۔" وہاج تھکا تھکا سا اٹھا۔۔۔

اوکے "وہ مسکرائ

وہاج بھی مسکرادیا پورے دن میں اب اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا وہ فریش ہو کر آیا تو تب تک۔۔مشال بھی فارغ ہو گئی تھی جلد ہی۔۔وہ ائیر پورٹ کے لیے نکل گئے مشال نے گھر والوں کے لیے بھی سامان لیا تھا۔۔۔ فلائیٹ میں بیٹھتے ہوئے وہ بہت ایکسائٹیڈ تھی کہ صبح کب ہو گی وہ جلد از جلد واپس پہنچ جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہاج تو فلائیٹ میں سو گیا تھا مشال نے وہاج کیطرف دیکھا۔۔۔

اسکا سر۔۔۔مشال کیطرف لڑھکا ہوا تھا اور۔۔مشال کو احساس ہوا کہ۔۔۔ اسنے اسے کافی تھکا دیا تھا۔۔وہ مسکرادی

ہاں یہ وہاج کے لیے بھی بے یقینی سی بات تھی کہ وہ مشال کو پسند کرنے لگتا اور مشال کے لئے بھی۔۔ان کچھ دنوں میں اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ۔۔ وہاج کے بنا نہیں رہ پائے گی مگر۔۔کیا وہ اپنے بابا کو بھول جائے گی

سب بابا کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں مگر اسنے انھیں ایسا نہیں پایا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔ بابا اسے چھوڑ گئے تھے یہ۔۔ان لوگوں نے اسے روک لیا تھا

مگر وہ عادی تھی انھیں دیکھنے کی ان سے ملنے کی۔۔۔

ہاں وہ روزان سے پہلے بھی نہیں ملتے تھے مگر پھر بھی اسکے دل سے اپنے باپ کی محبت ختم نہیں ہوتی تھی۔۔۔

اور ختم ہو بھی کیوں۔۔۔۔وہ اسکا باپ تھا۔۔۔۔

اسکا دماغ ایک بار پھر سے دوسری جانب چلا گیا تھا۔۔۔

اسنے آہستگی سے اپنا موبائل وہاج کی پاکٹ سے نکالا وہاج اس موبائل کو استعمال کر رہا تھا۔۔۔

موبائل نکال کر اسنے میسیجز ریڈ کیے۔۔مارک کے میسیجز تھے۔۔۔اور اسنے اسے بتایا تھا کہ اسکا ویزہ بن گیا ہے۔۔اور وہ جا کر اٹھا لے۔۔۔

مشال نے گھبرا کر یہ میسیج دیکھا تھا یہ میسیج وہاج نے بھی نہیں دیکھا تھا اسنے جلدی سے وہ میسیج ڈل کر دیا۔۔۔ کہیں وہ دیکھ نہ لے۔۔۔

اسنے مارک کو میسیج بھیجا۔۔۔ کہ وہ نہیں آسکتی۔۔۔

وہ وہاج کے ساتھ بھرین آئے گی۔۔۔

مارک۔۔۔ شاید اون لائین تھا۔۔اسنے یہ میسیجز سین کر لیے اور۔۔۔ فورا ٹائیپ کیا۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو جانتی بھی ہو۔۔انکل کا یہاں ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے انکی حالت کتنی پریشان کن ہے

اور انکی تھرڈ وائف بھی انھیں چھوڑ کر چلی گئ ہے اب انکے پاس کوئ بھی نہیں۔۔۔ تم انکی بیٹی ہو انکا سہارا ہو۔۔۔

تم بھی ایسے کرو گی

یقین نہیں آرہا مجھے """ مارک کے میسیجز پڑھ کر مشال پریشان ہو گئ۔۔اسنے ۔۔۔بے تابی سے پوچھا

کیا ہوا ہے بابا کو۔۔ کیا تم انکے پاس ہو۔۔۔ کیسے ہوا ہے ایکسیڈینٹ
میں نے انھیں بتادیا ہے تم واپس آرہی ہو وہ تمھارے منتظر ہیں۔۔
مارک نے یہ کہا اور۔۔ اور آف لائین ہو گیا مشال کی بے تابی عروج پر تھی یہ
سوچ سوچ کر کے اسکا باپ مشکل میں ہے اور وہ یہاں۔۔ سکون سے ہے۔
اسے بہت رونا آرہا تھا یہاں تک کہ اسکے رونے کی آواز پر وہاج کی ایکدم
آنکھ کھل گئ
کسی ہوا" وہ پریشانی سے بولا
وہاج بابا کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے مارک نے مجھے بتایا ہے انکی نازک حالت ہے
انھیں میری ضرورت ہے"م
شال بولی تو اسکی آواز اونچی ہو گئ سب انکی طرف متوجہ ہوئے وہاج نے
مشال کو روکا
" ریلکس ہو جاؤ ایسا کچھ نہیں ہوا ہے

وہاج "مشال کو بہت برا لگا تبھی وہ تلخی سے بولی جبکہ وہاج کو اسکا یہ انداز "
بلکل اچھا نہیں لگا۔۔ مگر اس وقت وہ خاموش ہو گیا۔۔
او کے گھر چل کر بات کریں گے۔۔
نہیں آپ یہی سے بھرین چلیں
دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا "اب وہاج کا میٹر بھی شاٹ ہوا
وہ آدمی مرے میری بلا سے۔۔۔ میں کیوں جائے گا اسکے پاس۔۔۔
کیا مطلب ہے اس بات کا آپ نے کہا تھا میں خود لے کر جاؤ گا اور اب
حالات کیسے ہیں انھیں میری ضرورت
مشال بات سنو میری۔۔۔ میں۔۔۔ اس آدمی کے لیے زرا بھی ہمدردی دل
میں محسوس نہیں کرتا اور میں اسکی موت کی خبر سن کر جانا پسند نہ کرو اسکے
پاس۔۔۔ تم فضول ضد چھوڑ دو بہتر ہے تمھارے لیے "وہ زرا غصے سے بولا
۔۔۔
اور مجھے پکا یقین ہے اسے کچھ نہیں ہوا یہ سب ڈرامہ ہے۔۔

وہاج نے سر جھٹک کر کہا مشال حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ اپنی بات سے تو نہیں ہٹتا۔۔۔مشال سے محبت۔۔۔مشال پر حق۔۔جمانا یہ اسپر حکم چلانا یہ سب۔۔اسے کرنا آتا تھا مگر مشال کی بات پوری کرنا نہیں

۔۔

اس وقت مجھے لگ رہا ہے ہمارا رشتہ وہیں کھڑا ہے" اسنے کہا۔۔اور۔۔منہ موڑ لیا۔۔۔

"اس آدمی کے لیے تم مجھے باتیں سنا رہی ہو

وہاج کو مشال کی اٹیچمنٹ ہی بری لگتی تھی اسکے ساتھ وہ برداشت ہی نہیں کرنا چاہتا تھا اسکی بیوی۔۔اس آدمی کو سوچے مشال نے جواب نہیں دیا میں تم ایک بار سو بار یہ ہزار بار بھی یہ ہی کہہ رہا ہوں کہ تم اس آدمی کے بارے میں نہ آئندہ سوچو گی اور نہ ہی دوبارہ ہم یہ موضوع ڈسکس کریں گے

"۔۔۔بھلے پھر تمھیں اچھا نہ لگے

اسکے حتمی لہجے میں کہنے سے مشال۔۔۔کا دل دکھا تھا بہت۔۔۔

مگر وہ کچھ نہیں بولی کیونکہ وہ اب سوچ چکی تھیں اسنے کیا کرنا ہے

وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے گرمجوشی سے انکا استقبال ہوا تھا۔۔۔سب ہی دونوں کو دیکھ کر بہت خوش تھے۔۔مشال زرا خاموش خاموش تھی۔۔۔ جس کو سب نے ہی محسوس کیا۔۔۔۔

وہاج کو البتہ اسکا انداز اچھا نہیں لگا کہ۔۔۔سب گھر والوں کے سامنے تو وہ اچھا بیہیو دے سکتی ہے۔۔۔ مگر جیسے ہی نور اور ہنگ آئیں وہ نارمل ہو گئ ۔۔۔ان سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرنے لگی آہنگ نے اسے نہال سے ملوایا ۔۔مشال خوش دلی سے ملی تھی۔۔۔

دادا جان سے بھی وہ۔۔۔ملی تو دادا جان نے کان میں پہلا سوال یہ ہی کیا

" بیٹا خوش ہو۔۔

جس پر مشال ہنس دی۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں تبھی اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔تو دادا جان کی جیسے زندگی بڑھ گئ تھی۔۔

ان دونوں کے لیے سپیشل کھانا بنایا گیا تھا کیونکہ التمش نے بتادیا تھا کہ وہ دونوں آج آرہے ہیں۔۔۔

وہاج فریش ہوا۔۔۔۔تب تک مشال کو۔۔آہنگ نور لیے بیٹھیں تھیں ساتھ نہال بھی تھی۔۔۔

نہال کو وہاج نے دیکھا تھا کہیں۔۔۔۔اور۔۔۔پھر۔۔۔اسے۔۔یاد آیا کہ یہ لڑکی سکندر کے ریفرنس سے آفس آئ تھی۔۔اسنے۔۔سکندر کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہاج کی۔۔۔خون خوار نظروں سے جان بچاتا وہ جلدی سے ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔وہاج کچھ بولا نہیں تھا مگر معاملے کی تہہ تک پہنچنا مشکل بھی نہیں تھا۔۔

مشال بھی فریش ہو کر آ گئی تھی وہ دھولے ہوئے چہرے سے وہاج سے
ناراض ناراض سی البتہ پیاری لگ رہی تھی یہاں تک کے اسکیطرف دیکھا بھی
نہیں تھا اسنے۔۔۔
ہانیہ اب تک ان لوگوں سے نہیں ملی تھی۔۔
ہانیہ کہاں ہیں۔۔ مما" وہاج نے سب کو ٹیبل پر دیکھا تو۔۔اسکا پوچھا
وہ سو رہی تھی۔۔اٹھا دیا ہے میں نے فریش ہو کر آتی ہو گی"۔۔
اسکی ماں نے کہا۔۔۔تو۔۔وہاج نے سر ہلا دیا اور اسی دوران ہانیہ بھی آ گئی وہ
جلدی سے وہاج کے گلے لگی
میں نے آپکو بہت مس کیا بھیا" اسنے کہا
تو سب مسکرا دیے سوائے صارم کے اسے اس لڑکی کی اب ہر بات ایک
جھوٹ اور ڈھکوسلے سے زیادہ کچھ نہیں لگتی تھی
اوہ" وہاج مسکرایا

اور اسکے سر پر پیار دیا۔۔نور تو پہلے ہی مل چکی تھی اور ہزار چیزوں کا پوچھ چکی تھی کہ کیا کیا لائے ہو۔۔۔

وہاج کو دونوں سے ہی بہت پیار تھا اور دونوں پر ہی بہت مان تھا۔۔۔۔

ہانیہ مشال سے ملے بنا ہی اپنی جگہ پر بیٹھ گئ۔

مشال کو بھی اس سے ملنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ تبھی وہ آہنگ کی بات کا جواب دینے لگی

سب نے ہی یہ نوٹس کیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ تم بھابھی سے نہیں ملی "تائ امی نے کہا تو ہانیہ نے ماں کیطرف دیکھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے مجھے نظر آ رہی ہے" وہ مدھم آواز میں بولی۔

وہاج خود سے کچھ نہیں بولا تھا کہ۔۔ کہیں۔۔وہ یہ نہ سمجھے کے بھائ۔۔بیوی کی حمایت لے رہا ہے۔۔

مشال نے۔۔۔ہانیہ کی بات سنی تھی۔۔اور پھر۔۔اسنے جان بوجھ کر خود سے بولنا مناسب سمجھا۔۔

کیسی ہو ہانیہ "اسنے ہانیہ کیطرف دیکھا

ہانیہ کو بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ۔۔۔اس سے بات کرے گی۔۔۔

اسنے ایک نظر پوری ٹیبل پر ڈالی سب اسکیطرف متوجہ تھے اور مشال کی آنکھوں میں ایک الگ ہی فتح تھی۔۔ہانیہ کا خون کھول گیا۔۔پلیٹ اپنی طرف کھینچ کر اسنے۔۔۔ٹھیک ہوں کہا اور چپ ہو گئ

بلیس یو "مشال بھی کم تھی جان بوجھ کر۔۔بولتی رہی۔۔۔

اور پھر۔۔چہرہ موڑ لیا۔۔۔

ہانیہ نے اسے خون آشام نظروں سے دیکھا تھا سب کے سامنے اچھا بننے کے لیے اسنے یہ کیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ٹیبل پر کھانا لگا دیا گیا

سب خوشگپیوں میں کھانا کھانے لگے وہاج نے نوٹ کیا تھا کہ۔۔مشال کا موڈ اب اچھا ہو گیا تھا وہ سب کو۔۔۔وہاں کی ساری باتیں بتا رہی تھی جبکہ اسے یہ بھی فکر تھی کہیں وہ۔۔زیادہ ہی نہ اگل جائے

مشال "وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا

مشال کو بریک لگا۔۔

چپ کر کے کھانا کھاؤ" وہاج نے کہاتو۔۔۔۔سب۔۔ایکدم حیرانگی سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

کہاں تیتر بٹیر کیطرح لڑنے والے اور کہاں وہاج۔۔۔کیسے حق سے اسے کہہ رہا تھا۔۔۔

سب کو خوشی ہوئی تھی

مگر سارے راستے آپ سوتے ہوئے آئیں ہیں آپ نے مجھے بور کیا ہے اب میں بولوں بھی نہ دادا جان دیکھ رہے ہیں آپ" وہ جلدی سے بولی تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی مشال کے چہرے پر البتہ بلا کی معصومیت آئی تھی

تمھیں کیا مسلہ ہے ہر وقت کڑوے کریلے کی طرح سڑے رہتے ہو میری بیٹی بول رہی ہے میں سن رہا ہوں جس کے کانوں میں درد ہو رہا ہے وہ روئی ڈال لے"

انھوں نے کہا تو وہاج۔۔اس عزت افزائی پر گھبرہ سانس بھر کر رہ گیا
جبکہ مشال نے۔۔پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے اپنی ہنسی روکی
وہاج اسی کیطرف دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔کمرے میں چلو پھر بتاتا ہوں
تمھیں تو" مشال نے البتہ توجہ نہیں دی۔۔
پھر دادا جان۔۔ہمارے پیچھے چور پڑ گئے"۔۔
مشال کی کہانی وہیں سے شروع ہوئی تھی سب ہنس بھی رہے تھے سن بھی
رہے تھے اور ان دونوں کے لیے خوش بھی تھے کیونکہ مشال کے انداز۔۔۔
پہلے سے بہت بہتر تھے وہاج نے بڑی امی کیطرف دیکھا وہ مسکرا کر مشال کو
دیکھ رہی تھیں مشال ان سے نہیں ملی تھی۔۔اسنے سوچ لیا تھا وہ۔۔یہ پیچپ
ضرور کرائے گا۔۔

کھانے کے بعد نور نے گفٹ لینے کی ضد لگالی۔۔تو مشال بھی ایکسائٹیڈ سی سب کو سب کے تحفے کھول کھول کر دینے لگی۔۔

یہ بڑی امی کو دو" وہاج نے کہا اور ایک شال اٹھا کر اسکیطرف بڑھائی۔۔

مشال نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔۔

آپ خود دے دیں" وہ مدھم آواز میں بولی سب یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے

۔۔

میں جو کہہ رہا ہوں وہ سمجھ آرہی ہے۔۔جاؤ شاباش دو انھیں پہلے یہ بعد میں نکالنا کچھ اور" وہاج نے پھر سے حکم دیا سب منتظر تھے وہ اب پھر سے شروع ہو جائیں گے اور بڑی امی۔۔کو لے کر پھر سے لڑائی ہو گی۔۔مگر ہوا اسکے برعکس مشال نے۔۔۔وہاج کا کہنا مانا تھا بھلے دل سے نہ سہی اسنے اسکے ہاتھ سے۔۔شال لی اور انکے پاس آگئی۔۔

" یہ آپکے لیے

اسنے کہاتوسب خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگے وہاج کو وہ اس وقت بے حد اچھی لگی تھی اسنے اسکا مان رکھا تھا۔۔

بڑی امی نے جلدی سے اٹھ کر اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔

بہت شکریہ بیٹا" انھوں نے کہا

مشال۔۔خاموشی سے پلٹ گئ۔۔۔

وہاج اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا مگر مشال نے اسکو کوئ ریسپونس نہیں دیا وہ بہت بد تمیز انسان تھا اسکی کوئ بات نہیں مانتا تھا اور اپنی ساری باتیں منواتا تھا مشال نے سب کو دیا۔۔

تو اسے کو خیال آیا کہ نہال کے لیے کچھ نہیں تھا تبھی اسنے اپنی شاپینگ میں سے نہال کو بھی تحفہ دیا

اسکی کیا ضرورت تھی" وہ ایکدم پریشان ہوئ

ارے رکھ لو۔۔۔" وہ پیار سے بولی اور مسکرا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئ۔۔

ہانیہ نے اپنا تحفہ دیکھا اسے مشال نے ہی دیا تھا یہ کالا سوٹ تھا جو بہت خوبصورت تھا۔۔

مجھے یہ نہیں پسند" ہانیہ بولی۔۔۔

بھیا مجھے یہ۔۔ شوز اور۔۔ یہ والا ڈریس چاہیے" ہانیہ نے مشال کے کپڑوں کیطرف اشارہ کیا۔۔۔

تو ایکدم سب خاموش ہو گئے صارم نے دانت پیسے وہ لڑکی جان بوجھ کر یہ سب کر رہی تھیں اسکی برداشت سے باہر تھی تبھی وہ اٹھ کر چلا گیا

مشال نے وہاج کیطرف دیکھا۔۔۔۔

جبکہ وہاج۔۔ چند لمھوں کے لیے تذبذب کا شکار ہوا تھا۔۔

یہ وہاج نے مشال کو گفٹ دیا تھا۔۔۔

تم سے چاہیے ہے لے لو" وہاج نے زیادہ دیر نہیں سوچا۔۔۔اور دونوں چیزیں اٹھا کر ہانیہ کو دے دیں

تھنکیو سو مچ بھیا" ہانیہ بے حد خوش دیکھائی دے رہی تھی

مشال خاموش تھی اسکا چہکتا چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔

اور پھر وہ مدھم سا مسکرادی جیسے ان چیزوں کی اسکی نظر میں کوئی اہمیت نہ ہو

۔۔۔

وہ بلکل پہلے کیطرح نارمل ہو گئی تھی۔۔سب سے پھر سے باتیں کرنے لگی

۔۔

ٹائی امی نے کچھ دیر میں ان سب کو محفل برخاست کرنے کا کہا۔۔کہ بہت دیر ہو گئی ہے اب مشال اور وہاج کو آرام کرنے دیا جائے۔۔۔

اور رات بھی کافی ہو گئی تھی تبھی سب کے حامی بھر لی اور رفتہ رفتہ سب۔۔ اٹھ کر چلے گئے۔

مشال نے وہ بیگ وہیں چھوڑا اور خود بھی اٹھ کر اپنے روم میں آ گئی۔۔۔

جبکہ وہ سارا سامان وہاج نے سمیٹا اور التمش صارم اور سکندر کو اسکی درگت بنانے کا موقع مل گیا

کوئی دیکھ رہا ہے مسٹر وہاج۔۔جو اپنی جوتی سیدھی خود نہ کرے بیوی کا سامان کیسے سمیٹ رہا ہے "التمش کا قہقہہ بلند ہوا تو صارم اور سکندر کا بھی ساتھ ہوا

شیٹ آپ ایسا کچھ نہیں ہے "وہاج نے سر جھٹکا

ارے ارے۔۔ نظر تو یہ ہی آرہا ہے ویسے بھیا۔۔۔ایسا بھی کیا چند روز کا جادو

" چل گیا گھامڑ آدمی منہ بند کرو اپنا

وہاج نے سکندر پر مکہ تانہ

تمھیں تو کل پوچھتا ہوں اپنی خیر بناؤ مجھے نظر آرہا ہے یہ گھر میں میرے پیچھے

"کیا ہوا ہے

سکندر کی فوراً سیٹی گم ہو گئی تھی

مجھے لگتا ہے گھیری نیند آرہی ہے مجھے "وہ جمائی لیتا جلدی سے مڑ گیا

اچھی بات ہے بیٹا آج ہی ساری نیندیں پوری کر لو۔۔ کل ہو نہ ہو "وہاج کی آواز پر سکندر دانتوں تلے زبان دبا گیا اسے تو لگا تھا۔۔وہ بھی نہال کو بھول جائے گا التمش اور صارم کیطرح مگر اب سامنے وہاج تھا۔۔۔

دوسری طرف۔۔صارم اور التمش کو بھی اسنے بھگا دیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا

۔۔

التمش کو فائزہ کی کال آگئی تھی تبھی وہ۔۔۔چلا گیا۔۔جبکہ صارم بھی گڈ

نائیٹ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

وہاج۔۔روم میں آیا۔۔۔مشال روم میں نہیں تھی

نہ جانے وہ کیوں گھبرا رہا تھا اسے ہنسی بھی آرہی تھی خود پر۔۔۔

در حقیقت محبت انسان کو کمزور کرتی ہے۔۔۔وہ۔۔۔اندر آیا۔۔اور روم

لاک کر دیا۔۔۔۔

مشال تبھی فریش ہو کر نکلی تھی۔۔اسنے۔۔نائیٹ ڈریس ڈالا ہوا تھا۔۔۔

وہاج کے طوطے ہی اڑ گئے۔۔

اسنے آج سے پہلے یہ کبھی نہیں پہنا تھا۔۔۔

وہ ساکت کھڑا اسے دیکھنے لگا مشال نے۔۔ بالوں کو ڈرائیر کیا۔۔اور۔۔۔ اسکو بلکل اگنور کر کے۔۔۔وہ بیڈ پر جا کر لیٹ گئی جبکہ سر سے پاؤں تک خود کو ۔۔۔۔ کمبل سے ڈھانپ لیا تھا

اسکی روز روز کی بجلیاں وہاج کو۔۔بے کار کر دینے والی تھی۔۔

وہ خود تو پہلے ہی فریش ہو گیا تھا تبھی اسنے روم کی لائیٹس آف کی۔۔اور۔۔ خود بھی لیٹنے لگا۔۔

خبر دار جو۔۔اس بستر پر آنے کی کوشش کی "مشال ایکدم گھور کر بولی سفید نورانی چہرے پر سے بلنکیٹ اتار چکی تھی۔۔وہاج۔۔۔دم سادھے ہوئے تھا پہلے ہی۔۔

کیوں میرا کمرہ ہے میرا بیڈ ہے اور میری بیوی ہے" وہ۔۔۔گھمبیر لہجے میں بہکتا بہکتا سا بولتا۔۔دوبارہ بیڈ پر بیٹھنے لگا۔۔۔کہ مشال نے کشن اٹھا کر کھینچ کر مارا۔۔۔ہاں یہ حقیقت تھی اسکے انداز سے وہ جو اس سے ان سب باتوں کا بدلا لینا چاہتی تھی اسکا دل بھی بری طرح دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہاج نے۔۔ کیچ کر لیا۔۔۔

اسے ہنسی آ رہی تھی مشال ہی چالاکی پر

مجھے لگتا ہے۔۔ہرن نے اپنے لیے خود جال بنالیا ہے" وہ۔۔بیڈ پر اسکے۔۔

برابر بیٹھ گیا۔۔۔

مشال نے اٹھنے کی کوشش کی مگر وہاج نے۔اس کوشش کو رد کر دیا۔۔

میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی اور خبردار جو آپ نے فری ہونے کی

کوشش کی مشال نے اسے وارن کیا۔

میرا قصور کیا ہے اچھا یہ بتادو" وہ ہار مانتا بولا۔۔۔

وہ گفٹ آپ نے مجھے دلایا تھا۔۔۔آپ نے ہانیہ کو دے دیا۔۔زبردستی

کرتے ہیں میرے ساتھ پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں مجھے" وہ بھیگے لہجے میں بولی تو

۔۔وہاج۔۔۔نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

میں پورے کا پورا تمھارا ہوں بتاؤ زرا۔۔میں نے اپنے آپ کو کسی اور کو دیا ہے۔۔جو تم نے کہا میں نے دلایا تھا ہانیہ کو وہ پسند تھا تو۔۔۔اسنے لے لیا میں تمھیں نیو دلوادوں گا"۔۔

پھر آپکی بہن کو وہ ہی چیز پسند آجائے گی وہ جان بوجھ کر بد تمیزی کرتی ہے"

مشال کو غصہ آیا

مشال "وہاج نے گھیرہ سانس بھر کر اسے۔۔اپنے نزدیک کیا۔۔جبکہ وہ لڑتی بھڑتی اسکے زبردستی کے حصار میں قید ہو ہی گئ۔۔۔

" دیکھو تم بڑی ہو تم اسکی بھابھی ہو۔۔۔اگر اسنے لے بھی لیا تو کیا ہو گیا کوئ فرق نہیں پڑتا اسطرح کیا" مشال کو حیرانگی ہو رہی تھی اسکی بات پر۔۔۔ کل کو میں ایسا کچھ کروں گی۔۔تو پتہ چل جائے گا آپکو" اسنے۔غصے سے کہا

۔۔۔

وہاج۔۔۔ہنس دیا۔۔۔

دور ہٹیں" مشال تو بھڑک ہی گی

آج زخمی شیرنی کا شکار کرنے میں زیادہ مزہ آئے گا ویسے بھی۔۔جب شکار پھڑ پھڑا رہا ہو تو۔۔۔تو شکاری کا جوش ہی الگ ہوتا ہے" وہ معنی خیزی سے کہتا اسپر حاوی ہوا۔۔

مشال اسکی بکواس پر تپ ہی گئی اُسپر کہے برسانے لگی۔۔

جبکہ وہاج ہنس رہا تھا۔۔۔

او کے آئی پرومیس میں تمھیں بہت ساری شاپینگ کل کراؤ گا ڈن یار اب تو مان جاؤ" وہ۔۔اسکے ہاتھ نہ لگنے پر اب عاجز آیا۔۔

اپنا اے ٹی ایم میرے ہاتھ میں رکھیں اور بھول جانا پھر" وہ انگلیاں اٹھا کر بولی "

خدا کا خوف کرو غریب سا بندہ ہوں" وہاج نے میسنی سی شکل بنائی۔۔۔

پھر یہ غریب سا بندہ اپنے جزبات قابو میں رکھے"۔۔

اسنے اترا کر کہا۔۔اور۔۔بال جھٹکے اور وہی وہاج کے قابو میں جکڑی گئی۔

خیر ایسا تو میں ہونے نہیں دوں گا" اسنے اسکے کان میں کہا اور۔ سائیڈ ٹیبل پر سے۔۔ اے ٹی ایم اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔

وہ اب معنی خیز نظروں سے مشال کو دیکھ رہا تھا کہ اگلا فرار کا کون سا راستہ ہے اسکے پاس۔۔

مشال کے پاس لڑنے کے لیے بہت باتیں تھیں۔۔۔

اسنے روسرا قصہ چھیڑنا چاہا کہ وہاج اسکی آواز کے تمام راستے ہی روک گیا۔۔

وہ۔۔۔ بے بس سی ہو گئی تھی اسکی پناہوں میں۔۔

مگر۔۔ اپنے دل کی خوشی سے۔۔

اگلی صبح روشن تھی۔۔۔۔ اور خوشگوار بھی۔۔۔

سب۔۔ مشال کو کچن میں دیکھ کر شاکڈ ہو گئے تھے جبکہ مشال کی مدھم ہنسی نے چاروں جانب ہی جیسے تیلیاں بکھیر دیں تھیں

سب ہی۔۔ اسکی اس تبدیلی پر خوش تھے بہت۔۔۔

یہ بدلے بدلے سے سرکار کے رنگ نظر آرہے ہیں۔۔کیا میجیک کیا ہے تم

" پروہاج نے ٹھیک ٹھیک بتادو

التمش کچن کے دروازے میں کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا۔۔

جو آپ آہنگ پر کرتے ہیں """مشال کو بھلا کون روک سکتا تھا مزے سے کہہ کر اسنے مڑ کر دیکھا آہنگ جو باؤل اٹھا رہی تھی باؤل پورا اسکے ہاتھ سے پھسل گیا۔۔۔

استغفراللہ اس لڑکی کے سامنے تو۔۔وہی ہی ٹک سکتا ہے"۔۔التمش خود بھی شرمندہ ہو گیا

جبکہ آہنگ نے مشال کو گھورا۔۔

مشال کی البتہ ہنسی نہیں روک رہی تھی

مجھے لگتا ہے شادی کے بعد التمش بھائی کے کچن کے سارے برتن تم توڑ دو گی ۔۔۔۔اگر انکا موڈ ہو گیا کچن میں رومینس۔۔۔۔

پلیز پلیز مشال کیا ہو گیا ہے "آہنگ نے کانوں پر اپنے کانپتے ہاتھ رکھ لیے کہ نہ وہ سنے۔۔نہ ہی گھبرائے۔۔

مشال کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

" اسلام علیکم "نہال بھی پیچھے سے آگئی

مشال اور آہنگ دونوں نے جواب دیا۔۔آہنگ تو سرخ چہرے سے۔۔ کانچ سمیٹ رہی تھی۔۔جبکہ مشال نے نہال کو اپنے پاس بلایا

" تمھیں پراٹھا بنانا آتا ہے

اسنے پوچھا۔۔

جی آتا ہے "نہال بولی۔۔

چلو پھر مجھے بھی سیکھاو۔۔۔"اسنے کہا تو نہال نے مسکرا کر اسے بنانا سیکھایا

۔۔

واہ یار یہ تو اچھا ہے تمھیں پتا ہے آہنگ ہم ہوٹل میں یہ ہی کھاتے تھے وہاج اتنے ضدی ہیں ہیں اپنی مرضی کا ناشتہ کراتے تھے مجھے "مشال اسے بتانے لگی جبکہ خود بھی وہ سارا کچن پھیلا کر کچھ بنانا چاہ رہی تھی

کچھ زیادہ ہی نہیں خوش تم "ہانیہ نے فریزر کھولا اور۔۔پانی کی بوتل نکالی۔۔

تینوں نے اسے پلٹ کر دیکھا

اتنا خوش مت ہو مشال کیونکہ کہتے ہیں۔۔۔زیادہ ہنسنا نہیں چاہیے۔۔۔

کیونکہ جتنا ہنسو اس سے ڈبل رونا پڑتا ہے "وہ بے چارگی سے بولی۔۔

جبکہ مشال کو سمجھ نہیں اتی تھی کہ اسکے ساتھ مسلہ کیا ہے

ہانیہ۔۔اپنی لیمٹس میں رہو۔۔۔بہتر ہو گا۔۔۔مجھ سے زیادہ الجھنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں دو تھپڑ لگا کر تمھارے دماغ درست کر سکتی ہوں میں "مشال اس روز کی چیخ چیخ سے تنگ تھی۔۔وہ پروانی ٹون میں آتی بولی

۔۔

رئیل مشال تم مجھے مارو گی "ہانیہ دانت پیستی اسکیطرف بڑھی

مجھے لگتا ہے ٹائی امی کی تربیت تمھارے معاملے میں زرا خراب ہو گئی تھی۔۔
اگر تمھیں میرے تھپڑان طنز بھری باتوں کو کرنے سے روک سکتے ہیں تو
ہاں "مشال بناڈرے اور بنالحاظ کے بولی تھی۔۔۔
ہانیہ کو پیچھے سے۔۔ مما کی آواز آنے لگی تبھی وہ وہاں سے باہر نکل گئی۔
نہ جانے اسکو کیا ہو گیا ہے سب سے اتنا دور ہو گئی ہے اور ہر وقت۔۔ کیسی
باتیں کرتی ہے "آہنگ فکر مندی سے بولی
کریک ہے اسکی رگ ایک۔۔۔"مشال نے سر جھٹکا
کچھ غلط تو نہیں ہو گا نہ اب "آہنگ کو فکر ہوئی
پلیز یار میرا موڈ اچھا ہے اسے خراب مت کرو "مشال عاجز آئی
وہ تو ہمیں کل رات سے ہی نظر آرہا ہے "آہنگ۔۔۔بولی تو مشال مسکرادی
۔۔
ہاں تو تبدیلیاں تو آجاتی ہیں "اسکے چہرے پر شرم سی بکھر گئی تھی
ٹوکیوٹ "آہنگ ہنس پڑی۔۔ جبکہ مشال نے اسے گھورا

" بھئی یقین کرنا تھوڑا مشکل ہے

اچھا بس بس "مشال نے کہا اور اب اسکا سارا فوکس۔۔۔وہاج کے لیے پراٹھا بنانے پر تھا اسنے نہال اور آہنگ کو کچن سے نکال دیا کہ وہ خود بنائے گی اب سیکھ چکی ہے۔۔۔

جبکہ اور کسی وہ بھی اسنے آنے سے روک دیا تھا۔۔۔سب کا ناشتہ تقریبا ریڈی کر دیا تھا آج نہال اور آہنگ نے بنایا تھا ناشتہ جبکہ مشال پیچھلے ایک گھنٹے سے صرف پراٹھا بنانا چاہ رہی تھی وہاج نے چند لقمے لے لیے تھے

وہاج آپ کچھ نہیں کھائیں گے "اسنے گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔

" کوئی اچھی امید نہیں ہے مجھے تم سے ڈر لگ رہا ہے مجھے پہلی بار

وہاج نے کہا تو۔۔پوری ٹیبل پر قہقہے بلند ہوئے۔۔

مشال نے اگنور کرتے ہوئے پراٹھا اٹھا کر اسکی پلیٹ میں رکھا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

وہ پراٹھا کم کوئلہ زیادہ تھا

مشال سب کو گھورنے لگی۔۔

مشال "وہاج نے بے چارگی سے اسکیطرف دیکھا

یہ تو یہ کھائیں گے آپ ورنہ کہیں جانے نہیں دو گی اور اگر اب آپ تینوں میں سے کوئ ہنسا تو یہ جو رکھیں ہیں اٹھا کر۔۔یہ کھلاؤ گی" وہ غصے سے بولی

سب کی سیٹی بند ہو گئ

نہیں میری بیوی بہت اچھے بناتی ہے۔۔شکر ہے اللہ کا" التمش نے آہنگ کیطرف دیکھا جو۔۔ایکدم سرخ ہوئ تھی یہ تو شکر تھا۔۔کہ۔۔اسکے ہاتھ میں کوئ چیز نہیں تھی ورنہ زمین بوس ہوتی۔۔

اور میری" سکندر لہہ میں بھکا

سب نے اسکیطرف دیکھا

کوئ بیوی نہیں ہے آجائے گی آجائے گی" وہ جلدی سے بات کور کرتا بولا

آہنگ نے نہال کیطرف دیکھا جس کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔

وہاج کو زبردستی مشال کے ہاتھ کا بنا پراٹھا کھانا پڑ رہا تھا۔۔سب اسکی حالت پر ہنس رہے تھے۔۔

فائزہ نے اسے اطلاع دی تھی کہ مما کی طبعیت بہت خراب ہو گئی ہے وہ ناشتے کے بعد انکے پاس۔آگیا کیونکہ وہ پریشان تھی اور پوچھ رہی تھی کہ اور ۔۔۔وہ کیا کرے۔۔انھیں کہاں لے کر جائے التمش۔۔۔۔وہ فوراہی گاڑی نکال کر انکے پاس پہنچا تھا تو۔۔۔

نرگیس رونے لگیں۔۔بری طرح۔۔۔۔التمش نے پریشانی سے انکیطرف دیکھا

مما کیا ہو گیا ہے میں ہوں ادھر ہی

مجھے لگتا ہے میں مرنے والی ہوں التمش۔۔فائزہ کا کیا ہو گا۔" وہ۔۔پریشان حال سی بولیں۔۔

ہم فائزہ کی شادی کر دیں گے۔۔۔اور آپ کہیں نہیں جا رہیں آپ میرے ساتھ ہی رہیں گی۔۔"۔التمش نے جلدی سے کہا تو نرگیس نے نفی کی

نہیں التمش یہ تمھارا بڑک پن ہے کہ تم فائزہ کو اپنا سمجھتے ہو مگر بیٹے حقیقت تو یہ ہے کہ فائزہ میرے پہلے شوہر کی اولاد ہے تمھارے باپ نے کبھی فائزہ کو قبول نہیں کیا مگر "وہ رک گئیں۔۔

التمش یہ سب جانتا تھا اور۔۔وہ فائزہ کو پھر بھی اپنی بہن سمجھتا تھا

مما آپ زیادہ سوچ رہیں ہیں۔۔۔میں آپکو کہہ رہا ہوں نہ سب ٹھیک ہو

" جائے گا آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں گی تو بہتر محسوس کریں گی چلیں اٹھیں ۔نہیں التمش "انھوں نے روتے ہوئے اسے روک لیا

نہیں۔۔۔بہت کچھ ہو جاتا ہے تمھارا باپ بھی یوں ہی چلا گیا تھا۔۔اور تمھاری ماں کا کس کو پتہ تھا تمھارے پیدا ہوتے ہی مر جائے گی حالات کا کسی کو پتہ نہیں ہوتا میری ایک خوائش پوری کر دو" وہ بولیں "التمش تو ہمہ تن گوش تھا۔

کیسی خواہش کیا چاہیے آپ کو" وہ پوچھنے لگا۔

فائزہ سے شادی کر لو التمش۔۔۔اسکو اپنا لو میرے بعد تو کوئ بھی نہیں اسکا۔۔ چلو میں چین سے مروگی کہ کوئ تو ہے اسکا" وہ روتے روتے التمش کے سر پر بم پھاڑ گئیں تھیں

وہ حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگا۔۔

مما۔۔یہ کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔ میں۔۔۔شادی شدہ ہوں میری بیوی ہے آپ جانتی ہیں اور فائزہ کو میں نے ہمیشہ اپنی بہن سمجھا ہے اور آپ اسکی فکر کیوں کر رہی ہیں۔۔

میں اسکی بہت اچھی جگہ شادی کراؤ گا" التمش نے انکی بات کی نفی کی۔ جبکہ نرگیس نے اپنا ہاتھ چھڑوالیا

تمھارے آگے میں اپنی بیٹی کے لیے بھیک مانگ رہی ہوں ایک ماں بھیک مانگ رہی ہے تمھیں میں نے اپنا بیٹا سمجھا ہے۔۔۔تم میری ایک خواہش پوری نہیں کر سکتے اور آہنگ آہنگ سے مجھے کوئ مسلہ نہیں یہاں تک کے

۔۔فائزہ کو بھی نہیں۔۔۔۔ تمھارا نام چاہیے اسکو ایک طرف پڑی رہے گی۔

"وہ بولیں تو

التمش کا دماغ سن ہو گیا۔۔

م۔۔میں۔۔ایسا نہیں کر سکتا" وہ حتمی لہجے میں بولا اہنگ کا مسکراتا چہرہ آنکھوں میں آیا تو وہ سختی سے نفی کر گیا۔۔۔

نرگیس خاموش ہو گئی فائزہ بھی دور کھڑی تھی

میں تو مما کو خود یہ ہی کہہ رہی ہوں کہ میں نے آپکو ہمیشہ بھائیوں کیطرح سمجھا ہے۔۔ مگر امی۔۔" فائزہ کی بات سے۔۔التمش کو پہلی بار ان دونوں کے بیچ اکتاہٹ سی محسوس ہوئی۔۔۔

میں فائزہ کی شادی بہت اچھی جگہ کرا دوں گا آپ۔ مجھ سے خفا مت ہوئیے گا میں۔۔آہنگ کو جانتا ہوں وہ یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی اگر آپکو اور فائزہ کو بھی کوئی مسلہ نہ ہو تو۔۔۔۔پھر بھی وہ مجھے باٹ نہیں سکتی

اور مما میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔اور اسے تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا" وہ مناسب لفظوں میں انھیں سمجھانے لگا

فائزہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا وہ بہت دنوں سے نرگیس کو یہ ہی بتا رہی تھی کہ التمش بلکل بھی ایسا نہیں کرے گا مگر نرگیس کو۔۔ صرف یہ پڑی تھی کہ اگر تم اسکی بیوی بن جاؤ گی تو اسکی جائیداد میں حصہ مل جائے گا اور ہم پاکستان چھوڑ کر چلے جائیں گے اسطرح تو وہ۔۔۔ ہمیں کچھ نہیں دے گا۔۔

ماں کا مان تھا بس بیٹے اور تو کچھ نہیں تمھاری محبت کی قدر کرتی ہوں" وہ بے رخی سے کہہ کر۔۔انکھیں بند کر گئیں۔

التمش۔۔نے گھیرہ سانس لیا

یہ تصور ہی روح کھینچ لینے والا تھا کہ وہ اہنگ پر سوکن لائے وہ بھی اس لڑکی کو جس کو اسنے بہنوں کی نظر سے دیکھا۔۔۔

میں آپ لوگوں کو کل پرسوں تک شفٹ کرا دوں گا میں نے فلیٹ۔۔لے لیا ہے۔۔۔" وہ بولا

فائزہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

اور آپ شادی کب کر رہے ہیں۔" فائزہ نے پوچھا۔۔تو نہ جانے کیوں
لآتمش کی نگاہ فائزہ سے مل نہیں رہی تھی وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا جس پر
اسکی ماں اسے اکسا رہی تھی۔۔

بس اب دادا جان سے بات کروں گا وہاج بھی آگیا ہے" التمش بولا۔۔۔

اچھا۔۔" فائزہ نے کہا تو التمش نے اسکے ہاتھ میں پیسے دے دیے۔

مما کا خیال رکھنا" وہ بولا فائزہ نے سر ہلایا اور التمش چلا گیا۔۔جبکہ اسکے جاتے
ہی فائزہ نے سر سے دوپٹہ اتار کر پھینکا اور نرگیس اٹھ بیٹھی

یہ آپکو لگتا ہے کہ وہ ہمارے قابو میں آئے گا وہ کبھی شادی نہیں کرے گا اس
میسنی کو نہیں چھوڑے گا دیکھا نہیں تھا میرا تعارف کیسے کرایا تھا میری بہن
ہے یہ" فائزہ غصے سے چیخی

تم صبر کرو۔۔اس آہنگ کا تو پتہ صاف کرتی ہوں میں ایک بار بیہا کر آنے دو
زرا" وہ نخوت سے بولیں اس طرح تو یہ چند نوٹ ہی بھکاریوں کیطرح ہمیں

دیتا رہے گا ہمیں بڑی رقم چاہیے "نرگیس کے پاس پیسے پھینکتے ہوئے فائزہ نے کہا تو نرگیس نے سر ہلایا۔۔

تم صبر کر جاؤ بس "وہ بولیں تو۔۔۔فائزہ۔۔نے اپنا بیگ اٹھایا

فلحال میں جا رہیں ہوں۔۔۔"فائزہ باہر نکل گئی جبکہ۔نرگیس اسے گھورتی رہ گئیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

التمش گھیری سوچ کا شکار تھا۔۔۔اسے دادا جان سے بات کرنی تھی تبھی وہ آفس جانے کے بجائے دادا جان کے پاس۔آگیا۔۔۔

آج علیزے چوہدری نے آنا تھا اسنے سوچ اتھا کہ وہ جلد ہی ان سے بات کر کے چلا جائے گا ابھی اسکے آنے میں بہت وقت تھا۔۔۔۔

وہ دادا جان کے روم ہیں آ۔گیا کچن میں سے سب کی آوازیں آ رہیں تھیں وہ رکا نہیں اور وہیں اگیا۔۔۔

داداجان نے اسکیطرف دیکھاوہ بنا کچھ کہے انکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

داداجان "انکاہاتھ پکڑا۔۔وہ مسکرادیے

کیابات کرنی ہے "انھوں نے پوچھاتو۔۔۔التمش نے انکیطرف دیکھا۔۔۔

فائزہ اور نرگیس۔۔ مماو پاسلوٹ آئیں ہیں۔۔۔وہ۔میرے ساتھ رہنا

چاہتے ہیں۔اوراتنے عرصے بعد اپنوں کو دیکھ کر دل وک تسلی ہوئی کہ میں

لاوارث نہیں ہوں۔۔"وہ انھیں بتانے لگا جبکہ داداجان کے چہرے پر بے

ساختہ سختی امڈ آئی۔۔۔

وہ عورت کیا کرنے آئی ہے یہاں اسک اکیا کام ہے یہاں۔۔"وہ نہایت

بھڑکتے ہوئے نفرت سے بولے

" میری ماں ہے وہ داداجان میرے پاس ہی آئے گی

میں جانتاہوں وہ تمھاری کیا ہے۔۔۔وہ صرف پیسے کی پیاری عورت ہے"

اس سے زیادہ کچھ نہیں اور تم احمق انسان ہو۔۔جو۔۔ہمیں چھوڑ کر ان

سوتیلوں میں اپنی خوشیاں ڈھونڈ رہے ہو جو ایک منٹ کے لیے تم۔دل سے

پیار نہیں دے سکتے" وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتے جھڑک گئے التمش۔۔۔
انکیطرف دیکھنے لگا۔۔

وہ نہایت دو نمبر عورت ہے

داداجان" التمش کی بلند آواز نے انکا چہرہ غصے سے سرخ کر دیا

میں انھیں اپنی ماں مانتا ہوں آپ ایسی کوئ بات انکے خلاف نہیں کر سکتے"

وہ بھڑکا۔

داداجان نے اسے باہر چلے جانے کا کہا اس قدر گستاخی سے کبھی کسی نے ان
سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

التمش کو خود بھی احساس ہوا

آپ سمجھ نہیں رہے

میں کہتا ہوں جاؤ یہاں سے۔۔اسی عورت کے پاس جاؤ۔۔اصر ایک بات یاد
رکھنا آہنگ کی تم سے شادی اس دن تک نہیں ہو گی جب تک تم۔۔تم التمش
اس عورت سے اپنا پیچھا نہیں چھڑاؤ گے۔۔۔آگے میں کچھ نہیں کھاؤ گ

آجاناچاہتے وہ چلے جاؤاسکے پاس۔۔در حقیقت۔ تمھیں۔۔منہ ہے بل گیر
" کر سبق ملے گا

وہ سر جھٹک کر ناگواریس ے بولے۔۔

آپ انھیں جانتے بھی ہیں جوانکے بارے میں بات کر رہے ہیں" وہ بولا۔۔۔
"مجھ سے بہتر تمھارا ماضی کوئ نہیں جانتا۔

مجھے میری ماں کے ساتھ رہنا ہے اور آہنگ میری بیوی ہے وہ میرے ساتھ"
جائے گی" التمش دوٹوک بولا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولے

فلحال ہم تم سے بات نہیں کرنا چاہتے چلے جاؤ" وہ غصے اور سختی سے بولے۔۔
جبکہ التمش باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ دادا جان اسکے بدلے ہوئے رویے دیکھ رہے تھے نرگیس۔۔نے اپنا
جال التمش پر بیچھا لیا تھا۔۔۔جبکہ دوسری طرف التمش جس طرح آیا تھا
اس طرح وہاں سے نکل گیا۔۔

علیزے چوہدری کی آمد کے لیے سارا افس چمکا دیا تھا وہ۔۔آئی تو مینیجر نے اسے ریسیو کیا۔۔۔

التمش وہاج اور سکندر بھی وہاں موجود تھے۔۔جبکہ صارم کو۔۔فائلز ریڈی کرنے کے لیے کہا ہوا تھا

علیزے مسکرا کر ملی تھی ان سب سے۔۔

اور۔۔۔وہاج نے اسے اندر آنے کا کہا وہ دیکھنے میں ان تینوں سے چھوٹی تھی مگر انداز بہت پر فیشنلر تھا۔۔۔

علیزے انکے ساتھ اندر آئی تو۔۔صارم نے فائل رکھی اور موڑا۔۔۔

گڈ ایوننگ میم" وہ بولتا بولتا رک گیا۔۔

علیزے نے اسکی جانب۔۔۔غور سے دیکھا تھا گویا وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔۔

ائیر پورٹ پر انکی ان نظروں سے ہی۔۔ملاقات ہوئی تھی علیزے مسکرائی ہلکا سا۔۔مگر صارم مسکرا نہیں سکا

ایم نوٹ میم آپ پلیز سب مجھے میرے نام سے پکار سکتے ہیں "علیزے بولی تو ۔۔۔ نظریں صارم پر ہی تھیں۔۔ جبکہ۔۔۔۔ صارم نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا۔۔

پلیز سیٹ مس علیزے" وہاج بولا اور بلیک ڈریس سوٹ میں وہ بے حد ہیڈسم لگ رہا تھا۔۔ وہ دوسرے طرف سے ہیڈ چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

علیزے نے نوٹ کیا کہ صارم اس بات کے بعد کچھ نہیں بولا تھا۔

اسکے مینیجر نے بات چیت شروع کی۔ التمش صارم اور سکندر بیچ بیچ میں اسکے مینیجر سے بول رہے تھے۔

علیزے۔۔نے صارم کیطرف دیکھا

کیا آپ مجھے پروجیکٹ دیکھا سکتے ہیں" وہ بولی تو تینوں نے صارم کیطرف دیکھا۔۔ نوٹ کر لیا تھا۔۔۔ صارم کا چہرہ سرخ ہوا۔

ایک تو وہ لڑکی اسپر نظریں گاڑے بیٹھی تھی پھر ڈھٹائی سے بولی تھی کہ وہ پروجیکٹ دیکھائے

پروجیکٹ دیکھادو" سکندر کیطرف فائل پھینکتے ہوئے صارم نے کہا
۔۔علیزے کی نظروں سے۔۔اسے الجھن ہورہی تھی۔۔
مگر ریڈی توسب تم نے کیاہے میں نے نہیں" سکندر بولا
اوازمدھم تھی۔
" اوکے جب مسٹر صارم ریڈی ہوں تب میں آجاؤگی
صارم" وہاج کی باروعب آوازپر وہ چارنچاراپنی جگہ سے اٹھا
اوراسے۔۔پروجیکٹ دیکھانے لگا۔۔
علیزے کی نظرپروجیکٹ پر بلکل نہیں تھی وہ صارم کوہی دیکھ رہی تھی جیسے
۔سٹیل ہوگئی ہو۔۔۔۔
صارم چپ ہوگیا۔۔۔
کیامزید کچھ نہیں کہنا" وہ بولی توصارم نے دانت پیسے۔۔۔
توہماری ڈیل فائنل ہے" وہ مدھم سامسکراکر بولی وہاج التمش اور سکندر کے
چہرے کھل اٹھے جبکہ صارم نے فائنل پٹخی۔۔

علیزے چوہدری کو اپنا بھرپور غصہ دیکھیا تھا۔۔۔

وہ ایک آخری نگاہ ڈالتی مسکرا کر اٹھ گئ۔۔۔

آپ سے اب ہماری طرف ملاقات ہو گی۔۔ باقی چیکس پر پے مینٹ آپ میرے مینیجر کو بتا دیجیے گا مگر آیئے گا آپ سب۔ یہ آئ تھینک سو۔۔۔ مسٹر صارم از کوائیٹ گڈ" اسنے جیسے ہی کہا صارم اس بے حیائ پر کلس کر اسے دیکھنے لگا جبکہ۔ سکندر نے۔۔ دوسری فائلز اٹھا کر اپنی ہنسی روکی۔۔۔

وہاج نے سر ہلا دیا۔۔

علیزے ان سب کو بائے کہتی۔۔۔۔ وہاں سے چلی گئ۔۔۔ جبکہ اب تینوں کی نظریں۔ صارم پر تھیں۔

" ۔۔میں نہیں جانتا بھئ مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں

صارم نے چیڑ کر کہا

واہ۔۔۔۔ مسٹر صارم از کوئیٹ گڈ۔۔۔

کیا آپ کچھ اور بولیں گے۔۔

کیا آپ پروجیکٹ دیکھائیں گے۔۔بھائی ہم تو یہاں چنے بیچ رہے ہیں ہمارے اوپر تو سونے کی چڑیا نے نظر نہ ڈالی۔مطلب اوکے اوکے۔۔۔یہ تو مرد۔۔ شکل سے ہی شادی شدہ لگتے ہیں مگر میں تو اسکی ایج فیلو سا نہیں لگ رہا تھا بھیا"۔۔سکندر کا تماشہ عروج پر تھا۔۔

تو نہال۔۔جو گھر میں لے کر اہے ہو۔۔اسکا اچار ڈالتے ہم" وہاج نے گھورا ۔۔سکندر زبان دبا گیا ایک تو یہ آدمی سختی خطرناک تھا۔۔۔

مطلب "التمش اور صارم کو سمجھ نہیں ایا کچھ

فلحال تم بتاؤ تم کیسے جانتے ہو""" وہاج نے صارم کو دیکھا

یار میں نہیں جانتا۔۔تمھیں اور مشال کو چھوڑنے ائیر پورٹ گیا تھا تب۔۔ بس نگاہ پڑی تھی تب بھی بے حیا لڑکی یوں ہی آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی" وہ غصے سے بھڑکا۔۔

ویسے اصولاً تو ہمیں آنکھیں پھاڑنی چاہیے تھیں لڑکی تو بے حد خوبصورت تھی ویسے بھیا مشال کیطرح لگ رہی تھی فرنگی سی "" تم چپ کروگے یہ مار دوں ایک تھپڑ" وہاج نے گھور کر دیکھا تو۔ سکندر چپ ہو گیا۔۔۔۔

میری کوئی عزت نہیں ہے اپ لوگوں کے بیچ" وہ پھر سے بولا۔ وہاج نے فائل اٹھا کر اسکے سر پر مار دی۔۔

سکندر اب مزید بولنے کی سچویشن میں نہیں تھا۔۔

"اچھا خیر تم اس معاملے کو خود دیکھو گے

واہ کیوں۔۔ میں بلکل نہیں کرنے والا" صارم نے بھڑک کر کہا اور وہاں سے نکل گیا جبکہ۔۔۔

التمش۔۔ اور سکندر کے چہروں پر ہسنی آتے آتے رک گئی۔۔

وہاج کی گھورتی نظریں البتہ سب پر تھیں

التمش نے وہاج کو پہلی بار اپنے اور دادا جان کے بیچ ہوئی بات سے آگاہ نہیں کیا تھا

وہ گھر لوٹے تو گھر میں خواتین کی قلت تھی مشال۔۔اپنے شوہر کی کمائ کو آگ لگانے پہنچ چکی تھی۔۔۔

آہنگ اور نور کو لے کر ہانیہ۔۔۔تو کمرے سے ہی نہیں نکلی تھی جبکہ۔۔۔

انکے ساتھ تائ جان اور چچی بھی گئیں تھیں۔

بڑی امی۔پڑوس میں۔۔شادی میں گئیں تھیں۔۔۔۔دادا جان کے ساتھ وہ دادا جان کے ہی جاننے والے تھے۔۔

تبھی گھر میں وہ چاروں اور ہانیہ اور نہال تھے۔۔۔

بھوک تو انھیں لگی تھی تبھی خود ہی کچن میں سے کھانا لے کر ان چاروں نے اکھٹے کھایا۔۔۔

وہاج کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

جبکہ التمش بھی۔۔آہنگ سے بات کرنا چاہتا تھا مگر محترمہ جب سے مشال کے ساتھ لگیں تھیں انداز ہی بدل گئے تھے۔۔دوسری طرف سکندر کا دماغ گردش میں تھا تیزی سے کہ آج گھر میں کوئ نہیں تھا یعنی۔۔

وہ مسکریا اور کھاتا رہا صارم تو جلے پاوں کی بلی پہلے ہی بنا ہوا تھا۔۔۔

وہاج صارم اور التمش تو اپنے روم میں ریسٹ کرنے چلے گئے جبکہ سکندر نے

۔۔۔

آہنگ کے روم کا دروازہ ہلکا سا کھولنا چاہا۔۔تو وہ کھل گیا۔۔

اندر۔۔روشنی تھی اور اس روشنی میں نہال نماز پڑھ رہی تھی جبکہ۔۔ساتھ رویا بھی جا رہا تھا وہ بنا کچھ دیکھے یہ مزید ڈرے۔۔اندر گھس گیا۔

دروازہ بند کیا تو۔۔نہال نے ایکدم پلٹ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اسکی آنسوؤں سے بھری نگاہوں میں سکندر ایک لمحے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

نہال نے نگاہ پھیر لی آنسو صاف کیے۔

سکندر اسکے نزدیک اگیا۔۔

نہال جبکہ کھڑی ہو گئ

کوئ اجائے گا" وہ فکر مندی سے بولی

رو کیوں رہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے" اسنے سیدھا اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اور پوچھا۔۔

نہال نے نفی میں سر ہلایا جبکہ۔۔اسکے آنسو بھی نکل رہے تھے۔۔

پروبلم کیا ہے" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

بابا یاد ارہے ہیں" وہ بھیگے بھیگے لہجے میں بولی

مجھے یاد کیا ہے تم نے کبھی" وہ غصے سے اسے گھورنے لگا

نہال کو یہ بلاوجہ کی جیلسی لگی جب وہ اپنے بابا کو یاد کرتی تھی اسے کوئ ایشو ہو جاتا تھا۔۔

نہیں" وہ دوٹوک بول گئ

یہ بیوی ہوتی ہے کھینچ کر منہ پر مارا نہیں شرم ورم نہیں آتی تمھیں۔۔بندہ کہہ ہی دیتا ہے میں نے آپکو مس کیا آپ کہاں چلے جاتے ہیں""" وہ ڈرامے بازی سے بولا تو نہال منہ کھلے اسکی ایکٹینگ دیکھنے لگی یہ بھی سچ تھا پل میں وہ بھول گئی تھی بابا کو۔۔۔

آپ کو ٹھیک ڈانٹ پڑتی ہے" وہ ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔

جبکہ۔۔ سکندر نے۔۔ایکدم اسے گھما کر اسکی کلائی موڑ دی

نہال کے لبوں سی مدھم سی آہ نکلی وہ حونک سی ہو گئی۔۔۔

سوچ رہا ہوں۔سب کو بتا ہی دوں کے تم میری کون ہو" وہ اسکے کان کے قریب۔۔مدھم مگر گھیری آواز میں بولا تو۔۔نہال کی دھڑکنوں میں۔شور سا اٹھا۔۔۔

ک۔۔کیوں۔۔سب سب کیا سوچیں گے میرے بارے میں ن۔۔ن۔ایسا مت کیجیے گا" وہ پریشان سی ہو گئی۔۔

پھر تم کچھ تو کرو ایسا کیسے چلے گا میں تم سے۔۔اتنے دنوں بعد ملو" سکندر بدمزاہ سا ہوا۔۔۔

آپ مجھ سے ملنا کیوں چاہتے ہیں" وہ نہ سمجھی سے بولی

ہائے اتنی معصوم اتنے چالاک آدمی کی بیوی۔۔۔کچھ ٹھیک نہیں لگا مجھے ۔۔۔یہ تمھارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے" وہ بولا۔۔ٹونہال کو اب بھی سمجھ نہیں آئی سکندر اسکے کان کے قریب جھکا۔۔۔

" تم روز رات میرے روم میں آؤ گی پھر بتاؤ گا۔۔۔

آپ" وہ جلدی سے سٹپٹا کر دور ہو گئی۔۔۔جبکہ باہر سے۔۔ایکدم۔۔آواز آنے لگی۔۔۔سکندر نے منہ بنایا۔۔۔

یہ پکڑو۔۔۔میرا سیل فون ہے اسپر میسیج کروں گا اور بتاؤ گا تمھیں کب

" میرے پاس آنا ہے

ن۔۔نہیں مجھے نہیں استعمال کرنا" سکندر کو غصے سے گھورنے پر۔۔۔۔"

نہال نے موبائل رکھ تو لیا مگر وہ کیسے۔۔چھپائے گی اسکو۔وہ سمجھ نہیں سکی

سکندر۔۔ جلدی سے غائب ہو گیا۔۔۔دوسری طرف نہال نے موبائل چھپا لیا۔۔

آہنگ کالج سے آئی۔۔۔صارم اسے چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔۔۔ نفرت سے ہانیہ نے یہ منظر دیکھا تھا آہنگ اپنے خیال میں اندر جا رہی تھی

آہنگ تم نے نمبر تبدیل کر لیا" ہانیہ نے اسے روک کر پوچھا

وہ ہاں صارم بھائی نے کرا دی معلوم نہیں کیوں" وہ بولی۔۔ہانیہ نے سر ہلایا مجھے دو پھر اپنا نمبر۔۔" ہانیہ نے کہا تو آہنگ نے اسے نمبر لکھوایا۔۔۔

ہانیہ مسکرا کر چلی گئی۔۔۔صارم اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا تھا۔۔۔یعنی ۔۔آہنگ اتنی پارسا ہے کہ اسکا۔۔کوئی افئیر نہیں اور اگر نہیں بھی ہے تو وہ صارم کو جتانے کے لیے۔۔۔۔اب۔۔۔جو کرنے والی تھی صارم وہ ہمیشہ یاد رکھتا۔۔۔۔

آہنگ بھی اندر جا رہی تھی کہ التمش کی آواز پر رک گئ۔۔
التمش گاڑی میں تھا۔۔وہ ڈر کر اسکیطرف دیکھنے لگی التمش مسکرا دیا۔۔
آجاؤ تم سے بات کرنی ہے مجھے "وہ بولا اور اسکے لیے دروازہ کھولا
مگر۔۔میں نے تو کسی کو نہیں بتایا کہ آپکے ساتھ جا رہی ہوں "وہ۔۔۔ تھوڑا
سا گھبرائ۔۔
یار صارم کو بھی پتہ ہے اور چچی کو بھی انفارم کر دیا ہے بیٹھ جاؤ تم۔۔۔"
التمش چیڑ کر بولا
"جبکہ آہنگ حیران ہوئ آپ نے صارم بھائ کو بتا دیا۔۔۔وہ کیا سوچیں گے
تم نے یہ سوچنے کی کوشش کبھی کی ہے کہ میں کیا سوچتا ہوں۔"وہ سنجیدگی
سے بولا
آہنگ سر جھکا گئ۔۔۔
" آپکو ایسا کیوں لگتا ہے میں آپکے بارے میں نہیں سوچتی
وہ پہلی بار کانپتے لہجے میں ایسی کوئ بات بولی تھی التمش۔۔ایکدم ہنس پڑا

"یعنی تم سوچتی ہو عین نوازش ہے آپ کی۔۔ سرکار

وہ اسکے آگے سینے پر ہاتھ رکھتا جھکتا بولا تو آہنگ ساختہ ہنس پڑی۔۔

آف شکر ہے تمھارے ہاتھ میں۔۔ یہ چند کتابیں ہیں کوئی برتن نہیں ویسے

ایک بات سمجھ نہیں آئی۔۔ یہ میرے الفاظ اور تمھارا نقصان۔۔۔ کیا

"تھیوری ہے اس میں۔۔ شادی کے بعد کیا کرو گی

وہ ایک آنکھ دباتا بولا۔۔ آہنگ کا چہرہ سرخ ہو گیا

اب آپ ایسی باتیں نہ کریں مجھ سے" وہ گھبرا کر بولی

تو کس سے کروں" وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام گیا۔۔۔ آہنگ۔۔۔۔ نے

ایک سانس بھرا۔۔ اسکا دماغ التمش کی قربت میں ماؤف سا ہو جاتا تھا۔۔۔

التمش اسکے ہاتھوں کی لرزش کو فیل کر رہا تھا وہ جانتا تھا آہنگ شرم و حیا کا پیکر

ہے۔۔۔ اور التمش کو اسکی شرم اسکی آنکھ کی حیا۔۔۔ بہت پسند تھی وہ

دوسروں سے مختلف سی تھی۔۔۔

آہنگ نے ہاتھ نہیں چھڑایا وہ یوں ہی بیٹھی رہی۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں" اسنے کچھ دیر بعد پوچھا۔۔۔

ہمارے گھر" التمش بولا۔۔۔

ہمارے گھر" آہنگ حیران ہوئ

تم جانتی ہو میں بہت خوش ہوں آج۔۔۔میرا اپنا گھر جس میں میری ماں میری بیوی میری بہن ہو گی۔۔۔میری خواہش تھی۔۔کہ۔۔میں خود سے سٹیبل ہو جاؤں۔۔۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی" وہ اسے اپنے دل کی بات بتا رہا تھا آہنگ سن رہی تھی

مگر۔۔۔ہمارے گھر کے لوگ بھی ہم سے محبت کرتے ہیں۔۔بلکہ آپ سے ۔۔انھوں نے کبھی آپکو الگ نہیں سمجھا۔۔۔وہاج بھیا کے بعد آپ کا ہی نمبر آتا ہے گھر میں سب آپکو۔۔اسی طرح سے حیثیت دیتے ہیں پھر آپ کیوں " سب سے الگ ہونے کا سوچ رہے ہیں التمش

اپنے نے رخ اسکیطرف کر لیا التمش نے فیل کیا اب اسنے اسکا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔۔

آہنگ میں نے تو نہیں کہا کہ۔۔۔وہ لوگ مجھ سے محبت نہیں کرتے مگر میں تو جانتا ہوں میں اس فیملی کا حصہ نہیں۔۔۔۔

اور میں کیا اپنا بوجھ ساری زندگی ان لوگوں پر لادے رکھوں۔۔۔" وہ سوال کرنے لگا

آپ غلط سمجھتے ہیں ہم بوجھ نہیں ہیں

تم ایک بات بتاؤ وہاج۔۔۔ سکندر اور صارم۔۔ کی جگہ میں لے سکتا ہوں۔۔ التمش وہاج التمش صارم سکندر

گھر میں۔۔۔سب کو یہ ہی پتہ ہے آپ کون لگتے ہے۔۔

بات سنو میری۔۔۔۔۔۔میرا مقصد صرف تم سے کھل کر بات کرنے کا ہی تھا۔۔میں۔۔۔ مما اور فائزہ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں انھیں میری ضرورت بھی ہے۔۔۔۔۔

ان لوگوں کو صرف پیسوں کی ضرورت ہے" آہنگ سر جھکائے بولی۔۔

التمش نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

کیا فضول بولے جارہی ہو" وہ تیوری پر بل ڈال گیا۔۔۔۔

جو مجھے محسوس ہوا میں نے آپکو بتادیا۔۔"اسنے کہا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

میری ماں سگی ہے یہ سوتیلی تمھارے لیے عزت کی جگہ ہے کیونکہ میں اپنی ماں کو عزت دیتا ہوں اس سے محبت کرتا ہوں دوسرے نمبر پر فائزہ میرے لیے عزت کی جگہ ہے میں اسے بہن سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔تو تمھارا ابھی فرض ہے انکی عزت کرو میں آئندہ تمھارے منہ سے انکے لیے کوئی غلط بات نہ سنو"

مگر" وہ ایکدم سختی سے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

جبکہ۔۔اہنگ چپ ہو گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے" اسنے مان لی

گڈ گرل" وہ مسکرادیا اور پیار سے اسکا گال چھوا۔۔۔۔

آہنگ۔۔ نظریں جھکائے بیٹھی تھی کچھ دیر میں۔۔وہ ایک خوبصورت سے گھر کے سامنے تھے التمش نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے گھر میں لے آیا۔۔

وہ بہت خوش تھا یہ گھر بے حد خوبصورت تھا مگر۔۔۔ یہاں دور دور تک انکے علاوہ کوئ نہیں تھا اور وہ تو لوگوں میں رہنے کی عادی تھی۔۔۔

التمش کا ہاتھ اسنے تھاما ہوا تھا۔۔۔ وہ مسکرا دی کیونکہ التمش خوش تھا

کیسا ہے ہمارا گھر" وہ بولا تو آہنگ نے سر ہلایا۔۔

"بہت پیارا۔۔۔

مجھے یقین تھا تمھیں پسند آئے گا آؤ تمھیں ہمارا روم دیکھاو" وہ اسے ایک روم میں لے گیا واقعی گھر خوبصورت تھا۔۔ مگر۔۔۔ یہ صرف مکان تھا گھر نہیں گھر لوگوں ں سے بنتا ہے اور وہ ایک خوش باش گھر سے نکل کر مکان میں آنا چاہتا تھا آہنگ کا دل گھبرانے لگا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ مسکرا کر پھر بھی تعریف کرتی جا رہی تھی التمش نے سب کچھ دیکھایا اسے اور پھر لاونج میں لے کر اسے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

میں نے پیزا آرڈر کر دیا ہے تھوڑی دیر میں آجائے گا۔۔۔ تمھیں پسند ہے نہ"۔۔ وہ بولا تو آہنگ نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔۔

التمش اسکی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ وہ۔۔ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر مزید تم کچھ کرنا چاہتی ہو تو۔۔۔بتا دینا وہ ہو جائے گا" وہ بولا تو۔۔۔آہنگ نے نفی کی

یہ جگہ خوبصورت ہے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں" اسنے کہا تو۔۔۔
التمش مسکرا دیا۔۔۔

اور آہنگ کا آگے بڑھ کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

ہانگ نے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

آہنگ میں یہاں شفٹ ہونا چاہتا ہوں۔۔اور تمھیں بیاہ کر یہاں لانا چاہتا ہو ہماری فیملی ہو گی میں تمھیں ان لوگوں سے الگ نہیں کر رہا مگر میں۔۔اپنے گھر میں رہنا چاہتا ہوں اپنوں کے ساتھ۔۔۔۔

وہ ہمارے اپنے ہیں" آہنگ جلدی سے بولی

مجھے معلوم ہے۔۔ مگر۔۔میں اپنے گھر میں رہنا چاہتا ہوں جہاں مجھے یہ
" احساس نہ ہو۔۔۔کہ میں کسی کی مہربانی تلے ہوں

آپ غلط سوچ رہے ہیں "آہنگ کو اب رونا آنے لگا۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک سوچ رہا ہوں۔۔ میں نے دادا جان سے رخصتی کی بات کرنی تھی مگر مما اور فائزہ کو لے کر وہ پہلے ہی بھڑک اٹھے۔۔۔۔ اور انھوں نے کہا آہنگ کی رخصتی تب تک نہیں ہو گی۔۔۔ جب تک میں ان دونوں کو نہ چھوڑ دوں۔۔ جبکہ یہ فیصلہ ہم دونوں کا ہے۔۔۔ میں رخصتی چاہتا ہوں۔۔۔ اور ۔۔ تم اس میں میرے ساتھ ہو" وہ اصل مدعا اسکے سامنے رکھ گیا آہنگ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

دادا جان نے یہ کہا ہے کہ آپکی مما اور فائزہ کو آپ چھوڑ دیں گے تب رخصتی ہو گی" وہ دوبارہ دھرانے لگی التمش نے سر ہلا دیا

کیا اسکی کوئی وجہ ہے" وہ پوچھ بیٹھی

یار آئی ڈونٹ نو انھیں لگتا ہے مما اور فائزہ فیک ہیں وہ۔۔۔ مجھے دل سے پیار " نہیں کرتی بلکے صرف میرے پیسے کے پیچھے ہیں۔۔ تمھیں لگتا ہے ایسا کچھ وہ سر جھٹک کر بولا تھا پہلی بار دادا جان سے برزن دیکھا تھا اسے۔۔۔

یہ ہی سچ ہے جو آپ ماننا نہیں چاہ رہے التمش وہ آپ سے صرف تب بات کرتے ہیں جب انھیں پیسے چاہیے ہوتے ہیں۔۔۔

آہنگ "وہ بھڑکا۔۔

یہ کیا فضول تم دادا جان کے پینترو پر چل پڑی ہو۔۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا آپکو انکے متعلق ایسے بات کرتے ہوئے آپ کل کے آئے ہوئے رشتوں پر ہمارے دادا جان کے متعلق اس لہجے میں بات کریں گے "آہنگ کو بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

تم میرے ساتھ۔۔۔یہاں رہو گی یہ نہیں "التمش نے دانت بھینچ لیے۔۔ انداز میں بری طرح سختی تھی۔۔۔

آہنگ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی

میں اس گھر میں بھی آپکے ساتھ رہ سکتی ہوں وہاں سب ہمارے اپنے ہی ہیں " ۔۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہے

شیٹ آپ۔۔۔ تمھیں میرے علاوہ ہمیشہ سب کا خیال رہا ہے۔۔ تمھیں یہ معلوم ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔ میری محبت تم سے جب آج یہ بات نہیں کھلوا پا رہی کے تم میرے ساتھ یہاں رہو گی ان لوگوں کو چھوڑ کر آو گی کیا کرو گی تم۔۔۔ """ وہ غصے سے چیختا کھڑا ہو گیا

آہنگ سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تم سے آج میں آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔ تم میرے ساتھ ہو یہ دادا جان کے فیصلے کے ساتھ " وہ۔۔ اسکو ڈرتا دیکھ کر غصہ قابو میں کرتا بولا اسے یقین تھا وہ مان جائے گی۔۔۔۔

م۔۔ میں دادا جان کے فیصلے کے ساتھ ہوں۔۔ کیونکہ ہم سب آپکو ہرٹ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے " وہ بولی آواز مدھم تھی التمش حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ہانگ کا سر جھک چکا تھا ہاں وہ اس وقت بھی بہت ہرٹ ہوا ہو گا مگر یہ بعد کی تکلیف سے بہتر تھا۔۔

التمش نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

مجھ میں اور تم میں یہ ہی فرق ہے کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے اور تمھیں اپنے گھر والوں سے۔۔۔ خیر آج یہ۔۔ بات واضح کر کے۔۔ تم نے اچھا کر دیا " اب مجھے ہر فیصلے میں آسانی ہو گی

اسنے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے۔۔ باہر نکل گیا ہانگ کی آنکھ سے آنسو گرا۔۔

وہ کیسے اسکے ساتھ کھڑی ہو جاتی وہ دادا جان کے خلاف کیسے جاتی وہ سمجھ کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔۔

وہ باہر نکل گیا تو۔۔ وہ خود بھی باہر آ گئی۔۔

تمام راستے وہ دونوں خاموش رہے آہنگ نے اس سے بولنا چاہا تو وہ موبائل پر کال میں لگ گیا۔۔ جیسے وہ اس سے بات کرنے کا روادار نہیں تھا۔۔۔

اسے خاموشی سے گھر چھوڑ کر وہ آفس چلا گیا تھا۔

آہنگ آنسوں سے بھیگی پلکوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

کیا یہ ان کے رشتے کے بیچ کی دراڑ تھی۔۔وہ نہیں جانتی تھی

سمیی کو اسنے کال کی۔۔۔اور آہنگ کا نمبر دے دیا۔۔۔

یہ کس کا نمبر سینڈ کیا ہے تم نے مجھے "سمیی نے پوچھا

ایک لڑکی کا ہے۔۔اپنے کسی بھی دوست کو دے کر۔۔۔۔زرا کچھ وقت کے لیے ٹائم پاس کرادو "

ہانیہ کو شاید خود سے بھی ایسی امید نہیں تھی کہ وہ یہ کر جائے گی مگر۔۔صارم سے بدلے کی آگ روز بھڑکتی تھی اس میں۔

واٹ "سمیی کھل کر ہنس دیا۔۔

یس۔۔"پھر اس لڑکی کی تصویر بھی سینڈ کرو "اسنے کہا تو۔۔بد قسمتی سے آہنگ کی کوئی تصویر نہیں تھی اسکے پاس۔۔۔

امام تصویر تو نہیں ہے۔"وہ بولی۔۔

اچھا میں تمھاری بھابھی جان کی تصویر دے کر کرادوں گا۔"سمیی نے کہا تو
۔۔ہانیہ کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا اسنے شانے آچکا دیے۔۔۔
کل تم ملنے نہیں آئی جبکہ تم نے وعدہ کیا تھا" وہ بولا
وہاج بھیا آچکے ہیں اب ملنا بہت مشکل ہے" ہانیہ افسردگی سے بولی۔۔
یار۔۔آئی وانٹ ٹو سی یو بیڈلی" وہ بولا تو ہانیہ ہنس پڑی
" تھوڑا صبر کر جاؤ وقت نکال کر۔۔آجاؤں گی ملنے۔۔
ارے باہر کوئی آرہا ہے۔۔۔میں بند کرتی ہوں" وہ جلدی سے بولی اور فون
بند کر دیا سمیی بدمزا سا ہوا۔۔۔۔
اور کال کٹ کر دی۔۔۔اسنے۔۔وہ نمبر خود ٹرائے کیا تھا۔۔۔۔
مگر کال کسی نے نہیں۔۔۔اٹھائی۔۔اسنے ہانیہ کو میسیج کیا کہ نام کیا ہے تو ہانیہ
" نے ریپلائے کیا" آہنگ

سوائے بڑی امی کے وہ گھر میں سب سے بول رہی تھی ابھی بھی دادا جان کے روم سے نکلی تھی۔۔۔۔دادا جان نے ہی کہا تھا شام ہونے کو ہے وہ وہاج کے لیے کچھ بنالے جبکہ مشال آہنگ کے پاس آگئی آج تو نہال اور آہنگ۔۔کو دیکھا ہی نہیں خیر۔۔وہ خود بھی دادا جان کے پاس ہی تھی۔۔۔آہنگ۔۔۔ رو ہی تھی جبکہ نہال۔۔۔اسے چپ کرا رہی تھی مشال نے ایک نظر دونوں کو دیکھا

یہ کون سا۔۔بھائی چارہ ہو رہا ہے اور تم کیوں۔۔بالٹیاں بھر رہی ہو گھر میں پانی نہیں ہے کیا" وہ۔۔پوچھنے لگی۔۔

آہنگ آپی کو لاتمش بھیا نے جھاڑ دیا ہے تبھی محترمہ آنسو سے ہمارا گھر بھرنا چاہتی ہیں" پیچھے سے نور پانی کا گلاس لے کر آئی

اوہ اچھا۔۔تو تم بھی جھاڑ دو۔۔لاؤ دو زرا اپنا موبائل چھوڑیں گے نہیں ہم کیوں رولایا ہے اسنے تمھیں" مشال نے موبائل اٹھایا

ن۔۔ نہیں پلیز مشال وہ بہت غصے میں ہیں اور سنجیدگی سے۔"آہنگ نے اپنا سیل فون لے لیا

اچھا یار چیل مارو۔۔پریشان کیوں ہو۔۔امم تمہاری غلطی تھی یہ اسکی"وہ۔۔ سوال کرنے لگی تو۔۔۔آہنگ نے شانے آچکادیے

معلوم نہیں کس کی غلطی ہے"اسنے آنسو صاف کرو

نہال اور نور کیطرف مشال نے دیکھا۔۔۔۔

اچھا چھوڑو۔۔اسکو۔۔بعد میں سوچنا فلحال آجاؤ کھانا بناتے ہیں۔۔"اسنے اسکا ذہن بٹانے کو کہا

وہ تو مما اور تائی جان بنائیں گی"آہنگ نے بتایا تو۔۔مشال نے گھورا۔۔

جب میرے جیسے ہونہار ہاتھ موجود ہیں تو کوئی اور کام کیوں کرے"وہ پیار سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

" لو سن لو کوئلہ کھلایا ہے ان ہونہار ہاتھوں نے صبح بھیا کو

نور بولی تو مشال ہنس پڑی

وہ تو انکی سزا تھی بس۔۔۔ کھانا تو میں پکالوں گی" وہ معنی خیزی سے بولی۔۔

و۔۔واٹ آپکو کھانا بنانا آتا ہے "نور دنگ رہ گئی دوسری طرف آہنگ اور نہال بھی۔۔

ہاں آتا ہے بھرین میں میرے لیے ملازم نہیں رکھے ہوئے تھے "مشال ہنس پڑی

یار کتنی چالاک ہیں آپ "نور اور نہال کھل کر ہنس دیں جبکہ آہنگ بھی مسکرا دی

" آجاؤ نہ یار پہلے تمھاری صلہ کرادوں گی

وہ آہنگ کا ہاتھ تھماتے ہوئے بولی جبکہ۔۔آہنگ مسکرا کر اٹھ گئی۔۔مشال ۔۔۔بے نیچر بہت اچھی تھی وقت کے ساتھ سب کو احساس ہو رہا تھا ۔۔سوائے ہانیہ کے۔۔۔جو سب سے حسد اور جلن کرنے لگی تھی۔۔اور اسکے اندر کی ساری شرم جھجھک سمیی نے ختم کردی تھی۔۔۔

وہ چاروں باہر آگئی تائی جان اور چچی کچن میں تھیں جبکہ بڑی امی سبزیاں کاٹ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

میں کرتی ہوں آنٹی آپ رہنے دیں "نہال نے انکے ہاتھ سے۔۔۔سامان لیا

ارے آنٹی کیوں بڑی امی کہو سب مجھے بڑی امی کہتے ہیں" وہ بولیں تو نہال زرا خفیف سی ہوئی۔۔

آہنگ کو بیچ میں بلاوجہ کھانسی آئی تھی جبکہ نہال سب سمجھ رہی تھی مشال نور کو لے کر کچن میں آگئی۔۔

چلو بتاؤ بھرین سٹائل میں کیا کھاؤ گی" وہ بولی

امم بھابھی کا ٹیسٹ ہے آج مما آپکو پتہ ہے بھابھی کو کوکینگ آتی ہے اور صبح "وہ جلا ہوا پراٹھا بھائی کی سزا تھی بائے داوے

نور بتانے لگی تو۔۔تائی امی جہاں حیران ہوئے وہیں مشال کی پیشانی چوم لی

۔۔

اور بھی اچھی اچھی سزائیں دے کر بلکل سیدھا کر دو اس نخریلے کو" وہ بولیں تو سب ہی ہنس دیے مشال البتہ خوش ہوئی۔

بڑی امی کی تو خواہش ہی تھی کہ۔۔مشال ان سے بھی ایسے بات کرے مگر مشال بہت ریزرو تھی ان سے۔۔۔مگر وقت پر انھوں نے چھوڑ دیا تھا کہ ۔۔۔حالات جلد اب بہتر کر دیں گے۔۔۔۔

چلو پھر آج کا کھانا تو مشال ہی بنائے" چچی نے کہا۔۔تو۔۔وہ وائے ناٹ کہہ کر سب کی پسند پوچھنے لگی

ویسے تائی امی۔۔وہاج کو کیا پسند ہے" مشال نے انکیطرف دیکھا۔۔۔تو نور نے تالیاں بجا دیں

ہماری بھابھی پہلی بہو ہیں اپنی ساس کو تائی امی کہا جا رہا ہے" نور اور آہنگ ہنسنے لگیں تو وہ خفیف سی ہو گی

وہاج کیطرح تم بھی مجھے امی کہو گی تو اچھا لگے گا اور اگر نہیں کہنا چاہتی تو تمھاری مرضی۔۔۔زبردستی نہیں ہے" وہ بولیں تو مشال۔۔۔ مسکرادی

۔۔۔۔

اچھا وہاج بھیا کو۔۔ کریلے بہت پسند ہیں اپنے جیسے "نور اور آہنگ ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی

بہت بول رہی ہو دونوں" مشال نے گھورا۔۔

مگر مجال ہے ان پر اثر پڑا ہو۔۔

اور مجھے یہ کریلے سبزیاں نہیں بنانا آتی۔۔" اسنے شانے اچکائے

او کے میں بھرین سٹائل مکرونیز کھاؤ گی۔۔۔نور بولی

میں دوست "آہنگ کو پورا گم منا کر اب شدید بھوک لگی تھی۔۔

اور تم "نہال کیطرف مشال نے دیکھا

کچھ بھی" وہ معصومیت سے بولی۔۔تو بڑی امی کو بہت پیاری لگی۔۔

" فرائیڈ رائس

نور پھر سے بولی

باورچی نہیں ہوں میں "مشال تو حیران ہوئ تھی اسکی فرمائشوں پر۔۔۔۔
بھابھی کا ٹیسٹ ہے۔۔۔"وہ مزے سے کہتی باہر ٹیبل پر بیٹھ گئ۔۔
شرافت سے۔۔۔آؤاور بھابھی کے ساتھ ہیلپ کراؤ۔"تائ امی اور چچی باہر
آ گئیں۔ تبھی۔۔انھوں نے نور کو کہا۔۔

نہال آہنگ اور نور نے مشال کی پھر سارا کھانا بنانے میں ہیلپ کی۔۔آہنگ
نے بتایا کہ۔۔وہاج کو۔۔۔ٹرائیفل بہت پسند ہے۔۔ تبھی مشال نے۔۔۔
ٹرائیفل بنایا۔۔آہنگ نے بھی التمش کی پسند کے کباب بنا لیے۔۔۔
وہ شام کی گئ۔۔رات۔۔تک کچن میں لگی رہیں تھیں

۔

نہ جانے کیوں نہال کا بھی دل کیا کے اسے سکندر کی پسند پتہ ہو۔۔۔یہاں
جب سے آئے تھے اسنے کچھ فرمائش نہیں کی تھی ایک طرح نہال کو سکون

بھی تھا مگر سب کو دیکھ کر دل میں خواہش بھی ہوئی۔۔۔سب ہی خوش تھے منتظر تھے کہ۔۔۔کیا ہو گا۔۔۔وہاج کیساری ایکٹ کرے گا۔۔۔۔

وہاج۔۔۔التمش اور سکندر نے زبردستی صارم کو فائل دے کر علیزے چوہدری کے آفس بھیج دیا تھا وہ۔۔سخت چہرے پر تاثرات لیے اپنی بائیک پر ۔۔سوار وہاں پہنچا۔۔

اور جیسے ہی ریسیپشن پر اپنا تعارف کرایا۔۔۔سامنے بیٹھی لڑکی۔۔کے ہاتھ سے بے ساختہ۔۔پین چھوٹا تھا

وہ ایکدم کھڑی ہو گئ

سوری سر۔۔میں نے آپکو پہچانا نہیں حالانکہ میم نے آپکی تصویر دیکھائ تھی مگر میں بھول گئ"ایم سوری" وہ جلدی سے بولی صارم نے ایک لمبا سانس کھینچا

۔۔

آپنی میم تک یہ فائلز پہنچادیں" صارم عاجز سا آیا

س۔۔ سر میں کیسے آپ آئیں پلیز" وہ اسے۔۔ زبردستی علیزے چوہدری
کے کیبن تک لائی اسنے سب کو بتایا کہ وہ صارم ہے سب ہی اسے گریٹ
کرنے لگے صارم۔۔۔ حیران تھا مگر زیادہ اسے غصہ آرہا تھا اب
دروازہ ریسپشنیسٹ کھولتی کہ علیزے چوہدری نے خود ہی کھولا
وہ مسکراتے چہرے سے اسے اندر آنے کی دعوت دینے لگی صارم اندر آگیا
۔۔۔۔ وہ اس لڑکی کا دماغ ٹھکانے لگا دینا چاہتا تھا۔۔۔ اب
اسے اپنے پروجیکٹ کی پرواہ نہیں تھی کیا عجیب لڑکی تھی۔۔۔۔ یہ
صارم نے خود ہی دروازہ لات مار کر بند کیا
علیزے نے۔۔۔ ایک مسکراتی نظر اسپر ڈالی۔۔
پلیز آئیں بیٹھیں۔۔ مجھے معلوم نہیں تھا آپ آنے والے ہیں آپ ایک بار
" میرے مینیجر کو انفارم تو کرتے تو میں آپکا بہتر استقبال کرتی
کس لیے" وہ سینے پر ہاتھ باندھتا سرد لہجے میں بولا۔۔۔"
علیزے کے پاس جواب نہیں تھا وہ ہلکا سا مسکرای۔۔

بیٹھ جائیں پھر سوال کر لیجیے گا" اسنے اپنی چیئر اسکے لیے پیش کی

آپکا دماغ وماغ تو نہیں خراب ہو گیا" صارم کو حیرانگی ہو رہی تھی۔۔ مگر غصہ نکال گیا وہ اپنا۔۔۔۔

علیزے نے ایک نظر اسکیطرف دیکھا مگر اسے تو اچھا لگ رہا تھا صارم فریلی اس سے بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

فلحال تو نہیں ہوا کیوں آپکو ایسا کیوں محسوس ہوا کسی نے کچھ بد تمیزی تو نہیں کی آپکے ساتھ" وہ پوچھنے لگی

صارم۔۔نے لمبا سانس کھینچا۔۔اور دانت پیس لیے۔۔

یہ فائل ہے اسکو ایک بار دیکھ لیجیے گا۔۔۔بعد میں۔۔۔۔کوئی ایشو نہ ہو

۔۔۔""" کیا یہ اپ نے بنائی ہے" وہ ایک ٹک اسکو دیکھتی بولی

جی بلکل میں نے بنائی ہے اب اسکی آرتی اتاریں گی آپ" وہ زچ ہوتا بولا

۔۔۔۔

علیزے نے اپنی ہنسی روکی۔۔

نہیں اب ایسا نہیں کہا میں نے بس ایسے ہی پوچھ لیا۔۔اپ کچھ زیادہ ہی خفا نہیں ہوتے " وہ بولی۔۔تو صارم نے گھورا۔۔۔۔

"آپ مجھ سے زیادہ فائل پر فوکس کریں تو بہتر ہے

ورنہ " وہ بڑی بڑی آنکھوں میں صارم کا عکس دیکھتی پوچھ بیٹھی۔۔

ورنہ یہ فائلز پکڑیں جس نے اپکے ساتھ کانٹیکٹ کرنا ہو گا۔۔وہ خود آئے گا ۔۔" وہ فائلز۔اسکی ٹیبل پر اچھال کر مڑنے لگا

زرا سنیے " وہ بڑی مدھر آواز میں اپنی ہنسی روکتی اسے پکار گئ۔۔صارم کے قدم رکے۔۔اسنے بس زرا سی گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔

اتنا نخرہ کر رہے ہیں کیا آپکو نقصان نہیں۔ہو گا اس سے " وہ۔۔اہستگی سے بولتی پیپر سمیٹنے لگی چند پیپرز صارم کے قدموں کے قریب بھی گیرے ہوئے تھے اسنے وہ جھک کر اٹھائے تو صارم نے دو قدم دور لیے۔۔۔۔

وہ اسکی فائلز سینے سے لگا کر کھڑی ہو گئ۔۔۔۔

صارم نے دانت پیس لیے۔۔۔۔

مجھے نقصانات کی پرواہ نہیں۔۔۔اور۔۔اب اپنے کام سے کام رکھیے گا" وہ انگلی اٹھا کر گھور کر بولتا۔۔نکلنے لگا

ٹھیک ہے پھر میں مسٹر وہاج کو کال کر کے ڈیل کینسل کا۔۔۔انفارم کر دوں گی" وہ۔۔۔پھر سے بولی صارم کا میٹر گھوم گیا۔۔

میڈیم پرائم مینیسٹر کو بھی فون کر کے کہہ دیں گی۔۔تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا"۔۔

وہ دروازہ کھلونے لگا

"اچھا خفا ہو کر جائیں گے پہلی بار آئیں ہیں۔۔

میں آپکا کچھ نہیں لگتا جو اتنا اٹھلا رہی ہیں۔۔۔۔اور نہ ہی مجھے ایسی خواتین سمجھ آتی ہیں جو بلاوجہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کریں"

وہ اپنے بقول بہت بڑی بات اسے کہہ گیا تھا کہ اس لڑکی کو زرا سی شرمندگی
تو ہوتی مگر وہاں تو۔ عجیب۔۔ہی کہانی تھی
تو آپ بتادیں کس طرح کی لڑکیاں اپکو پسند ہیں۔۔۔انشاللہ شکایت نہیں
ملے گی آپکو۔" وہ۔۔۔اہستگی سے بولتی اسکے نزدیک آئ
صارم زچ سا ہو گیا
اوہ جسٹ شیٹ آپ" وہ غصے سے بھڑکا۔۔۔۔
اور۔۔باہر نکل گیا۔ جبکہ۔۔علیزے نے۔۔زبان دانتوں تلے دبالی۔۔۔
دل آیا بھی تو۔۔۔کتنے کٹھور شخص پر آیا تھا۔۔وہ سوچنے لگی تھی
جس دن پہلی بار اسے ائیر پورٹ پر دیکھا تھا اس دن۔۔۔۔سے۔۔۔۔جیسے
آنکھوں کو کوئ اور بھایا ہی نہیں تھا اسکا نخرہ اسکا اسے اگنور کر کے گزر جانا
اسنے اکثر مردوں کو بس خود کو گھورتے پایا تھا۔۔۔
مگر۔۔یہاں وہ علیزے چوہدری۔۔۔بیزنیس وومن۔۔۔۔جو انکے ساتھ
مل جاتی تو انکی کمپنی کہاں سے کہاں پہنچ جاتی۔۔۔۔اسے گھاس ڈالنے کے

لیے تیار نہیں تھا۔۔اسنے اپنے گارڈز سے صارم کی انفارمیشن نکلوالی تھی ساری۔۔۔۔

بابا یہاں نہیں تھے۔۔ تبھی وہ اپنی مرضی پر اتری ہوئی تھی۔۔ جس دن وہ ا جاتے شاید علیزے چوہدری کے مسکراتے چہرے پر سے مسکراہٹ پھر سے ۔۔۔نوچ لی جاتی اور ایک بار پھر سے۔۔اسے۔۔۔۔

اسکی عمارت اور۔۔اسکے سٹیٹس کا بتایا جاتا مگر وہ فلحال کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی سوائے صارم کے۔۔ تبھی اسنے۔۔۔

وہ فائل سینے سے لگالی تھی۔۔اور اچانک خیال آتے ہی اسنے۔۔ جلدی سے فائلز کھولی۔۔۔اور اس میں چیک کرنے لگی۔صارم کا نمبر کہیں درج نہیں تھا۔۔اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔

اور اپنے مینیجر کو بلایا۔۔۔۔

وہ مسٹر ہارون مسٹر وہاج کو کال کریں اور ان سے۔۔۔ کہیں کہ جس نے بھی یہ پروجیکٹ ریڈی کیا ہے ہم ان سے کس طرح کانٹیکٹ میں رہیں گے کم از

کم کوئی کانٹیکٹ نمبر ہو تبھی۔۔ہمارے لیے سہولت ہو گی" وہ پر فیشنل انداز میں بولتی فائلز کے پیج الٹ پلٹ کر رہی تھی مینیجر نے سر ہلا کر وہاج کو۔۔ کال۔۔کی۔۔۔۔کچھ ہی دیر میں صارم کا نمبر اسکے پاس موجود تھا۔نوٹ پیڈ پر سیو کرنے کے بجائے اسنے اپنے سیل پر سیو کیا تھا۔۔۔۔

اوراب وہ اس نمبر کو دیکھ رہی تھی دل میں جتنی خوشی اس وقت تھی آج سے پہلے کبھی میسر نہیں آئی تھی۔۔۔

صارم۔۔۔آفس جانے کے بجائے۔۔گھر آگیا تھا۔۔سب ہی گھر والے لوٹنے والے تھے تبھی وہ گھرا۔گیااور اسنے۔۔۔۔

غصے سے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر۔۔۔پانی کا گلاس۔۔بھرا وہ اپنے روم میں تھا۔۔۔۔۔۔

کس قدر۔۔چیپ لڑکی ہے جس طرح بولتی ہے کس طرح گھورتی ہے دنیا
میں لڑکیوں کی شرم وحیاکا۔۔سٹاک گھٹ کیوں گیاہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں
آتی" وہ چیڑتاہوا۔۔۔۔سوچتاواشروم میں چلا گیا۔۔۔۔
تبھی اسے احساس ہوااسکا سیل فون بج رہاہے۔۔۔
وہ۔۔۔شاور لے کر باہر نکلا نمبر وہ جانتا نہیں تھا۔۔۔۔
تبھی اسنے کال پیک نہیں کی اور۔۔بھوک لگنے کے سبب وہ باہر اگیا
گھر میں۔۔۔اج سب خواتین کے چہروں پر۔۔دودو گز کی مسکراہٹ تھی
۔۔وہ۔۔۔ان سب کو دیکھتا۔۔ایل سی ڈی اون کر گیا آج میچ بھی تھا۔۔۔۔
مما جلدی کچھ کھانے کو دے دیں""اسنے کہاتو چچی نے انکار کر دیا
" کھانامشال نے بنایاہے سب اکھٹے کھائیں گی
کیا" صارم کو جھٹکالگا
کیوں اسکے نازک ہاتھوں کواسقدر زہمت کی کیاضرورت تھی۔۔۔مجھے اپنے
" ہاتھ سے کچھ بنادیں

میں سب سن رہی ہوں "مشال نے آنکھیں گھما کر اسکیطرف دیکھا صارم کھسیانا سا ہنس دیا جبکہ چچی بھی ہنستی ہوئ فریش ہونے چلی گئ۔۔۔۔

آپکو شرم آنی چاہیے بھائ بہنوں کو پر موٹ کرتے ہیں" وہ اس سے ریمورٹ چھینتی بیٹھ گئ۔۔۔

یلو کرتا پجامے میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ۔۔ خوشبو پورے حال میں اٹھ رہی تھی اسکی۔۔۔

میں وہاج کو صبح۔۔ کوئلہ کھاتے ہوئے دیکھ چکا ہوں میرے اندر ہمت نہیں ہے محترمہ یہ غم کھانے کی۔۔۔ "صارم نے ریمورٹ لیا اور آواز اونچی کی میری دعا ہے۔۔۔ صارم۔۔ صاحب تمھیں ایسی بیوی ملے انڈا ابھی اسے تم " ہی ابال کر دو

استغفر اللہ اپنے گھر بیٹھے ایسی عورت "اسنے زرا گھورا

ہاں ہاں دیکھو گی میں ابھی دیکھنا وہاج آکر کتنی تعریف کریں گے "وہ منہ بناتی بولی

کر ہی نہ دے" صارم ہنسنے لگا مشال کو غصہ چڑھا اسنے کھینچ کھینچ کر کشن مارے۔ صارم جو اپنی جان بچاتا۔۔اٹھا۔۔۔اور۔۔۔ہانیہ سے ٹکرا گیا جو باہر ہی ارہی تھی کیونکہ اسے بھوک لگی تھی۔۔۔

صارم نے ایکدم ہانیہ کو۔۔۔ چھوڑا۔۔۔ جیسے وہ کوئ اچھوت ہو۔۔۔ہانیہ نے اسکا دھکیلنا محسوس کر لیا تھا اسکا چہرہ ایکدم سرخ پڑ گیا

مشال شرم کرو۔۔کیا بچوں والی حرکتیں ہیں" صارم ایکدم سنجیدہ ہو گیا سوری میں" وہ بات ابھی پوری نہیں کر سکی تھی کہ التمش وہاج اور سکندر ا گئے

ہانیہ وہاں سے ہٹ گئ۔۔۔ جبکہ وہ تینوں آئے تو مشال کی توجہ۔۔وہاج کی جانب چلی گئ

پانی لاؤں آپکے لیے" وہ وہاج سے پوچھنے لگی

یار یہ۔۔یہ کیا ہو رہا ہے اس گھر میں مجھے ہضم نہیں ہو رہا یہ سب۔۔۔اتنی محبت اتنی محبت۔ یہاں اللہ کوئ مجھے بھی ایسی محبت کرنے والی بیوی دے

دے "سکندر نے مشال کو وہاج کو پانی دیتے دیکھا تو دہائی دی۔۔ جبکہ التمش تو سیدھا کمرے میں چلا گیا آہنگ نے کچن میں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا

۔۔۔۔

وہاج۔نے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔

مشال نے دوسری طرف سکندر کو گھورا۔۔۔۔

وہاج کھانا میں نے بنایا ہے۔۔۔اور یہ میرے آرڈرز ہیں آپ نے تعریف کرنی ہے اور۔۔ایک دو۔۔پانچ ہزار کے نوٹ بھی جیب سے نکال لیں گے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا" وہ۔۔اٹھلا کر بولی وہاج کو اچھو لگ گیا دوسری طرف سکندر کی آنکھیں پھیل گئیں۔

یہ میری ماں نے اپنے معصوم بچے پر اتنا بڑا ظلم کیسے ہونے دے دیا۔۔

اس بدزائقہ عورت کے ہاتھ کا کھانا مجھے نہیں کھانا" سکندر چیختا ہوا اٹھا۔تھا اسنے پاؤں پٹخے مشال منہ بنا گئی۔۔۔۔

جبکہ وہاج نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔اب وہ اسکا کیسے دل رکھتا صبح کا ایکسپیرینس کیا کافی نہیں تھا اسکا معدہ اب تک سڑا ہوا تھا اور ایک اور اگر پھر سے اسے۔۔کوئی انوکھی خوراک ملنے والی تھی۔۔مشال غصے سے روم میں چلی گئی

کیوں تنگ کر رہے ہو تم اسکو اسے کھانا بنانا آتا ہے صبح تو وہاج کو کسی نہ کردہ گناہ کی سزا دی تھی اسنے "بڑی امی بولیں تو۔۔سکندر کی دوبارہ آنکھیں کھل گئیں۔۔۔

مجھے یقین نہیں ارہا" وہ بولا اور کچن میں۔۔سبز جھولتے آنچل کو فوکس کیا

یقین تو مجھے بھی نہیں ارہا" وہاج نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ دیا

بھائی آپ تو یقین کر لیں ورنہ سر میں کوئی۔۔۔واس مار کے آپکو یقین دلائے گی وہ" سکندر ہنسا جبکہ وہاج اسکی کمر میں مکہ مارتا اپنے روم کی جانب بڑھا۔۔۔

سکندر کمر سہلاتا رہ گیا۔۔

قسم سے۔۔کسی کنوارے کے بڑے بھائی بھی نہ ہوں" وہ رو دینے کو تھا

اچھا ڈرامے بند کرو فریش ہو کر آؤ۔۔" بڑی امی بولیں تو وہ مسکرا کر اٹھا

۔۔۔۔

اور۔۔۔ مکمل کچن میں جھانکتا ہوا۔۔۔ کمرے میں گیا

ہائے کاش یہ لڑکی روٹھ کر میرے کمرے میں بند ہو جاتی" وہ سرد آہ بھرتا

مشال اور وہاج کے روم پر ایک۔۔۔۔ ترسی ہوئی نگاہ ڈال کر اپنے کمرے میں

چلا گیا۔۔۔۔

اب اتنا غصہ۔۔ کس بات کا ہے" وہاج۔۔۔ بیڈ ہر لیٹ گیا مشال۔۔ منہ

بسورے بیٹھی تھی

دو بول تعریف کے نہیں نکلے آپکے منہ سے" وہ غصے سے بولی۔۔۔

میری جان دن رات تمھارے حسن کی تعریفوں میں ایک کر دوں بتاؤ۔۔۔

حکم کرو مگر یہ مت کھو کے تمھیں کھانا بنانا آتا ہے" وہاج ایکدم۔ اسکا ہاتھ

کھینچتا بولا اور پھر معصومیت سے بولا تو مشال نے اسکے سینے پر مکے برسا دیے

یہ میں نے قسم کھالی" اسنے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا

آپکو صارم کو سکندر کو کھانے کو چھونے بھی نہیں دوں گی صرف التمش بھائ
" کھائیں گے

اچھی بات ہے اسے ہی بن پانی کے موت ملنی چاہیے۔۔بہت اسکا دماغ
خراب ہو رہا ہے آج کل " وہ بڑبڑایا مشال اسے کشن مارنے لگی جبکہ وہ ہنسنے لگا

۔۔۔۔۔

اسے بلکل یقین نہیں تھا مشال کو کھانا بنانا نہیں آتا تبھی اسنے یہ سزا دل و جان
سے قبول کی اور فریش ہونے چلا گیا۔۔مشال سر ہلاتی باہر نکل آئ۔۔

کھانے کی ٹیبل پر صارم اور سکندر نے ایک ادھم اٹھا رکھا تھا۔۔
تبھی دادا جان اگئے۔۔انکے چہرے پر سنجیدگی تھی انکو دیکھ کر سب ایکدم
چپ سے ہو گئے کیونکہ وہ بہت سنجیدہ تھے
پیچھے سے التمش بھی آیا اور وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔
آہنگ نہال کچن میں تھے جبکہ نور انکے ساتھ ٹیبل پر تھی۔۔بڑی امی تائ
جان چچی بھی بیٹھ گئیں تھیں۔۔

مشال نے کھانا نکالا اور سب سے پہلے داداجان کو دیا۔۔

داداجان مسکرائے۔۔

یہ تم نے بنایا ہے کھانے کی شاندار خوشبو نے صارم سکندر اور چیئر کھینچ کر بیٹھنے والے وہاج کی سیٹی گم کر دی

جی۔۔داداجان بھرین سٹائل میں "وہ ہنسی

واہ" داداجان نے پہلے لقمے سے تعریفیں شروع کیں۔۔مشال نے التمش کو دیا اور پھر سب کو دیا سوائے اپنے شوہر نامدار اور دو بھائیوں کے جو معصومیت سے مشال کو دیکھ رہے تھے سب کھانا کھاتے ہوئے اسکی تعریفیں کر رہے تھے داداجان اور التمش نے تو انعام بھی دیا۔۔۔

یار تم مجھے بھوکا مارو گی" وہاج نے اسکیطرف دیکھا

کل کی دال رکھی ہے۔۔۔آپکے لیے اور ان دونوں کے لیے "مشال نے انکے آگے پلیٹیں پٹخیں

" مشال میں تمھارا شوہر ہوں یار۔۔۔۔۔کوئی تو۔۔۔رحم کھاؤ مجھ پر

چھوٹی چھوٹی رحم کی اپیلیں ہماری طرف سے بھی قبول کر لیں پلیز۔۔"

صارم اور سکندر بھی بولے تو مشال سمیت سب کے قہقہے بلند ہوئے سب نے۔۔۔ کھانا کھایا اور بہت تعریفیں کی مشال کی کھانا بنا ہی شاندار تھا۔۔۔

یہاں تک کے سارا ختم ہو گیا

وہاج نے بھر بھر کر ٹرائفل کھایا التمش نے۔۔البتہ میٹھے کو ہاتھ نہیں لگایا اسے علم تھا یہ آہنگ نے بنایا ہے آہنگ اداسی سے التمش کو دیکھتی رہ گئی۔۔

التمش ضروری کام کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

وہاج نے نوٹ کیا وہ صبح سے ہی چپ تھا آج۔۔۔۔

دوسری طرف سکندر کے اشاروں سے نہال عاجز آ چکی تھی کوئی دیکھ لیتا تو کیا بنتا تبھی اسنے منہ ہی موڑ لیا۔۔

نور وہاں سے اٹھ کر کچھ چیزیں لینے کے لیے اندر چلی گئی جبکہ ہانیہ نے پلیٹ پٹخی

مما مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا میرے لیے کل والا کھانا لا دیں" وہ بولی تو ایکدم ٹیبل پر خاموشی چھا گئ۔۔۔

ہانیہ "داداجان اب کے بیچ میں بولے

میں کچھ دنوں سے محسوس کر رہا ہوں بیٹا۔۔ مشال کے ساتھ آپکا رویہ اچھا نہیں بھابھی ہیں وہ آپکی۔۔۔۔ کھانا بہترین بن رہا ہے یہ ہی کھائیں" داداجان کی سخت آواز پر چار و طرف خاموشی چھا گئ۔۔۔

ہانیہ کو امید نہیں تھی داداجان ایسا کچھ بولیں گے۔۔۔

وہ سر جھکا کر کھانے لگی۔۔۔

مشال نے ایک نظر وہاج کو دیکھا تھا اسنے منہ بھی نہیں اٹھایا

تبھی نور بھاگتی ہوئ آئ

صارم بھیا آپکی کال ہے۔۔۔ کسی لڑکی کی ہے۔۔ کہہ رہی ہے صارم ہیں"

نور نے نقل اتاری اور منہ پر ہاتھ رکھتی بری طرح ہنس دی

صارم کا لقمہ حلق میں اڑ گیا سب اسے۔۔ حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

اسنے فون کان سے لگایا دوسری طرف۔۔ سکندر۔۔۔کا بس نہیں چلا کہیں۔
بھاگ جائے کیونکہ علیزے چوہدری سے وہاج بن کر اسنے ہی بات کی تھی ا
ور صارم کا نمبر بھی اسنے ہی دیا تھا مگر یہ بات وہاج بھی نہیں جانتا تھا
کون "کڑک لہجے میں کہہ کر صارم ایک نگاہ سب کی حیران نظروں میں ڈالتا
اٹھ گیا وہاں سے۔۔
میں علیزے۔۔آپ سے پرجیکٹ کے متعلق بات کرنی تھی """کس نے دیا
ہے میرا نمبر "صارم کی کڑک آواز پر علیزے ڈر گئ
وہ میں نے """آئندہ اس نمبر پر کال کی تو۔۔۔آپکے گھرا۔کر آپکو بتا کر جاؤ گا
کہ۔آپ نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔"وہ غصے سے بھڑکا تو علیزے مسکرا
دی
کیا واقعی "وہ اشتیاق سے بولی تو۔۔۔صارم نے شیٹ آپ کہہ کر فون بند کر
دیا
وہ مڑا تو پیچھے ہانیہ کھڑی تھی

دوسروں کو کہنے والے اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتے" ہانیہ نے طنزیہ نظروں سے اسکیطرف دیکھا

منہ بند کرواپنا۔۔۔میرے معملات میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں" صارم بولا۔۔۔لہجے میں سختی غصہ۔۔۔تھا

میں بھی یہ ہی کہنا چاہتی ہوں کہ۔۔گند توسب میں ہے آپ میں آپکی بہن میں۔۔بلکے اس گھر کے ہر فرد میں۔۔اس تالاب کی ہر مچھلی ایک جیسی ہے تو ۔۔۔آج حقیر نظروں سے مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ائندہ۔۔۔۔" وہ غصے سے چیخی۔۔صارم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا ہانیہ۔۔۔جو اسکے سامنے منہ کھولتے ہوئے بھی ڈرتی تھی اسنے کیسے اسے پٹاخ۔پٹاخ جواب دیے تھے ہانیہ کہہ کر پلٹتی کہ صارم نے اسکی کلائی جکڑلی۔۔۔

شکر مناؤ کہ تمھارا گنداب تک کسی کے اگے کھولا نہیں اور اپنے گند میں میری بہن کا نام لو گی تو۔۔زبان جلادوں گا آئندہ۔۔اگر بولنے کی کوشش بھی کی" وہ دباد باغرایا۔۔۔۔

آہ۔۔۔آہنگ ایک شوہر ہاتھ میں لے کر گھومتی ہے ایک۔۔۔۔بوائے فرینڈ""ہانیہ صارم کا ہاتھ اٹھا جبکہ وہاج نے وہ ہاتھ جکڑ لیا۔۔۔

ہانیہ کے وہیں رنگ اڑ گئے۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے"اسنے سرد سپاٹ لہجے میں۔۔صارم سے پوچھا۔۔۔

اس بات کا جواب اپنی بہن سے لو"صارم نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔ہانیہ۔۔۔کے چہرے کے رنگ۔وہاج۔۔۔غور سے دیکھنے لگا

بھیا۔۔۔وہ۔۔میں

احتیاط کیا کرو۔۔۔صارم۔۔بڑا ہے تم سے۔۔۔اور فاصلہ۔۔۔جیسے باہر کے مردوں کے ساتھ ضروری ہے گھر کے مردوں کے ساتھ بھی ضروری ہے

۔۔۔"اسنے۔۔۔سخت لہجے میں کہا

جی بھائی"وہ منمنائی

جاؤ" وہاج نے کہااور ہانیہ دوڑ کر اندر چلی گئی وہاج۔نہ سمجھی سے اسکی پشت دیکھنے لگا

مگر اس وقت التمش سے بات کرنا ضروری تھا کیونکہ التمش نے۔۔اسکو زیادہ پریشان کیا تھا۔۔اپنے رویے سے

التمش کی مکمل بات سن کر وہ سر تھام گیا تھا۔۔

تم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اندھے ہو تم نے دادا جان سے اسطرح بات کی ہے التمش تم نے" وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا دونوں اس وقت سٹریٹ لیمپ کے نیچے۔ بینچ پر بیٹھے تھے

ہاں مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی میں اپنے لہجے پر شرمندہ ہوں مگر ۔۔میں۔۔اپنے موقف سے نہیں ہٹوں گا۔۔۔اور اگر آہنگ میرے ساتھ

نہیں جانا چاہتی تو ٹھیک ہے مت جائے۔۔۔ میں اسے چھوڑ کر چلا جاؤں گا"
وہ سر جھٹک کر بولا۔

تم ہم سب کو چھوڑ دینا چاہتے ہو۔۔ صرف ان رشتوں کے لیے جو کل آئے
تمھاری زندگی میں دادا جان نے تمھیں بچپن سے جب۔۔ تم چھ سال کے
تھے التمش اپنے سینے سے لگا کر رکھا۔۔۔ مجھے جو کھلایا تمھیں وہ کھلایا۔۔۔۔
اور تم ان کو چھوڑنا چاہتے ہو۔ ہم تینوں میں سے کبھی کسی نے یہ سوچا ہی نہیں
کے۔۔۔۔ ہمارے حصوں کے بیچ میں تمھارا حصہ نہیں

"وہاج میرے بھائی تم کیوں نہیں سمجھ رہے مجھے اب یہ بھیک نہیں چاہیے
التمش" وہاج غصے سے بھڑکا

تمھیں اگر ہم سب کا پیار بھیک لگتا ہے تو بے شک ان ہی رشتوں کو چنو جو
۔۔۔ تمھیں پسند ہیں۔۔۔ بچپن سے آج تک ہم تمھیں بھیک دیتے رہے یہ
تمھاری سوچ ہے ہماری نہیں تم۔نے کہا میں اپنا بیز نیس الگ کروگا میں نے
کوئی بات نہیں کی۔۔۔ تمھاری محنت تمھارے ہاتھ میں رکھ دی اور بات کا

زکر بھی کسی سے نہیں کیا کہ۔۔ تمھاری ایگوہرٹ نہ ہو۔۔۔ کوئ نہیں جانتا آج تک کے تم ہم سب سے الگ ہو ہی چکے تھے پہلے اگر اب تمھیں گھر بھی چبھنے لگا ہے تو ٹھیک ہے جیسا تم چاہو ویسا کرو مگر" وہ کھڑا ہوا اور پلٹ کر انگلی اٹھائ

آہنگ پر تم کسی قسم کی زبردستی نہیں کر سکتے وہ اپنے فیصلے پر خود مختار ہے اگر تم نے زرا بھی کوشش کی تو اپنے بچپن کے دوست کو۔۔ اپنے سامنے پاؤ گے" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔ اور گھر کا دروازہ زور سے دے کر مارا۔۔۔ جو کہ التمش کے منہ پر ہی مارا تھا التمش۔۔۔ نے۔۔۔۔ سر تھام لیا۔۔۔

کیا واقعی وہ غلط تھا کیا وہ ساری زندگی اس احساس میں جیے کہ ان سب لوگوں نے اسے بنایا اسکا اپنا دنیا میں کوئ نہیں تھا اور۔ وقت گزرتے حالات بدلیں ۔۔ تو کیا۔۔۔ وہ تینوں کبھی یہ نہیں سوچیں گے کے۔۔ وہ کس بات میں

التمش کو حصہ دیں۔۔وہ بہت ساری سوچوں کا شکار ہو چکا تھا۔اور یہ سوچیں بھی رفتہ رفتہ۔۔۔نرگیس اسکے دماغ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے بھی وہ نرگیس سے بات کر رہا تھا جس نے اسکو کہا کہ وہ اپنے دادا سے اپنا حصہ لے کر نکلے اس گھر سے۔اگر الگ ہو تو۔۔جبکہ وہ سوچ میں پڑ گیا کہ کیسا حصہ کون سا حصہ کیا مانگے گا وہ۔۔

اسنے ایک بار پھر دادا جان سے بات کرنے کا سوچا تھا وہ صرف آہنگ کو۔لے کر جانا چاہتا تھا باقی ان سب سے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔وہ سب کو کچھ دے چکے تھے وہ۔۔۔اسنے لے لیا تھا مزید کچھ بھی نہیں۔۔

وہیں۔۔۔بینچ پر پیچھے سر ڈال کر وہ آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔

وہ عجیب دھرائے پر کھڑا ہو گیا تھا یہ رفتہ رفتہ اسے اس دھرائے پر لایا جا رہا تھا مگر وہ بچہ نہیں تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

وہاج غصے سے سرخ چہرہ لیے گھر میں داخل ہوا۔۔ سکندر گھر سے باہر جا رہا تھا ۔۔ایکدم وہاج کو دیکھ کر رخ موڑ لیا۔۔اتنے عرصے بعد اسکے دوستوں نے پلین بنایا تھا اور جلاد اچانک ہی سامنے آگیا وہ گھبرا کر۔۔اب وہاج کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا

میں تمھاری ٹانگیں توڑ دوں گا دفع ہو جاؤ واپس اپنے کمرے میں" وہ زور سے چیخا۔۔۔ سکندر اچھل پڑا۔۔

بھائی۔۔اب تو بہت دنوں بعد جا رہو۔ہوں" وہ منمنایا پیچھے سے التمش بھی ا گیا سکندر سمجھ گیا ان دونوں کی ہی جنگ ہوئی ہے تبھی وہاج۔۔ بلکل سڑ چکا ہے۔۔

ٹھیک ہے تو تم چپل سے ماننے والے ہو" وہاج۔نے بنا لحاظ کے اپنے سفید پاؤں سے۔۔اپنا سینڈل اتارا۔۔

یہ اللہ بھائی" سکندر چیختا ہوا دوبارہ اندر بھاگ گیا جبکہ وہاج نے مڑ کر التمش کو دیکھا وہ سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

میری باتوں کا وہ مطلب نہیں تھا تم مجھے نہیں سمجھو گے تو کون سمجھے گا"
التمش ٹھرے ہوئے لہجے میں بولا

تم مجھے بہتر جانتے ہو۔۔۔مجھے رشتے توڑنا اور رشتوں میں فاصلوں سے سب سے زیادہ نفرت ہے۔۔۔۔اور اگر تم میرے گھر میں یہ سب کرو گے تو۔۔ مجھے۔اپنے مخالف ہی پاؤں گے۔۔"وہ کہتا سیدھا۔۔۔اندر چلا گیا۔۔
تمھارا گھر "التمش پھیکا سا ہنس دیا جبکہ وہ۔۔ بات کو کسی اور رخ پر لے گیا تھا

وہاج۔۔۔روم میں آیا تو۔۔۔۔مشال کو تیار ہوتے دیکھا۔۔۔
ماتھے پر بل ڈالے وہ۔۔ چپل دور اچھالتا بیڈ پر ڈھیر ہو گیا التمش کی باتوں نے دماغ ماؤف کر دیا تھا۔۔

اسے سوچ میں ڈال دیا تھا کہ اسے اس عورت کے بارے میں اب خود سیریس ہونا پڑے گا کیونکہ اسکا دوست بیوقوفی کی انتہا پر تھا اور ان دونوں کو اسکے سامنے ایکسپوز کرنا بھی ضروری تھا ورنہ وہ کبھی پیچھے نہ ہٹتا وہ انھیں

سوچوں میں مشغول تھا کہ ۔۔اچانک اسکا شانا ہلایا گیا اسنے ہاتھ آنکھوں پر ڈے ہٹا کر دیکھا۔۔ سرخ لیپسٹک سے ہونٹ سجائے وہ۔۔۔ بالوں کو ایک جھٹکا دیتی۔۔اسے۔۔۔ غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ لڑکی شاید ہر گر جانتی تھی۔۔۔وہاج کو اپنے قدموں میں ڈھیر کرنے کا۔۔

وہاج نے بنا دو سرا الفاظ لبوں سے نکالے۔۔اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا مشال اسکے سینے پر الگی۔۔۔

وہاج" وہ۔۔بے ساختہ شرما کر دور ہوئ۔۔

شششش" وہاج اس وقت کسی بھی انکار کے موڈ میں نہیں تھا تبھی اسے۔۔ کسی بھی مزاہمت ڈسے روکا اور۔۔۔ کروٹ لیتے ہی وہ مشال پر حاوی ہوتا کہ مشال نے اسکے سینے پر۔ہاتھ رکھ کر اسے ٹوکا

یہ م۔میں آپکے لیے تیار نہیں ہوئ۔۔وہاج کی گھوری پر وہ سٹپٹائ

مطلب آپکے لیے ہوئی ہوں مگر ابھی نہیں اپ ابھی مجھے باہر لے کر جائیں گے ہم آئسکریم کھائیں گے۔۔۔۔" وہ اسکی غصے سے تیکھی رہتی ناک پر اپنی انگلی رکھتی بولی۔۔۔۔

اور یہ سب تمھیں کس نے بتایا کہ میں ایسا کچھ کرنے والا ہوں" وہاج نے۔۔ چیڑ کر کہا۔۔۔۔

میرے دل نے" وہ مسکراہٹ لبوں میں قید کرتی بولی

یہ تمھارا دل کچھ زیادہ ہی نہیں چاہتا کے وہاج۔۔ کو اپنے قدموں میں رول دے" وہ گھیری نظروں سے اسے دیکھتا اب بھی ماتھے پر کی بل ڈالے پوچھ رہا تھا۔۔

ام م نہیں ایسا بھی کچھ نہیں چاہتا۔۔۔۔بس یہ چاہتا ہے کہ ۔۔وہاج جیسا اسٹریل کھڑوس۔۔۔۔ ٹیسٹ لیس۔۔۔۔۔انسان۔۔۔۔ مجھ سے بہت پیار کرے بس" آخری لفظ وہ منہ میں ہی بڑبڑائی دل کی دھڑکنوں کے شور نے ۔۔۔اسکا چہرہ ٹماٹر کیطرح سرخ کر دیا تھا۔۔۔

پہلے تواس میں ان رومنٹک بھی شامل تھااب۔۔۔ نہیں کیوں "وہاج گھیرہ سانس لیتااسکو چھوڑتا۔۔دور ہوا۔۔۔

مشال کے لب سل سے گئے وہاج کاقہقہ بلند ہوااسکی جھکی جھکی نظریں

۔۔۔اور شرم پر۔۔وہ فداہی ہو گیا۔۔وہ کسی بھی روپ میں۔۔۔دوسرے کوڈھیر کر سکتی تھی۔۔۔

وہاج کولمحے بھر کے لیے اپنی قسمت پر رشک آیا۔۔۔۔۔

مشال نظریں جھکائے اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی۔۔۔

وہاج التمش سے ہوئی ہر بات اسکے سحر میں قید ہوتے ہی بھلا گیا تھا۔۔۔

مشال گھبراسی گئی اُسکی جنونی سی حرکات پر اسنے پھر سے اسے بے قابو ہونے سے روکا۔۔۔

" مجھے نہیں پتہ مجھے جانا ہے باہر

مشال میں تھکا ہوا ہوں۔" وہ واقعی تھکے تھکے لہجے میں بولا

یہ کیا بات ہوئی۔ میرے پاس آتے ہیں بس" وہ زبان دبا گی

وہاج نے اسے گھورا

فالتو کم بولا کرو۔۔۔۔وہ ڈپٹ گیا

" مجھے ڈانٹنے کے علاوہ آپکو کچھ خاص آتا بھی نہیں

بس کر دو۔کب ڈانٹا ہے میں نے تمھیں" وہ حیران ہوا اور سرخ نظروں

سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

مشال اس سے دور ہوئی اور بیڈ سے ہی اٹھ گئ

" یہ اب۔۔ابھی ابھی کیا ہو رہا ہے

وہ گھبرا گئ۔۔وہاج کے ہاتھ میں اسکا دوپٹہ تھا جو اسنے پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا

یہ تو بس پیار ہو رہا ہے۔اب اپنی کینچی کیطرح چلتی زبان بند کرو۔۔۔کیونکہ

مجھے تمھیں سننا نہیں۔۔۔فقت محسوس کرنا ہے" وہ آہستگی سے۔۔خمار زدہ

لہجے میں اسکے کان کے قریب بولا۔اور۔۔۔۔اسکو اپنے بازؤں کی سخت

گرفت میں جکڑ لیا مشال کچھ کہنا چاہتی تھی مگر۔۔۔اسکی شدتوں کے آگے

۔۔وہ کہیں بھی آنے جانے کی بات بھلا گئ۔۔۔

سکندر آہنگ کے دروازے میں جھانک رہا تھا۔۔۔وہ آج جلدی اٹھا ہی اسی لیے تھا۔۔۔پورا دن آج نہال کی صورت دیکھنے کو نہ ملتی۔۔افس کے بعد اسنے دوستوں کے پاس جانا تھا۔۔ تبھی وہ ایک نگاہ۔۔اپنی بیگم پر ڈالنا چاہ رہا تھا مگر سدا افسوس کے اسکی بیگم چھپ چکیں تھیں۔۔۔

اسنے جیسے ہی۔دروازہ کھولنا چاہا پیچھے سے وہاج۔۔۔نکل آیا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم" وہ سختی سے بولا۔۔

کچھ نہیں بھائی" وہ جلدی سے ہڑ بڑا کر دور ہوا۔۔۔

سٹڈی میں او" وہاج اسے گھورتا ہوا کہہ کر وہاں سے چلا گیا

جبکہ۔۔۔سکندر نے سانس حلق میں اتارا اتنے دنوں سے وہ بچ رہا تھا آج اسکی پیشی کا دن آ چکا تھا۔۔۔

وہ وہاج کے پیچھے پیچھے بلکل شرافت سے چلنے لگا۔۔۔۔

وہاج سٹڈی میں آیا۔اور اسے دروازہ بند کرنے کا کہا۔ تبھی۔۔صارم جوان دونوں کو جاتا ہوا دیکھ چکا تھا انکے پیچھے آیا اور جلدی سے اندر گھس گیا۔۔۔

کوئی سیریس بات ہے۔۔" وہ سکندر کی اتری ہوئی صورت انجوائے کرنا چاہ رہا تھا تبھی وہ اگیا سکندر نے اسے گھورا۔۔

خدا کسی کو بڑے بھائی نہ دے" وہ۔۔نارضگی سے بولا۔۔۔

چھوٹے پھر کوئی گل کھلایا ہے تم نے ویسے وہاج تم نے۔۔۔کب تک اسکی حرکتوں پر پردے ڈالنے ہیں" صارم بولا تو وہاج سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

۔۔رات ہوئے واقع کو بھلا نہیں تھا وہ۔۔کچھ بھی معملہ تھا صارم کا حق نہیں تھا وہ۔اسکی بہن پر ہاتھ اٹھاتا۔۔

صارم کو خود ہی یہ بات محسوس ہو چکی تھی وہاج کی سنجیدگی سے۔۔ تبھی۔۔

وہ آگے بڑھا

سوری یار میرا بلکل حق نہیں تھا۔۔۔وہ حرکت کرنے کا۔۔۔نیکسٹ ٹائم میں خیال رکھوں گا" وہ بولا تو وہاج۔۔نے سر ہلا دیا

وہ مزید۔۔کچھ چاہتا بھی نہیں تھا اسنے التمش صارم اور سکندر کو۔ کبھی۔۔ خود سے الگ نہیں سمجھا تھا۔۔اب اسکی نظر۔۔ سکندر کیطرف تھی۔۔۔ سکندر صاحب یہ۔۔ لڑکی جو گھر میں ہے۔۔ کس وجہ سے ہے" وہاج نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

ب۔بھائی وہ تو آہنگ کی فرینڈ ہے" صارم نے بھی سر ہلایا

تم نے مجھے اپنی طرح گھامڑ سمجھا ہے" وہ غصے سے بولا

سکندر کی سیٹی گم ہو گئی۔۔۔

اب تم خود اگلو گے یہ کان کے نیچے بر سادوں ایک" وہ جھڑک کر بولا تو سکندر آہستہ آہستہ انھیں سب بتاتا گیا۔۔

تم نے نکاح کر لیا" صارم چلایا

وہاج کا البتہ دوسری طرف چہرہ اتر سا گیا تھا۔۔

داداجان نے صارم اور ہانیہ کو سوچا ہوا تھا جبکہ اسنے خود سے۔نور اور سکندر کا سوچا ہوا تھا جتنی اسے نور عزیز تھی اتنا ہی سکندر بھی۔۔

کیا تم اسے پسند کرتے ہو یہ 'یہ مجبوری کا رشتہ ہے" وہ بولا تو۔۔۔۔
سکندر نے اسکیطرف دیکھا۔۔
اور مجھے جواب سنجیدگی سے چاہیے۔
میں پسند کرنے لگا ہوں" وہ سچ بتا گیا وہاج خاموشی سے سر ہلا گیا۔۔۔۔
میں دادا جان سے بات کرتا ہوں۔ نکاح کیا ہے تو باقائدہ بیوی قبول کرو
۔۔۔۔
ورنہ ڈوب کر مر جاؤ جب اتنی بھی ہمت نہیں" وہ بھڑک کر کہتا دروازہ
کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔
جبکہ صارم نے سکندر کی گردن جکڑ لی۔۔۔
تو اتنا بڑا کارنامہ کر کے اگیا یہ ہی میں نے کیا ہوتا نہ بم کیطرح پھٹتا یہ آدمی مجھ
پر۔۔۔۔اور۔۔بھئی خوش قسمت ہو تم لوگ تو" وہ۔ مصنوعی غصہ جتانے لگا
۔۔جبکہ۔ سکندر نے دانت پوری طرح نکال لیے۔۔
چلو علیزے چوہدری۔۔سے آپ بھی نکاح کر لو" اسنے قہقہ لگایا۔۔۔

صارم اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔

میرا نمبر تم نے دیا تھا اسے "اچانک اسے جیسے خیال آیا تو پوچھا۔۔

لو میں کیوں دوں گا" سکندر صاف مکر گیا اور باہر کیطرف کھسکنے لگا۔۔۔۔ جبکہ

۔صارم اسے یوں ہی شک بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

ویسے لڑکی بم ہے۔۔ایسی معصومیت سے مانگا تھا آپکا نمبر میں انکار نہیں کر سکا

"وہ بولا اور بھاگ گیا

سکندر "صارم دھاڑا اور اسکے پیچھے بھاگا

صبح صبح سکندر کی چیخیں اور صارم کے مکے برس رہے تھے۔۔۔

داداجان بھی وہیں اگئے۔۔

یہ سب کیا تماشہ ہے گھر کو گھر نہیں رہنے دینا۔۔۔گھر میں ماں بہنے بیٹیاں ہیں کسی کا خیال نہیں۔ باس شروع ہو جاؤ۔ کہیں بھی" وہ بھڑک کر بولے تھے

سکندر اور صارم۔۔ایکدم خاموش ہو گئے۔۔وہاج۔نے دادا جان کیطرف دیکھا انھوں نے کبھی بھی ایسے بات نہیں کی تھی

التمش بھی ایا وہ جانتا تھا یہ اسی کی بد تہذیبی کی وجہ سے ایسا ری ایکٹ کر رہے ہیں مشال آہنگ نہال حتیٰ کہ ہانیہ اور نور نے بھی پہلی بار دادا جان کا غصہ دیکھا تھا۔۔

سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔اتنے بڑے بڑے ہو گئے ہیں۔۔چڑھے کھڑے ہیں ایک دوسرے پر گھر میں رہنے کی تمیز نہیں ہے تو۔۔نکل جاؤ پھر اس گھر سے ویسے بھی بہت لوگوں کو اپنے فیصلے خود لینے کا شوق چڑھ گیا ہے" وہ طنزیہ لہجے میں کہتے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔سب خاموش تھے بس انکیطرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہاج انکے برابر اکر بیٹھ گیا۔۔

میں تم چاروں میں سے کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔اپنی من مانیوں پر اترے ہوئے ہو تم لوگوں کو اپنی مرضی کے علاوہ کچھ نہیں آتا صاف الفاظ

میں سبکو بتا رہا ہوں میری مرضی کے بنا میری بیٹیوں کا کوئی فیصلہ نہیں ہو گا باقی تم چاروں کا جو دل کرے کرتے پھیرو" وہ اکھڑے ہوئے لہجے میں بولے۔۔۔۔۔وہاج۔۔خاموش ہو گیا یہ التمش کا زلزلہ سب پر اتر رہا تھا ۔۔۔سکندر اور صارم شرافت سے ناشتے کی ٹیبل پر پہنچ گئے جبکہ التمش۔۔ گھر سے ہی چلا گیا۔۔۔۔

دادا جان نے۔۔کوئی بات نہیں کی۔۔بڑی امی نے انھیں ناشتہ دیا انھوں نے ناشتہ کیا اور وہاں سے وہ بھی اٹھ کر چلے گئے۔۔

کسی نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ۔سب آفس چلے گئے تھے

کام کرتے ہوئے۔۔شام در آئی تھی۔۔سکندر فرار ہونا چاہتا تھا اتنے دنوں بعد اسکے دوست اکھٹے ہو رہے تھے۔۔وہاج سے جان بچانا آج مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

وہ وہاج کے کمرے میں آیا تو معاذ سمیی اور شجاع کو دیکھ کر۔۔ایکدم چونکا جو اپنی بتیسی نکالے بیٹھے تھے۔۔

آجاؤ سکتہ کیوں ہو گیا تمھیں" وہاج بولا۔۔۔

تو سکندر اندر آگیا۔۔۔صارم بھی وہیں آگیا التمش البتہ آج آفس ہی نہیں آیا تھا۔۔۔

چلے جانا ایسی شکل بنا کر میرے سامنے مت بیٹھو۔۔۔کافی آرڈر کی ہے وہ پی لو پھر چلے جانا" وہ بولا تو سکندر مسکرا دیا

وہ ہمیشہ اسپر شفقت رکھتا تھا وہاج بھی مسکرایا۔۔۔

صارم شجاع اور معاذ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

سمیی بھی انکی باتوں میں شامل تھا

تم تینوں کا شادی کا پلین نہیں جو۔۔۔یوں منہ اٹھائے پھیرتے رہتے ہو"
کافی ا۔گئ تھی اسنے کافی کا سیپ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔
وہاج بھائ۔۔میں تو بہت خوش ہوں۔بات کرنے کے لیے لڑکی ہے
۔۔۔ملنے اتی۔۔ہے۔۔۔باتیں شاتیں ہوتی ہیں۔۔۔اور کیا چاہیے "سمیی
ہنسا
سب اسکی نیچر جانتے تھے تبھی۔۔۔کسی کو معیوب نہیں لگی
بیٹا یہ اچھائ نہیں بے غیرتی ہے "وہاج نے زرا گھور کر کہا
ہاہا۔۔۔یار آپ۔۔۔اگر دیکھ لیں اس چیز کو جس کو روز دیکھ کر سوچتا ہوں یار
کاش کاش اسکی شادی نہ ہوئ ہوتی۔۔۔۔۔تو واقعی میں شادی کر لیتا" سمیی
نے جلدی سے اپنا موبائل کھولا
ہاں یار دیکھیں بھائ آپ۔۔بھول جائیں گے سب۔""بہت خوب سہی جا
رہے ہو سب "وہاج نے سکندر کو گھورا
مروایں گے یہ دونوں "سکندر نے دانت پیسے۔۔۔۔

جبکہ سمیی نے تصویر نکالی۔۔۔۔

یار آپ کہیں گے۔کیا چیز دیکھادی سمیی """اسنے۔۔۔۔موبائل پر۔۔۔۔

تصویر کھولی اور۔موبائل وہاج کے سامنے کر دیا

وہاج۔۔نے نگاہ موبائل پر نہیں ڈالی۔۔

میری بیوی بہت ہے مجھے تم لوگوں کیطرح اوارا گردی کی بیماری نہیں مجھے

۔۔

وہ بنا دیکھے بولا۔۔

یار دیکھ تو لیتے۔۔"سمیی ہنسا صارم کی نگاہ تصویر پر گئ۔۔

مسکراتے لب سکڑ گئے۔۔۔۔

اسکے ہاتھ سے کپ چھٹا اور۔۔زمین پر گیر گیا۔۔۔

سب صارم کے ری ایکشن پر حیران تھے جبکہ۔۔۔

وہاج نے اگلی نگاہ موبائل پر ڈالی اور گویا۔۔آج بس ایک لمحے میں ایسا لگا کہ

سب کچھ سب اسکے اندر سے۔کوئ نکال کر نوچ کر لے گیا ہو

وہ ساکت نظروں سے مشال کی تصویر دیکھنے لگا جو جینز شرٹ میں کھڑی تھی اور بلاشبہ۔۔وہ اکثر اسے پریشان کر دیتی تھی کہ ہر مرد کی نگاہ کا مرکز بن سکتی تھی۔۔۔

سمیی کے موبائل میں یہ تصویر۔۔۔

وہاج نے اسکے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔۔۔

یہ تصویر کہاں سے آئی تمھارے پاس" وہاج کی غراہٹ سے سمیی کانپ گیا تھا

سکندر نے وہاج سے موبائل چھین لیا۔۔۔اسکے دانت بھینچ گئے۔۔

تینوں مردوں پر مشال کی تصویر سمیی کے پاس کسی تیزاب سے کم نہیں تھی جیسے وہ تیزاب انکے وجود پر چھڑک دیا ہو۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا سمیی کس ٹائیپ کا انسان تھا۔۔۔

سمیی کو لگا جیسے وہ گھیرے طوفان میں ہو۔۔یعنی ہانیہ کا بھائی وہاج۔۔

در حقیقت اسکے دوست کا بڑا بھائی تھا۔۔۔۔

اور یہ لڑکی جو ہانیہ کی بھابھی تھی۔۔وہ۔۔۔۔وہاج کی بیوی تھی۔۔

سمیی نے ایکدم سر جھٹکا۔۔

یہاں اسے خود کو بچانا تھا۔۔۔

یہ۔۔یہ اس لڑکی نے ہی بھیجی تھی مجھے تصویر کیوں آپ لوگوں کو کیا ہوا" وہ انجان بنا۔۔

وہاج۔۔کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔دانت اسنے پیس لیے اور وہ۔۔ سمیی کو پیچھے دھکیل کر وہاں سے۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا جبکہ اسکے پیچھے صارم بھی دوڑا تھا سکندر نے اسکا گریبان جکڑ لیا وہ اسے نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

یار آئی ڈونٹ نو یہ تمھاری بھابھی ہے" سمیی نے صفائی دینا چاہی

سکندر۔۔اسے نفرت سے دھکیل کر خود بھی وہاں سے نکلا تھا بلکہ گھر کیطرف دوڑا تھا یہ کیا تھا مشال نے یہ کیا کر دیا تھا۔۔

سکندر نے اپنی بائیک سٹارٹ کی اور گھر کی جانب بڑھادی جبکہ دوسری طرف صارم خود۔۔پریشانی سے پہلے گھر پہنچنا چاہتا تھا مشال۔۔مشال۔۔۔ وہ سوچ کر بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہاج کی گاڑی ان سب سے آگے تھی

۔۔۔

بھابھی خیر ہے بھائی کو آنے میں تو ابھی بہت وقت ہے "نور نے اسے چھڑا تو وہ مسکرادی

ارے ارے مشال شرم آرہیں ہے "آہنگ ہنس پڑی جبکہ نہال بھی ہنسی اب وہاں سب کے ساتھ بہت کمفرٹیبل ہو گئی تھی اس میں زیادہ ہاتھ آہنگ اور مشال کا ہی تھا۔۔۔

اور اسے رشتوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع بھی ملا تھا ایکطرح وہ خوش بھی تھی۔۔۔ سکندر کے ساتھ اپنے نکاح پر کیونکہ اسنے کبھی ایسے رشتے نہیں دیکھے تھے جو بے لوث محبت کرتے ہوں ایک دوسرے سے یہ لوگ بہت محبت کرتے تھے۔۔۔

اور اپنوں سے جڑے رشتوں سے شاید زیادہ کیونکہ سب ہی اسکو۔۔ بہت اپنائیت اور محبت سے ملتے تھے۔۔ بات کرتے تھے۔

مشال نے ہانگ کو گھورا۔۔ ابھی التمش سامنے آجائے تو تمھارے ہاتھوں سے برتن ٹوٹنا شروع ہو جائیں گے اور۔۔ مجھے چھیڑ رہی ہو بد تمیز" وہ بولی تو

آہنگ ایکدم خاموش ہو گئی التمش تو اس سے بات بھی نہیں کر رہا تھا نہ جانے وہ آنکھوں سے دیکھ کر بھی۔۔۔سب جھٹلا رہا تھا۔۔مشال نے نوٹ کیا بڑی امی اسے بہت توجہ سے دیکھ رہیں تھی مگر وہ انکیطرف سے نگاہ پھیر گئی وہ مدھم سا مسکرا دیں۔۔

چلو جاؤ۔۔جا کر مشال کی نظر اتار دو۔۔ نظر لگ جائے گی اسکو" بڑی امی نے کہا تو تائی جان اٹھیں اور اسکی نظر اتارنے کے لیے اندر سے مرچیں کے آئیں مشال اس سے پہلے کچھ بولتی مرچوں سے اسکی نظر اتاری جا رہی تھی اسکے سکنات یہ سب پہلی بار ہوا تھا اسکی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔۔کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔

اسکی اچھے سے نظر اتار کر۔۔اسکا صدقہ دے کر۔۔۔تائی جان بیٹھ گئیں آج تو ہماری بھابھی کا پلین کچھ اور ہے لگتا ہے بھائی سے کوئی بڑی ڈیمانڈ منوانی ہے "نور جو اہم اسائنمنٹ بنا رہی تھی بیچ میں بولی تو۔۔مشال نے ہنس کر اسکی طرف دیکھا

چلو آج۔۔اگر تمھارے بھائی۔۔ کھڑوس بھائی مان گئے تو ہم سب پیزا کھانے جائیں گے "وہ ایکسائٹیڈ سی ہوتی بولی

نور نے پین پھینکا

نہ کہیں نہ کہیں بھابھی۔۔ایسے وعدے تو بڑے بڑوں نے کیے ہم سے مگر "وہاج بھائی کو آج تک کوئی پٹا نہیں سکا

نور نے کہا تو وہ مدھر سا قہقہہ لگا اٹھی

تمھارے بھائی کو قابو کرنا مشال کا دائیں ہاتھ کا کھیل ہے "اسنے مزے سے کہا اور جیسے ہی پلٹی۔۔۔۔وہاج پیچھے ہی کھڑا تھا

بے ساختہ ہی اسے اس پر۔۔جی بھر کر پیار آیا۔۔

کافی لمبی عمر ہے۔۔۔میرے بیٹے کی تمھارا ہی ذکر ہو رہا تھا۔۔جلدی آ گئے ا ج "تائی امی نے مسکرا کر کہا تو۔۔سب ہی مسکرا دیے۔۔جبکہ مشال کی نظروں میں وہاج کے لیے آج بے پناہ محبت تھی نہ جانے کیوں۔۔۔۔۔مگر ۔۔۔محبت۔۔کا سمندر اسکی آنکھوں میں ٹھاٹھے مار رہا تھا۔۔۔

وہاج۔۔کا چہران سب کے بر عکس سرخ تھا۔۔

اسکے ہاتھوں میں مٹھیاں بھینچی ہوئیں تھیں۔۔۔

وہ کچھ کہتا کہ مشال جلدی سے پلٹ گئ۔۔۔وہ قیامت خیز حسن رکھنے والی حسینہ آج جوبن پر تھی اسکے سرخ کندھاری ہونٹ۔۔اور وہ تصویر وہاج اس بے وفائی پر۔۔۔شاید کبھی چین کی نیند سو بھی پاتا۔۔بھاگ کر اسکے لیے پانی لے آئ۔۔جبکہ اسکے پیچھے سکندر اور صارم بیک وقت پہنچے تھے انکے چہروں کے رنگ آڑے ہوئے تھے ان دونوں کو دیکھ کر در حقیقت گھر والے پریشان ہو گئے سب اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔۔

" کیا ہوا ہے تم دونوں ایسے "۔۔

"وہاج بات سنو سمیی۔۔کی بات کی تحقیق نکلوانا پہلے ضرور

وہاج نے اسے۔۔سرد نظروں سے دیکھا صارم کے الفاظ حلق میں ہی دب گئے۔۔دوسری طرف کوئ اسکی جانب بڑھتا کہ اسنے ہاتھ اٹھا کر روک دیا

۔۔

وہیں سے مشال پانی کا گلاس لے کر اسکے سامنے آ گئی۔۔

ارے آپ بیٹھے میں اب تک "۔دوپٹہ ایک شانے پر لاپرواہی سے جھول رہا تھا اسکا گلہ اسکا حسن وہاج۔۔

کو ایکدم کراہت سی محسوس ہوئی

اسنے مشال کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھینا۔۔اور۔۔اسی شیشے پر دے مارا جہاں پہلی بار دیکھ کر اسنے اسکے حسن کو سراہا یا تھا شیشہ چھناکے سے ٹوٹ گئے سب گھر والے دنگ تھے۔۔

وہاج "مشال کے لب پھڑ پھڑانے۔

جبکہ وہاج نے۔۔۔سمیی کا موبائل صوفے پر پھینکا اور مشال کیطرف بڑھا مشال کی آنکھوں میں پہلے روز کیطرح خوف سا اتر گیا۔۔۔

کون کون سا یار ہے تمھارا جس کو تم نے اپنی تصویر بھیج کر اپنے اس اس حسن کی تعریفیں قبول کیں ہیں لسٹ بنا کر میرے منہ پر مار دو "اسکی دھاڑ سے ۔۔۔گھر کی در و دیوار بھی ہل گئ تھی

بھاگ کر اندر سے ہانیہ آئی تھی۔۔۔۔

جسے سمیی کی ابھی ابھی کال آئی تھی اور سب کچھ سمیی نے اسے بتا دیا

ہانیہ کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔۔ مگر باہر تو صورتحال بلکل ہی مختلف تھی۔۔ جسے دیکھ کر ہانیہ کو کچھ تسلی ہوئی کہ۔۔

حالات اسکے لیے ناسازگار نہیں ہیں۔۔۔

داداجان بھی باہر نکل آئے

وہاج "مشال کو اس سے سہمتے دیکھ وہ بولے جبکہ وہاج نے مڑ کر۔۔۔۔

انکی جانب دیکھا میں نے آپ سے کہا تھا مجھے اس آوارہ لڑکی سے شادی نہیں کرنی جس کے عاشق۔۔ جس کے بوائے فرینڈ چپے چپے پر اسکی تصویروں اس جسم کو لے کر کھڑے نمائش کر رہیں ہیں دوسرے مردوں کو دیکھا رہے ہیں میں نے کہا تھا آپ سے مگر آپ نے میری ایک نہیں سنی آپ نے مجھے زبردستی اس۔۔۔اس پنچ عورت کے ساتھ باندھ دیا جس نے میری محبت میری محبت کی لاج نہیں رکھی اور مجھے ان مردوں کی لسٹ میں سے ایک مرد

بنادیا بس فرق اتنا آیا مشال بی بی کہ تم نے مجھے سے نکاح کر لیا ورنہ اپنے آپ کو تو تم لوگوں میں بیچ ہی چلی ہو۔۔

وہاج "مشال چیخی۔۔

چلاؤ مت۔۔

تمہاری اب اتنی اوقات نہیں رہی ہے تم میرے سامنے چلاو" وہاج اسے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا تھا" ہو کیا رہا ہے کوئ مجھے بتائے گا" داداجان نے ضبط سے اس سے پوچھا۔۔

مشال کی بے یقین نظروں سے نگاہیں نکال کر اسنے داداجان کیطرف دیکھا اور سمیی کا موبائل اٹھا کر اسنے۔۔۔۔مشال کی تصویر۔۔۔داداجان کے سامنے کر دی

یہ آپکی اس۔۔۔پوتی کی تصویر ہے۔۔۔جو کہ سکندر کے ایک عیاش دوست کے موبائل میں تھی۔۔اس عورت کا تعلق اس سے تھا پہلے یہ بعد میں نہیں جانتا۔۔۔۔اور۔۔نہ جانے کتنوں سے تعلق رچائے بیٹھی ہے یہ۔۔آپکی

پوتی۔۔۔اور مجھے مجھے آپ نے اسکے ساتھ باندھ دیا۔۔داداجان یہ آپ نے مجھ پر دوسرا ظلم کیا ہے۔۔پہلے میرے باپ کو جدا کیا اسکے باپ کی وجہ سے ۔۔۔اور۔۔اب مجھے اس عورت کے پلو میں باندھ دیا جس کے آنچل میں ہی داغ ہیں" وہ آپے سے باہر ہوتا چلایا۔۔۔

سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہانیہ کو ایک بار پھر اپنی موت نظر آئی اسکا دل ڈوب کر ابھرا۔۔یہ تو سمیی کا موبائل تھا اس موبائل میں اسکی بھی تصاویر ہو سکتی ہیں یہ وہاج کے ہاتھ میں تھا موبائل وہ کانپ اٹھی۔۔جبکہ۔۔۔مشال کو لگا اسکی ٹانگوں سے جان کھینچ لی گئی ہو۔۔ان سب لفظوں کی تیر سہتے۔۔۔۔وہ۔۔۔۔سرخ آنکھوں سے داداجان کے قریب آئی اور اپنی تصویر دیکھنے لگی۔۔۔اپنی تصویر دیکھ کر وہ ساکت سی رہ گئی تھی

یہ کون تھا سمیی وہ کسی سمیی کو نہیں جانتی تھی یہاں تک کے وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسکے پاس اسکی تصویر کیسے گئی۔

م۔۔۔میں۔میں نہیں جانتی کسی۔۔۔کسی سمیی کو" سہمے خوف زدہ لہجے میں
۔۔۔۔وہ اپنا ٹوٹا پھوٹا ڈیفینس کرنے لگی دادا جان کے ہاتھ سے موبائل چھٹا
اور زمین پر گیرتے ہی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ ایکدم صوفے پر ڈھے گئے۔۔۔

"میں۔۔۔میں کسی سمیی کو نہیں جانتی وہاج۔۔میں خدا کی قسم۔۔

"تڑخ

ایک زوردار چانٹے کی آواز نے۔۔اسکی زبان بند کر دی۔

وہاج۔۔۔وحشی ہو رہا تھا۔۔۔

اپنی عزت کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت۔۔وہ کسی معصوم کے دل سے۔۔۔اپنا اعتبار کھو رہا تھا۔۔۔

می۔۔میرا یقین کریں" مشال ہمت نہ ہارتے ہوئے سسکی۔۔۔

یہاں کوئی بھی تمھارا یقین کرے گا مشال۔۔۔۔۔۔کوئی ایک بھی۔۔۔

تم یقین کے قابل ہو۔۔۔۔م۔۔میری محبت میں کیا کمی تھی۔۔۔۔کہا
" ۔۔۔کہاں سے تمھیں میری محبت میں کھوٹ دیکھا جو تم نے۔۔۔۔
وہاج۔۔م۔۔میرا کوئی نہیں ہیں یہاں۔۔۔میرا یقین آپکو کرنا پڑے گا
۔میں میں کسی سمیی وہ نہیں جانتی۔۔
تو کیسے گی تمھاری تصویر اسکے آپس "وہ حلق کے بل چلایا گھر میں
اتنے سارے لوگوں کے ہونے کے باوجود۔۔صرف ان دونوں کی آواز تھی
وہاج کی آنکھوں میں سرخی۔۔ تھی۔۔۔اور دیکھنے والے کو تو وہ نمی بھی
دیکھتی۔۔۔۔۔جو مشال کو دکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
م۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔
اسنے کہا ہے تم نے بھیجی ہے "وہ اسکے دونوں ہاتھ دبوچ کر دانت پیستا بولا
۔۔۔۔

ج۔۔ جھوٹ ہے یہ سب کچھ۔۔۔جب میں نے کچھ نہیں کیا تو کچھ نہیں کیا ۔۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میری زندگی میں آپکے آنے کے بعد کوئ نہیں ۔۔۔۔اور میری زندگی میں کوئ نہیں تھا وہ سب بھی۔۔۔

سب بکواس تھا وہاج۔۔

وہ ہنس پڑا اذیت سے۔۔۔۔۔۔

یعنی تم مان رہی ہو۔۔کہ تم بد کردار تھی۔۔۔۔

مشال کا آنسو۔۔۔۔گال پر بہہ نکلا۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔بے بسی سے۔۔اپنی عزت کی دھجیاں اڑانے والے اپنے ہی محبوب کو دیکھ رہی تھی۔۔

وہاج۔۔۔نے اپنے ہی بال نوچ لیے۔۔۔

گھر میں عورتوں کی۔۔اب سسکیوں کی آواز بندھ رہی تھی۔۔۔۔

کسی کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔مشال کا۔۔۔۔وہ ایسا کر سکتی تھی کیونکہ اسکے ماضی میں یہ سب ہو چکا تھا۔۔

مشال نے پلٹ کر داداجان کیطرف دیکھا۔۔۔

اورانکے قدموں میں بیٹھ گئ۔

د۔۔داداجان۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیاداداجان یہ سب جھوٹ ہے میں کسی سمیی کو نہیں جانتی۔۔۔۔میں خداکی قسم کھاتی ہوں" وہ انکے گھٹنے پر سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رودی

اتنے عرصے وہ ان سب میں رہی تھی کسی کو اسکا اعتبار نہیں آیا تھا کوئ اسکے ساتھ کھڑا نہیں ہوا تھا کہ مشال ایسا نہیں کر سکتی سب۔۔کو یہ ہی امید تھی وہ ایسا کر سکتی ہے سب وہاج کے لیے غم زدہ تھے اسکا کوئ نہیں تھا یعنی۔۔یہ سب منافقت تھی یہ محبتیں جھوٹی تھیں۔

کوئ تو میرا یقین کرے میں نے کچھ نہیں کیا" داداجان کے بھی نہ بولنے پر وہ چلا اٹھی اذیت سے مگر پھر بھی کسی کی آواز نہیں آئ کہ کوئی اسپر یقین کرتا ہے۔۔۔

وہاج سر تھامے صوفے پر بیٹھا تھا

میں اس لڑکی کو طلاق دینا چاہتا ہوں" وہاج کی آواز ایکدم بلند ہوئے۔۔

ہانیہ تھم گئ۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ مشال سے بہت نفرت کرتی تھی مگر آج یہ سب دیکھ کر اسکی روح میں کپکپاہٹ ہی الگ تھی۔۔

مشال ساکت رہ گئ۔۔۔۔

کوئ کوئ ان سب میں سے یہ نہیں بولا تھا کہ وہ کیا کر رہے ہے۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔و۔۔وہاج الماس مشال کو طل

و۔۔ہاج وہاج۔۔۔ایسا مت کریں یہ کیا کر رہیں ہیں آپ آپ مجھ پر اتنی بڑی تہمت نہیں لگا سکتے۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔یہ یہ سب بکواس ہے وہاج مجھے خود سے الگ مت کریں میں میں ہماری محبت کی قسم کھاتی ہوں میں نے یہ سب نہیں کیا""" وہاج کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا اور اسنے اپنے انگوٹھے سے صاف کر کے۔۔۔۔ایک تکلیف دہ سانس بھال کیا۔۔۔۔۔

چلی جاؤ یہاں سے" وہ بولا

وہاج یہ تم غلط کر رہے ہو جو بھی کچھ تم کر رہے ہو بنا تحقیق کے کر رہے ہو

۔۔"صارم سے مزید یہ سب برداشت نہیں ہوا

ہاں اسے لگ رہا تھا پہلے کہ یہ مشال ہی ہے کیونکہ سمیی اقرار کر چکا تھا مگر پھر بھی اسے۔۔اس بات میں حقیقت نہیں لگ رہی تھی۔۔

اور اسکا دل کہہ رہا تھا یہ سمیی وہ ہی سمیی ہے جو ہانیہ سے تعلق رکھتا ہے مگر سمیی نے مشال کا نام لیا تھا سمیی کوئی بہت۔۔نیک انسان نہیں تھا کہ وہ ہانیہ کا پردہ رکھتا تبھی صدام کنفیوز تھا اگر وہ ہانیہ کا نام لیتا۔۔تو یہاں وہاج۔۔۔

شاید مارنے پر اتر آتا۔۔۔۔

وہاج نے صدام کیطرف دیکھا مشال کا ہاتھ جکڑا اور۔۔۔اسے کھینچتا ہوا۔۔۔

باہر لے آیا۔۔۔۔

صارم اسکے پیچھے لپکا تھا۔۔اسے باقی سب پر بھی حیرانگی ہوئی کہ۔۔کوئی کوئی ایک بھی مشال کے حق میں نہیں تھا

وہاج کیا کر رہے ہو یہ

تم اس کی حمایت کیوں کر رہے ہو۔۔۔" وہ۔طنزیہ نظروں سے اسے پوچھنے لگا گویا وہاج کا دماغ آؤٹ ہو چکا تھا وہ ہر۔۔انسان کو غلط سمجھ رہا تھا

مشال۔۔نے یہاں اس سے اپنا ہاتھ خود چھڑا لیا

اتنا بڑا الزام۔۔۔اپنے بھائی سمجھا تھا اسنے سکندر التمش اور صارم کو۔۔۔۔

وہاج نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

ہ۔۔ہمارے رشتے میں۔۔۔۔صرف اٹریکشن تھی محبت نہیں" وہ سسک اٹھی یہ تکلیف دہ تھا جو آج اسے نظر آیا۔۔۔۔۔

محبت ہوتی تو اعتبار کہیں تو آتا

وہ بولتی۔۔۔۔خود اس سے دور ہو گئی۔۔۔

وہاج۔۔کو لگا اسکے وجود سے کچھ چھینا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ اسے نکال دینا چاہتا تھا مگر۔۔۔نکلنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

مگر اسنے اس سے منہ موڑ لیا

مشال نے اسکی محبت کا گلہ گھونٹا تھا اور اب کہہ رہی تھی اپنی غلطی ماننے کے

بجائے کے۔۔وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔

کبھی اپنی غلطی پر شرمندگی ہو تو آجانا۔۔۔"وہ آہستگی سے بولا تھا۔۔۔۔

مشال اس احسان پر۔۔۔۔۔مرنے کو تھی۔۔۔۔

مگر وہ پلٹی نہیں

یہ کیسا ستم تھا کہ یہاں تو اسکا کوئ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

کوئ ایک بھی نہیں۔۔۔۔وہ رشتے جن کو وہ اپنا سمجھنے لگی تھی۔۔

کوئ تو بولتا۔۔نور بول دیتی۔۔۔

آہنگ۔۔یہ تائ جان یہ پھر دادا جان

سکندر یہ۔۔پھر دور کھڑا التمش

اسے لگا اسکے قدم من من بھاری ہو گئے ہوں۔۔

وہ جا رہی تھی

"مشال پاگل مت بنو کہاں جاؤ گی تم

ہاتھ چھوڑو میرا" صارم پر وہ دھاڑی تھی۔۔۔

یہ لوگ۔۔۔یہ لوگ ان میں سے کوئی اسکا نہیں تھا۔۔۔۔یہ جھوٹے اور منافق لوگ تھے جنھوں نے صرف وقتی اسے اپنا سمجھا اعتبار نہیں کیا۔۔۔ مشال۔۔اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا کر وہاں سے۔۔ تیز قدم اٹھاتی نکل گئی وہ کہاں جائے گی۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ نکل گئی جبکہ صارم کا دل یقین پکڑ چکا تھا یہاں گڑ بڑ ہے مشال کی ایک عادت تھی وہ کوئی بات دل میں نہیں رکھتی تھی وہ ہر بات کہہ جاتی تھی پھر یہاں بھی کوئی مسلہ تھا۔۔اصمور۔۔۔

اگر وہ مشال کو جانے دیتا تو شاید وہ کبھی دوبارہ یہاں نہ آتی۔۔۔

وہ اسکے پیچھے نکلا تو۔۔۔ پیچھے سے نہال بھی دوڑ کر آئی تھی۔اسکی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں

اسکا دل بھی کہہ رہا تھا مشال غلط نہیں ہے یہ سب جھوٹ ہی ہے وہ۔۔نہال اور صارم جبکہ وہ سکندر کی بھی پرواہ کیے بنا مشال کے پیچھے دوڑی تھی سب وہیں ٹھر گئے تھے جبکہ۔۔۔

وہاج اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔

ہانیہ اس ٹوٹے ہوئے موبائل کو اٹھانا چاہتی تھی مگر۔۔۔

صارم اپنا دماغ چلاتا پلٹ چکا تھا۔۔۔۔

اسنے سب سے پہلے سمیی کا موبائل اٹھایا اور ہانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ خاموش نظر بہت کچھ کہہ گئی تھی۔۔۔

مشال نہیں جانتی تھی وہ کہاں جا رہی ہے۔۔وہ سر جھکائے۔۔۔چل رہی تھی۔۔

مشال بھابھی "نہال نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔

مشال نے توجہ نہیں دی وہ پیچھے پلٹ کر کسی کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی کیا ملا تھا اسے۔۔۔وہ اچھی تھی ان سب سے نفرت کرتی تھی۔۔۔محبت کر کے ۔۔۔۔کون ان میں سے اسکا ہوا۔۔وہ ہی نہیں ہو جس کی ہر بات پر اسنے۔۔ جی حضوری شروع کر دی تھی وہ اسے۔۔طلاق دے رہا تھا۔۔۔اگر وہ نہ روکتی اسے طلاق دے دیتا کوئ کچھ نہ کہتا کسی کو کوئ فرق نہ پڑتا۔۔۔اسنے اسے گھر سے نکال دیا

بہت ظلم کیا تھا اسنے۔۔۔ایک غلطی کو اسکا گناہ بنا دیا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی وہ تصویر کہاں سے کس کے پاس گئ۔۔وہ کچھ نہیں جانتی تھی اگر وہ جانتی تو۔۔وہ کبھی نہ مکرتی کوئ تو مناتا کوئ تو اسکیطرف بڑھتا

۔۔۔۔

اسکا دل کئ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی آنسو متواتر گیر رہے تھے۔۔۔

کوئ تھا اسکا اب۔۔۔اس ایک شخص کو اپنا نا لیا جس نے اسپر الزام لگائے اسے رسوا کر دیا۔۔۔۔

کیسی محبت تھی اسکو۔۔وہ کہہ رہا تھا اسکی محبت میں کمی تھی۔۔۔کہاں تھی یہ محبت جس میں اعتبار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اسنے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کیے مگر۔۔پھر سے اسکے گال بھیگ گئے

مشال "صارم دوڑتا ہوا آیا اور اسکا ہاتھ جکڑ کر پیچھے کھینچا مشال۔۔نے بنا کسی لحاظ کے کچھ بھی سوچے بنا۔۔۔۔

کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مار دیا

صارم وہیں روڈ پر ہی تھم گیا جبکہ نہال نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو۔۔۔ہاں کیا چاہتے ہو وہ شخص جو کہنے کو میرا شوہر ہے مجھے تمھارے ساتھ منسلک کر دے۔۔میری بد کرداری۔۔۔۔کا ڈھنڈورا پیٹنے میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے صارم۔۔۔۔جرت تھی تو کبھی دل سے بہن مانا تھا تو۔۔پکڑ لیتے اسکا گریبان اور۔۔پوچھتے بس ایک تصویر نے

مشال کو وہاج کی نظروں سے گیرا دیا۔۔۔بس ایک تصویر نے۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

صارم۔۔۔نے۔۔۔اسکی جانب دیکھا۔۔۔ایک صبر کا گھونٹ حلق میں اتارا وہ اس وقت اسکی ذہنی حالت سے آگاہ تھا وہ کس سچویشن سے گزر رہی ہے

۔۔۔۔۔

مشال کچھ ہی دیر میں اس سے دور ہوئ۔۔۔۔

اور آنسو صاف کر کے وہ۔۔دوسری طرف چلنے لگی۔۔۔

اچانک وہ اپنے دوپٹے میں ہی الجھ کر۔۔۔۔زمین بوس ہوئ تو نہال تڑپ کر اس تک پہنچی تھی۔۔

بھابھی۔۔۔"مشال نے اسکا ہاتھ بھی جھٹک دیا

اور خود ہی گیر کر وہ خود ہی اٹھی تھی۔۔۔۔

میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔جاؤتم دونوں "اسنے سرد مہری سے کہا۔۔بکھرے بال سفید۔۔۔ڈریس اور بکھرے بکھرے میکپ میں وہ غم زدہ افسردہ بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسنے وہ دوپٹہ سمیٹا۔۔۔اور اس دوپٹے کو غور سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پھر۔۔۔مڑ کر صارم کو دیکھا اور وہ دوپٹہ اسکی جانب اچھال دیا۔۔

اگر میں بد کردار ہوں تو۔۔۔وہاج۔۔۔سے کہہ دینا کہ۔۔۔۔اب وہ۔۔

بھی یہ اذیت بھگتے میں اسے بتاؤ گی بد کرداری ہوتی کیا ہے "وہ چیخی تھی۔۔

اور دوپٹہ صارم کی جانب اچھال دیا۔۔۔۔

جبکہ وہ ان دونوں سے دور تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی۔۔

ایسا لگ رہا تھا چاروں طرف سے۔۔۔۔کوئی آسرا نہیں رہا بے آسرا وہ چل رہی تھی اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے

صارم بھائی روکیں بھابھی کو۔۔"نہال نے خاموش کھڑے صارم سے کہا۔

اور۔۔۔اس سے پہلے صارم کچھ کرتا۔۔مشال۔۔۔زمین بوس ہو گئ۔

۔۔۔۔

مشال" وہ دونوں ایکدم چیخے تھے

اور دوڑ کر اس تک پہنچے۔۔

وہ بے ہوش ہو گئ تھی۔۔۔

صارم نے اسپر دوپٹہ ڈالا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ بہت ضدی ہے مگر۔۔یہ حقیقت ہے کہ کسی نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اسنے مشال کو۔۔۔بازوں میں وہاج کی امانت سمجھ کر اٹھایا تھا۔۔واپس گھر لے کر جانا اس وقت مشال کو صرف بیوقوفی تھی کہ وہ ہوش میں آتی تو ہنگامہ مچا دیتی یہ پھر وہاج اس وقت وہ دماغ سے کچھ بھی نہیں سوچ رہا تھا بس وہ دیکھ رہا تھا جو۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے تھا تصویر کا دوسرا رخ بھی کچھ کہتا ہے اسے تسلی سے یہ سوچنا چاہیے تھا۔۔

اسنے کیب روکی۔۔نہال اور صارم اسے لیے کیب میں بیٹھے اور۔۔ہاسپٹل کی جانب۔۔۔کیب بھگانے کے لیے کہا کیونکہ مشال بلکل زرد ہو رہی تھی

۔۔

ہانیہ کے نمبر پر کال آرہی تھی وہ سن بیٹھی تھی۔۔۔صارم سمیی کا موبائل لے گیا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہ کچھ لازمی کرتا اب وہ بلکل بھی اس چیز کو برداشت نہ کرتا گھر میں ایک مشال جو کہ ہانیہ کے بقول غیر ضروری تھی۔۔۔اسکے جانے سے موت کا سماں بنا ہوا تھا۔۔

نور اور آہنگ۔۔۔ایک کمرے میں تھے وہ اپنے روم میں تھی کسی نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔ کھانا مشال نے ہی بنایا اور وہ کھانا یوں ہی رکھا تھا سب غمزدہ تھے۔۔

ہانیہ کو مشال کے جانے کا کوئ غم نہیں تھا وہ تو چاہتی تھی وہ بد تمیز لڑکی اسکے بھائ کی زندگی سے نکل جائے اگر صارم کا مسلہ نہ ہوتا تو وہ سکون سے اب زندگی گزارتی مگر صارم کی آخری نگاہ نے اسے۔۔ہلا کر رکھ دیا تھا وہ مسلسل سوچ رہی تھی اب کیا کرے۔۔۔کیا کرے جو کوئ بھی صارم کی بات کا یقین نہ کرے۔۔۔۔

تبھی اسکے دماغ میں وہاج کا خیال آیا۔۔۔

اور وہ چند لمحے سوچنے کے بعد مسکرا دی۔۔۔۔

کیونکہ وہ سوچ چکی تھی اسنے کیا کرنا ہے

مگر شاید وہ بھول گئ تھی

ہر وقت چال اور بازی۔۔۔اسکے ہاتھ میں نہیں رہتی تھی۔۔۔

وقت نے پلٹنا بھی تھا۔۔۔

وہ رولنگ چیئر پر تیز تیز جھول رہا تھا بے چینی اسکی رگوں میں خون کیطرح دوڑ رہی تھی

لبوں میں سیگریٹ لگائے۔۔وہ مضطرب تھا جیسے کہیں سکون نہ ہو۔۔اسکے اعصاب تنے ہوئے تھے کمرے میں مکمل اندھیرہ تھا۔۔۔

اگر آج وہ مشال کو طلاق دے دیتا

وہ ایک لمحے کے لیے کانپ سا گیا۔۔۔

وہ۔۔وہ اسے طلاق دے دیتا تو سب ختم ہو جاتا۔۔۔اسکی محبت۔۔۔

وہ تھم گیا۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔ہاں اس لڑکی نے محبت کا بھرم ہی کب رکھا۔۔۔۔

اسے۔۔وہاج کے ساتھ کوئی اور بھی چاہیے تھا۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہوتے ہوئے وہ کیسے کسی اور کے بارے میں سوچ سکتی ہے اسکی نیچر کے بارے میں جانتے ہوئے وہ اپنی تصویر کسی اور کو کیسے دے سکتی ہے

وہ تو اسکی تھی نہ "اسنے کانپتے ہاتھوں سے سیگریٹ لبوں سے آزاد کی۔۔۔اور ۔۔۔مشال کی تصویر دماغ پر چھا گی۔۔۔

اسنے غصے سے مکہ لکڑی کی ٹیبل میں کھینچ مارا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسکی محبت کے لائق ہی نہیں تھی۔۔

اسے۔۔وہاج کے علاؤہ عاشقوں کی ضرورت تھی تو۔۔اب اسکے گھر سے نکل کر وہ جس سے بھی عاشقی کرتی اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسکے ساتھ اسکے کمرے میں ایک چھت تلے رہ کر وہ اسکے ساتھ جتنی بڑی بے وفائی کر رہی تھی وہاج ۔۔۔۔کا دم گھٹنے لگا سوچ سوچ کر وہ اتنے عرصے بیوقوف بنتا رہا۔۔۔صرف بیوقوف۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔۔تھا اور گال پر بہہ گیا۔۔۔۔

یہ تڑپ تھی۔۔۔جو شاید اسکی بیوقوفی سے اسے ساری زندگی جینے نہ دیتی

۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے پاس کھڑے تھے جنھوں نے انھیں ایسی خبر دی تھی کہ دونوں ایک دوسری کی شکل دیکھ کر نگاہ پھیر گئے۔۔۔۔۔

نہال مشال کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی جبکہ صارم کوئ۔۔۔ فیصلہ نہیں لے پا رہا تھا مشال اب تک ہوش میں نہیں آئ تھی۔۔۔اسنے۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے وہاج کو کال ملائ۔۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے مشال کو اس حالت میں وہ کہاں لے کر جائے گا۔۔۔۔

دوسری طرف وہ وہاج کی ضد خود سری۔۔۔سے بھی واقف تھا ایک بار جو اسکی نگاہ سے گیر جائے وہ دوبارہ اس شخص کو کبھی وہ مقام نہیں دیتا تھا۔۔اور یہ ہی حال مشال کے باپ کا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اسکے باپ کی وجہ سے اسکا باپ دنیا سے رخصت ہو گیا تھا بھائ کے صدمے کی وجہ سے انھیں ہارٹ اٹیک ۔۔آیا تھا۔۔۔۔

تبھی وہ کبھی بھی مشال کے والد کی نہ عزت کر پایا اور نہ مشال کو ان سے ملنے دیا۔۔۔۔

وہاج نے دو چار کالز کے بعد بلآخر کال پیک کر ہی لی تھی

وہاج۔۔مشال """فون کٹ گیا۔۔۔۔

نہال کی آنکھیں بھیگ رہیں تھیں آج صبح وہ کتنا خوش تھی جس طرح وہ تیار ہو کر آئی۔۔اسکی نظر اتاری گئی مگر۔۔کون جانتا تھا شام اسکے لیے اتنی بھیانک ہو گی کہ اتنی بڑی خوشی۔۔۔۔

کی خبر بھی آنکھوں میں آنسو دلا دے گی۔۔۔

وہ مشال کا ہاتھ اور بھی سختی سے تھام گئی۔

آپکو آنا نہیں چاہیے تھا میں سنبھال لیتا سکندر خفا ہو گا" صارم پہلی بار نہال سے بولا تھا نہال نے ایکدم جھٹکا کھا کر اسکیطرف دیکھا

مجھے سب پتہ ہے "نہال کی آنکھوں کی حیرانگی نے۔۔۔اسے حقیقت بتانے ہر مجبور کیا

نہال سر جھکا گئ۔۔۔

مجھے مشال بھابھی پر یقین ہے۔۔۔۔اور اسی یقین نے مجھے انکے پیچھے آنے پر مجبور کر دیا میں جانتی ہوں میں زیادہ دیر انکے پاس نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔ کیونکہ وہ مجھے لے جائیں گے۔۔۔۔

اور شاید میں اتنی کمزور ہوں انکی مدد بھی نہ کر سکوں لیکن کچھ وقت جو قسمت سے مجھے انکے ساتھ مل رہا ہے وہ میں انکے پاس گزرنا چاہتی ہو میں جانتی ہوں اس دکھ کو جب دور دور تک آپ کو کوئ اپنا دیکھائی نہ دے اور آپ اکیلے تنہا اس بھری دنیا میں رہ جائیں" وہ۔۔۔ بھیگے لہجے میں مشال کی جانب دیکھتی بول رہی تھی صارم۔۔۔نے ایک سانس اندر کھینچا تھا وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

حیرانگی تو یہ تھی آہنگ نور بڑی امی دادا جان تائی جان سکندر

کیا کسی کو مشال کا یقین نہیں تھا۔۔۔سب کیسے پیچھے ہٹ گئے

کیا یہ لوگ دوبارہ اسکے دل میں جگہ بنا پائیں گے۔۔۔۔

شاید کبھی نہیں۔۔۔

وہ نہال کو مشال کے پاس چھوڑ کر خود باہر آ گیا

اسکے سکندر کو کال کی۔۔

اسکے پاس کوئی بیک سٹیل نہیں تھا نہ کوئی گھر نہ کوئی فلیٹ کبھی ضرورت نہیں پڑی تو لیا ہی نہیں وہ اسی سوچ میں تھا کہ ۔۔۔وہ مشال کو کہاں لے کر جائے گا۔۔ سکندر نے اسکی کال پیک نہیں کی جبکہ اسنے التمش کو کی تو التمش کا سیل فون ہی آف تھا

واٹ دا ہیل " وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔

اور اچانک۔۔اسکے بازو کے پیچھے سے ایک مسکراتا چہرہ نمودار ہوا جسے اسوقت تو کم از کم وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا اتنی پریشانی میں وہ علیزے چوہدری کا وجود تصور نہیں کر رہا تھا

ہائے۔۔آپ یہاں خیریت کہیں بیمار تو نہیں مگر۔۔ڈانٹ تو آپ خود کو بھی اکیلے میں اچھے سے رہے ہیں لگتا تو نہیں آپ بیمار ہیں" وہ کھنکتے لہجے میں پوچھ رہی تھی

صارم اگنور کر کے اندر جانے لگا۔۔

ارے "علیزے نے منہ بسور لیا

کیسا بے رحم ساتھا زرا جو اسکی جانب توجہ کر کے وہ خوش ہوتا۔۔۔۔

بات سنیں خیریت ہے "علیزے نے اندر دولیڈیز کو دیکھا تو اسے سنگینی کا احساس ہوا۔۔۔

آپ کے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔۔"صارم مٹھیاں بھینچتا ضبط کی انتہا پر تھا میں آپکا مسلہ ضرور حل کر سکتی ہوں آپ مجھ سے شئیر کر سکتے ہیں" وہ ۔۔اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں اپنائیت کا احساس لیے اسے نرمی سے دیکھ رہی تھی

اور میں کیوں لوں آپکی مدد بلاوجہ میرے پیچھا مت کریں۔۔۔جائیں یہاں سے "وہ بھڑکا اور کمرے میں چلا گیا۔۔۔

علیزے کہاں پیچھے ہٹنے والی تھی۔۔۔

یہ اسے تو صارم کی ڈانٹ اسکی اگنورنس بھی اچھی لگتی تھی

علیزے روم میں آئی۔۔۔تب تک مشال کو بھی ہوش آچکا تھا۔۔۔۔

وہ چپ بیٹھی تھی۔۔نہال نے اسے بتادیا تھا۔۔مشال کے لیے۔۔اس وقت یہ ایک جھٹکے سے کم نہیں تھا۔۔۔۔۔

صارم نے نہال کی جانب دیکھا اس کا اترا ہوا چہرہ اور مشال کی خاموشی بتا رہی تھی کہ اسنے اسے آگاہ کر دیا ہے اور ٹھیک ہی کیا تھا

مشال نے گال پر آئے اپنے آنسو صاف کر کے صارم کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جاؤ پوچھ لو۔۔۔۔بتادو اپنے بھائی کو۔۔۔۔کیا وہ اس بات سے بھی انکاری ہو جائے گا کہ یہ بچہ اسکا نہیں" وہ ہچکی بھرتی صارم۔۔۔جیسے مظبوط مرد کو ہلا گئی تھی۔۔

مشال" وہ تڑپ کر اسکی جانب بڑھا تھا

مجھ پر ظلم کیا ہے تمھارے بھائ نے صارم۔۔۔۔مجھے گھر سے نکال دیا۔۔۔

میرا کون تھا اس دنیا میں اسکے علاوہ اسنے میرا اعتبار نہیں کیا۔۔۔۔۔۔میں

میں کہاں لے کر جاؤں گی اس بچے کو۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

صارم اور نہال دونوں اسپر جان دینے کو تھے نہال نے اسے مظبوطی سے

تھام لیا۔۔

آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ خود بھیگے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔

صارم۔۔۔نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تم فکر نہ کرو۔۔۔۔مجھے یقین ہے تم ہر۔۔۔اور ان سب کے سامنے میں سچ لا

کر رہوں گا۔۔۔اور تم کیوں گھبرا رہی ہو۔۔۔ تمھارا بھائ زندہ ہے" وہ بے

حد اپنائیت سے بولا مشال۔۔۔کچھ نہیں بولی سر جھکائے۔۔۔ بیٹھی رہی

۔۔۔

علیزے یہ منظر دیکھ رہی تھی

ہائے "اسنے مدھم آواز میں کہا تو مشال اور نہال نے اسکی جانب دیکھا۔۔

صارم نے البتہ دانت پیسے تھے وہ لڑکی اچھی خاصی ڈھیٹ واقع ہوئی تھی

۔۔۔

میرا نام علیزے چوہدری ہے میں۔۔۔ مسٹر صارم کی شئیر ہولڈر ہوں

۔۔"اسنے اپنا تعارف کرایا۔۔۔مشال نے آنسو صاف کیے وہ۔۔ پہچان گئی

تھی وہاج نے اسکا ذکر اسکے سامنے کیا تھا۔۔

آپ جا سکتی ہیں" صارم بنا لحاظ کے بولا۔۔

جی میں چلی جاؤں گی آپ زرا صبر کر جائیں" وہ بولی تو صارم نے اسکیطرف

گھور کر دیکھا۔۔۔

جبکہ مشال اور نہال دونوں کیطرف دیکھنے لگے۔۔

وہ پورے حق سے اسپر بولی تھی دوسری طرف صارم بھی خاموش ہو گیا۔۔

میں جانتی تو نہیں آپکے ساتھ کیا مسلہ ہے کیا نہیں مگر۔۔۔اگر آپکو اچھا لگے ۔۔تو کیا میرے ساتھ چل سکتی ہیں مجھے۔۔بہت اچھا لگے گا" وہ مشال کے ہاتھ تھام کر بولی

مشال نے صارم کی جانب چونک کر دیکھا۔۔

اس لڑکی کی اپنائیت اور لہجے میں مٹھاس نے۔۔مشال کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا

"نو تھنکیو۔۔۔میں اڈجیسٹ کر لوں گیا آپکو دقت ہو گی

پلیز۔۔۔شاید آپکے آنے سے۔۔۔میرے لیے کوئ آسانی ہو جائے" وہ بلکل مدھم آواز میں مشال کے کان میں بولی۔۔مشال۔۔۔

نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔۔

پلیز آپکو میرے پاس کوئ دقت نہیں ہو گی یہ آپ آج رات۔۔دیکھ لیں کہ اڈجیسٹ ہوں تو۔۔۔آپ جیسا چاہیں ویسا کر لیجیے گا"علیزے۔۔کو اسکی مدھم منظوری لگی تو جلدی سے بولئ

نہیں میں کوئ ہوٹل۔۔۔کا روم بک کرالوں گا" صارم نے نفی کی

علیزے کا منہ سا اتر گیا

اوکے "مشال بولی بولی۔۔تو صارم نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

میرے اپنوں نے مجھے کوئ صلہ نہیں دیا تو کسی اجنبی پر اعتبار کرنے میں کوئ دقت نہیں مجھے "اسنے صارم کی جانب دیکھا اور آنسو صاف کرے

اوہ مائے گاڈ تھنکیو تھنکیو سو مچ۔۔۔

ام ویٹ اوکے میں۔۔۔گارڈ کو بلا لیتی ہوں۔۔۔آپکی میڈیسنز پیک کرلے گا وہ۔۔آپ میرے ساتھ آئیں "اسنے مشال کا ہاتھ تھاما مشال نے کچھ نہیں کھایا تھا تبھی ویکنیس ہو رہی تھی نہال اور علیزے نے اسکی ہیلپ کی۔۔۔اور وہ علیزے کی گاڑی تک آ گئے۔۔صارم خاموش تھا شاید وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مطمئین تھا۔۔

مشال اندر بیٹھ گئ جیسے ہی نہال نے بیٹھنے کا کہا اسنے نہال کو منع کر دیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئ اسکی وجہ سے پریشان ہو

مگر بھابھی "نہال نے کچھ کہنا چاہا تو مشال نے روک دیا۔۔۔۔

تم گھر جاؤ" اسنے جیسے حتمی لہجے میں کہا۔

نہال مشال سے بات کر رہی تھی تبھی علیزے نے پر سوچ نظروں والے اپنے پسندیدہ شخص کو دیکھا

تو آپ نے اعتبار کر لیا""" وہ مسکرائی

مجھے کوئی شوق نہیں راہ چلتوں پر اعتبار کرنے کا یہ۔۔ پاگل ہے۔۔ اور اسنے ہی کیا ہے" وہ ٹکا سا جواب دے گیا

" آپکو یہ کیوں نہیں لگتا کسی کا دل دکھ سکتا ہے

علیزے نے منہ بنایا

آپکی ڈھٹائی پر آفرین ہے اب تک دکھا نہیں آپ کا دل دکھ جانا چاہیے تھا اب تک تو" وہ زرا بھڑ کا ہوا تھا

علیزے بے ساختہ ہنس دی۔۔۔۔

آپ بھی آیئے گا۔۔۔۔ ہمارے غریب خانے میں" وہ مدھم آواز میں بولتی اس سے دور ہو گئی۔۔۔۔

صارم نے دانت پیسے۔۔۔

مشال آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی جبکہ نہال۔۔صارم کو دیکھنے لگی۔۔

صارم۔۔نے کیب۔۔کروالی تھی

آپ میری گاڑی لے جائیں" اسنے گارڈ کی گاڑی کیطرف اشارہ کیا

آپ گھر چلی جائیں زیادہ میرا سر کھانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ کھانے کو دوڑا تھا۔۔۔

آپ غصہ بھی پیارا کرتے ہیں" وہ بولا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئ نہال حیران تھی۔۔مگر اسنے نگاہ نہیں اٹھائ دوسری طرف مشال کو جیسے کچھ سنائ نہیں دے رہا تھا نہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

علیزے گاڑی میں بیٹھی گئ۔۔اور ہاتھ ہلا کر وہ گاڑی آگے بڑھا لے گئ

صارم نے کیب کرائ وہ گھر جانا نہیں چاہتا تھا مگر اسے نہال کی وجہ سے گھر جانا پڑ رہا تھا۔۔

علیزے اسے گھر لے آئی تھی یہ بڑا گھر تھا۔۔۔جدید سٹائل سے بنا تھا مگر سچ پوچھا جاتا تو اسے وہ ہی گھر اچھا لگتا تھا۔۔جو وہاج کا تھا۔ مگر۔۔وہاں نہ ہی اسکے لیے کوئی تھا اور نہ ہی کوئی مخلص تھا اسنے۔۔۔اپنا ذہن جھٹک دیا۔۔۔۔

مگر۔بہت کوشش کے بعد بھی۔۔وہ بلکل لاپرواہ نہیں ہو سکی۔وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

علیزے نے ملازمہ سے کھانے کا کہا۔۔۔

مشال سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

کیا آپ اتنا ہی خاموش رہتی ہیں "علیزے نے شوز اتارے اور صوفے کے سامنے رکھے چھوٹے سے۔۔۔سٹول پر پاؤں رکھ لیے۔۔۔۔

کمفرٹیبل ہو کر وہ بیٹھ گئی تھی

نہیں خاموش تھی نہیں کسی اپنے نے زبان چھین لی۔۔۔۔"مشال مدھم سا مسکرائی۔۔۔

علیزے خاموش ہو گئ۔۔۔

میں آپ سے یہ جان کر کے کیا ہوا ہے آپکو تکلیف نہیں دینا چاہتی۔۔۔تو ہم یہ بات نہیں کریں گے "وہ مسکرائ

مشال مسکرانہ سکی بس سر ہلا گئ۔۔۔

تو بتائیں آپ کیا کھائیں گی ویسے کھانا روز میری پسند کا بنتا ہے مگر سچ بتاؤ تو میرے گھر میں۔۔۔میرے علاوہ دوسرا فرد کوئ ایک سال بعد آیا ہے۔۔ پاپا۔۔۔سال پہلے انگلینڈ چلے گئے تھے تو تب سے ہی بس بیزنیس اور۔۔۔ گھر میں اور میری تنہائ "وہ مدھم سا قہقہ لگا اٹھی

مشال۔۔مدھم سا مسکرائی۔۔۔اسکی مسکراہٹ میں بھی۔۔اداسی تھی ۔خاموشی تھی

صارم آپکے دیور ہیں "اسنے زرا کچھ توقف سے پوچھا۔۔۔

وہاں سے میرا کوئ کچھ نہیں لگتا۔۔۔بس صارم۔۔کو شاید لگتا ہو کہ ۔۔میں سچی ہوں "اسنے شانے آچکا دیے۔۔۔۔

علیزے پھر سے چپ ہو گئی۔۔۔

تم پسند کرتی ہو صارم کو" مشال نے کچھ دیر بعد پوچھا

علیزے کے چہرے کی مسکراہٹ۔۔۔اور شرماہٹ نے مشال۔۔۔کو سنجیدہ کر دیا۔۔۔

محبت۔دنیا کی سب سے بے اعتبار چیز ہوتی ہے۔۔۔اور مرد کبھی عورت سے محبت نہیں کرتا۔۔۔خاص کر ایک خوبصورت عورت سے۔۔وہ صرف ۔۔۔۔اس سے دل لگی کرتا ہے۔۔۔۔

اپنی زندگی کو سپوائل کر دو گی۔۔۔میری طرح۔" وہ اسے روکتے ہوئے بولی علیزے۔۔ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آپکو ایسا کیوں لگتا ہے محبت بے اعتبار ہے" اسنے ساری باتوں میں سے یہ بات پکڑی

تم میرے لیے بلکل اجنبی ہو۔۔۔۔ہاں شاید میں تمھارا نام جانتی ہوں۔۔۔

کبھی کسی خاص نے زکر کیا تھا۔۔۔۔میں ایک اجنبی کے ساتھ اسکے گھر میں رہنے پر مجبور ہوں اس سے زیادہ محبت کا اعتبار کیا دیکھو گی۔

مگر سب ایک جیسے نہیں ہوتے

وہ ڈیفینڈ کرنے لگی۔۔

مگر وہاں سب ایک جیسے ہیں وہ ایک دوسرے کے تو ہو سکتے ہیں تمھارے اور میرے نہیں۔ تمھاری ایک غلطی کو وہ تمھارے گلے کا طوق بنا کر۔۔

تمھاری سانسوں سے بھی اس چیز کا بدلہ لے لیں گے کہ تمھیں اپنی سانسیں بوجھ لگیں گی تمھیں اپنے خلوص اپنی سچائی پر سوائے غصے اور خود سے نفرت نفرت محسوس ہو گی تمھیں وہاں سے کچھ نہیں ملے گا کے سوائے ایک انعام کے جو میرے وجود میں ہے۔۔ مگر میرے دل میں اب تک اسکے لیے کوئ نرمی پیدا نہیں ہوئ۔۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں وہ سنیں گے۔۔تو شاید اپنے بچے کو اپنا بھی نہ مانیں۔۔

ایسی ہوتی ہیں محبتیں۔۔۔" وہ سسک سسک کر رودی جبکہ علیزے ایکدم اٹھ کر اسکے نزدیک آئی اور اسکو تسلی دینے لگی۔۔۔

جبکہ۔۔۔مشال دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رودی تھی۔۔۔

م۔مجھے سمجھ نہیں ا۔رہا میں کہاں جاؤں" وہ پریشانی سے بولی۔۔ گویا وہ خود سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

میرے گھر میں آپکو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔۔ویسے ایک بات پوچھوں آپکے اپنے پیرنٹس نہیں ہیں" وہ سوال کر بیٹھی

مشال نفی کرنے لگی۔۔۔

میرے بابا بھرین میں ہوتے ہیں میں خود بھی وہیں کی ہوں" اسنے کہا تو علیزے نے سر ہلایا

آپ اب کچھ کھالیں" علیزے نے اسے اٹھایا

مجھے بھوک نہیں" اسنے نفی کی

بس مجھے۔۔کمرے کا بتادو جو میرا ہے" اسنے کہا تو علیزے نے زیادہ فورس نہیں کیا ویسے بھی ایسے حالات میں۔۔کچھ کھایا بھی نہیں جاتا تبھی اسنے اسے ۔۔اسکے روم کا بتایا اور مشال اندر چلی گئ

جبکہ علیزے کو امید تھی صارم کے آنے کی مگر۔۔وہ نہیں آیا تبھی وہ بھی انتظار کر کے اپنے روم میں جا کر سو گئی۔۔۔

کھانا اس نے بھی نہیں کھایا تھا۔۔

اگلی صبح ایسی تھی جیسے گھر میں موت کا سا سماں ہو۔۔وہاج اپنے کمرے سے نہیں نکلا تھا جبکہ التمش جلد ہی کہیں چلا گیا تھا۔۔اور دوسری طرف دادا جان بھی کمرے سے باہر نہیں آئے تھے

سب خواتین گھر کے کام تو کر رہیں تھیں مگر کوئ بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

نور آہنگ کالج نہیں گئیں تھیں آج ہانیہ نے بھی چھٹی کرلی تھی۔۔
نہال واپس لوٹی تھی۔۔اسنے آہنگ سے بات کرنا چاہی مگر وہ سو گئی تھی۔۔۔
سکندر آفس کے لیے نکلنے لگا تو تبھی صارم بھی باہر نکلا اسنے کسی کی طرف
نہیں دیکھا۔۔۔
اور ٹیبل پر لگے ناشتے میں سے ناشتہ کر کے وہ اٹھنے لگا۔۔۔
مصروف سا وہ کال ملا رہا تھا کسی کو۔۔۔ سکندر اسے نوٹ کر رہا تھا اسنے ایک
سرد نظر۔۔دور کھڑی نہال پر بھی ڈالی تھی اور پھر سر جھٹک گیا
اگر تمھاری یہ اہم کال ختم ہو گئی ہو تو۔۔۔۔آج۔۔علیزے چوہدری نے۔
افس آنا ہے فائلز ریڈی ہیں پروجیکٹ۔۔میں لگنے والی اکاؤنٹ تم نے مجھے
" نہیں بتائی
سکندر بولا۔تو صارم نے۔۔موبائل رکھ دیا۔

یہ سب وہاج جانتا ہے اس سے پوچھو۔۔اور میری طرف سے سب چیز ریڈی ہے دوسری فائلز التمش نے ریڈی کرنی تھی۔۔۔اس سے بات کرو۔۔"

اسنے سرد لہجے میں جواب دیا

وہاج بھائی کی کنڈیشن تم جانتے ہو اس حالت میں میں ان سے بات کروں

" جب تمھیں بجٹ پتہ ہے تو مجھے بتادو میں۔۔اکاؤنٹس چیک کرلوں گا کیا حالت ہے اسکی۔۔۔کیا۔۔حالت زیادہ سے زیادہ کیا۔۔۔

اسنے ایک عورت کو زلیل کیا ہے چین سے نہیں بیٹھے گا کبھی "صارم کو غصہ چڑھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔ بچپن سے۔۔۔ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور تمھیں اس لڑکی ہر ٹرسٹ ہے۔جو۔۔۔۔پہلے سے ان چیزوں میں انولو ہے کون نہیں جانتا مشال کے ہزار بوائے فرینڈز تھے "سکندر دھاڑا وہاج کی تکلیف اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

بیوی تھی مشال اسکی۔۔۔۔یقین کرنا چاہیے تھا اسے اسپر۔۔۔وہ جو بھی کچھ اپنے ساتھ کر چکا ہے فقت اسکے علاؤہ اس بات کا کوئ زمہ دار نہیں ہے اور بہت جلد۔۔۔میں آج تمھیں بتا رہا ہوں بہت جلد تم شرمندگی سے اپنا منہ چھپاتے پھیرو گے کیونکہ تم بھی اسپر بہتان لگانے والوں میں شامل ہو"

صارم نے پلیٹ میں کانٹا پھینکا اور اٹھ گیا

بہتان نہیں لگایا حقیقت ہے جو اسکی کھل گئ ہے سب کے سامنے

وہ ٹھیک یہاں سے جانا چاہتی تھی بلکل اپنے باپ جیسی ہے۔۔خود غرض

" اور بد کردار

سکندر "صارم چلایا۔۔۔۔"

میں نے اسے اپنی بہن کہا ہے تو دل سے مانا بھی ہے۔تم میری بہن کے متعلق بکواس کرو گے تو زبان کھینچ دوں گا۔۔۔اتنے اونچے لفظوں کا استعمال نہ کرو کے پشتانہ پڑے "وہ۔۔غصے سے۔۔بول کر باہر نکل گیا۔۔

نہال سکندر کی نگیٹیوٹی پر حیران تھی۔۔

جبکہ سکندر بھی وہیں۔پلیٹ چھوڑ کر اٹھ گیا۔۔

پیچھے سب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے تھے

آہنگ اپنے کمرے میں آ گئی اُسنے بچپن سے لے کر آج تک گھر کو ایسی حالت میں۔ نہیں دیکھا تھا۔۔اور اسے رونا ارہا تھا۔سب ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے کیا ہو گیا تھا آخر انکے گھر کو۔۔۔۔

وہ رودی تھی تبھی وہاں نہال اگئی۔۔

جس نے آہنگ کو روتے دیکھا۔۔تو۔۔اسکے پاس بیٹھ گئی۔

مشال بھابھی غلط نہیں ہیں" وہ بولی

وہاج۔۔۔بھائی غلط ہیں پھر۔انھوں نے کتنا غلط کیا ہے نہال وہاج بھائی کتنی محبت کرتے تھے ان سے انھیں عزت دی رتبہ دیا۔۔۔کس چیز کی کمی تھی جو انھوں نے یہ سب کیا۔۔۔۔اور۔۔شاید ہم سب ہی بیوقوف تھے وہ تو پہلے بھی۔۔یہ سب کرتی تھیں آج دادا جان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گا کہ انھوں نے کیا کیا ہے۔۔۔

تم سب لوگوں نے بس ایک تصویر کو دیکھ کر ان پر واقع بہتان رکھ دیا آہنگ

وہ اپنے منہ سے چیختی رہیں کہ وہ نہیں جانتی کسی سمیی کو۔۔رشتوں میں اعتبار نہ ہو تو کتنے خالی سے لگتے ہیں۔۔

آج تم سب ایک دوسرے کے ساتھ ہو اور وہ بے قصور ہونے کے باوجود ---اکیلی ہیں۔۔۔۔۔

تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو تم انھیں جانتی ہی کب ہو۔۔۔۔

شاید مجھے انپر ٹرسٹ ہے" مدھم لہجے میں کہہ کر۔۔اسنے شانے آچکا دیے ۔۔جبکہ دوسری طرف۔۔آہنگ ایک لمحہ اسے دیکھ کر انسو صاف کر گئ

انکا کچھ نہیں گیا۔۔اصل دکھ تو وہاج بھائ کا ہے۔۔۔

آہنگ بولی۔۔

کاش تم لوگ۔۔۔اس اندھیرے سے نکل جاؤ کے بس تم سب لوگ ٹھیک ہو۔اور باقی جو بھی یہاں آئے گا وہ غلط ہی ہو گا۔"نہال کو بھی زرا غصہ آیا تو وہ کہتی وہاں سے اٹھ گئ۔ابھی باہر ہی نکلتی کے ہانیہ کھڑی دیکھائی دی۔۔وہ انکی باتیں سن چکی تھی

ہانیہ نہال کو بری طرح گھور رہی تھی

اتنے عرصے بعد تو اسکا دماغ ٹھیک ہوا ہے تم مشال کے متعلق من گھڑت باتیں بنا کر اسے مت بتاؤ۔" وہ بولی اور آہنگ کے پاس بیٹھ گئ

نہال کچھ نہیں بولی

میں تو پہلے ہی جانتی تھی وہ کس طرح کی لڑکی ہے اکثر سنا ہے میں نے اسکے منہ سے یہ نام تبھی میں اس سے چیڑتی تھی مگر سب کو جانے کیا لگتا تھا اب سب نے بھگت لیا

میں نے بھائی سے بھی کہا تھا کہ اس لڑکی کو چھوڑ دیں طلاق دے دیں مگر تب سب کو میرے الفاظ برے لگ رہے تھے آج وہ تم سب کے سر و میں خاک ڈال گئی ہے تو سب اپنے اپنے کمروں میں منہ چھپائے رو رہی۔ ہیں" ہانیہ بآواز بلند بول رہی تھی سب اسکی بات سن رہے تھے مگر کوئی کچھ بھی نہیں بولا

جبکہ۔۔ہانیہ آگے بھی بہت کچھ بولتی رہی بریک تو تب لگی جب وہاج کے روم کا دروازہ کھلا۔۔۔

اسنے نور کو آواز لگائی تھی

نور ڈرتی وہی اسکے نزدیک آئی۔۔

اور وہاج نے مشال کا سارا سامان۔۔کمرے سے باہر پھینک دیا۔۔

باہر۔۔ پھینکوا دو اسے" وہ بولا نور حیرانگی سے۔۔مشال کا نیا سامان دیکھ رہی تھی

کیا کہہ رہا ہوں میں سنائی نہیں دے رہا" وہ دیوار پر ہاتھ مارتا دھاڑا جی بھائی"
نور نے جلدی سے سامان سمیٹا وہاج نے کھینچ کر دروازہ ان سب کے منہ پر مار
دیا اور اندر چلا گیا جبکہ وہ سب سہمی سہمی نظروں سے آنسو بھاتی نور کی جانب
دیکھتے اسکیطرف بڑھے
میں نے روکا بھی تھا مگر تم لوگوں کو میں ہی دشمن لگ رہی تھی" ہانیہ نے نور
کو اٹھایا
میرا دل کہتا ہے آپی مشال آپی سچی ہیں" ہانیہ نے غصے سے اسے دور جھٹک دیا
تمھارا تو دماغ خراب۔ہے" اسنے نفرت سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔
نور نے مشال کے کپڑے سمبھال لیے تھے پھینکے نہیں تھے

علیزے نے آج آفس آنا تھا التمش سکندر اور صارم تینوں تھے۔۔۔۔

وہ تینوں ویٹ کر رہے تھے علیزے کا۔۔ تبھی آفس کا دروازہ۔۔دھڑ سے کھول کر۔وہاج کمرے میں داخل ہوا وہ سیاہ قمیض شلوار میں تھا صارم نے اسکی جانب سے نگاہ پھیر لی۔۔۔ سکندر ایکدم کھڑا ہوا۔۔

وہاج چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

علیزے پانچ منٹ تک کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔اور اسکے بعد اس کمرے میں صرف پرفیشنل میٹینگ کی بات ہوئی تھی۔۔علیزے۔۔چیک سائین کر کے اٹھی۔۔۔

پروڈکٹس کی ٹائمنگ کا خیال رکھیے گا"علیزے نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا ۔۔اور جانے لگی۔۔۔

صارم کیا آپ آئیں گے "اچانک وہ مڑی صارم نے اسکی صورت دیکھای وہ اتنی دیر سے سوچ رہا تھا یہ لڑکی یہ بیوقوفی نہ کر گزرے مگر وہ شکل سے نہیں عقل سے پوری طرح بیوقوف تھی یہ جان بوجھ کر کرتی تھی

وہ تینوں چپ چاپ سن رہے تھے

ہاں آؤں گا" اسنے سنجیدگی سے کہا اور فائل پر جھک گیا۔۔۔۔۔

گو مزید وہ کچھ بولنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

" وہ مشال آپی کچھ کھاتی نہیں ہیں تبھی میں نے سوچا آپ اجائیں تو شاید کیا آپ جا سکتی ہیں یہاں سے" صارم پین پھینکتا غصے سے چیخا۔۔

علیزے چپ سی رہ گئی۔۔

اوکے" اسنے آہستگی سے کہا اور چلی گئی جبکہ سکندر ایکدم کھڑا ہو گیا

یہ کیا بکواس پھیلائی ہوئی ہے تم نے مشال مس علیزے کے گھر ہیں" وہ صارم سے پوچھنے لگا

تم میں سے کسی کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں" صارم نے ٹکا سا جواب دیا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

صارم" وہاج کی آواز پر وہ رکا۔۔

اگر تم اس عورت سے کوئی تعلق رکھو گے تو گھر لوٹنے کی ضرورت نہیں" اسنے دو ٹوک کہا۔۔۔

میں نے اپنی زندگی میں تم سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں دیکھا۔اور اگر مجھے گھر سے نکال رہے ہو تو ٹھیک ہے نہیں اوں گا""" اسنے بھی کہہ دیا

"ہاں اسے نیا گھر مس علیزے کا مل جو گیا ہے۔ہمارے خلاف ہی چلے گا یہ

" صارم کیوں کر رہے ہو تمھارے لیے وہاج اہم ہے یہ وہ لڑکی التمش تمیز سے "صارم نے انگلی اٹھا کر۔اسے ٹوکا۔۔۔

اور خود باہر نکل گیا پیچھے وہاج نے ٹیبل پر ایک ہاتھ مارا تو پانی کا جگ اور فائلز زمین بوس ہو گئیں

نہال لون میں بیٹھی تھی تبھی سکندر کی بائیک گھر میں داخل ہوئی اور اسنے ۔۔۔اپنا ہیلمٹ اتارا نہال اسی کیطرف دیکھنے لگی بظاہر یہ لوگ ایک دوسرے سے جتنا گھلنے ملنے والے تھے مگر۔۔۔۔اندر سے اعتبار کی رشتوں میں کمی اتنی ہی تھی۔۔۔

وہ سر جھکا گئ سکندر اسکے نزدیک اگیا۔۔۔۔

بے وفا بد کردار لوگوں کا ساتھ دینے کا کوئ فائدہ نہیں ہوتا" وہ بولا

آپ کسی کے متعلق ایسا نہیں کہہ سکتے "نہال کا دل حل سے گیا۔

کسی۔۔۔اس کسی نے ہمارے گھر کی رونق چھین لی۔۔۔۔ہمارے گھر میں ماتم کا سماں ہے وہ بلکل اپنے باپ جیسی نکلی ہے" سکندر نے مٹھیاں بھینچ لیں

"آپ کو ٹرسٹ کرنا چاہیے وہ آپکی بہن ہے

اسکا ماضی میرے سامنے ہے۔۔۔" سکندر نے نہال کو گھورا۔۔۔

ماضی میں کی گئ غلطی کیا یہ ثابت کرتی ہے کہ حال میں بھی غلطی اسی شخص

"کی ہے

نہال کی بات نے سکندر کو خاموش کر دیا تھا۔۔۔

عورت اقتدار میں نہیں ہوتی تب ہی مرد اسے اپنے دماغ کے ترازو میں تولتا ہے۔جیسا مرد اندازا لگائے گا۔۔۔عورت اسکے نزدیک ویسے ہی ٹریٹ کرنے کے قابل ہے۔۔۔۔۔

جبکہ مرد اپنے بارے میں ایسی شاندار سینس نہیں رکھتے۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی۔۔

اسکے پاس سے گزر گئی اُسے سکندر ایسے مزاج کا نہیں لگتا تھا مگر وہ ثابت بلکل اسکے الٹ ہوا تھا۔۔۔۔

سکندر اسے جاتا ہوا۔۔دیکھتا رہا۔۔۔

اور پھر خود بھی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

صارم کو شدید غصہ چڑھ رہا تھا علیزے پر۔۔اتنا بڑا بیز نیس چلاتی تھی وہ لڑکی اور دنیا جہان کی بڑی بیوقوف تھی۔۔ بھلا اسطرح ان سب کے سامنے پوچھنے کی کیا تک تھی پھر اسے یہ بھی احساس ہوا کہ ۔۔وہ ابھی کچھ نہیں جانتی اور اسنے ان تینوں کے سامنے اسے کیسے جھاڑ دیا اور وہ چپ چاپ چلی گئی اُسنے یہ نہیں سوچا کہ وہ۔۔۔اگر یہ ڈیل توڑ دے تو انکی ساخ کتنا خراب ہو جائے گی

۔۔اور پھر۔۔۔مارکیٹ ویلیو کچھ نہیں رہے گی اتنی محنت سے بنا بنایا بزنیس لمحوں میں کسی قابل نہیں رہے گا۔۔۔

کیا اسے خیال کرنا چاہیے کیونکہ یقیناً وہ بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ انکے بیزنیس کو کوئ نقصان ہو

کیونکہ۔۔گھر والوں کو نقصان۔۔۔صرف ہانیہ نے دیا تھا اور اسکا سچ وہ سب ہے سامنے لا کر رہے گا۔۔

اسنے۔۔۔وہ سیل فون۔۔۔اپنی پاکٹ سے نکالا۔۔۔۔

سمیی تو گدھے کے سر پر سے سینگ کیطرح غائب تھا۔۔

وہ اس سیل فون۔۔۔کا سارا ریکارڈ نکلوانا چاہتا تھا۔۔۔۔

کہ آیا اسکا شک ٹھیک ہے کیا یہ سمیی وہ ہی سمیی ہے کیونکہ شاید۔۔

وہاج بیوی کے معاملے میں کمپرومائز کر جائے۔بہن کے معاملے میں کبھی بھی نہ کر سکے۔۔اسکو جان سے مار دے۔۔۔اسی لیے وہ۔۔کوئ ایسا قدم نہیں اٹھنا چاہتا تھا جو نقصان دہ ہو۔۔

تب ہی اسنے اپنے ایک جاننے والے کو سیلفون دیا تا کہ وہ اسے ریپیئر کرے اور اس موبائل کا سارا ڈیٹا نکالے

دو دن کا ٹائم دیا تھا۔۔۔اس آدمی نے۔۔۔صارم وہاں سے فری ہو کر۔۔۔ علیزے کے گھر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

وہ مشال سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

اسے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ یقین ہو چلا تھا مشال جھوٹ نہیں بول رہی

انسان۔۔کچھ بھی ہو جائے اپنی عادات کے خلاف نہیں جاتا وہ خود کو جتنا بھی کمپوز کرنے کی کوشش کرے وہ کسی نہ کسی لمحے اپنی عادت۔۔۔پر اتر ہی آتا ہے۔۔۔

اور مشال میں یہ عادت واضح تھی وہ کسی چیز سے انکار نہیں کرتی تھی اگر اسنے وہ کام کیا ہو۔۔۔

نہ اسنے وہاج کے پیسے اٹھانے پر انکار کیا تھا اور نہ۔۔۔اپنے بوائے فرینڈ کے ہونے پر۔

وہ علیزے کے گھر پہنچا تو۔۔۔وہاں علیزے تو نہیں تھی اسنے میڈ سے مشال کا پوچھا تو اسنے بتا دیا کہ وہ روم میں ہے۔۔صارم مشال کے روم میں اگیا دروازہ ناک کر کے وہ اندر آیا۔۔۔

مشال ایک دن میں ہی مرجھا گئی تھی اسنے علیزے۔۔۔کا ٹراؤزر شرٹ ڈالا ہوا تھا۔۔۔وہ سوٹ جو پہن کر وہ تیار ہوئی وہاج کے لیے اور اسی کے ہاتھوں رسوا ہوئی وہ اسنے اتار پھینکا تھا۔۔وہ خاموشی سے صارم کو دیکھنے لگی

کیسی ہو" وہ بولا اور صوفے پر بیٹھ گیا مشال کی سوجی ہوئی انکھیں اسکا حال بتا رہیں تھیں وہ کیسی ہے۔۔

کیوں آئے ہو" وہ بھڑک کر بولی۔

تمھیں۔اپنے بچے کا خیال کرنا چاہیے۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا

مشال نے سر جھٹکا۔۔۔

تم میرے پاس مت آیا کرو۔اور نہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرو کے تم میرے لیے بہت کنسرن رکھتے ہو۔۔۔

اس آدمی کے گھر میں رہنے والا ہر شخص منافق ہے۔۔اور میں تمھیں بلکل بھی۔۔۔۔درست نہیں سمجھتی۔۔"""وہ غصے سے چیخنے لگی جبکہ صارم ۔۔۔اٹھا وہ رودی تھی اب تو بات بات پر رو دیتی تھی سب کو رولانے والی

۔۔۔

ریلکس ہو جاؤ میں تمھیں صرف یہ کہنے آیا ہوں۔کہ۔۔معملے کی تہہ تک پہنچنے میں میری مدد کرو۔۔۔۔

خود کو درست ثابت کرو

مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔کسی پر اپنا آپ واضح کرنے کی۔"اسنے صارم کا ہاتھ جھٹکا

تو کیا کرو گی ساری، زندگی یہاں رہو گی کسی غیر کے گھر میں" صارم کو بھی غصہ آیا

کم از کم تم لوگوں کا اس بات سے کوئ لین دین نہیں۔۔میں بہت جلد بھرین چلی جاؤں گی۔۔۔"اسنے اپنا فیصلہ سنایا

ہاں تمھیں جانا چاہیے مگر فلحال تمھیں ان لوگوں کے منہ بند کرنے کی ضرورت ہے جو تمھاری آڑ میں سب گھر والوں کی نظروں میں دھول جھونک رہے ہیں جنھوں نے تمھاری زندگی کو جھنم بنایا اور۔۔وہ اب تمھارے متعلق گھر والوں پر بھڑاس نکال رہے ہیں۔اگر تم ہمدردی سمیٹنا چاہتی ہو تو ساری زندگی بھی وہاج کسی کو آنے نہیں دے گا میں جانتا ہوں اس انسان کو۔۔۔ایک بار اسکی نظروں سے کوئ غیر جائے تو دوبارہ نہیں اٹھتا ۔۔۔بھلے وہ شخص کتنا ہی کچھ کیوں نہ کر لے اور میں چاہتا ہوں۔۔وہ اپنے گریبان میں جھانکے کیونکہ اسکی ناک کے نیچے یہ گند ہو رہا ہے نہ کہ۔۔۔ تمھارا کوئ تعلق ہے اس سے" صارم بھڑکتا ہوا بولا۔۔مشال حیرانگی سے

اسے دیکھ رہی تھی اسکے گال پر آنسو چمک رہے تھے۔۔۔وہ کچھ سمجھ نہیں پائی

کیا کہنا چاہتے ہو" وہ پوچھنے لگی

یہ میرا شک ہے مجھے ابھی یقین نہیں یقین اس دن ہو گا جب اس موبائل کا ڈیٹا میرے ہاتھ میں آئے گا کہ آیا کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ ہی سچ ہے" وہ کہتے ہوئے بیٹھ گیا

مشال اب بھی سولایہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

صارم نے اسے مدھم آواز میں ہانیہ۔۔۔کی ساری بات بتادی جبکہ مشال منہ پر ہاتھ رکھے اپنی حیرانگی کو دبا نہ سکی۔۔۔

ت۔۔تم پاگل ہو گئے ہو" وہ بولی۔۔

نہیں مجھے یقین ہے یہ سب ہانیہ نے کیا ہے اسے تم سے سخت نفرت تھی اسی نے سمیی کو تمھاری پیکس بھیجی۔۔اور۔۔۔سمیی نہیں جانتا وہ وہاج کی بہن

سے افئیر چلا رہا ہے کیونکہ سمیی سکندر کا دوست ہے" صارم نے ساری بات کھولی مشال تو دنگ رہ گئ۔۔۔۔

بلکل چپ رہ گئ۔۔۔

ا۔اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا" وہ صارم سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ شاید اسے تم پسند نہیں تھی۔۔ مگر مجھ پر اتنا بڑا الزام لگاتے وہ دیکھتی رہی ۔۔وہ ایک لفظ نہیں بولی اسنے خود کو بچانے کے لیے میرا استعمال کیا۔"مشال بھڑک اٹھی

اسنے خود کو بچایا نہیں پھنسایا ہے تمھاری تصویر سمیی کو دے کر" وہ بولا۔۔۔ تو مشال کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

شاید ٹھیک ہی ہوا میں ساری زندگی اس بیوقوفی میں رہتی کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں" وہ ٹوٹے دل سے بکھر گئ۔۔ بری طرح رو دی صارم کو اسپر ترس آیا وہ واقعی وہاج سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔

جو سمبھل نہیں پارہی تھی جبکہ دوسری طرف وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہاج بھی اس سے۔۔بہت محبت کرتا ہے مگر۔۔۔وہ ایک بیوقوف اور ضدی شخص تھا

۔۔۔

صارم نے اسے تسلی دی اسے چپ کرایا

" تم بہت جلد۔۔ان سب کے سامنے سرخرو کھڑی ہو گی

وہ اسکے سر ہر ہاتھ رکھتا بولا۔۔۔

یہ موبائل۔۔اسکا ڈیٹا میں خود دینا چاہتی ہوں۔وہاں اسنے صارم کو دیکھا تو

۔۔۔۔صارم نے سر ہلا دیا۔۔۔

مگر میری بھی ایک شرط ہے تمھیں اپنا خیال رکھنا چاہیے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا" وہ۔بولا۔۔تو۔۔مشال نے انسو صاف کرتے۔۔سر ہلا دیا

۔۔۔

۔۔۔۔

دن یوں ہی گزرنے لگے تھے گھر کے ماحول میں فرق نہیں آیا تھا ہانیہ سب پر شیر ہو چکی تھی وہ سب کو۔۔جتا رہی تھی کہ وہ بلکل ٹھیک تھی اور باقی سب غلط۔۔سب کھانے کی ٹیبل پر بھی اکھٹے نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔

اسی بیچ۔۔التمش پر بھی۔۔فائزہ اور نرگیس کی طرف سے دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا۔۔کہ وہ کب تک یہاں رہے۔۔

التمش جبکہ شرمندہ تھا کہ۔۔وہ کیسے یہاں سے جائے گا آج مشکل میں وہ ان سب کو چھوڑ کر چلا جائے۔۔۔

تبھی اسنے سب طرف سے کان بند کر کے۔۔وہاج کے ساتھ کھڑا تھا مگر وہاج۔۔۔صرف اپنے کمرے میں تھا وہ کہیں بھی نہیں اجا رہا تھا۔۔اس دن کے بعد آفس بھی نہیں آیا تھا۔۔۔۔

تبھی التمش سکندر آفس سنبھال رہے تھے صارم بھی ارہا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آہنگ۔۔پریشان تھی

نہ جانے کون تھا وہ لڑکا جو اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اسے اسکا نام اور ساری بات ساری معلومات تھی۔۔۔

آہنگ پریشان ہو چکی تھی جب اس لڑکے کا یہ میسیج دیکھا کہ وہ اسکے گھر آ جائے اب اگر اسنے۔۔۔کال پیک نہ کی۔۔۔

وہ بتانا چاہتی تھی کسی کو وہ اس ہمت کی لڑکی نہیں تھی کہ وہ اکیلے یہ سب سنبھالتی التمش سے بات کرتی تو۔۔۔فیضا کچھ اچھی نہیں تھی کہ جانے وہ کیا سمجھتا۔۔

تبھی وہ۔آج صارم کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

صارم لیٹ نائیٹ گھر لوٹا تھا وہ۔۔۔۔صارم کیطرف بڑھی

کیا ہوا" وہ اسکی پریشانی پر اسکی جانب دیکھنے لگا

بھائی وہ" آہنگ پریشان سی تھی

اسنے آہنگ کی جھجھک دیکھ کر اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا

پہلے میرے لیے پانی لے آؤ پھر بات کرتے ہیں آہنگ اسکی بات پر۔۔۔

سر ہلاتی۔۔اسکے لیے پانی لینے چلی گئی۔۔۔

وہ واپس آئی تو۔۔۔صارم تھکا تھکا سا سر پیچھے ڈالے بیٹھا تھا۔۔۔

آہنگ نے اسے پانی دیا صارم نے پہ کر گلاس اسے واپس کیا اور آہنگ نے اسکی جانب اپنا سیل بڑھا دیا۔۔۔

اسکا لہجہ بھیگ رہا تھا۔۔

بھائی میں میں سچ میں کچھ نہیں جانتی" وہ اپنی صفائی دینے لگی صارم کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

ب۔۔بھائی" اسکی خاموشی نے آہنگ کے قدموں تلے پاؤں کھینچ دیے تھے کہ وہ۔۔۔اس پر یقین کرے گا یہ نہیں

وہ رو رہی تھی صارم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

یہ رونے کی اور گھبرانے کی بات نہیں ہے تم بلاک کر دو۔۔اتنی سی بات پر رو رہی ہو" وہ معمولی سا ہنسا۔۔۔

آہنگ اسکیطرف حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

رشتوں میں ٹرسٹ اور اعتبار چندہ بہت ضروری ہوتا ہے آج تم شاید معمولی ساہی سہی مشال کی تکلیف سے گزری ہو گی۔۔۔اسکی جگہ جا کر سوچو جب اسنے اپنے شوہر کو طلاق دینے سے روکا جب وہ چیختی رہی اور کسی نے یقین نہیں کیا۔۔۔۔

مجھے تم پر اعتبار ہے۔۔اسلیے نہیں کہ تمھارے ماضی میں۔۔۔ایسا کچھ نہیں تھا بلکہ اس لیے۔کیونکہ میرا یقین ہے میری بہن کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ اسکے لیے اسکا کردار اور اسکے بھائی کی عزت بہت اہم ہے۔۔۔اور سب سے اہم۔۔انسان کی اپنی عزت ہے۔" وہ اسکا گال تھپتھپا کر اٹھ گیا۔۔۔

جبکہ آہنگ ساکت بیٹھی رہ گئی تھی۔۔صارم اسکا سیل لے گیا تھا۔۔وہ کچھ بھی کرتا۔۔وہ نہیں جانتی تھی مگر وہ اس منظر میں کھو گئی تھی جب مشال وہاج کو یققین دلا رہی تھی۔۔۔

کیا واقعی مشال بے قصور تھی

صارم کو سخت زہر لگا تھا اس وقت اپنا فون۔۔۔جو کہ اسکی نیند ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔اسنے غصے سے کال پیک کی جس کی بھی تھی۔۔۔

اور کان سے لگالی۔۔

کیسے ہیں آپ" مسکراتا کھنکتا لہجہ سن کر ایک پل کے لیے وہ اس لہجے میں محو ہوا تھا۔۔

تو تمھیں سکون نہیں" وہ بولا تو علیزے کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔۔یعنی وہ اسے پہچان گیا تھا اور کیسے حق سے تمھیں کہہ رہا تھا

"آپ خوابوں میں آتے ہیں سکون لینے نہیں دیتے

شیٹ آپ شرم آتی ہے تمھیں کیسی باتیں کر رہی ہو" صارم چیڑ کر۔۔اٹھ کر بیٹھ گیا دوسری طرف علیزے ایکدم خاموش ہو گئ۔۔اور یہاں صارم بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

اگر وہ ڈیل کینسل کر دے تو۔۔۔

اسنے ایک پل کو سوچا

فکر نہ کریں میں ڈیل کینسل نہیں کروں گی" وہ ایک بار پھر کھنکتے لہجے میں

بولی تو صارم نفی میں سر ہلاتا۔۔۔۔

گھیرہ سانس بھر گیا

کیا چاہتی ہو" وہ اصل مدعے پر آگیا۔۔

کچھ بھی نہیں بس اتنا ہی کہ آپ مجھے ڈانٹتے رہیں میں یوں ہی تنگ کرتی رہو"

وہ بولی تو صارم نے اکتا کر فون ہی کاٹ دیا عجیب لڑکی تھی پیچھے ہی پڑ گئی تھی

پھر وہ پابند اس لیے ہو رہا تھا

کہ وہ کہیں ڈیل نہ کینسل کر دے۔۔۔۔

وہ ابھی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ اسکا سیل فون پھر سے بجنے لگا۔۔

اسنے اکتا کر کال پیک کی۔۔اب کیا ہے" وہ۔ بھڑک کر بولا

سر آپکا ڈیٹا نکل گیا ہے آپ اٹھا لیں" دوسری طرف سے جو کہا گیا وہ ایکدم

سیدھا ہو گیا اسے تو لگا تھا پھر سے علیزے ہے۔۔۔

اوکے۔۔اتاہوں" وہ جلدی سے اٹھااور واشروم میں گھس گیا۔۔

آج سارا سچ سامنے اجاتا کہ آخر کون قصوروار ہے۔۔۔۔

وہ اتنے دنوں سے بس اسی۔۔وقت ک انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ فریش ہو کر روم سے نکلااور۔۔۔ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

کہ سامناہانیہ سے ہو گیا۔۔

مسکراتی ہوئی ہانیہ۔۔۔اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

صارم کواسکی مسکراہٹ دنیا کی سب سے بری اور بدترین مسکراہٹ لگی تھی

دوسروں پر الزام لگانے والا۔۔۔۔ کبھی خوش نہیں رہ سکتا ہانیہ۔۔تم کتنے

دن اس مسکراہٹ سے۔۔۔اور اس فریب سے لوگوں کو دھوکا دو گی۔۔وہ

سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا۔۔

کل میں نے سنا آپکی بہن کو کوئی رونگ نمبر تنگ کر رہا تھا۔۔وہ رونگ نمبر ہی

ہے یہ ایک شادی شدہ لڑکی نے رائیٹ نمبر پھنسالیا" وہ ایکدم آگے بڑھ کر

طنزیہ لہجے میں اپنے ناخون ہر پھونک مارتی بولی۔۔۔

صارم مسکرادیا۔۔۔۔

میں بس اتنا کھوں گا۔۔ جس دن وہاج کو تمھاری سچائی پتہ چل گی کہ مشال کی وہ تصویر تم نے بھیجی تھی اور در حقیقت تم بد کردار ہو اس دن سے خوف کھاؤ

۔۔۔۔

کہیں وہ دن آج کا دن ہی نہ وہ" وہ وہاں سے کہتا چلا گیا جبکہ ہانیہ سنجیدگی سے اسکی پشت دیکھنے لگی۔۔

وہ۔اس دن سے سمیی کے کانٹیکٹ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔ مگر سمیی نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا فکر بھی تھی کہ کیوں نہیں کر رہا جب وہ رابطہ کرتا تبھی تو اسے بتاتا کہ اسکے سیل کو کیسے تلاشے مگر سمیی تو بلکل خاموش ہو گیا تھا۔

ہانیہ کو کسی گڑ بڑ کا بری طرح احساس ہوا۔۔ جیسے۔۔کچھ غلط ہونے والا ہو ۔۔اسنے۔۔۔اپنے گھبراتے دل کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔ مگر۔۔۔

وہ صارم کے ان الفاظ سے پریشان ہو گئی تھی۔۔

وہ ابھی کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ ۔۔کچھ دیر بعد۔۔وہاج اپنے روم سے نکالا وہ اپنے اسی کیجول حلیے میں تھا جسیے وہ روز جایا کرتا تھا۔۔انکھوں میں۔۔ ہلا دینے والی سختی تھی۔۔۔

جبکہ انداز اتنا سرد تھا کہ وہ اسکے پاس سے گزر گیا مگر۔۔ہانیہ کو لگا نہیں وہ اسکا بھائی ہے۔۔۔

کیا واقعی وہاج کو مشال سے محبت تھی۔۔۔۔

وہ ایک پل کو سوچنے لگی۔۔۔لیکن اتنا تو وہ بھی جانتی ہے محبت میں اعتبار بہت ضروری تھا۔۔اسنے سمیی پر اعتبار کیا تو وہ یہاں تک پہنچی۔۔۔۔

وہاج کو اعتبار نہیں تھا تو خاک محبت تھی۔۔وہ سر جھٹک گئی۔۔

شاید اسکا بھائی واقعی بس دل لگی کر رہا تھا

اسنے شانے اچکا کر مسکرا کر سوچا مگر وہ بہت خوش تھی جیسے مشال کو یہاں سے نکالا گیا تھا۔۔وہ جلدی سے۔۔۔روم میں چلی گئی اور صارم کی بھی فکر اتار دی کیا کر لے گا وہ۔۔۔۔۔اور کون مانے گا اسکی۔۔

اسنے۔۔۔سوچااور ریلکس ہو گی۔۔۔

۔۔۔

اسکے ماتھے پر کئی تفکر کی لکیریں تھی نہ جانے کیوں اور۔۔۔آج یہ سچ کھول دینے پر۔۔اندر ہی اندر بے حد عجیب محسوس کر رہا تھا

شاید بچپن سے وہ سب اکھٹے رہتے تھے وہاج کی سنسیرٹی اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنی بہنوں سے محبت۔۔سب کچھ دیکھنے کے بعد آج ہانیہ کا راز فاش کرنے میں اسے وہاج۔۔کیطرف سے بہت دکھ ہو رہا تھا اگر سچ جانا جاتا تو یہ سب ضروری تھا۔۔۔کسی انسان کی زندگی کا سوال تھا اس میں آور پھر اس انسان کے ساتھ ایک اور زندگی جڑی تھی۔۔۔

وہ۔۔کیسے کسی پر بہتان لگا لگا چھوڑ دیتا۔۔۔

کیسے وہ بہتان جو سب نے اسپر لگا دیا۔۔وہ اسے یوں ہی چھوڑ دیتا وہ خود غرض نہیں ہو سکتا تھا۔۔

تبھی اسنے علیزے کے گھر کی راہ لی تھی بائیک تیز کر لی۔۔۔۔

وہ فیصلہ کر چکا تھا وہ سب بتا دے گا۔۔جو بے گناہ ہے وہ کس لیے وہ سب بھگتے جو اسنے کیا ہی نہیں۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچا اور۔۔۔وہ علیزے کے شاندار گھر میں داخل ہوا وہ مشال کے کمرے کے بارے میں جان گیا تھا اسکا ارادہ تھا سیدھا وہیں جانے کا نگر بیچ میں ہی علیزے اسکے سامنے اگئ۔۔

ایک اور خواب آپکی نسبت سے ہمیں دیکھایا جا رہا ہے۔۔" وہ اپنی مسکراہٹ کو لبوں میں دباتی بولی۔۔۔۔

یہ خواب بہتر ہو گا نہ دیکھو۔۔۔۔۔کیونکہ خواب۔۔خواب ہی ہوتے ہیں ایک بلبلے کیطرح۔۔۔اور جاگنے کے بعد سب ختم۔۔۔رہتی حقیقت ہی ہے "اسنے۔۔۔پاکٹس میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔نارملی لہجے میں کہا۔۔۔

تو آپ حقیقت ہی تو ہیں خواب ویسے بھی۔۔ہم بس رات میں دیکھتے ہیں " ۔۔وہ اچھی خاصی ڈھیٹ واقعی ہوئ تھی۔۔۔

صارم اسکے مسکرانے پر سر نفی میں ہلاتا مشال کے روم کیطرف جانے لگا

سوچا نہیں تھا آپ میرے گھر میں اتنا حق سے چلیں گے " وہ بولی۔

جبکہ صارم کے قدم رک گئے زچ ظو کر اسنے۔۔۔اسکیطرف دیکھا

کون سا مزاہ ارہا ہے مجھے زچ کر کے "وہ سیدھی طرح پوچھنے لگا
مزاہ۔۔تو نہیں۔ارہا۔۔۔بس اچھا لگ رہا ہے" وہ۔دل کشی سے ہنس
پڑیں۔۔۔
صارم نے ایک گھیرہ سانس بھرا۔۔اور۔۔ہاتھ بڑھا کر علیزے کی کمر کو اپنے
سخت بازؤں میں قید کر لیا۔۔۔
دوسری طرف علیزے دنگ نظروں سے۔۔۔۔۔صارم کو دیکھنے لگی۔۔۔
یہ آگ ہے اس میں اتر و تو۔خود کو۔۔۔میرے ہاتھوں جھلسوانے کے لیے
تیار رہنا۔۔" وہ اسکی پھٹی پھٹی آنکھوں میں۔۔۔۔حیرانگی۔۔۔کنفیوژن
دیکھ کر مدھم سا مسکرایا اور چھوڑ کر چلا گیا پیچھے علیزے دل پکڑ کر وہیں بیٹھتی
چلی گئ۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔صارم اندر چلا گیا۔۔۔وہ یہ اسے ڈرانے کے لیے کر رہا تھا کہ۔۔
وہ۔۔۔رک جائے مگر۔۔۔یہاں اسکے اپنے دل میں اسکی قربت سے جو ہلچل
ہوئ تھی وہ اسپر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔۔۔

چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ مشال کے روم میں داخل ہوا وہ بیڈ پر لیٹی تھی تکیہ تھامے رو رہی تھی

کوئی ضرورت نہیں تمھیں رونے کی وقت اگیا ہے تمھارے شوہر کے روبرو ہونے کا" وہ کڑک لہجے میں بولا "مشال ایکدم سیدھی ہو گئی۔۔۔

ک۔۔کیا مطلب "اسنے آنسو صاف کرتے اسکیطرف دیکھا۔۔

مطلب یہ ہے "صارم نے سامنے لگی ایل سی ڈی میں وہ فلیش لگائی اور اور اسپر سب کچھ چلنے لگا۔۔

مشال گھبرا کر کھڑی ہو گئی

ہانیہ کی چیٹ اسکا اسے ملنے جانا انکی تصویریں جو کہ بہت قربت میں کھینچی گئیں تھیں

مشال دنگ نظروں سے۔صارم کو دیکھنے لگی جبکہ انکے پیچھے۔۔علیزے بھی ا گئی مگر صارم اور مشال کی توجہ اسپر نہیں تھی۔۔

مشال کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگ گئیں۔

رہنے دو۔۔۔یہ سب وہ دیکھ کر شاید زیادہ دکھی ہوں گے "مشال کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا

تم پاگل ہو گئی ہو" صارم کو غصہ چڑھا۔۔۔۔

مشال نے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔اور صارم کیطرف دیکھا

تمھیں لگتا ہے وہ یہ سب دیکھ کر بہت اچھا محسوس کریں گے۔

نہیں وہ ڈبل تکلیف میں آجائے گا مگر گھر والوں کی نظروں میں مجرم آنا

"چاہیے نہ کے تم اگر تم چلنا چاہتی ہو تو چلو ورنہ میں خود جاؤں گا

وہ دوٹوک لہجے میں بولا۔۔۔

مشال نے نفی کر دی میں نہیں جاؤں گی نہ مجھے۔وہاج کو دیکھنا اسنے حتمی فیصلہ کیا

مشال "صارم کو غصہ چڑھا

جبکہ مشال کا دل جیسے نئے سرے سے دکھ رہا تھا۔۔اسے اس بات پر بھی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہاج کو نئے سرے سے ایک بار پھر تکلیف ہو گی۔۔۔

آپکے پاس اپنا آپ۔۔واضح کرنے کا۔۔۔یہ بہترین موقع ہے "علیزے پیچھے سے بولی جبکہ مشال روتے ہوئے سر نفی میں ہلانے لگی۔۔
تم پاگل ہو گئی ہو۔۔ مگر میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا" وہ غصے سے مشال کا ہاتھ جکڑ کر اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا

مشال چپ چاپ اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی علیزے وہیں رک گئی ۔۔جبکہ مشال کو صارم وہاں سے لے کر نکل گیا تھا

وہ بلکل وہاج کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی وہاج تو کیا۔۔وہ۔۔۔وہاں کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی مگر یہ بھی حقیقت تھی جو غم
اس شخص نے اسے دیا تھا اس میں وہ اکیلی کیوں سلگتی۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا۔۔ شادی۔ کہ بعد سسرال سے زیادہ شوہر ٹرسٹ کرے تو بیوی کی اہمیت۔۔۔۔ بڑھ جاتی ہے مگر۔۔ان سب لوگوں نے اسے کبھی اپنا نہیں سمجھا وہ غیر تھی غیر ہی رہی تبھی قابل اعتبار نہیں تھی جو انکا اپنا تھا وہ مجرم ہو کر بھی قابل اعتبار تھا۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی وہاج کو۔۔۔

اسکے قدم ساتھ نہیں دے رہے تھے جب وہ۔۔اس گھر میں داخل ہو رہی تھی وہ کیسے نکالی گئی تھی اب سے کچھ دن پہلے یہاں سے وہ تو جانتا تھا کہ اسکا کوئی نہیں کیسے کیسے وہ اسے۔۔یوں نکال سکتا ہے اگر وہ قصوروار بھی ہوتی تب بھی اسے نہیں نکالنا چاہیے تھا۔۔۔۔

درحقیقت وہاج نے نہیں مشال نے وہاج سے محبت کی تھی

کیونکہ اسے اسپر اعتبار بھی تھے اور وہ اسکی ہر بات کو۔۔ہر حکم کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی مگر وہاج نے اتنے عرصے میں اسپر صرف اپنے حکم تھوپے تھے وہ کس سے ملنا چاہتی ہے کیا کرنا چاہتی ہے ہے۔۔ باہر جانا چاہتی ہے۔یہ نہیں وہاج کو کوئی غرض نہیں تھا وہ صرف اس سے اٹرکٹ تھا اسکی

خوبصورتی سے متاثر ہوا تھا۔۔اسکی قربت میں خوش تھا۔۔یہ محبت نہیں تھی
۔۔اسکی آنکھیں اس سچائی کو جان کر ٹبٹبا اٹھیں
تمھیں یہاں اپنے حق کے لیے اپنے بچے کے حق کے لیے لڑنا ہے" صارم
اندر داخل ہونے سے پہلے بولا۔۔اندر سے ہلچل کی آوازیں آرہیں تھیں
میں صرف اپنے حق کے لیے یہاں آئی ہوں مجھے وہاج کے بچے میں کوئی
دلچسپی نہیں۔۔۔" وہ بولی اور جسیے پرانے والی مشال اسکے اندر اسمائی تھی وہ
دندناتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔وہاں معمول کیطرح زندگی چل رہی
تھی مشال نے کسی اور کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔
وہ سیدھا۔۔۔اپنے کمرے کے آگے چلی گئی۔۔
سب مشال کو دیکھ کر ایکدم رک گئے۔۔
حیرانگی سے وہ اسے وہاں دیکھ رہے تھے۔۔

پھر سب نے صارم کیطرف دیکھا جو خاموش کھڑا تھا۔۔وہ چاہتا تھا وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالے اور ان سب کو پتہ چلے کسی پر الزام دھرنے کا اور پھر اس زیادتی پر خاموش رہنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔

وہاج آفس سے واپس اچکا تھا۔۔اسکا نہ دل کہیں لگ رہا تھا اور نہ ہی وہ لگانا چاہتا تھا۔۔۔۔

تبھی وہ دوبارہ واپس اچکا تھا اسکی وجہ سے سکندر بھی گھر لوٹ آیا تھا۔۔۔۔

صرف التمش آفس میں تھا صارم کا اسے نہیں پتہ تھا اور وہ جاننا بھی نہیں چاہتا تھا وہ۔۔۔ سیگریٹ کا لمبا کش لیتا۔۔۔۔کمرے میں اندھیرہ کیے اسکی یاد میں سلگ رہا تھا کہ اچانک دروازہ دھڑادھڑ بجا وہاج کے تیوری ایسی چڑھیں کہ اگر سکندر صارم اور التمش میں سے کوئی ہوا وہ۔۔انکا منہ تھپڑوں سے سرخ کردے گا۔۔پہلے اسنے اگنور کیا مگر دوسری باری پر وہ اٹھا اور سیگریٹ وہیں پھینکتا۔۔وہ۔۔۔دروازہ۔کھول چکا تھا۔۔سامنے مشال۔۔۔۔کھڑی تھی۔۔

سیاہ ٹراؤزر اور۔۔۔سیاہ ہی شرٹ میں دوپٹہ اسکے وجود پر نہیں تھا بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ اور سوجی تھیں جبکہ ایک پل بس ایک پل کے لیے اسے محسوس ہوا وہ قابل رحم بنی ہوئی ہے اسکی حالت اسکی آنکھوں کے گرد حلقے۔۔۔

اور اگلے پل جب اسے یاد آیا۔۔اسنے دانت پر دانت چڑھا کر پیسے۔۔۔ اس سے پہلے وہ اسے۔۔کھری کھری سناتا مشال نے اسکے۔۔۔سینے پر وہ فلیش دے ماری۔۔

وہاج نے چونک کر اور پھر حیرانگی سے۔۔۔اسکی جانب دیکھا۔۔اور اسکے ماتھے کے بل بتا رہے تھے کہ یہ لڑکی تھپڑ کھانے والی ہے سکندر۔۔ بھی اپنے روم سے نکل آیا مشال کو دیکھ کر وہ بھی حیران تھا۔۔۔۔

تم صرف میرے مقروض ہو۔۔۔۔زندگی میں کب۔۔۔ کبھی کبھی۔۔ بھی تم میرے دل سے یہ بات نہیں نکال سکو گے کہ محبت تو صرف مشال نے کی تھی۔۔وہیج نے نہیں محبت ہوتی۔۔۔تو کم از کم اعتبار نام کی کوئی چیز۔۔۔

معمولی سی ہی ہوتی۔۔۔ارے انصاف کے تقاضے پر ہی اتر جاتے۔۔۔۔۔کہ
۔۔دونوں طرف کی بات جان لیتے۔۔۔""اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں

۔۔۔

وہاج۔۔۔میں کوئی شو پیپر نہیں تھی جو مجھے صرف استعمال کیا گیا" وہ دھاڑی

۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو" اسنے اسے دور دھکیلا

مشال نے پیچھے ہٹ گئ۔۔۔

اسنے اپنے آنسو صاف کیے ایک بار پھر چاروطرف اسی طرح سکوت چھا گیا تھا
جو کہ اب سے کچھ دن پہلے چاہ گیا تھا۔۔۔۔

بھرین جانے اے پہلے یہ بچہ۔۔۔جسے میں خود میں رکھ کر تمھارے لیے
پال کر تم پر احسان کر رہی ہوں تمھارے منہ پر مار کر جاؤں گی۔۔میں تو
گندی ہوں وہاج۔۔۔۔ تمھیں گندا بن کر دیکھائے گی اب مشال۔۔۔۔۔"

وہ اسے سرخ نظروں سے گھورتی وہاں سے بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔صارم ا
سے روکنا چاہتا تھا۔۔۔۔
وہاں سب اور کمرے سے مشال کی آواز سن کر باہر آنے والے دادا جان بھی
دنگ کھڑے رہ گئے۔بچے کا ذکر سن کر۔۔۔۔
مگر مشال صارم کے روکنے سے بھی نہیں روکی۔۔وہ باہر نکل گئی تھی۔۔
وہاج اپنے بچے کا ذکر سن کر۔۔وہیں تھم گیا تھا کہ۔۔۔اسکے پاس کوئی الفاظ
نہیں رہے تھے
صارم کو محسوس ہوا آگے کی کہانی وہ شاید اسکے لیے چھوڑ گئی ہے۔۔۔
وہ آگے بڑھا۔۔
" کہہ دو وہ بچہ بھی تمھارا نہیں
صارم" وہاج دھاڑا۔۔۔۔
چلاؤ مت۔۔۔۔ تمھارے چلانے سے۔۔یہ کچھ بھی کرنے سے اب حقیقت
نہیں بدلے گی وہاج۔۔۔۔اپنے گریبان میں جھانکتے تو کسی ہر بہتان نہ

لگاتے خاص کر اس پر۔۔۔جو کہ۔۔۔۔ تمھاری بیوی ہے" اسنے جھک کر۔۔
فلیش اٹھائ۔۔۔۔اور اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑی ہانیہ کی صورت
دیکھی

ہانیہ کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا اسنے معمولی سا سر ہلا کر صارم کو گویا کچھ بھی کرنے
سے روکا

مگر صارم نہ بیوقوف تھا اور نہ وہ اسکی کسی بھی بات میں آنے والا تھا۔۔

یہ سب کیا تماشہ لگایا ہوا ہے تم نے کیوں آئ تھی وہ عورت اس گھر میں"
وہاج نے صارم کا ایکدم گریبان جکڑ لیا جبکہ صارم نے جھٹکے سے چھڑوایا
۔۔۔

پہلے دیکھ لو اسکے بعد کچھ بولنا"" وہ بولا۔۔۔

صارم بھائ" ہانیہ بے ساختہ پکار اٹھی

صارم کو اسنے عرصے بعد ہی بھائ کہا تھا۔۔صارم نے اسکی ایک نہ سنی۔۔۔
سب نے ہانیہ کو دیکھا کہ اسے کیا ہوا ہے وہ ایسے تھی کہ ابھی دھاڑے مار کر

رودے گی۔۔سب کھڑے تھے کے کیا دیکھا یا جائے گا اب انھیں۔کون سی حقیقت۔۔دیکھائی جانے والی ہے۔۔

صارم نے وہ فلیش اٹھا کر ایک ایک ڈی میں اٹیچ کر دیا۔۔

ہانیہ کا وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔اسکا بس نہیں چلا یہ تو یہاں سے صارم کو غائب کر دے یہ۔۔اس فلیش کو غائب کر دے مگر دونوں میں سے ایک بھی چیز ممکن نہیں تھی۔۔

صارم نے وہ۔۔تمام چیزیں کھول دیں۔۔

سمیی کے ساتھ ہانیہ کی تصاویر۔۔۔ہانیہ اور سمیی کی چیٹ جو انکی نیجی گفتگو تھی۔۔۔جو پیار بھری باتیں تھیں۔۔۔۔

جیسے جیسے سکرین کو زوم کر کے وہ سب کو دیکھاتا رہا۔۔ویسے ویسے وہاج سکرین کے قریب جانے لگا وہ یہ سب سمھجنا چاہ رہا تھا اور جو دکھ رہا تھا وہ سب وہ قبول نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

صارم نے۔۔۔ان کی وہ تصاویر بھی کھول دیں جن میں ہانیہ سمیی سے ملنے گئی تھی انکی کچھ بہت قربت کی تصویریں۔۔اور پھر اسنے۔۔۔ہانیہ اور سمیی کی وہ چیٹ کھول دی جس میں۔۔ہانیہ نے مشال کی تصویر سمیی کو بھیجی تھی ۔۔۔اور اسی بیچ وہ یہ دیکھ کر بھی خود بھی حیران رہ گیا آہنگ کو آنے والے رونگ نمبر کا ذکر بھی اس میں تھا جو کہ اسنے صارم سے بدلا لینے کے لیے کیا تھا۔۔وہ سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔شاید کوئی اپنی جگہ سے ہلتا۔۔۔ داداجان۔۔۔سذمنے ہی کھڑے تھے۔۔۔

انکی لاٹھی۔۔۔۔ایکدم غیر متوازن ہوتی زمین ہپر گیرہ اور انھوں نے دیورا تھام لی۔۔۔۔

سکندر سکرین پر غور سے دیکھ رہا تھا۔۔اہنگ۔۔نور۔۔۔صارم وہاج۔چچی تائی جان بڑی امی۔۔۔۔ان سب لوگوں کے سامنے اصل مجرم اچکا تھا

۔۔۔۔

وہاج۔۔ایک ایک میسیج پڑھ رہا تھا۔۔

اسکی بہن کی گندی گفتگو۔۔۔اسکی بہن کی سمیی کے ساتھ قربت بھری تصویریں انکا ملنا اسکا کالج سے جھوٹ بول کر جانا۔۔۔۔

ہائے میرے اللہ" بڑی امی بہتے آنسوں سے دل تھامتی چیئر پر بیٹھتی چلی گئیں۔۔۔۔

آہنگ منہ پر ہاتھ رکھے سسک اٹھی

میں میں کہہ رہی تھی بھابھی

۔بھابھی ایسی نہیں ہیں مجھے اپ نے ڈانٹ دیا۔۔۔میری کسی نے بھی کہیں سنی "نور بے ساختہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی ہاں یہ ظلم تھا جو ان سب نے مل کر۔مشال پر کیا تھا۔۔۔

سکندر۔۔۔۔کو لگا اسکے الفاظ گزشتہ اسکے لفظ پھانسی کیطرح اسکے حلق میں اٹک چکے ہیں اور اسکی آواز چھین لی گئی ہے۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔دیکھ رہا تھا سمجھ رہا تھا مگر سدا افسوس کے سب۔۔۔۔نکلتا جا رہا تھا ۔۔دماغ سے۔۔۔۔۔

لگ ہی نہیں رہا تھا یقین کرنا جیسے بے حد مشکل تھا۔۔۔۔

ہانیہ پسینے میں شرابور ہو چکی تھی تائی جان اسکی جانب بڑھی اور۔۔۔ہانیہ کے کھینچ کھینچ کر تھپڑ منہ پر جڑ دیے۔۔وہ بے ساختہ چیخ اٹھی۔۔۔

ڈائین اپنے بھائی کا گھر کھا گئی۔۔۔اپنے بھائی کا۔۔۔۔وہ بھائی جس نے باپ کیطرح پالا اسکی عزت کا آس نہ رکھا۔۔۔کسی کا پاس نہ رکھا ہانیہ تم نے ۔۔۔۔۔تم ڈائین بن کر کھا گئی ہمارے گھر کی خوشیاں میری تربیت۔۔اپنی دوست کے بھانے اس سے ملنے جاتی رہی تم ہانیہ یہ کیا کیا ہے تم نے۔"وہ چیختی چلاتی اسے بری طرح مار رہیں تھیں۔۔۔۔

اتنا کہ وہ ہانپنے لگیں ہانیہ بھی چیختے چیختے رو رہی تھی۔۔۔

پسند ہے سمیی مجھے شادی کرنی ہے میں نے اس سے۔۔"""تو منحوس لڑکی تم نے۔۔مشال کو کیوں گھسیٹا۔۔۔کیوں کیا مشال کے ساتھ ایسا اس معصوم نے کیا بگاڑا تھا تمھارا تمھارے بھائی نے کون سا تمھارا نقصان کیا تھا۔جو کہا جیسے کہا سب وہ تم دونوں کے لیے کرتا چلا گیا

مجھے زیر لگتی ہے مشال میں چاہتی ہوں بھائی اسے طلاق دے۔۔۔۔

وہاج ایڑیوں کے بل پلٹا تھا۔۔۔۔۔

ہانیہ کا دم خشک ہو گیا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے" وہ شاکڈ تھا۔۔

ب۔۔۔بھائی مج۔مجھے سمیی پسند ہے وہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے مجھے آپکو یہ سب بتاتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔م۔۔میں اسی لیے نہیں بتا۔۔۔

مشال کو کیوں گھسیٹا تم نے" وہ سٹریٹ سوال کر رہا تھا

پاس کھڑی انکی ماں کو وہاج کے انداز بلکل اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔جیسے وہ کچھ کر گزرے گا جیسے وہ خود پر سے اختیار کھو رہا ہو۔۔۔

و۔۔وہ۔۔۔۔م۔۔۔مجھے۔۔۔پ۔میں نہی۔نہیں چاہتی تھی وہ

اپ۔۔اپکی بیوی بن

ایک خوفناک تھپڑ اسکے منہ پر لگا تھا کہ ہانیہ دور جا گیری اسکی ناک سے خون کی لکیر بہہ نکلی۔۔۔۔

میری عزت۔۔۔۔۔میری غیرت میری آنا۔۔۔۔۔کچھ تو باقی چھوڑ دیتی
۔۔۔"وہ دھاڑتا ہوا اسکے نزدیک ہوا کہ اسکی ماں نے اسکو تھام لیا۔۔وہیں
صارم اور سکندر بھی اسکیطرف بڑھے تھے
مت کرو مت کرو۔۔۔۔جوان بہن ہر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔۔
بس کریں۔۔امی۔۔۔۔بیوی پر ہاتھ اٹھاؤ تو کسی کے منہ میں زبان نہیں تھی
کسی نے میرے منہ پر تھپڑ نہیں مارا کہ کیوں ہاتھ اٹھا رہے ہو بیوی ہے
تمھاری
۔۔آج بہن پر ہاتھ اٹھایا تو آپ سب لوگوں کو خیال آگیا کہ۔۔۔جوان بہن پر
ہاتھ نہ اٹھاؤ۔۔یہ کون سا اصول اپنی مرضی کا بنا رکھا ہے مگر نہیں۔۔۔غلطی
آپکی۔۔۔یہ ان سب کی نہیں۔۔۔۔۔یہ غلطی نہیں گناہ وہاج کا ہے۔۔۔۔
میں میں آنکھیں بند کر کے اپنے گھر کے ایک ایک فرد پر یقین کرتا رہا۔۔۔
اپنی بہن پر یقین کیا۔۔۔

آپ جانتی ہیں مشال کا تو موبائل بھی میرے پاس تھا۔۔۔میں اتنا بے عقل اتنا۔۔۔پاگل ہو گیا کہ دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

می۔۔میں آنکھوں کے نیچے یہ سب کرتی رہی یہ۔اور اب مجھے بتا رہی ہے کہ یہ پسند کرتی ہے پیار کرتی ہے اس سمیی سے" وہ۔غرایا اور۔۔۔۔۔دوبارہ ہانیہ کیطرف بڑھنے لگا کہ۔۔۔وہ سب دوبارہ بیچ میں اگئے۔۔۔۔

آج سب کو نظرا۔رہی تھی اپنی اپنی منافقت کے وہ سب کیا کر رہے تھے۔۔ وہاج کے دماغ کی رگیں پھٹنے کو تھیں اسے ایسا لگ رہا تھا۔۔۔یہ تو اسکے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔۔۔یہ وہ کسی کو جان سے مار دے گا۔۔

ہٹو یہاں سے" سکندر اور صارم کو اسنے دور دھکیلا

ہانیہ دور کھڑی رو رہی تھی۔۔

وہ۔۔وہاں سے چلا جانا چاہتا تھا۔۔اس وقت اسے۔۔جو محسوس ہو رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

اس نیچ لڑکی کے دو بول پڑھوا کر جس۔۔۔ جس بھی عاشق کے ساتھ کہے یہ اسے یہاں سے نکال دیں۔۔۔۔۔ہاں۔۔ہاں یہ میں۔۔میری خود غرضی یہ پھر کچھ بھی کہ بیوی اور بہن کے۔۔۔ لیے کیا سٹنڈرڈ رکھے میں نے۔۔۔ اسے نکال پھینکا کہاں جائے گی کیا کرے گی نہیں پرواہ تھی مگر۔۔۔ اسے اس گھر سے نکال نہیں۔ سکتا۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک کہتی ہے مجھے محبت نہیں تھی اس سے۔۔۔۔ """اسکی سرخ آنکھوں سے پانی نکلنے لگا جس کو اسنے اپنے ہتھیلی سے صاف کیا۔۔اور وہاں سے نکل گیا

۔۔

دکھ پر دکھ۔۔۔یہ شرمندگی یہ۔۔شاید آج زندہ موت ملی تھی اسے۔۔

ہانیہ ان سب کے بیچ کھڑی تھی۔۔۔تائی جان زمین پر بیٹھ کر رونے لگی چچی اور بڑی امی نے انھیں سمبھالا۔۔

ا۔امی "وہ انکے نزدیک آئی۔۔۔

دو۔۔دور دور رہو مجھ سے۔۔ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔ہٹ جاؤ مجھ سے دور ہو جاؤ۔۔۔تم۔۔میری بیٹی ہانیہ ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔وہ تو ایک ڈری سہمی بچی تھی جو۔۔۔نوک جھونک کرتی۔۔۔۔تھی۔۔۔۔

تم تم میری بیٹی نہیں دافع ہو ڈائین۔۔دوسروں کے گھر کھاتی ہو۔۔۔۔۔

بہتان دھرتی ہو دوسروں کے سر پر کون رسوا ہو۔۔تم کیسے """انھوں نے اسکو۔۔پھر سے پیٹنا شروع کر دیا

کیسے کیسے۔اس سب کے بعد بھی خوف کے بنا تم

۔۔چلاتی رہی کے ہاں قصور مشال کا ہی ہے ارے ڈر نہیں لگا اللہ سے

۔۔۔۔۔اتنی ڈھٹائی۔ہانیہ اپنی غلطی پر اگر اس دن ڈر گئی تھی تو۔۔بتاتی تو سہی۔کسی دن کے یہ ہو گیا تم سے۔۔

بھابھی بچیاں تو ماں کو سارے راز بتاتی ہیں۔۔۔یہ یہ اس نے میرے سر پر خاک ڈال دی۔۔۔

سکندر میں ہاتھ۔۔ہاتھ جوڑتی ہوں تمھارے سامنے۔۔وہ جو کوئی بھی ہے بیاہ دو اسے اس سے۔۔۔۔بیاہ دو۔۔۔۔میرا بیٹا میرا بچہ ساری زندگی اپنی بہنوں کے لیے۔۔۔اسنے اپنی جان گھول دی۔۔۔۔

ایک پل کو نہ سوچا دادا باپ بھائی کی عزت رول رہی ہے ارے منحوس کیا آگ لگی تھی جو اسکے پاس ملنے چلی گئی ہانیہ "وہ بری طرح تڑپ رہیں تھیں ہانیہ بھی رو رہی تھی سب وہاں رونے لگے تھے۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔چچی نے ہانیہ کیطرف دیکھا

خوش نہیں رہو گی تم ہانیہ۔۔۔کبھی خوشی میسر نہیں آئے گی تمھیں۔۔ تمھاری اولاد جس دن تمھارے ساتھ یہ کرے گی اس دن بھابھی کی تکلیف کا تمھیں ذحساس ہو گا۔۔

چچی مجھے بدعائیں مت دیں "وہ تڑپی

قابل ہو تم اسکے "بڑی امی نے اسے دور جھٹکا

کیسے لوگ ہیں ہم۔۔میں یہ سوچ رہی ہوں وہ مظلوم تھی اسکے ماضی میں کی گئی غلطی نے ہمارے دماغوں کو مفلوج کر دیا۔۔جبکہ۔۔گھر کے بھیدی پر توجہ بھی نہیں۔۔۔

بہت بڑا گناہ ہو گیا ہم سے خدا کی لاٹھی تو بے آواز تھی" بڑی امی بری طرح سسک اٹھی

کہتا رہ گیا میں آپ لوگوں۔کو مگر کسی ایک نے توجہ نہیں دی" اسنے سکندر کیطرف دیکھا جس کا چہرہ شرمندگی سے۔جھک گیا تھا۔۔وہ نگاہ بھی نہیں اٹھا پا رہا تھا۔۔۔۔

اس سمیی کو بلالو سکندر۔۔۔اس اس کی شادی کرادو میں میں خود مشال کے قدموں میں بیٹھ کر معافی مانگو گی میں خود لاؤ گی اسے۔۔" وہ سسکتی بولیں وہ دو ٹکے کا مرد کسی قابل نہیں ہے تائی امی۔۔نہ رہنے کے لیے گھر ہے نہ ہی کچھ اور۔۔آئے دن لڑکیاں بدلتی ہیں اسکے پاس۔۔۔۔۔

اسکے باپ نے اسے گھر سے نکالا ہوا ہے۔۔اسکی حرکات کی وجہ سے۔۔۔

اوراب ان بے شمار لڑکیوں میں ایک ہمارے گھر کی عزت بھی شامل ہے۔۔

ن۔۔ نہی۔ سمیی مجھ سے۔۔پیار

خدا کے واسطے ڈروہانیہ "آہنگ نے اسے جھنجھوڑ دیا

ڈرو خوف کھاؤ۔۔۔۔تم کرنا کیا چاہتی ہو

۔۔۔دیکھو ہم سب کیطرف

۔کس طرح کسی اپنے کی نظروں میں گیر گئے۔مشال کا کیا قصور تھا۔۔۔

میرا کیا قصور تھا مجھے۔۔ مجھ سے اتنی نفرت کیوں ہو گئ تمھیں

تمھارے بھائ کی وجہ سے وہ چیخی۔۔۔۔

تمھارے بھائ کی نظروں کی وجہ سے جانتا تھا صارم سب کچھ۔۔۔کہ میں

سمیی میں انولو ہوں۔۔۔" وہ ایکدم چلا اٹھی

مگر بے ساختہ سب کی نظر۔داداجان پر گئ جو اندھے منہ زمین پر پڑے تھے

۔۔۔

داد جان" وہاں چیخیں نکل گئیں۔۔۔

داداجان آئی سی یو میں تھے انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔وہاج صارم التمش سکندر چاروں بے آب مچھلی کی طرح کھڑے تھے۔۔۔۔

کہ انھیں کچھ ہو نہ جائے ڈاکٹرز نے انکی کنڈیشن سٹیبل نہیں بتائی تھی وہ پیچھلے نہ جانے کتنے گھنٹوں سے وہاں کھڑے تھے گھیری رات اتری ہوئی تھی ڈاکٹرز کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

جبکہ گھر میں خواتین کے فون آآ کر۔۔۔۔پوچھ پوچھ کر۔۔۔ان لوگوں نے انکو تنگ کر دیا تھا

وہاج سر جھکائے کھڑا تھا اسنے کسی کا فون اٹینڈ نہیں کیا تھا

پلیز داد جان مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا میں اسے منا لاؤں گا ہاں اسنے ٹھیک کہا مجھے اس سے محبت نہیں تھی صرف چاہت تھی اسکے وجود کی۔۔۔۔اگر

محبت ہوتی تو میں اعتبار کرتا۔۔۔ مگر اس وقت میرے دل میں چبھن ہے ۔۔۔جو چبھن ہے اسکا کوئ اندازا نہیں لگا سکتا

میرے ساتھ اپ نے اسکو باندھا تھا ہم دونوں اسکو منا کر لائیں گے۔۔پلیز آپ مت جایئے گا کہیں۔۔۔۔" وہ دل میں ان سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ صارم سکندر یہ التمش تینوں ہی خاموش تھے شاید وہ بھی یوں ہی مخاطب تھے

مجھے معاف کر دیں دادا جان۔۔۔م۔۔میں بلکل آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔آپ آپ نے مجھے پالا بڑا کیا۔۔۔میں آپ سے الگ نہیں ہوں گا۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض رہے اتنے دن میں کیسا احسان فراموش ہوں۔۔۔۔ میں۔۔ بلکل آپ سے جدا نہیں ہوں گا کہیں نہیں جاؤں گا پلیز آپ چھوڑ کر مت جایئے گا۔۔۔۔۔

پلیز دادا جان ورنہ شاید میں ساری زندگی اس گلٹ سے نہ نکلو کے آخری وقت کیسا تھا میں بدنصیب انسان۔۔۔آپ کے بول سے بھی محروم ہو گیا

پلیز داداجان مجھ سے بات کریں لاٹھی سے ماریں۔۔۔یہ کچھ بھی کہیں میں آف نہیں کروں گا مگر چھوڑ کر مت جایئے گا پلیز "التمش۔۔دانت پر دانت چڑھائے۔۔۔لابی کی چھت کو گھورتا ہوا سوچ رہا تھا۔۔۔

جبکہ سکندر نے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں

داداجان۔۔۔۔میں نے اب تک آپکو نہیں بتایا۔۔۔۔وہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔۔

وہ سچی تھی داداجان میری نظر میں اسکی قدر و اہمیت بڑھ گئی ہے۔۔۔۔میں جان گیا ہوں کہ۔۔۔بیویاں بے اعتبار نہیں ہوتی۔۔۔اور نہ بہنیں۔۔شاید کچھ بہنوں کے علاوہ میں جاان گیا ہوں داداجان اپنے نزدیک رہنے والا شخص کوئی پارسا نہیں ہوتا۔۔۔

اور غیر۔۔ شخص۔۔۔ہمارے دشمن نہیں ہوتے۔۔۔۔۔پلیز میں آپکو بتانا چاہتا ہوں وہ میری بیوی ہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں داداجان پلیز مت جایئے گا ہمیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔

صارم۔۔۔جبکہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔

داداجان وہ تو آپکی فیورٹ تھی۔۔۔تو ٹرسٹ کیوں نہیں کیا آپ نے اسپر ۔۔۔۔مگر میں چاہتا ہوں آپ زندہ رہیں۔۔پلیز داداجان ہمارا گھر پہلے جیسا ہو جائے۔۔۔جس کا جرم ہے سزا اسے ملنی چاہیے پلیز داداجان۔۔کہیں مت جایئے گا۔۔۔۔

آپ چلے گئے تو۔۔۔ہم سب بکھر جائیں گے۔۔

رک جائیں داداجان۔۔۔۔۔یہ گھر جڑ نہیں پائے گا۔۔۔"اسکی انکھ سے ایک آنسو ٹوٹا تھا۔۔ تبھی۔۔ائ سی یو کا دروازہ کھلا۔۔۔

ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔۔معاذ نے سکندر کیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہاج سکندر التمش صارم اسے آس بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

کیا ہوا ہے۔۔وہ ٹھیک ہیں نہ "سکندر بلآخر اسکی خاموشی سے گھبراتا بولا

ایم سوری۔۔۔اوپریشن کے دوران دوہارٹ اٹیک مزید آئے ہیں میں۔۔۔۔
فلحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔وہ وینٹیلیٹر پر۔۔۔
ابھی اسکی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ۔۔۔اندر موجود سٹاف میں ایک شور سا مچ گیا وہ چار و دوڑ کر۔۔۔آئی سی یو کے دروازے پر پہنچے جبکہ معاز نے انھیں دور کیا۔۔

ویٹ۔۔۔میں دیکھتا ہوں "اندر جانے کی اجازت تھی بھی کس کو۔۔۔
وہ بے قلی سے پیچھے ہٹے ہر ایک اپنے دل میں۔۔انکی زندگی لمبی زندگی کا دعا گو تھا۔۔۔

تقریبا صرف پانچ منٹ گزرے تھے۔۔۔۔کہ معاذ نے دروازہ پھر سے کھولا۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اسکی طرف دوڑے۔۔۔

ایم سوری" معاذ بے ساختہ رو دیا

وہ سب دادا جان سے سکندر کے داد جان ہونے کی حثیت سے۔۔اٹیچمنٹ رکھتے تھے مگر کسی کو علم نہیں تھا سمیی سانپ نکلے گا۔۔۔

ان چاروں کو لگا ہاسپیٹل کی چھت ٹوٹ کر انکے سروں پر گیر گئی ہو۔۔۔۔

وہ ساکت کھڑے رہ گئے۔۔۔

وہاج۔۔۔۔۔نے معاذ کو دور دھکیلا اور وہ ائی سی یو میں گھس گیا۔۔۔۔

وہاں ڈاکٹرز اسے۔۔۔آنے نہیں دے رہے تھے

داد۔۔۔داداجان۔۔۔۔"بھرائی ہوئی آواز میں وہ۔انھیں پکارتا انکے ساکت پڑے وجود کو دیکھتا ان ڈاکٹرز کو پیچھے کر رہا تھا۔۔۔۔جو اسے باہر نکال رہے تھے

داداجان آپ ایسا نہیں کر سکتے "وہ۔۔بے ساختہ چلا اٹھا اسے لگا ایک بار پھر اس سے اسکا باپ چھین لیا گیا ہو۔۔۔۔

ن۔ نہیں "وہ کچھ بولنا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔ڈاکٹرز اسے۔۔۔باہر کر چکے تھے

ی۔۔یہ کیا کہہ رہیں ہیں یار۔۔۔وہ مجھے ملنے تو دو مجھے پتہ ہے وہ ٹھیک ہیں وہ کیسے اس سچویشن سے بچ کر مجھے اکیلا چھوڑ کر جا سکتے ہیں انھیں پتہ ہے میں انکے بن نہیں۔رہ سکتام۔۔مجھے انھیں دیکھنا ہے۔۔۔۔"وہ التمش سے بولا "۔التمش۔۔۔۔اسکے گلے سے لگ گیا۔۔اور بے ساختہ وہ رو دیا۔۔۔۔ایک مظبوط مرد۔۔۔۔۔جس کو شاید ہی کبھی کسی نے روتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ رو دیا۔۔۔۔

جبکہ سکندر اور صارم بھی آگے پیچھے سے اسکے گلے سے چمٹ گئے وہ تینوں اس سے چپکے رو رہے تھے۔۔۔۔

وہاج کا دل پاتال میں جا گیرہ۔۔۔۔اسے لگا اسکے وجود میں دم نہیں رہا وہ حونک تھا وہ تینوں تڑپ سے گئے تھے۔۔۔

کیا واقعی وہ۔۔۔چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ شخص جو دوسروں کو دوشی ٹھہراتا تھا کہ اسکی وجہ سے اسکا باپ چلا گیا اسکے باپ کی وجہ سے اسکا باپ چلا گیا آج اسکی بہن کی وجہ سے۔۔یہ شاید اسکی وجہ

سے۔۔داداجان ان سب سے جداہو گئے تھے اسکی۔۔آنکھوں۔میں

داداجان۔۔۔کا عکس اتر آیا۔۔

چمکتا چہرہ گویا اسے۔۔ مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جیسے کہہ رہا تھا۔۔۔وہاج۔۔۔۔میرے بیٹے"۔۔

داداجان" وہ۔۔تڑپ اٹھا

جیسے انکے پیچھے بھاگنا چاہتا ہو۔۔۔۔ان تینوں کو پیچھے دھکیل کر وہ۔۔اپنے

دماغ کے بنائے گئے عکس کے پیچھے دوڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہاج رک جاؤ کوئی نہیں ہے وہاں" التمش صارم نے اسے روکا۔۔۔۔

اسکی آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے مڑ کر ائی سی یو کیطرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

دل تھا کہ ابھی پھٹ جائے گا۔۔۔وہ۔وہ۔۔۔مان کیوں نہیں پا رہا۔۔

وہ ہسپیٹل کے فرش پر ڈھے گیا وہ چاروں ہی اٹیچ تھے ان سے۔۔انھوں نے انکو پالا تھا مگر۔۔۔وہاج سے تو کوئ خصوصی محبت تھی۔۔کہ پورے گھر کا اختیار اپنے بعد اسکے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔

اپنی پسند سے اسکی شادی کی۔۔۔۔۔

وہ تینوں اسکے پاس بیٹھ گئے

وہاج ہوش۔میں او" صارم بھیگے لہجے میں اسکی سرخ نظروں کو دیکھنے لگا ص۔صارم۔۔۔داداجان چلے گئے" وہ بولا۔صارم کی برداشت سے باہر ہونے لگا۔۔۔

ہمممم" وہ سر تھام کر رو دیا۔۔۔

سکندر التمش کا بھی یہ ہی حال تھا

یار میں کس کو داد جان کھوں گا میں کس سے لڑوگا۔۔۔م۔۔میں انھیں دیکھے بنا نہیں رہ سکتا" وہاج کا بھیگا لہجہ آج تینوں کے دل پھاڑ رہا تھا۔۔۔

وہ پھر سے اسکے ساتھ چمٹ گئے اور چاروں بری طرح سسک اٹھے ان چاروں کے رونے کی آواز ارد گرد کے لوگوں پر بھی عجیب خوف اور ہیبت طاری کر چکی تھی

معاذ سے یہ منظر نہیں دیکھا گیا

کل تک وہ انکے ساتھ تھے۔۔۔۔

اور آج وہ۔۔۔انکے پاس نہیں تھے۔وہاج بھائی کو۔۔۔ڈپٹنے والے سکندر کو لاٹھی سے مارنے والے التمش کو جھڑک دینے والے اور صارم۔۔۔۔کو گھوری سے ہی سیدھی کر دینے والے انکے دادا جان آج ان میں موجود نہیں تھے۔۔۔

ان چاروں کی تڑپ جائز تھی۔۔۔

اور جس طرح وہ تڑپ رہے تھے یہ ان چاروں کی ان سے محبت تھی۔۔۔

معاذ وہاں سے ہٹا ڈیڈ باڈی کو۔۔۔گھر بھیجنے کے لیے بھی کچھ ضروری۔۔
کاغزات تھے جنھیں ان چاروں کی حالت دیکھ کر اسنے کی۔خود سے۔۔۔۔یہ
فارمیلٹیز پوری کرنے کا سوچا۔۔۔۔

ہنستے بستے گھر کو شاید نظر لگ گئی تھی۔۔۔موت کا سکوت تھا گھر پر لوگوں کا
ہجوم تھا۔۔۔جاننے والے ہمسائے پڑوسی رشتے دار۔۔۔اپنے غیر دوست
احباب۔۔۔ورکرز پارٹنرز کون نہیں تھا اس وقت انکے گھر میں۔۔۔
وہاج سے۔۔افسوس کیا جارہا تھا۔۔وہ خاموش تھا بولنے کے لیے لفظ نہیں
تھے سب افسوس سے وہاج کی حالت دیکھ رہے تھے مانا کہ وہ اس حلیے میں
بھی اپنی شہابت رنگت۔۔۔۔اور۔۔۔خوبصورتی میں ان سب میں نمایا تھا
پھر رنگت سیاہ لباس میں خوب دور سے بھی چمک رہی تھی۔۔۔۔۔
اور اسکا غم جو اسکے چہرے پر سجا تھا۔اسے سب میں نمایا کر رہا تھا

وہ چاروں اسکے ساتھ کھڑے تھے ہاں ٹوٹے ہوئے تھے مگر اسکو چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والے تھے۔۔۔

التمش کی نگاہ مما اور فائزہ پر گئی سفید رنگ کے لباس میں بلکل مدھم میکپ کے ساتھ وہ دونوں۔التمش کے پاس آئی تھی۔۔۔التمش حیرانگی سے اس میکپ کو دیکھنے لگا مانا کے عورت کا حسن ہے یہ سنگھار مگر کسی کے غم کا مزاق بھی یہ سنگھار۔۔۔بنا دیتا ہے۔۔ غم کو غم کیطرح بھی لیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ اسکی روح نہیں کی ان سے ملے مگر وہ۔۔اسکو گلے سے لگا گئیں۔۔۔۔اور۔۔ خوں زور سے رونے لگی

سکندر اور صارم اسکی چیخ و پکار پر عاجز سے آئے التمش سمجھ گیا۔ تبھی انھیں اندر کی راہ دیکھا کر وہ۔۔۔۔پھر سے انکے پاس گیا۔۔۔۔

انکی بہویں ایسے رو رہیں تھیں جیسے سگی بیٹیاں ہوں۔۔۔۔جبکہ پوتیوں کو تو شاید دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا آہنگ۔۔۔نور تڑپ رہی۔ تھیں پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔۔۔دوسری طرف ہانیہ بھی تڑپ رہی تھی چلا رہی تھی خود

کو پیٹ رہی تھی اسنے ایسا نہیں چاہا تھا جو کچھ ہوا تھا ویسا نہیں چاہا تھا۔۔۔

داد جان کے ساتھ گزارا ایک ایک پل اج یاد بن گیا تھا۔۔۔ مگر۔۔وہ حقیقت نہیں بن سکتا تھا۔۔وہ انکے اپنوں کے قریب بیٹھی تھی چرپائی تھامے ان سے معافی مانگ رہی تھی۔۔ مسلسل ایک ہی لفظ تھے اسکے منہ پر مجھے معاف کر دیں داد جان مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مگر شاید دادا جن اب کبھی نہ بولتے

۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔ عورتیں ان لفظوں پر چونک ضرور رہیں تھیں مگر سمجھ نہیں پا رہیں تھی ماجرہ کیا ہے۔۔۔

جنازے کا وقت قریب تھا۔۔دل نکلنے کو تھا۔۔۔۔ مگر اب تک مشال کو تو کسی نے نہیں بتایا تھا

تائی جان۔۔۔نے۔۔اندر آتے صارم کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

مشال کو تو بلا لو بیٹا آخری بار اپنے داد جان کو دیکھ لے۔۔۔۔ گی بلا لو اس سے کہو داد جان جانے سے پہلے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔اس سے اس سے کہو۔۔۔ ہم

سب کو۔۔" بے ساختہ بڑی امی نے انھیں گلے سے لگا دیا عورتیں دیکھتی تو تماشہ بناتی

ہاں نہال کو بے حد دکھ تھا وہ بہت اچھے انسان تھے مگر انکے ساتھ وقت نہیں گزرا تبھی وہ وہ محسوس نہیں کر رہی تھی جو وہ سب لوگ کر رہے تھے اسے تو اپنے بابا یاد آرہے تھے مگر بھی وہ۔۔۔سب کچھ سمبھال رہی تھی جنازے میں شامل ہونے والے لوگ۔۔اور دوسرے لوگوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام ۔۔۔اور سب کچھ وہ خود کر رہی تھی کہ کسی کو۔۔کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

صارم تو یہ بات خود بھول گیا تھا کہ مشال ک واب تک علم نہیں۔اسن۔۔۔ علیزے کو کال ملائی۔۔

اسنے کال پیک کی

آپکی کال کہیں معجزہ تو نہیں

میرے دادا جان کی ڈیتھ ہو گئ ہے۔۔" وہ بولا علیزے نے اسکی آواز کی تکلیف کو محسوس کیا اور چیئر چھوڑ کر اٹھ گئ

اوہ آپ ٹھیک ہیں نہ" اسے اسکی فکر ہوئ

پتہ نہیں" صارم۔۔۔ کا لہجہ بھیگ گیا علیزے۔۔۔ کے دل میں دکھ ہوا تھا

تم ایک کام کرو پلیز مشال کو مت بتانا۔۔۔ تم اسکی کنڈیشن کماتی ہو۔۔۔ مگر اسے یہاں لے آؤ آخری بار انکا چہرہ دیکھ لے گی" وہ بولا سر جھکا رکھا تھا۔۔ لبوں کو دانتوں میں قید کر رکھا تھا۔۔۔۔

آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا

میں ابھی آتی ہوں آپکے پاس۔۔۔" وہ سن رہی تھی اسکا رونا رشتوں کا احساس نہیں تھا مگر اسکا لہجہ سن کر رونگٹھے سے اٹھ گئے تھے۔۔

آجاو" وہ مدھم آواز میں جیسے بولا تھا علیزے سر کے بل بھی چل کر پہنچ جاتی

اسنے کال کاٹ دی۔۔۔۔

وہاج کیطرف دیکھا

کتنی بڑی بھول کر دی تم نے مگر آج مجھے احساس ہو رہا ہے اس سب میں ہم سب شامل ہیں۔۔۔۔تم اکیلے نہیں مجھے تمھیں اسی روز بتا دینا چاہیے تھا میں نے اس گناہ کو آنا میں چھپایا۔۔۔اور۔۔۔آج آج یہ سب ہم سب کی وجہ سے ہوا ہے ہم نے اتنا قیمتی شخص گنوا دیا۔۔۔۔

صارم نے سرخ آنکھیں رگڑیں۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا چلا چلا کر دادا جان کو پکارے اور وہ اسکے پاس اجائیں۔۔۔

دوسری طرف علیزے فورا۔۔مشال کے پاس پہنچی تھی۔۔۔

مشال اپنے روم میں لیٹی تھی اسکو بخار چڑھ گیا تھا

مشال آپی "اسنے پکارہ

ہاں" شاید وہ رو رہی تھی مڑ کر اسکیطرف دیکھنے لگی

آپ میرے ساتھ چلیں جلدی اٹھیں کچھ کھایا ہے آپ نے" وہ اسکے

آنسوں کو اگنور کر کے بولی

خیریت ہے" مشال کو عجیب سا لگا اسکا انداز۔۔۔

ہاں شاید" اسنے۔۔۔ کہا

وہاج ٹھیک ہیں" مشال بستر چھوڑ کر اٹھی اور علیزے جو۔۔ اسکو پانی دے

رہی تھی تھم گئ۔۔۔

وہ کتنی محبت کرتی ہے اس شخص سے اخر۔۔۔۔۔

کے پہلا اور آخری خیال وہی شخص ہے۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہیں آپکو انکی پرواہ ہے" وہ مسکرائ

نہیں مجھے نہیں ہے پرواہ ویسے ہی پوچھا کہ شاید صارم نے کچھ کہا ہے" مشال

پھر سے اپنے کھول میں بند ہوتی سر جھٹک گئ

" آپ آئیں میرے ساتھ

تم بتاؤ گی" وہ زرا غصے میں لگی

علیزے چپ ہو گئ۔۔اور مشال کو لے کر گاڑی میں سوار ہوتی صارم کے گھر کے راستے پر گاڑی ڈال لی۔۔۔

اسے صارم کے گھر کا پہلے سے پتہ تھا جب اسنے انفارمیشن نکلوائے تھی۔۔۔

جنازہ اٹھنے والا تھا وہاں شور مچ گیا ہیبت ناک خوفناک۔۔۔اندر رونے۔۔اور چیخوں کی آوازیں تھیں کہ کون تھا جس کی آنکھ میں آنسو نہیں تھا۔۔۔اپنا غیر پرایا۔۔۔سب انکی تڑپ پر رو دیے تھے۔۔

مشال نے غصے سے علیزے کو دیکھا

یہاں کیوں لائ" وہ رک گئ۔۔۔۔اندر سے آنے والے شور نے اسکے رونگٹھے کھڑے کر دیے تھے۔۔۔

داداجان "نور کی۔۔تڑپتہ آواز اسکے کانیں پڑی۔۔۔

چہرہ سفید پڑ گیا گاڑی کا دروازہ کھولتے۔۔۔ہی اسنے یہ نہیں دیکھا کہ وہ۔۔۔
کس کنڈیشنیں میں ہے۔۔۔۔یہ پھر۔۔۔اسکے ساتھ ایک جان جڑی
ہے۔۔۔یہ پھر۔۔اسکا سینڈل اس عجلت میں ٹوٹ کر اسکے پاؤں سے نکل چکا
ہے۔۔۔
یہ پھر اسکے پاس دوپٹہ نہیں ہے۔۔
وہ۔۔ خونک چہرے سے اندر بھاگی تھی۔۔۔
وہاں لوگوں کا ہجوم دیکھ کر خوف سے زرد رہ گئ۔۔
یہ پہلی بار تھا جو وہ کسی کی موت دیکھ رہی تھی۔۔اوہ بچی نہیں تھی اسے اندازا
تھا۔۔۔ مگر یہ یہ اسنے کیذ سنا تھا دادا جان۔۔
کون دادا جان اسکے دادا جان۔۔۔ جن سے وہ خفا تھی۔۔
ہاں یہ سچ ہی تو تھا وہ سب سے۔۔ نفرت کرنے لگی تھی مگر دادا جان سے۔۔۔
بس خفا تھی وہ منا لیتے وہ مان جاتی۔۔۔۔

وہ تو پہلے بھی انکی محبت میں ہی یہاں کر رہی تھی آج بھی صبح سے بس

دادا جان ہی یاد ارہے تھے

وہ آندھی طوفان کیطرح حال میں داخل ہوئ۔۔۔۔وہاج التمش صارم

سکندر چاروں اسکو دیکھ چکے تھے۔۔۔۔

اور۔وہ یوں ہی تھم گئ۔۔۔

وہاں۔۔اسکو دیکھ کر سب اور تڑپ اٹھے۔۔مشال کو یہ چیخوں پکار۔ایسا لگا

جیسے اوپر کوئ تیزاب ڈال رہا ہو۔۔۔

اسنے۔۔۔۔ان سب کیطرف نہیں دیکھا وہ دوڑ کر دادا جان کے کمرے میں

گئ۔

وہ کمرہ خالی تھا

دادا جان "اسنے سب جگہ چیک کیا وہاں کوئ نہیں تھا وہ سب چپ کھڑے

تھے

داداجان" وہ چلائی۔۔۔۔

صارم آگے بڑھنے لگا مگر وہاج نے روک دیا۔۔۔۔

وہ باہر نکلی۔۔

د۔۔۔۔اد" رک گئی وہ کیسے مان لیتی۔۔یہ بات۔۔۔۔وہ تو منتظر تھی انکے آنے کی۔۔۔۔

وہ کیسے منا لیتی جو آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خوف اسکی آنکھوں میں بے آب طوفان کی طرح چھلکنے کو تھا۔۔۔

داداجان" وہ چلائی اور زمین پر ڈھے گئی۔۔۔۔

سسکیوں کی گونج اسکے چار واطراف میں تھی۔۔

وہاج۔شرمندہ شرمندہ قدموں سے چلتا اسکے تڑپتے وجود کیطرف بڑھا۔۔۔

مشال کے ہاتھ میں سکت نہیں تھی وہ سفید کفن ہٹا کر انکا چہرہ دیکھ پاتی۔۔۔

داداجان نہیں ہیں نہ یہ" وہ اپنے پاس بیٹھنے والے وہاج سے ہی بولی تھی

وہاج نے۔۔۔انکے چہرے سے۔۔۔کپڑہ ہٹا دیا۔۔۔

مشال کی چیخوں نے۔۔۔سب کے دل ہلا دیے

تھے۔۔۔

داداجان نہیں یہ کیسے ہو گیا یہ کیسے ہوا۔۔۔داداجان اٹھیں اٹھیں آپ کہاں

جارہے ہیں مجھے۔مجھے چھوڑ کر جارہے ہیں یہاں میرا کون ہے۔۔اپ۔۔۔

آپ

وہاج روکو داداجان کو

۔ہم کیسے رہیں گے انکے بنا۔۔مجھے۔داداجان۔۔۔داداجان میری بات

سنیں مجھے آپکے ساتھ رہنا ہے۔۔میں آپکے بنا نہیں رہوں گی میں آپکا انتظار

کر رہی تھی آپ آئے نہیں داداجان میرے پاس آپ کیوں نہیں آئے۔اور

اب مجھے مجھے۔۔۔منائے بنا جارہے ہیں وہاج۔۔۔سب مجھ پر ظلم۔کر رہے

ہیں میں اتنی بری ہوں۔میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں سب ایسے "وہاج

نے اسکے وجود کو اپنے بازؤں میں جکڑ لیا۔۔۔

اور وہ مشال کو گلے سے لگائے۔۔۔خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔

مشال اسکے رونے پر۔۔۔ہلکان ہوتی چلی گئ۔۔۔

نہیں میں نہیں مانتی۔وہ تواپنے کمرے میں ہوتے ہیں۔وہ تو یہاں ٹیبل پر ہوتے ہیں انکی لاٹھی۔۔کہاں ہے۔داداجان کیسے چلے گئے۔۔

می۔۔۔میرے" وہاج کواسکاوجود ٹھنڈاپڑتامحسوس ہوا

مشال"اسنے اسکاگال تھپتھپایامگروہ بے ہوش ہوچکی تھی

جنازے کاوقت ہوچلاتھا

اورایک عظیم۔۔۔ہستی آج ان سب کے بیچ سے جارہی تھی۔۔ان سب کو چھوڑکر۔۔۔جن کے جانے پر وہ۔۔۔سب۔۔۔دھاڑے ماررہے تھے

۔۔۔۔

آج وہ جارہے تھے۔۔۔وہاج نے مشال کو۔۔۔اپنی ماں کے حوالے کیااور خوددداداجان کے ساتھ چل دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ ہو۔۔۔مشال کا دماغ جیسے رفتہ رفتہ جاگ رہا تھا اسے آہستہ آہستہ سب یاد آرہا تھا وہ کہاں تھی۔۔۔۔وہ کیسے آئی اور داداجان

ہاں داداجان چلے گئے۔۔

داداجان" وہ ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھی۔۔۔۔

مشال" اسنے اسے تھاما مشال نے پلٹ کر دیکھا وہاج تھا شاید برسوں بعد اسکا لمس محسوس ہوا تھا

اسے لگ اوہ نئے سرے سے تکلیف میں آگئی ہو۔۔۔

ہاں سب کچھ تھا اسنے کچھ بھی کہا اسے بدکردار کہا یہ مار اپیٹا جو بھی کیا وہ اسے طلاق دے رہا تھا اگر وہ نہ روکتی تو شاید آج اسے چھونے کا حق نہ رکھتا۔۔۔۔

اسنے جھٹکے سے وہاج کے ہاتھ خود پر سے ہٹائے۔۔

اور وہ۔۔۔بنا کچھ دیکھے اس کمرے سے باہر نکل آئی

۔۔۔وہاج پیچھے شرمندگی سے خود میں اتنی ہمت بھی نہیں پاتا تھا کہ اٹھ کر اسکے پیچھے جائے اسے پکڑے اسے روک لے

مشال نے دیکھا وہاں عورتیں بیٹھیں تھیں داریاں کو لے گئے تھے وہ اس جگہ کو چند لمحے کھڑی گھورتی رہی۔۔۔آنکھ سے ماہی بے تاب کیطرح آنسو کا جھرنا بہہ نکلا سب رفتہ رفتہ اسکے گرد جمع ہونے لگے مگر شرمندگی کی تہہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔

کسی کی ہمت نہ بن سکی اسکو۔۔ پکڑے اسکے آنسو پونچھے وہاج خود ہی کمرے سے آیا تھا جتنی شرمندگی سہنی تھی اسے ہی سہنی تھی۔۔

وہ مشال کے قریب آیا۔۔۔وہاں رشتے دار بھی موجود تھی۔۔۔۔

مشال" کہتے ہوئے بھی اسے اپنا آپ اجنبی سا لگ رہا تھا

مشال نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

تمھاری طبعیت خراب ہو جائے گی تمھیں ویکنیس ہے" اسکی آنکھوں کی سرخی۔۔۔اسکے بہتے آنسو دیکھ کر وہ بولا۔۔۔مشال کو البتہ یہ سب اتنا برا لگا کہ۔۔۔وہ پیچھے ہٹتی چلی گئ۔۔۔

وہ باہر نکلنے لگی۔۔۔

مشال" سکندر اسکے پیچھے لپکا وہ رو کی نہیں

پلیز بات سنو ہمیں غلط فہمی ہوئ تھی پلیز ہم سب کو معاف کر دو دادا جان

" ہمیں چھوڑ گئے اب ہم سب۔۔۔کیسے ایک دوسرے سے الگ رہیں

مشال نے غصے سے اپنی کلائی اسکے ہاتھ سے چھڑوائ۔۔۔

تم میرے کچھ نہیں لگتے۔۔۔آج کہ بعد بیچ میں مت آنا" وہ خون کا گھونٹ پیتی بولی تھی۔۔ سکندر۔۔۔بے بسی سے اسکیطرف دیکھنے لگا

تم اسے غلط فہمی کھو گے۔۔یہ غلط فہمی تھی۔۔اگر یہ غلط فہمی ہوتی تو آج میں یہاں سے کہیں نہ جاتی مگر یہ غلط فہمی نہیں تم سب نے مل کر مجھ پر بہتان لگایا۔۔۔کسی کا ماضی برا ہو تو۔۔لوگ جان بوجھ کر اسکا حال برا کر دیتے ہیں

۔۔۔اور میری طرف دیکھو۔۔تم سب نے مل کر میرا حال برا کر دیا

۔۔۔۔۔۔یہ غلط فہمی نہیں ہے۔۔۔یہ دھوکا تھا تم لوگوں کی منافق شکلوں کا

دھوکا

ہاں دادا جان چلے گئے۔۔۔۔۔مگر۔۔۔۔اب۔۔۔میرا تم سب میں سے کسی

سے کوئ تعلق نہیں میں مروہ جیو۔۔۔۔۔

تم لوگوں کی نسل تم لوگوں کے منہ پر مار کر جاؤں گی۔۔

اب چاہے یقین کرو یہ نسل تم لوگوں کی ہی ہے یہ نہ کرو۔۔۔۔مجھے نہ اس

بچے سے غرض نہ تم سب میں سے کسی سے "ایک ایک لفظ پر زور دیتی وہ ان

سب کے منہ بند کرتی وہاں سے بڑے بڑے قدم اٹھاتی نکل گئ تھی۔۔۔۔

جبکہ اسکے پیچھے صارم ہی لپکا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب یوں ہی کھڑے رہ گئے تھے۔۔۔۔

کتنی بڑی بھول ہوئ تھی ان سب سے کیا کیا تھا ان لوگوں نے یہ کیسا یقین تھا

جو اپنوں پر اتنا مظبوط تھا کہ مجرم آج بھی انکے سینے سے لگا تھا اور مظلوم جس

کے ساتھ نہ انصافی ہوئی جس پر ظلم ہوا۔۔۔وہ ان کے گھر سے چلی گئی تھی
سکندر کو گھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

وہاج چپ چاپ کھڑا تھا نہ کہنے کو کچھ نہ کرے کو کچھ۔۔وہاں شکستہ قدموں
سے پلٹا۔۔۔اور۔۔۔دادا جان کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

تائی جان کا دل پھٹ رہا تھا بیٹے کی حالت دیکھ کر۔۔۔لوگوں میں چیما گویاں
بڑھنے لگیں کہ آخر ہوا کیا۔۔۔

سب سوالیہ نظروں سے ان سب کو دیکھ رہے تھے مگر کسی کے پاس جواب
نہیں تھا

مشال واپس آگئی تھی

اسنے صارم کا ہاتھ پکڑا

" کیا ہوا تھا دادا جان کو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بلایا

تمھارے جانے کے بعد۔۔۔ہانیہ کی تصاویر اور وہ سب دیکھ کر۔۔وہ گیر گئے دوہارٹ اٹیک آئے تھے انھیں۔۔

اسکے لفظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔مشال کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔صارم دنگ رہ گیا منع کیا تھا نہ تمھیں مت دیکھاؤ وہ سب۔۔۔وہ شخص ہی دیکھ لیتا

۔۔۔کافی تھا۔۔ مگر تم نے۔۔وہ کیسے دیکھتے صارم اپنی پوتی کو کسی اور کی بانہوں میں وہ نہ محرم تھا اسکے لیے وہ کیسے برداشت کرتے۔۔۔وہ گفتگو جو اسنے نہ محرم سے کی تھی وہ کیسے برداشت کرتے وہ انکی آنکھوں میں دھول جھونک کر کسی سے ملنے جاتی رہی تم نے خیال کیوں نہیں کیا" وہ اسکا گریبان جکڑتی چلائی

صارم چپ کھڑا رہ گیا اسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔۔۔جل سی گئیں تھیں مشال خود بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

صارم بھی اسکے سر پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔ بھیگی نظروں سے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا

کیا میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب" وہ شکستگی سے سوال کرنے لگی
نہیں تمھاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا تم بلکل درست ہو شاید انکا ساتھ اسی طرح یہاں تک تھا ہمارے لیے" اسنے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کیں
آپکی طبعیت خراب ہو جائے گی۔۔۔کچھ کھایا بھی نہیں ہوا آپ نے" علیزے جو ابھی آئی تھی دوبارہ آفس سے۔۔مشال کو روتا دیکھتی بولی۔۔
صارم نے سر ہلایا۔۔۔
مشال نے آنسو صاف کیے۔۔۔علیزے نے زبردستی اسے تھوڑا بہت کھانا کھلایا۔۔۔اور مشال ان دونوں کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی۔۔
علیزے صارم کو دیکھنے لگی وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے۔۔۔چپ چاپ آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا علیزے کے دل میں کچھ ہوا تھا۔۔۔وہ اسے اداس نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔اسے پکارنا چاہتی تھی مگر پکار بھی نہیں پا رہی تھی وہ ویسے ہی اسے کھڑی دیکھنے لگی

صارم نے خود پر اسکی کی نظریں پائیں تو۔۔۔اپنی سرخ آنکھوں کو کھولا
سیدھی نظر پریشان کھڑی علیزے سے جا ملی۔۔۔۔
وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔دوسری طرف علیزے کی پلکیں اپنے آپ جھک گئیں۔۔۔۔
بہت قیمتی تھے وہ ہم سب کے لیے اور ہم سب نے اپنی بیوقوفی سے انھیں گنوا دیا۔۔ہم نے خیال ہی نہیں رکھا کہ ان کی عمر یہ سب سہنے کی تو نہیں" وہ غمزدہ سا بولا۔۔۔
علیزے سامنے بیٹھ گئ۔۔۔
آئ پرے فور ہیم" وہ اتنا ہی بولی
ہمم" وہ ہنکارا اٹھا۔۔۔جانے لگا علیزے بے چینی سے اسے دیکھنے لگی
صارم جاتے جاتے مڑا۔۔۔۔
تھنکیو" اسنے پلٹ کر علیزے کی طرف دیکھا
علیزے ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کیا کہ آپ تھنکیو کہیں" وہ بولی تو۔۔۔صارم نے نفی کی

" مشال کو تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے یہ بہت بڑا احسان ہے ایسی باتیں نہ کریں۔۔۔"شاید اسے اچھی انہیں لگا تھا"

صارم سر ہلا کر باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

علیزے اسکے لیے صبر کی دعا گو تھی۔۔۔

دن اسی طرح گزرنے لگے جیسے گزر رہے تھے ویرانی اداسی سے بھرپور جیسے ایک بزرگ کے جانے سے۔۔گھر کی رونق ہی چلی گئی ہو

مہمان بھی اب جا چکے تھے اب تو گھر اتنے افراد کے ہونے کے باوجود کاٹ کھانے کو دوڑنے لگا تھا۔۔۔

شاید اس گھر کا ایک ایک فرد یہ نہیں جانتا تھا کہ ۔۔اب آگے کیا کرنا چاہیے

۔۔۔۔

صبح کا وقت تھا وہاج آفس جانے کے لیے روم سے نکلا پورے دس دن گزر گئے تھے اب تک وہ آفس نہیں گیا تھا نہ ہی ان میں سے کوئ بھی۔۔۔۔

وہاج نے التمش اور سکندر سمیت صارم کو بھی رات ہی میسیج کر دیا تھا کہ صبح سب آفس کے لیے ریڈی رہیں خاموشی سے انکے آگے ناشتہ لگا دیا گیا

سمیی کو بلاؤ۔" وہاج نے سکندر کیطرف دیکھا سب نے وہاج کو دیکھا تھا

مجھے نہیں علم وہ کہاں ہے اور نہ میں اس سے دوبارہ رابطہ کرنا چاہتا ہوں"

سکندر نے تلخی سے کہا

جو میں کہہ رہا ہوں اتنا ہو سکتا ہے یہ مجھے خود کرنا پڑے گا" وہاج جھنجھلا کر دو ٹوک بولا

سکندر خاموش ہو گیا

میں نے معاذ سے پتہ کیا تھا وہ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا ہے" صارم بولا۔۔

ہانیہ اپنے کمرے سے یہ گفتگو سن رہی تھی۔۔

تو بلاؤ اسے۔۔۔۔اور پوچھو اسکو کہاں ہے وہ کس شہر میں مر گیا ہے" وہاج تیز لہجے میں اپنی ماں سے بولا وہ تو چپ ہی رہ گئیں

۔۔

ہانیہ سے بات کرنے کا انکا کون سا دل تھا

وہ اچھا لڑکا نہیں ہے" سکندر نے دانت پیس کر وہاج کیطرف دیکھا

میں بھی اچھا نہیں ہوں تم بھی اچھے نہیں ہو کون ہے ہم میں اچھا یہ پرسا اور جو جس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اسکے ساتھ رہے۔۔۔۔۔میں اس گھر میں ہانیہ کا وجود برداشت نہیں کروں گا۔۔۔" وہاج غصے سے بولا۔۔۔۔

سب خاموش رہ گئے۔۔۔

بہن کو کسی۔۔۔۔عیاش کے حوالے کر دو گے وہاج غلطی پر غلطی مت کرو غلطیوں کو سدھارنے کی کوشش کرو" بڑی امی بولیں

میں کہاں سے غلطی سدھاروں یہ مجھے بتائیں کہاں سے شروع کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا اس عورت کو دیکھو جس نے۔۔ ہمارا رشتہ توڑنے میں کوئ کسر نہیں چھوڑی یہ چلو خود کو دیکھو جس نے۔۔ سب تباہ کرنے میں کوئ کسر نہیں چھوڑی۔۔ میں کیا کروں بڑی امی آپ ہی بتادیں۔۔ اسے سینے سے لگا کر رکھو جو مجرم ہے اور۔۔ جو بے قصور ہے اسکے لیے میرے پاس دو بول بھی نہیں یہ کیسا انصاف ہے آپ سب کا" وہ غصے سے چیخا تو سب لاجواب ہو چکے تھے۔۔

میں میں۔۔۔ ہر چیز کو بیلنس میں رکھنے والا انسان آج یہ نہیں جان پا رہا کہ اپنی ہی بیوی کے پاس جا کر میں کن لفظوں میں معافی مانگو کیا کہوں اس سے ایسا کہ وہ مان جائے اسکے دل سے شکوے شکایتیں نکل" وہ رک گیا ہانیہ باہر آ چکی تھی

وہاج نے اس سے نگاہ پھیر لی

یہ لڑکی جب تک اس گھر میں رہے گی۔۔یوں ہی بربادی اس گھر کی ہوتی رہے گی۔۔۔کسی کے بھی ساتھ اسے بیاہ دیں مگر اسے جلدی دفع کر دیں یہاں سے" وہ جیسے بے چینی سے چلایا۔۔۔

وہاج" التمش نے اسکا بازو پکڑا

میں یہ آخری بار کہہ رہا ہوں مجھے ایک ہفتے کے اندر اندر اسکی رخصتی چاہیے اور یہ جتنی جلدی ہو نکل جائے تو بہتر ہے ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ۔۔یہ میری سگی بہن ہے" وہ خونخوار نظر روتی ہوئی ہانیہ پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا پیچھے سے التمش سکندر اور صارم بھی نکل گیا جبکہ ہانیہ نے اپنی ماں کیطرف دیکھا

"مما

ممام۔۔میں کسی اور سے شادی نہیں کروں گی پلیز۔۔" وہ بولی سب اسے دنگ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔تائی جان دل تھام کر کرسی پر بیٹھ گئ

۔۔۔

" شرم سے ڈوب کر مر جاؤ ہانیہ۔۔۔ تمھیں پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے تھا چچی زور سے چیخیں کہ اسے کچھ تو شرم آئے مگر ہانیہ۔۔۔ کھڑی روتی رہی پلیز بھابھی خود کو سنبھالیں آہنگ بھاگ کر پانی لے آئی۔۔۔۔

میر۔۔ میری تربیت میں کمی تھی کیا۔۔ بتاؤ مجھے " وہ چچی کیطرف دیکھ کر بری طرح رو دی۔۔۔ جبکہ وہاں سب ہی غم زدہ سے ہو رہے تھے

اسکی وجہ سے ہمارے بزرگ کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ گیا اور یہ منحوس " وہ چیخیں اور ہانیہ تک پہنچی اور ہانیہ کو بری طرح پیٹ دیا۔۔ جس کا اسپر کوئی اثر دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

خدا کرے میر ابیٹا ڈھونڈ لے اس سمیی کو اور اسی سے بیاہ کر اسکے ارمان ٹھنڈے کر دوں میں ہنستا بستا گھر برباد کر کے بھی اسکی خواہشات نہیں مٹیں وہ زور زور سے بول رہیں تھیں ہانیہ خود کو بچاتی اندر بھاگ گئی۔۔۔

ہر دن پیچھلے دن سے زیادہ افسردگی سے گزرنے لگا تھا مگر وقت تھا زندگی تھی چلی تو تھی گزرنا تو تھا گویا گزر رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔وہاج کے پاس۔۔۔۔داداجان کے چلے جانے کے دو ماہ بعد بھی ۔۔مشال کے لیے ایک لفظ نہیں تھا۔۔کہ وہ اسکے پاس جائے نہ ہی اس میں ہمت تھی۔۔۔۔

وہ ہر روز لفظوں کو ترتیب دیتا اور ہار جاتا۔۔۔۔

وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی کیسے کیسے نہیں اعتبار کیا اسنے اسکا۔۔۔

کھو دیا اسنے اپنی وجہ سے داداجان کو ان کا اعتبار کرتا تو زرا۔۔۔آج گھر کے حالات ایسے نہ ہوتے وہ ہر روز خود کو قصوروار ٹھہراتا تھا۔۔دماغی تناؤ اتنا بڑھ گیا تھا کہ۔۔وہ ساری ساری رات گھر نہیں لوٹتا تھا۔۔داداجان کے جانے کے بعد چاروں کی سمت گھر سے مڑ گئی تھی چاروں کے گھر لوٹنے کا کوئی وقت نہیں رہا تھا۔۔۔وہ۔۔۔سب اپنی من مانیوں پر اتر چکے تھے۔۔۔

وہاج۔۔ کثرت سے اسموکنگ کرنے لگا تھا اکثر اب سر عام اسکے ہاتھ میں سیگریٹ موجود ہوتی تھی آفس میٹینگ بورڈ میٹینگ۔۔۔ سٹاف میٹینگ عام دن خاص دن۔۔۔ ہر جگہ ہاتھ میں گولڈ لیف لیٹس۔۔۔ جیسے اپنے اندر کی آگ کو اس دھواں سے بجھانے کی کوشش کرتا تھا مگر ایک روز بھی وہ مشال کے پاس نہیں گیا شاید جا ہی نہیں پایا۔۔۔

ہر گزرتا دن مشال کی یاد۔ میں اسے سلگانے لگا تھا یہاں یہ دن ان دونوں سے بلکل مختلف تھے جو اسنے اسپر بہتان لگا کر کاٹے وہ سچی ثابت ہو گئی اور وہاج کا چین سکون سب لے گئی اسکا بچہ اسکی بیوی اسکی زندگی شاید سیگریٹ کے دھوئیں کیطرح ہی۔۔ بے مہار سی ہو گئی تھی جس کی وجہ سمت نہ ہو کوئی تعین نہ ہو۔۔۔۔

اور التمش صارم سکندر کو تو اب یہ بھی لگنے لگا تھا کہ وہ ڈرنک کرنے لگا ہے

۔۔۔۔

مگر یہ فقت انکا شک تھا۔۔۔۔

وہاج آفس میں ہی بیٹھا تھا سیگریٹ لبوں میں دبائے وہ۔۔مشال کی تصویر دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکی آنکھیں جل رہیں تھیں۔۔ہر روز اس تصویر کو دیکھ کر ۔۔معافی مانگتا تھا وہ مگر ستم گر معاف نہیں کرتی تھی۔۔اسنے۔۔۔جنون میں آکر ساری ٹیبل پر بکھرا سامان اتھل پتھل کر کے پھینک دیا۔۔۔

غصے کی شدت سے وہ سرخ نظروں سے ان تینوں کو دیکھنے لگا جو اندر داخل ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہاج نے بال جکڑ لیے۔۔۔۔

بہتر ہے اسکے پاس چلے جاؤ" صارم نے اسکی حالت دیکھی

میری حالت پر ترس مت کھانا اور نہ ہی اسے یہ اطلاع دینا۔۔۔۔میں جس " لائق ہوں۔۔اسی لائق زندگی گزار رہا ہوں

کب تک "التمش بھی بولا

تمھاری اس حالت نے گھر کو جوڑا نہیں بکھیر دیا ہے وہاج تم جانتے وہ دادا جان کی زندگی میں بھی گھر کا ہولڈ اور اختیار تمھارے ہاتھ میں تھا یہ

دونوں رات گھر نہیں لوٹتے تم سوال نہیں کرتے ان سے "التمش نے سکندر اور صارم کو گھورا

آپ کون سا وقت پر جاتے ہیں کل بھی تین بجے گھر میں داخل ہوئے تھے "

سکندر نے پٹ سے جواب دیا

" شٹ آپ

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو "صارم عاجز آ کر بولا۔۔۔

تو وہ دونوں چپ ہو گئے۔۔۔

وہاج بھی چپ تھا۔۔۔

کیوں آئے ہو تم سب "اسنے پوچھا۔۔

میں رخصتی چاہتا ہوں "التمش نے دو ٹوک کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اب تمھیں کھل کر موقع مل گیا ہے جہاں مرضی چلے جاؤ"

وہاج نے اسپر طنز برسایا۔۔۔

جبکہ۔۔۔التمش شرمندہ سا ہو گیا۔۔

کیا ہوا جاؤ گے نہیں اس مکار عورت کے پاس یہ پھر اصلیت دیکھائی دے گیٔ
۔۔داداجان کی فوتگی پر انکے منہ پر میکپ دیکھے تھے تم نے" وہ جا غصے سے
بھڑکا
میں بات کروں گا مما سے """بس کر دوں التمش وہ دو نمبر عورت تمھاری
ماں نہیں ہے اور میں آج بھی اسی بات پر قائم ہوں آہنگ اس گھر سے کہیں
نہیں جائے گی" وہ اسکی آنکھوں میں گھورتا بولا
وہ بیوی ہے میری لے جا سکتا ہوں اسکو" التمش کو بھی غصہ چڑھا
ٹھیک ہے ایک اور انسان پر ظلم کر لو پہلے کم برباد ہوئے ہیں مزید ہو جائیں
گے" وہاج نے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا۔۔۔۔
جبکہ۔۔۔صارم نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔
ہم چاروں کو ایک دوسرے سے لڑنے کے بجائے ایک ہو کر چلنا چاہیے
داداجان ہم سب کو لڑتا دیکھ کوئی خوش نہیں ہوتے تو بہتر ہے۔۔ایک فیصلے
پر آجائیں سب التمش۔۔۔تم کیا خوش رہ لوگے یہ آہنگ کو خوش رکھ لوگے

ہم سب کے بنا۔۔۔کیا تم ایک بار اسپر غور نہیں کر سکتے جو ہم سب کہہ رہے ہیں اگر تم اس عورت کی طرف سے ایک بھی مثبت پہلو نکال لائے تو وہ میری بہن ہے میں۔۔ تمھارے ہاتھ میں اسکا ہاتھ دے دوں گا" وہ دوٹوک بولا تو التمش خاموش ہو گیا۔۔۔۔

صارم نے مزید بات کیے بنا سکندر کیطرف دیکھا

"تمھیں گھر والوں کو بتا دینا چاہیے نہال تمھاری بیوی ہے

امی جان سے مار دیں گی اور کوئی بعید نہیں نہال پر غصہ کرنے لگیں مجھے ڈر لگتا ہے امی کے ری ایکشن سے"

تو شادی نہ کرتے" وہاج کو تپ چڑھی۔۔ سکندر بھی چپ ہو گیا۔۔۔۔

اور تمھیں مشال سے بات کرنی چاہیے۔۔ایسا کوئی دن نہیں جب وہ روتی نہ ہو" وہ نرمی سے بولا

تو وہاج نے تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں

مجھ میں ہمت نہیں میں اسکا سامنا نہیں کر سکتا۔

گھر میں ماحول ویسا ہی تھا آہنگ نے۔۔پڑھنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ تائی جان کی طبعیت خراب رہتی تھی اور۔۔سارا کام اسکی ماں کو دیکھنا پڑ رہا تھا تبھی اسکے خیال سے اسنے۔۔۔گھر کی زمہ داری لے لی تھی تاکہ بڑی امی اور اسکی ماں پر سے بوجھ کم ہو۔۔نہال بھی بہت ہیلپ کرتی تھی۔۔۔۔جبکہ نور نے ایک رٹ لگائی ہوئی تھی کہ آہنگ صارم سے بات کرے وہ سب۔۔مشال کے پاس جائیں جب تک۔۔اسے منایا نہیں جائے گا اگر دادا جان ہوتے تو مشال اب تک گھرا۔چکی ہوتی مگر شرمندگی سے کسی میں بھی ہمت نہیں تھی ہانیہ سے البتہ کوئی نہیں بولتا تھا نہ اس سے کوئی بات کرتا نہ ہی کچھ اور کہتا۔۔ہانیہ کا اصل روپ سامنے آنے کے بعد اسکی اہمیت گھر میں کچھ نہیں رہی تھی وہ روتی پیٹتی۔۔کھاتی پیتی یہ نہیں کھاتی کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہاں صرف مشال کا زکر تھا جیسے کوئی اور اس گھر میں نہیں بستا۔۔۔

اسکے دل میں
اور بھی بڑھ گئی تھی مشال سے نفرت سب کچھ مشال کی وجہ سے ہی تو ہوا تھا

نہ سمیی رابطہ کر رہا تھا جبکہ وہ پوری کوشش کر رہی تھی
گھر والوں کی نظروں میں بھائی کی نظروں میں اہمیت گیری تو۔۔اسے نئے
سیرے سے۔۔تکلیف اٹھ گئی تھی۔۔۔
آہنگ کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔ تبھی اسکے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔۔
پیچھے التمش تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کتنے دنوں بعد اسے دیکھا وہ۔۔اسے دیکھ
رہی تھی مگر گھبرائی نہیں اسکے ہاتھ سے برتن نہیں چھوٹا۔۔اسنے۔۔التمش
پر نظر ٹکالی
وہ اندر آیا اور۔۔اسکے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔۔
التمش اسکی نظروں سے زرا شرمندہ ہو رہا تھا

کب تک یہ سب یوں ہی چلے گا۔۔۔ کبھی نہ کبھی تو سب کچھ پہلے جیسا ہو گا
"۔۔

پہلے جیسا اب کچھ نہیں ہو گا" آہنگ نے سنجیدگی سے کہا"
آہنگ تمھیں ایک بات کیوں نہیں سمجھ آ
چار ماہ بعد" اسنے چمچ ہانڈی میں ہی چھوڑ دیا
مجھ سے آپ نے چار ماہ بعد بات کی۔۔۔ ہے۔۔۔ کس بنا پر کیا قصور ہے میرا
جس پر چار ماہ تک آپ نے مجھ سے بات نہیں کی۔۔" وہ سوال کر رہی تھی
اور یہ حقیقت تھی اسنے پیچھلے چار ماہ سے آہنگ کو مخاطب نہیں کیا تھا
پہلے تھے چار منٹ بھی اپ کو مجھ سے علیحدگی برداشت نہیں ہوتی تھی
میرے بارے میں ہر چیز سے واقف تھے آپ۔۔۔۔ مگر چار ماہ آپ نے
میری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا فقت اس لیے کیونکہ میں اپنوں کو چھوڑنا
نہیں۔ چاہتی" وہ غصے سے چیخی
التمش نے گھیرہ سانس بھرا

" کمرے میں چلو وہاں بات کریں گے

کس لیے "آہنگ نے بھڑک کر اسکا ہاتھ ہٹا دیا

بیوی انسان ہی ہوتی ہے۔التمش جب اسے سب کے سامنے اگنور کیا جا سکتا ہے تو سب کے سامنے اسکے منہ سے بھی دو لفظ سن لیں۔۔۔مجھے یقین ہے آپکو فرق کوئ نہیں پڑے گا "اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

التمش خاموشی سے اسے دیکھتا رہا

میں انتظار کرتی رہی آپکا مگر آپ نے توجہ نہیں دی مجھ پر آپ نے دادا جان۔سے جانے کی بات کی تھی نہ داد جان آپ سے ہی خفا تھے نہ اب تو اپکو کھلا حق مل گیا۔۔ٹھیک ہے التمش میں تیار ہوں جہاں لے کر جانا چاہیں لے جائیں۔۔کیونکہ مجھ پر تو آپکے ہی اختیارات ہیں اور آج بھی آپ مجھ سے یہ ہی کہنے آئے ہیں کہ میں۔۔اس بات پر راضی ہو جاؤ تو میں راضی ہو "وہ بھیگے لہجے میں بولی

ہماری علیحدگی سے کوئ اور کیا اثر لے آپکو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔

داداجان کے جانے کے بعد گھر کا ماحول کیسا ہے آپکو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔
اپکو اور مجھے علیحدہ ہو جانا چاہیے اور بس۔۔بات ختم "اسنے سر جھٹکا اور۔رخ
موڑ گئ

مجھے یقین ہے آپ بھی خوش نہیں رہیں گے "روتے ہوئے وہ بولی تھی توجہ
ہانڈی کی جانب کر لی

بدعادے رہی ہو "التمش نے سوال کیا۔۔۔۔

میری اتنی مجال نہیں ہے۔"اسنے کہا

آہنگ کیا ہو گیا ہے تمھیں تمھیں ایک نہ ایک دن تو اس گھر سے جانا ہی تھا
پھر کیوں اتنا اوور ری ایکٹ کر رہی ہو "التمش کو غصہ آنے لگا وہ سختی سے
اسکے ہاتھ تھام کر بولا

کیا وہاج بھائ کو آپکی ضرورت نہیں۔۔۔۔"اسنے سوال کیا

" کیا جو مشال پر ظلم ہوا اسے یوں ہی چھوڑ کر رخصتی لے کر چلے جائیں

م۔۔میں نے کل کی بات نہیں کی کچھ عرصہ بعد کی بات کی ہے "التمش

" تھوڑا شرمندہ ہوا

جیسے آپکو مناسب لگے "اسنے سر جھٹکا اور اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں پر سے ہٹائے

ایم سوری "التمش نے۔۔دوبارہ اسکا ہاتھ تھام لیا

آہنگ نے بھرپور شکواہ بھری نگاہ اٹھائی

ایم سوری۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ۔نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔۔

میں یہاں سے نہیں جانا چاہتی التمش۔۔۔ان سب کو ہماری ضرورت ہے

" مجھے مشال سے معافی مانگنی ہے۔۔آپ مجھے مت لے کر جائیں

آہنگ بولی۔۔۔ساتھ رو بھی رہی تھی

تم ریلکس ہو جاؤ۔۔۔بس تم رخصتی کے لیے مان جاؤ میں بیوقوف نہیں ہوں

۔۔۔میں۔۔۔سب کچھ دیکھ کر ہی کچھ کروں گا "اسنے پیار سے اسکے گال پر

ہاتھ رکھا

اور کس کے ساتھ رخصت ہو گی میری بھلا" آہنگ نے نیم رضامندی دی تھی

التمش مسکرا دیا۔۔۔

اور اسکے گال کو نرمی سے چھوا۔۔آہنگ ایکدم ہاتھ کھینچ گئی اور پیچھے وہ گئ ی۔کیا کر رہے ہیں" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

آہ۔۔تم نے خود جتایا ہے چار ماہ ہو چکے ہیں۔۔۔ چھونا تو دور دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا ہے" وہ۔بولا

۔۔جائیں آپ یہاں۔سے "آہنگ کو اسکے الفاظ گھبراہٹ کا شکار کر گئے التمش۔۔اسکے گال کو نرمی سے کھینچتا باہر نکل گیا جبکہ لبوں کی تراش میں گھیری مسکراہٹ تھی

۔

آہنگ بہت اچھی تھی اور ہاں اس سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔ تبھی وہ
راضی ہو گئی تھی وہ کوئی بھی قدم وقت سے پہلے نہیں اٹھانا چاہتا تھا مگر۔۔
اسے اس بات پر راضی بھی کرنا تھا وہ لاونج میں آیا تو
۔۔داداجان کے کمرے سے کسی کے رونے کی آواز آنے لگی تھی

۔

وہ۔۔آواز کو پہچانتا۔۔۔داداجان کے کمرے میں آیا۔نورانکی چیئر کے پاس
زمین پر بیٹھی بری طرح رو رہی تھی
نور" وہ پریشانی سے اسکیطرف بڑھا
کیا ہوا ہے۔۔" وہ اسکے پاس بیٹھ گیا
بھ۔بھائی۔۔۔داداجان ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔مشال آپی واپس اجاتی"
وہ سسکی
التمش نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

ہاں دادا جان ہوتے تو بہت اچھا ہوتا مگر ہم مشال کو منا لیں گے کیا تم مشال سے ملنا چاہتی ہو" وہ پوچھنے لگا۔۔۔

نور نے جلدی سے سر ہلا دیا۔۔۔ ٹھیک ہے پھر ریڈی ہو چلو چلتے ہیں اسکے پاس" اسنے کہا تو آہنگ جو پیچھے اچکی تھی بے ساختہ بولی

سچ """ التمش نے مڑ کر اسکو گھیری نظروں سے دیکھا

" افکورس۔۔۔

ٹھیک ہے" دونوں جلدی سے کہہ کر اپنے روم میں بھاگیں۔۔۔ نور نے اپنا سامان آہنگ کے روم میں شفٹ کر لیا تھا۔۔۔

نہال کو پتہ چلا تو وہ بھی ریڈی ہو گئی مگر۔۔۔ جب وہ لوگ باہر آئے تو۔۔۔ سکندر بھی تب تک اچکا تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو سب" اسنے ان سب کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

مشال آپی سے ملنے "نور بولی سکندر کی نظریں ناراض اور خفا خفا سی نہال پر تھیں

" میں بھی چلتا ہوں

سکندر بولا اور اپنی بائیک سے اترا

جنھیں یقین نہیں وہ نہ ہی جائیں "نہال نے سر جھٹک کر کہا اور باہر نکل گئ۔۔

التمش۔۔نے اپنی مسکراہٹ روکی جبکہ آہنگ۔۔کچھ نہیں بولی اسکے

خیالات بھی ایسے ہی تھے جبکہ نور حیران تھی نہال ایسے کیوں بولی۔۔۔

آہ" سکندر نے گہری سانس کھینچی

وہ تینوں تھیا کر چکے تھے حالات کو پھر سے نارمل کرنے کا ورنہ۔۔گھر کبھی انکا جوڑ تا نہ۔۔۔

سکندر وہاج کی ضد کی وجہ سے۔۔۔سمیی کو تلاش رہا تھا اور اسے یقین تھا وہ اسے مل جائے گا۔۔۔

وہ سب گاڑی میں اور بائیکس پر سوار وہ کر علیزے کے گھر کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔۔۔جب کہ تینوں وخواتین وہاج اور صارم کو نہیں پتہ تھا۔۔۔ ہانیہ سن تو چکی تھی مگر اپنے اندر اٹھتی مشال کے لیے حسد کا علاج نہ کر سکی

علیزے نے آج مشال کے لیے سپیشل کھانا بنوایا تھا۔۔مشال کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی دو ماہ میں۔۔۔وہ تھوڑی تھوڑی ہیلدی دیکھنے لگی تھی اور اتنی ہی پیاری لگتی تھی۔۔اسکے تیکھے نین نقش بہت خوبصورت لگتے تھے جبکہ اکثر وہ روتی۔۔تو ناک سرخ سی رہ جاتی۔۔

مشال ٹیبل پر آ گئی اُسے بھوک لگی تھی آج۔۔اب تو کچھ دنوں سے۔۔۔ بھوک بڑھ ہی گئی تھی وہ اکثر رات میں بھی کھاتی ہوئی پائی جاتی تھی۔۔

مشال اور علیزے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

کہ۔۔۔اچانک علیزے کی نظر ان سب پر گئی۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔

ارے آپ لوگ "وہ مسکرائی

مشال نے بھی چہرہ موڑا۔۔نور آہنگ نہال التمش سکندر تھے

ان سب کی ہمت نہیں بن پڑی آگے جانے کی جبکہ نہال اسکے پاس آئی اس سے ملی مشال بھی مسکرا کر ملی۔۔

کیسی ہیں آپ "اسنے پوچھا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ٹھیک ہو "مشال بولی تو۔۔نہال نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

مشال نے دوبارہ سر نہیں اٹھایا وہ خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی جبکہ۔۔۔۔

علیزے اور نہال ان سب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

آہنگ اور نور اسکے پیچھے آئیں اور دونوں نے اسکے گلے میں بازو ڈال لیے۔۔

ایم سوری ایم سوری بھابھی۔۔میں میں سچ بتاؤ تو۔۔میں نے سب کو کہا تھا مگر کوئی مجھے آپکے پاس آنے نہیں دیتا تھا آپ مجھ سے ناراض مت ہوں۔میں آپکو اور دادا جان کو بہت مس کرتی ہوں پلیز بھابھی ہانیہ آپی نے جو کیا انھیں

اسکی سزا ملے گی مگر میں میں نے آپکو غلط نہیں سمجھا تھا۔۔مجھے اپکی بہت یاد آتی ہے میں داداجان کو بھی بہت مس کرتی ہوں ہمارا گھر پہلے جیسا نہیں ہے

"نور ہچکیوں سے رودی مشال بے ساختہ اسکے گرد ہاتھ باندھ گئ تھی

وہ چھوٹی تھی ان سب میں اور وہ جو بھی کہہ رہی تھی

مشال کو اسپر یقین تھا۔۔

مشال نے اسے مسکرا کر گلے سے لگالیا

سچ بتاؤ تو داداجان کو مس میں بھی بہت کرتی ہوں" وہ پھیکا سا مسکرادی

آپ مجھ سے خفا تو نہیں "نور نے پوچھا تو مشال نے سر نفی میں ہلادیا۔۔۔

" ایم سوری مشال "اہنگ بے حد شرمندہ تھی اسکے پاؤں میں بیٹھ گئ

مشال گھبرا کر کھڑی ہو گئ۔۔

" یہ کیا کر رہی ہو

پلیز ایم سوری۔ میں میں نے۔۔۔کیسے نہیں یقین کیا۔۔آپ پر مجھے کرنا چاہیے تھا مجھے کوئ بھی سزا دے دیں مگر پلیز ہم لوگوں سے خفا نہ ہوں ۔۔۔۔"وہ دونوں۔ہاتھ جوڑ گئ

مشال نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔

ٹھیک تم اٹھو یہاں سے "وہ بولی

پلیز مشال دل سے معاف کر دیں مجھے۔۔"وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑتی بول رہی تھی مشال نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب رونا بند کرو۔۔۔اور یہ ہاتھ کھولو"اسنے اہنگ کے جڑے ہاتھ کھولے

آہنگ اور نور کے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

نہ جانے کیوں وقت کے ساتھ سب ہر چیز سے دل اٹھ رہا تھا اب۔۔۔۔

تبھی وہ مزید۔۔ان دونوں سے خفا نہیں ہو پائ

التمش ابھی کچھ بولا نہیں تھا کہ سکندر اسکی جانب بڑھا

دور رہو مجھ سے۔۔۔اگر تم نے ایک لفظ بھی بولا تو بنا لحاظ کے تمھارا سر پھاڑ دوں گی" وہ کانچ کا گلاس سکندر کو دیکھاتی بولی

سکندر وہیں رک گیا۔۔۔

تمھاری سوتیلی بہن تھی۔میں اور تمھارے دل میں صرف میرے لیے منافقت تھی تبھی تم نے میرے ساتھ یہ سب کیا دفع ہو جاؤ۔۔۔تم"

"مشال غصے سے چیخی

سکندر۔۔۔مزید کچھ بول نہیں پایا۔۔

میں نے کہا جاؤں یہاں سے" وہ چیخی

اسکی طبعیت کی وجہ سے سکندر سرخ چہرے کے ساتھ باہر نکل گیا

التمش وہیں کھڑا تھا

مشال ہم مس انڈ سٹینڈ ہوئے تھے۔۔۔" التمش نے کچھ بولنا چاہا تو اب بھی رہیں۔۔۔بلکہ ساری زندگی رہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" اسنے سر جھٹک کر کہا

سب خاموشی سے کھڑے تھے مشال۔۔۔وہاں سے اٹھ کر چلی گئ۔۔
وہ سکندر التمش۔۔سے مخاطب نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔
ہاں یہ بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔
اسے واپس منا کر لے آنا۔۔
آہنگ اور نور البتہ خوش تھیں وہ دونوں مشال کے پاس چلی گئیں کچھ ہی دیر میں نہال اور علیزے بھی

رات گئے نہال اور آہنگ۔۔۔واپس آئے تھے التمش نے آہنگ کو ریسیو کیا تھا جبکہ نہال کو سکندر نے نہال گھبرا گئ تھی التمش کا سوچ کر جبکہ۔ سکندر نے اسے بتایا کہ وہ جانتا ہے۔۔۔
وہ اسکے ساتھ بائیک پر بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔۔ جیسے ہی آہنگ اور التمش گئے نہال بائیک سے اتر گئ

یار پلیز نہال کیا ہو گیا ہے اتنا نخرہ دیکھا رہی ہو تم مجھے " وہ بولا
آپکو ٹرسٹ تھا مجھ پر کہ میں بھی کچھ کہہ رہی تھی الٹا مجھ پر طنز کیے جا رہے
تھے "نہال نے غصے سے کہا۔۔۔
سکندر نے اسکی کلائی پکڑی اور اسے پیچھے بیٹھنے کے لیے کہا
نہلل کو اپنی کلائی پر اسکی سخت گرفت۔۔ کوئی عام بات نہیں لگی تھی
بیچ روڈ پر تماشہ نہ لگاؤ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو " سکندر نے اسے بیٹھنے کو کہا تو

نہال بیٹھ گئی۔۔۔ بہت۔۔ تم سر پر سوار ہونے لگی ہو آج تمھارا قصہ بھی ختم
کرتا ہوں " وہ بہت تیز سپیڈ میں بائیک چلا رہا تھا
نہال نے بے ساختہ اسے پیچھے سے پکڑ لیا

۔۔

پل۔۔ پلیز آہستہ چلائیں " وہ ڈرے ڈرے لہجے میں بولی
چاندنی رات اور خوشگوار ہوا

۔۔اور پھر اسکی سخت گرفت سکندر کے سینے پر۔۔۔ سکندر۔۔ایک پل کو
چونک سا اٹھا۔۔۔۔
اچھا لگا تھا اسے اسکا تھوڑا ڈر جانا۔۔۔
اسنے بائیک کی سپیڈ کم کر دی۔۔
وہ گھر پہنچے۔۔۔۔تو۔۔۔آج سکندر۔۔امی کو سب بتا دینا چاہتا تھا۔۔مزید یہ
بات چھپانا نہیں چاہتا تھا نہال جلدی سے اس سے الگ ہوئی اور اتری
سکندر نے پھر سے اسکی کلائی جکڑ لی۔۔۔
سیدھا بڑی امی کے کمرے میں جائیں گے ہم "وہ بولا
ک۔۔کیوں "نہال پریشانی سے بولی
نکاح میں ہو۔۔۔۔مگر رخصتی کے۔۔۔بعد اختیار میں اجاؤ گی "اسنے کہا اور
اسکا ہاتھ تھام کر وہ گھر میں داخل ہوا
سامنے ہانیہ بھی کھڑی تھی وہ نہال کا ہاتھ حیرانگی سے اسکے ہاتھ میں دیکھنے لگی
سکندر نے اسے بری طرح اگنور کیا اور اپنی ماں کے کمرے میں نہال کے

ساتھ داخل ہو گیا ہاں داخل تو وہ ہو گیا تھا اب بلکل۔۔دم نکل گیا تھا ماں کے دیکھتے ہی اسکے ہاتھ سے ہاتھ چھوٹ گیا نہال بھی۔۔۔گھبرائی ہوئی سی۔۔۔ بڑی امی کو دیکھنے لگی انکی آنکھوں میں الجھن تھی جیسے سمجھی نہ ہوں ان دونوں کا ساتھ انکے کمرے میں آنا

ا۔۔امی وہ میں کچھ بتانا چاہ رہا تھا آپکو۔۔"سکندر اٹک گیا۔۔اسکی پتلی ہوتی حالت نہال غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ٹھیک ہے جس طرح۔۔بڑا بن کر یہاں لایا تھا اب بھگتے بھی خود۔۔وہ چپ چاپ کھڑی رہی

وہ تو ٹھیک ہے مگر یہ کس طرح۔۔۔تم نے نہال کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا" بڑی امی کو غصہ چڑھا۔۔اول تو گھر کا ماحول ایسا تھا پھر وہ بیٹے کی حرکت پر تپ گئیں

" وہ۔۔۔یہ ہی بتانا تھا۔۔میں نے کہ

کہ کیا تم ایک غیر لڑکی کو کیسے ایسے کھینچ کر لا سکتے ہو" وہ غصے سے پوچھ رہی تھیں

یار امی بات تو سن لیں" اسے مزید ڈر لگ رہا تھا

سکندر میرا منہ کالا مت کرنا میں بلکل ایسی کوئ بات برداشت نہیں کروں گی" وہ بولیں نہال شرمندہ ہو گئ۔۔۔

امی کچھ نہیں کیا بھئ میں نے ایسا ویسا۔۔۔۔

یہ۔۔۔میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔کہ مطلب آہنگ سے بلوایا تھا۔۔

ن۔نہال کے بارے میں۔ک۔کہ وہ آہنگ کی دوست ہے۔۔در حقیقت

می۔۔میں نے نہال سے۔۔میرا مطلب باامجبوری۔۔۔"نہال نے بے

ساختہ اسکی جانب دیکھا

میرا مطلب میری کوئ خواہش نہیں تھی بلکہ میں تو ایٹلیسٹ جانتا بھی نہیں

۔۔۔۔

تھا۔۔۔انکے فادر کی طبعیت خراب تھی۔۔۔تو۔۔۔پھر۔۔۔انھوں نے

مجھے۔۔۔ مجبور کیا کہ میں۔۔انکی بیٹی سے نکاح کروں وہ۔۔۔تو م۔۔میں نے

نہال سے نکاح کر۔۔لیا۔۔۔و۔۔وہ میری بیوی ہے" وہ کہہ کر سر جھکا گیا

بڑی امی کے ہاتھ سے۔۔۔ تسبیح چھوٹ گئ

سکندر۔۔کولگاب دو تین تھپڑ برسیں گے نہال کے سامنے اسکے منہ پر

۔۔

اپنے باپ والی حرکت کی ہے تم نے۔۔زیادہ کچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہنے لگیں۔۔اور منہ موڑ لیا

امی سیر یسلی میں ڈر گیا تھا آپ سے ورنہ پہلے ہی بتا دیتا یار آپ مجھ سے ناراض مت ہوییئے گا"اسنے ماں کے ہاتھ تھام لیے

فلحال جاؤ یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"انھوں نے کہا۔۔

جبکہ سکندر۔۔۔پریشانی سے ایک منٹ کے لیے نہال کیطرف دیکھنے لگا

میں نے کہا جاؤ سکندر"انھوں نے غصے سے کہا تو۔۔۔سکندر اٹھ گیا

نہال تم یہیں رکو"وہ سختی سے بولیں نہال نے بے چارگی سے اسکیطرف دیکھا

۔۔

سکندر۔۔۔گھیرہ سانس بھر کر باہر نکل گیا جبکہ نہال کو لگا وہ اب بے ہوش ہو جائے گی

سمیی کو گریبان سے پکڑ کر سکندر اور صارم کھینچ کر وہاج تک لائے تھے وہ آفس میں تھا وہاج اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا مگر افسوس تو یہ تھا کہ اسے دیکھنا پڑ رہا تھا

صرف ہانیہ کی وجہ سے۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا ہانیہ تمھاری بہن ہے" سمیی نے اپنا گریبان سکندر کے ہاتھ سے آزاد کرایا۔۔۔

تو مشال پر۔۔۔الزام کس کی مدد سے لگایا تم نے" وہاج شیر کی طرح اسپر جھپٹا تھا۔۔۔ سمیی کا اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر دم نکل رہا تھا لبوں میں اب روز کیطرح سیگریٹ لگا کر۔۔۔۔وہ۔۔ سمیی کی گردن جکڑے۔۔۔اس سے سوال کر رہا تھا

م۔۔میں ڈر گیا تھا" سمیی نے اصل وجہ بتائی وہاج نے اسے دور دھکیلا

۔۔۔۔

وہ زمین پر جا کر پڑا۔۔۔

" تمھارے اس بلاوجہ کے ڈر نے میری زندگی تباہ کر دی۔۔۔(گالی)

وہاج اسکے منہ پر مکہ مارتا ہوا چلایا۔۔۔

سکندر نے بھی اسکے پیٹ میں دو لاتیں ماریں تھیں جبکہ صارم نے کسی سوچ کے تحت یہ ویڈیو کلیپ بنالیا۔۔۔

ہٹ جاؤ دونوں مارنے کا ارادہ ہے اسے" صارم نے جب انھیں زیادہ بے قابو ہوتے دیکھا تو دونوں کو دور کیا۔۔وہاج نے تھپڑوں سے اسکا منہ سرخ کر دیا تھا۔

سمیی دونوں کو گھور رہا تھا۔۔

مجھے مارنے سے پہلے اپنی بہن کو جا کر مارتے جو میرے بنا نہیں رہ سکتا اب بھی مجھے کرتی کالز کرتی ہے۔" سمیی نے اپنا دوسرا سیل انکے سامنے پھیکا اور سر

جھٹکتے ہوئے اپنے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کیا۔۔اب وہ مسکرا کر وہاج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاج۔۔نے بمشکل سانس اندر کھینچا تھا۔۔۔

شادی۔۔۔کرو اس سے۔۔"وہ ہانیہ کا نام تک لینے کا روادار نہیں تھی سمیی کا گریبان جکڑتا بولا

کس لیے۔۔۔کبھی سنا ہے کسی نے ٹائم پاس گرل فرینڈ سے شادی کی وہ"

سمیی نے اسے چیڑاتے ہوئے۔۔۔اسکا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکا جبکہ وہاج کی برداشت سے باہر ہو گیا۔۔۔

وہ اسے بری طرح پیٹنے لگا پھر اسنے نہیں دیکھا سمیی کو وہ کہاں مار رہا ہے تھپڑ مار رہا ہے لاتیں مار رہا ہے۔۔۔اسنے کچھ نہیں دیکھا۔۔صارم اور سکندر کا خون بھی کھول رہا تھا۔۔ تبھی صارم نے اسے پیچھے نہیں کیا۔۔

وہاج جب پیچھے نہیں ہٹا سکندر نے اسے۔۔پیچھے کیا

سمیی کی حالت بری ہو رہی تھی مگر وہ ہنس رہا تھا

تمھارے سے بڑا بیوقوف آدمی نہیں دیکھا میں نے اتنی خوبصورت بیوی پر
"اعتبار بھی نہیں

تو" وہاج دوبارہ۔۔اسپر جھپٹتا کہ۔۔صارم نے اسے پکڑا۔۔۔۔
یہ سب ہتھکنڈے بیکار ہیں تمھیں یہ لگ رہا ہے تمھاری ان دلچسپ حرکتوں
سے ہمیں فرق پڑ رہا ہے تو فضول بات ہے۔۔یہاں بات دوٹوک ہو گی
تمھیں ہانیہ سے شادی کرنی ہو گی۔۔۔۔۔"صارم اسنے قریب بیٹھتا بولا
سمیی کے ماتھے سے گردن تک خون کی لکیر بندھی ہوئی تھی۔۔
وہاج۔۔کچھ ہی فاصلے پر کھڑا تھا جبکہ سکندر نے بھی اسے پکڑا ہوا تھا۔۔۔
ٹھیک ہے" سمیی کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔
وہاج کو بے حد تکلیف ہوئی تھی اسکی حامی سے اسکی خواہش تھی وہ کبھی حامی
نہ بھرے اسنے۔۔۔سکندر سے اپنا بازو چھڑوایا اور۔۔اپنی چیئر پر جا کر بیٹھ
گیا

پوچھے اس (گالی) کتنے میں بیچے گا یہ خود کو" وہاج بولا۔۔۔

تو سمیی کی مسکراہٹ گھیری ہو گئ

میں تمھارے بیز نیس میں حصہ دار بنو گا" سمیی نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

۔۔۔اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

وہ تینوں اسے خون آشام نظروں سے دیکھ رہے تھے

شاید اسی پنچ انسان کو ہانیہ ڈیزرو کرتی تھی۔۔صارم نے سر جھٹک کر سوچا اور

سمیی کے قریب آکر اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔۔۔

تبھی التمش بھی روم میں داخل ہوا اسے پتہ لگ گیا تھا سمیی آگیا ہے تبھی وہ

فورا پہنچا تھا۔۔۔

صارم اس سے پہلے کچھ بولتا۔۔کہ وہاج نے۔۔ٹھیک ہے کہا۔۔

وہ دونوں حیرانگی سے وہاج کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جو تمھیں چاہیے میں دوں گا مگر میری بھی ایک شرط ہے" اسنے کہا۔۔

کیوں نہیں مجھے ساری منظور ہیں" سمیی کھل کر۔۔ان کے سامنے چیئر پر بیٹھ

گیا اب تو انکا داماد ہو گیا تھا۔۔ سکندر کو شدید افسوس ہو رہا تھا کہ کیسے وہ اسے

اپنے دوست مانتا تھا وہ اسکی حرکتوں سے واقف تو تھا مگر یہ نہیں جانتا تھا اسکی ذہنیت کتنی گھٹیا ہے۔

تمھیں جلد شادی کرنی ہو گی۔۔۔میرا مطلب آج یہ کل اور تم میرے گھر میں ہی رہو گے میرے سامنے"

واٹ "سمیی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا وہ تینوں بھی اس بات کے حق میں نہیں تھے یہ کیا بات ہوئی یہ حالات بہتر کرنا نہیں بلکہ اور بگاڑ کی طرف جاتے۔۔ مگر التمش سمجھ گیا تھا سمیی کی جیت دیکھ کر وہاج کو اسپر ٹرسٹ نہیں وہ یہاں بھی بہن کو سکیور کر رہا تھا کہ اسکی نظروں کے سامنے رہے۔۔ تاکہ۔۔۔ سمیی کسی بھی طرح۔۔۔انکے ہاتھوں سے نہ نکلے صارم اور سکندر اختلاف کے باوجود نہیں بولے تھے جبکہ دوسری طرف۔۔۔ سمیی اس قید کے لیے بلکل راضی نہیں تھا

میں اپنے فلیٹ میں رہوں گا۔۔۔"اسنے دوٹوک بات کی

ٹھیک ہے پھر دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ تمھارے فلیٹ میں ہی آ کر پولیس تمھیں کتے کیطرح گھسیٹ کر تمھیں جنت میں لے جائے گی۔۔وہاں تم سکون سے۔۔زندگی گزرنا جب تک میں چاہو تب تک "اسنے۔۔ سکون سے کہا اور اٹھ کر جانے لگا۔۔ سمیی کے اندر اتنا دم ہوتا تو وہ ان لوگوں سے اتنا پٹتا نہ۔۔

وہ۔۔پریشانی ہوتے وہاج کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا کچھ دیر کے توقف کے بعد اسنے۔۔

میں راضی ہوں کہا۔۔وہاج کے دل کو سکون تو کسی صورت نہیں تھا مگر وہ ۔۔۔پھر بھی باہر نکل گیا۔۔۔

وہ چاروں اکٹھے گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔گھر میں داداجان کی کمی وہاج کو بری طرح محسوس ہوئی تبھی وہ کسی سے بھی بولے بنا ہی۔۔داداجان کے کمرے میں چلا گیا

ٹائی جان بیٹے کی حالت دیکھ دیکھ کر گھل رہیں تھیں۔۔

وہ خود جانا چاہتی تھیں مشال کے پاس۔۔۔مگر۔۔ہمت کہاں سے لاتیں کیسے اسکا سامنا کرتیں آہنگ اور نور تو روز نکل جاتیں تھیں اسکے پاس۔۔مگر دل کو تسلی تھی ان دونوں کو مشال نے معاف کر دیا اسکا مطلب اسکے دل میں نرمی تھی جبکہ سکندر نہال کو تلاشنے لگا۔۔پھر نگاہ اپنی ماں پر گئی تو۔۔۔

شرمندہ سا ہو گیا وہ اسے ہی دیکھ رہی۔ تھیں۔۔

میں نے آپ سب سے ایک بات کرنی ہے باباجان کے کمرے میں ہی جائیں

"بڑی امی نے کہا تو سب۔۔خاموشی سے انکے پیچھے ہو لیے۔۔

سکندر صدام التمش۔۔۔چچی تائی اور کمرے میں موجود داداجان کی چیئر پر بیٹھا وہاج بھی تھا

چاروں طرف خاموشی تھی سب انکے بولنے کے منتظر تھے۔۔

میں چاہتی ہوں کہ۔۔التمش اور آہنگ کی رخصتی کر دی جائے۔۔۔۔

جبکہ۔۔شاید گھر کے بہت سارے لوگ تو جانتے ہیں کہ میرے بیٹے۔۔نے کیا کیا ہے تم دونوں ہی ناواقف ہو تو میں اطلاع دے رہی ہوں۔۔۔کہ میری اولاد بلکل اپنے باپ پر گئی ہے۔۔چھپ کر نکاح کر لیا ہے اسنے اور اپنی بیوی کو یہاں بھی لے آیا ہے۔۔ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر رکھا ہوا تھا یہاں نہال کو نہال آہنگ کی دوست نہیں سکندر کی بیوی ہے""چچی اور تائی پر یہ حیرانگی کا پہاڑ تھا جبکہ باقی سب ویسے ہی بیٹھے رہے سکندر کا سر مزید جھک گیا۔۔۔

امی میں "سکندر نے کچھ کہنا چاہا مگر بڑی امی نے ہاتھ اٹھا دیا

مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں "وہ سختی سے بولیں۔

میں چاہتی ہوں آہنگ اور التمش کی رخصتی کے ساتھ نہال سکندر کی رخصتی بھی کر دی جائے۔۔۔۔

باباجان کی کمی تو کوئی پوری نہیں کر سکتا۔۔ مگر۔۔ یہ وقت اور زندگی ہے۔۔ چلتی رہے گی۔۔۔۔

اور اسکے ساتھ ہمیں بھی چلنا ہے" وہ بولیں

تو چچی نے سر ہلایا

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی مگر مشال کے بنا اب کوئی خوشی نہیں باباجان چلے گئے۔۔ مگر۔۔ مشال۔۔۔ مشال کا ہونا اب بے حد ضروری ہے وہاج بیٹا اسے واپس لے آؤ کب تک یوں ہی سلگتے رہو گے" چچی کی آواز بھرا گئی اسکی حالت دیکھ کر۔۔۔

یہ ہی بات سکندر صارم التمش تینوں چاہتے تھے۔۔

وہاج کچھ نہیں بولا۔۔۔

آپکی بیٹی کی شادی طے کر دی ہے اسکی پسند کی جگہ۔۔ پر۔۔ آج یہ کل نکاح کی رسم ہو گی۔۔ تم تینوں۔۔ جس میں شامل ہو گے۔۔۔۔

اور۔۔۔ باقی التمش اور سکندر کی بات۔۔۔ تو انکی بھی شادی کی تیاریاں کر لیں۔۔۔۔

آپکی بیٹی یہیں رہے گی۔۔۔ اسی گھر میں۔۔۔ سمیی خود غرض اور لالچی انسان ہے۔۔۔۔ وہ۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ فلحال وہ یہیں رہے گی" وہاج نے اپنی ماں کی جانب دیکھا

جب تم جانتے ہو کہ آدمی نہیں ٹھیک تو مت کر و بیٹا اسکے ساتھ "تائی امی نے کہا تو وہاج چپ ہو گیا

میرے سر میں خاک ڈال کر بھاگ جائے گی تب آپ کیا کہیں گی۔۔" وہ سوال کر رہا تھا لہجہ سپاٹ تھا شرمندگی سے ان سے ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا جبکہ۔۔۔

باقی سب بھی خاموش تھے۔۔۔

التمش کہنا چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے جانا چاہتا ہے رخصتی کے بعد مگر وہ کسی کو نہیں کہہ پایا ان سب کو ان حالات میں چھوڑ کر بھاگ جانے پر دل اسکا بھی

کہاں راضی تھا مگر فائزہ اور مما کی وجہ سے وہ مجبور ہونے لگا تھا اب۔۔وہاج اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا وہاں مگر وہ بھی کچھ نہیں بولا تو۔۔وہاج ان سب میں سب سے پہلے اٹھ کر۔۔وہاں سے چلا گیا۔۔

بڑی امی بھی اٹھ گئی سکندر شدید شرمندہ تھا اپنی غلطی پر۔۔پھر اسے یہ بات چبھ رہی تھی جب اسکی ماں بار بار کہہ رہی تھی کہ وہ اپنے باپ والی حرکت کر چکا ہے اسکا دل اچاٹ ہو گیا تھا اب اس رشتے سے جب اسکی ماں ہی راضی نہیں تھی۔۔اسنے نہال سے۔۔امی کی بات جاننی تھی تبھی وہ اٹھا اور۔۔نہال کی تلاش میں نکلا تو۔۔اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی وہ لون میں تھی پودوں کو پانی ڈال رہی تھی سکندر نے اسکی کلائی جکڑی سختی سے۔۔اور۔۔اسکو۔۔ کھینچتا ہوا پیچھے کی جانب لے گیا جہاں سے کسی کی نگاہ انپر نہ پڑتی۔۔

نہال اسکی طرف دیکھنے لگی

کیا کہا امی نے" وہ سوال کرنے لگا۔۔۔

نہال چپ سی ہو گئی۔

وہ خفا ہیں ہم سے "اسنے آہستگی سے کہا

تم سے کیا مطلب ہے وہ مجھے سے خفا ہے اور میں بلاوجہ اس رشتے میں پھنس گیا ہوں میری ماں مجھ سے ناراض ہو گئی ہے۔۔اس سے برا اور کیا ہو سکتا ہے ۔۔میرے بس میں ہوتا تو ایک بار پھر پیچھے جا کر۔۔۔میں۔۔۔یہ رشتہ ختم کر دیتا ساری زندگی میرے باپ نے تکلیف دی میری ماں کو اور پھر میں نے کیا فائدہ ہے ایسی زندگی کا" وہ بھڑکنے لگا

نہال خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی اسکے الفاظ نہال کے دل پر لگ رہے تھے

۔۔۔

کوئی یہ تو جانتا کہ اسکے دل میں کیا ہے کیا چل رہا ہے۔۔شاید وہ شخص جس سے وہ اب محبت کرنے لگی تھی۔۔۔وہ پہلے بھی کبھی نہیں جان پایا تھا۔۔۔۔ وہ پہلے بھی جلد باز تھا اور آج بھی اسے سناتے ہوئے اسنے کچھ نہیں سوچا تھا

۔۔

وہ آپ سے مان جائیں گی "نہال نے۔۔ سر جھکا کر کہا۔۔انداز میں۔۔۔
روکھا پن تھا
کیسے مانیں گی بتاؤ تم مجھے۔۔۔ کیا کروں میں جو وہ مان جائیں مجھے بلکل سکون
نہیں مل رہا ان سب سے نہال میں اپنی ماں کے بنا نہیں رہا سکتا "ایکدم اسکو
بازؤں سے جکڑ کر اسے چھوڑا تو نہال دو قدم دور ہوئی۔۔۔۔
اسکی آنکھیں سکندر کے اتنے بڑے رویے پر بھیگ گئیں تھیں
میں مانالوں گی انھیں " وہ بولی۔۔ لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔اسکے پاس اور کوئی ٹھکانہ
نہیں تھا وہ اسکا گھر چھوڑ کر کہاں جاتی تبھی بولی
انھیں منالو ورنہ شاید ہمارا رشتہ کبھی نہ جڑ پائے۔" وہ حتمی فیصلہ کرتا وہاں
سے چلا گیا جبکہ نہال کو آج پھر اپنے باپ سے شکوہ ہو رہا تھا۔۔۔
وہ سکندر کو دور جاتا ہوا دیکھنے لگی تھی مشال بلکل ٹھیک کہتی تھی وہ بس ایک
دوسرے کے لیے۔۔۔تھے۔۔ کسی اور کے لیے۔۔۔انکا رویہ انکا اعتبار انکا
لہجہ۔۔خوف ناک حد تک برا تھا۔۔

آج سکندر کی گفتگو سے دل بہت بری طرح دکھا تھا اسکا۔۔۔

التمش کو فائزہ کی کال آرہی تھی اسنے آہنگ کو بھی مشال کے گھر سے پیک کرنا تھا جبکہ نور تو دیر سے ہی آتی تھی تبھی اسنے آہنگ کو پیک کیا کافی عرصے بعد اسے مسکراتا دیکھ کر۔۔التمش خود بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔

گھر نہیں جارہے" اسنے التمش کی جانب دیکھا

نہیں تمھیں بھگا کر کے جارہا ہوں" التمش نے ایک آنکھ دبائی

آہنگ مسکرا دی۔۔۔

"آپ نے کہاں ملے جانا ہے مجھے بھگا کر۔۔

بہت دور" وہ بولا تو۔۔آہنگ کو یاد آیا کہ وہ اسے کہاں تک لے جا سکتا ہے

آپ آنٹی کے پاس لے جارہے ہیں" اسنے خود کی سوال کر لیا مگر۔۔عاجز سی تھی

ہاں" التمش نے مسکرا کر کہا تو آہنگ چپ ہو گئ

التمش نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے لیا۔۔۔۔

دونوں باقی کا سفر ایک دوسرے کی سنگت میں خاموشی سے۔۔سیاہ کالی رات کی۔۔۔ مسرور خوشگوار ہوا کے جھونکوں کا لطف لیتے گزار چکے تھے وہ اس گھر کے سامنے آکر روک کر باہر نکلا آہنگ نے دیکھا فائزہ اور اسکی سوتیلی ماں یہاں شفٹ ہو چکے تھے وہ جانا تو نہیں چاہتی تھی مگر اسکی خوشی کے لیے چلی گئ تھی

دونوں گھر میں داخل ہوئے آہنگ نے نوٹ کیا التمش یہاں آکر کافی خوش ہوتا ہے۔۔۔

وہ سکون سے وہاں داخل ہوا وہاں اسکی ماں۔۔آرام سے بیٹھی تھی اسکی سوتیلی بہن ادھر ادھر پھیر رہی تھی۔۔۔بس آہنگ ہی اجنبی لگ رہی تھی ۔۔وہ التمش سے دور بیٹھی تھی۔۔۔

التمش نے سلام کیا خوشگواری سے جواب دیا گیا تھا جبکہ اسکے سلام کا رو کھا سا جواب تھا۔۔

التمش نے یہ نہیں نوٹ کیا تھا آہنگ چپ چاپ بیٹھی تھی

وہ کچھ دیر پیسوں کے بارے میں بات کرتے رہے اسکی ماں اس سے ساتھ لاکھ کا مطلوبہ کر رہی تھی آہنگ اس عورت کے مکار چہرے کیطرف ہی دیکھ رہی تھی تبھی اسکی نگاہ آہنگ پر گی آہنگ سٹپٹا گئ۔۔۔ نگاہ پھیر گئ۔۔

ارے دیکھو کیسے اجنبیوں کیطرح بیٹھی ہے بیٹا تمھارا بھی گھر ہے۔۔۔اٹھو جاؤ کچھ کھاؤ پکاؤ خود بھی بناؤ ہمیں بھی اپنے ہاتھوں کا ذائقہ کھلاؤ میں تو۔۔التمش سے کہہ رہی ہوں بس رخصتی کرے اور آجائے تمھیں لے کر ہمارے پاس "وہ ہنسی تو نہ جانے کیوں آہنگ انکے انداز پر ڈر رہی تھی۔۔

وہ نہیں اٹھی تو التمش نے انکے اور فائزہ کے سامنے ہی اسکا چہرہ چھوا

کیاہواہنی ٹھیک تو کہہ رہی ہے ممایہ تمھاراگھر ہے میری جان تمھاراحق ہے
۔۔اسپر جاؤ۔۔ایسا کرو کوئ مزے کاڈنر بنالو جاڈنر یہیں کرلیں گے "اسنے
گھبراتی ہوئ آہنگ کو۔۔کہا۔۔

ہم کب جائیں گے "آہنگ نے وہی پرانا سوال کیا تھا
التمش سنجیدگی سے دیکھنے لگا اسے۔۔جبکہ آہنگ مدھم آوازیں سوری کرگئ

۔۔

اوراٹھ کر جھجھکتی ہوئ کچن میں آگئ وہاں فائزہ کھڑی سوفٹ ڈرنک پی رہی
تھی

آہنگ نے کچھ کنفیوز ہوکر اسکی طرف دیکھا۔

کافی ڈرامے باز لگتی وہ تم "فائزہ بولی تو آہنگ نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا

۔۔۔

مطلب تمھیں اچھے سے آتے ہیں التمش کو پھسانے کے۔۔میری طرف تو دیکھتا بھی نہیں "فائزہ بولی تو آہنگ شاکڈ رہ گئ وہ اسکی بہن وہ کیسی باتیں کر رہی تھی۔۔

اب تمھارے دماغ کا سوال مجھے پتہ لگ گیا ہے میں اپنی ماں کے پہلے شوہر کی بیٹی ہوں وہ مجھے بہن سمجھتا ہے۔۔ مگر میں اسے کیا سمجھتی ہوں یہ مجھ پر ڈیپینڈ کرتا ہے خیر۔۔۔کیا بنانے والی ہو تم "اسنے عام سے انداز میں پوچھا۔۔

آہنگ۔۔۔حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اتنا شاکڈ مت ہو کام کرو ویسے بھی بعد میں بھی یہ ہی کرنا ہے اچھا۔۔

آہنگ یار کیا ہو گیا بتاؤ مجھے میں تمھیں کیا کیا سامان نکلا کر دوں یار تمھیں پتہ ہے مجھے کو کینگ کا بہت۔۔

آہنگ تمھیں اچھا نہیں لگ رہا کیا میرا تمھارے ساتھ ہونا "اسکی بے ساختہ بدلتی ٹون پر وہ سمجھ گئ تھی پیچھے التمش کھڑا ہے

نہیں ایسا نہیں ہے "اسنے بھی پیچھلی بات وہ اگنور کر دیا

تمھارے فیس ایکسپریشن تو یہ ہی کہہ رہے ہیں" فائزہ نے پھیکا سا ہنس کر کہا

ایسا کچھ نہیں ہے فائزہ میری بیگم جتنا خوبصورت ہے اتنی ہی سوئیٹ ہے۔۔۔ ڈونٹ وری وہ تمھارا ایہاں ہونا برا فیل نہیں کر رہی ہاں اگر تم مجھے اور اپنی بھابھی کو اکیلا چھوڑ دو تو الگ بات ہے" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا تو فائزہ ہنس دی

کیوں نہیں التمش" اسنے کہا۔۔۔اور باہر آ گئ

باہر اسکی ماں خوش بیٹھی تھی وہ التمش کو سات لاکھ دینے پر راضی کر چکی تھی آہنگ خاموشی سے سبزیاں کاٹنے لگی

التمش اسکی خاموشی فیل کر رہا تھا اسنے آہنگ کا چہرہ اوپر اٹھایا اور۔۔۔۔جو حرکت اسنے کی۔۔۔اور آج سے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔۔وہ آہنگ کے چہرے پر جھکا تھا وہ خود بھی بے ساختگی میں یہ حرکت کر گیا تھا اور اب پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اسنے التمش کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اور اسے دور دھکیل کر وہ حونک نظروں سے التمش کو دیکھنے لگی۔۔

میں تو صرف کہتا تھا تم سوئیٹ ہو۔۔۔ تمھارا ٹیسٹ بھی سوئیٹ ہے" اسنے ۔۔ مسکرا کر بھیجی بھیجی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

آہنگ وہیں بیٹھتی چلی گئ جبکہ التمش کا قہقہہ۔۔۔ گونجا تھا جو فائزہ نے جل کر سنا جبکہ اسکی ماں کو پیسے مل رہے تھے اسے کیا پرواہ تھی

بڑی امی کیا میں اندر اسکتی ہوں" نہال نے دروازے پر پوچھا انھوں نے اوپر دیکھا۔۔اور سر کو ہلکی سی جنبش دے کر قرآن مجید کی آیت مکمل کر کر انھوں نے قرآن غلاف میں ڈال کر چوما اور رکھنے کے لیے اٹھی

نہال کا دل کیا۔ان سے پکڑ لے۔۔ مگر۔اس میں ہمت نہیں تھی۔۔

انھوں نے۔۔الماری میں رکھا اور۔۔ پلٹیں نہال خاموش کھڑی تھی۔۔

کیا بات ہے" وہ بولیں تو نہال نے زرا بھیگی نظروں سے انکی طرف دیکھا آپکی ناراضگی بجا ہے۔۔۔آپ چاہیں تو اس رشتے کو ٹٹوا بھی سکتی ہیں۔۔وہ بلکل سچ بول رہے ہیں۔۔۔وہ مجھے جانتے بھی نہیں تھے بابا نے انکو مجبور کیا تھا تب انھوں نے۔۔شادی کی مجھ سے۔۔۔۔

وہ جھوٹ نہیں بول رہے آپ سے۔۔یہ رشتہ۔۔۔اس میں شاید ہم دونوں کی ہی رضامندی شامل نہیں تھی مگر اس بات پر۔۔۔میں آپکی تربیت اور انکی اچھائی کو گنوا سکتی ہوں کہ انھوں نے۔۔اس زبردستی کے رشتے کو نبھانے کی کوشش کی۔

میں یہ کہنا چاہتی ہوں۔۔کہ۔۔"اسکا لہجہ بھیگ گیا سمجھ نہیں سکی وہ کیا کہے کیسے کہے۔۔۔۔۔۔انھیں کیسے قائل کرلے۔۔۔۔

جبکہ بڑی امی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

یہ حقیقت ہے یہ مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔۔وہ میری اولاد ہے میں نے اسے بہت محبت سے بڑا کیا ہے باپ ہونے کے باوجود بن باپ کے پالا

تھامیں نے اسے وہ مجھ سے اتنی بڑی بات چھپا گیا کیوں میں
اس سے ناراض ہوں تم سے نہیں۔۔" وہ بولیں جبکہ نہال نے سر ہلایا اسکے آنسو گال پر پھیسل گئے تھے۔۔۔۔

اگر آپ چاہیں تو یہ رشتہ وہ ختم کر دیں گے یقین مانیے میں آف بھی نہیں کروں گی میرے لیے اتنا ہی بہت ہے۔۔۔ کہ آپ لوگوں نے اتنا پیار دیا" وہ بولی تو دل کی کرچیاں ہو رہیں تھیں۔

بیوقوف لڑکی۔۔۔" وہ مسکرا کر اسکے پاس بیٹھ گئیں نہال انکی مسکراہٹ کو زرا حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

مشال پر ظلم۔ کیا ہے ہم لوگوں نے بلاوجہ۔۔۔ اسپر یقین نہ کر کے۔۔۔ میں اب تمھارے ساتھ کوئی زیادتی کر کے۔۔۔ دوبارہ اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔ تم فکر نہ کرو میں اسے بس سبق سیکھا رہیں ہوں۔۔۔ تاکہ آئندہ وہ اپنے کیے گئے کسی بھی عمل کو مجھ سے چھپانے کی کوشش نہ کرے" انکے انداز میں خفگی تھی۔۔

جبکہ دوسری طرف نہال۔۔۔کے دل میں جہاں ایک۔۔۔ سکون سا اترا تھا وہیں وہ بے ساختہ سکندر کی شکایت لگا گئ۔۔۔۔

وہ کہتے ہیں جب تک آپ نہیں مانیں گی۔۔۔۔یہ رشتہ کبھی نہیں رہے گا"

وہ۔۔رونے لگی تھی جبکہ بڑی امی کو اسکی آنکھوں میں سکندر کے لیے محبت کی جھلک دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔تم زیادہ اسکو منہ مت لگاؤ۔۔۔بس۔۔شادی تم سے ہی ہو گی اسکی"وہ مسکرا کر اسکے آنسو صاف کر گئیں

نہال نے انکے ہاتھ چوم لیے

آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے"وہ انکے ہاتھوں کو پکڑے پھر سے رونے لگی

۔۔

بڑی امی نے۔۔۔اسکو سینے سے لگا لیا۔۔۔

یہ احسان نہیں ہے تم میرے بیٹے کی پسند ہو"وہ مسکرائیں

اسکی خوشی ہے اور پھر مجھے بھی اچھی لگتی ہو" وہ مدھم سا ہنسی تو نہال شرما سی گئ

اب رونا بند کرو۔۔۔اور۔۔۔جاؤ۔۔کچھ کھا پی لو۔۔۔کیسے زرد رنگ ہو رہا ہے" یہ سچ تھا نہال سکندر کی باتوں اور انکی فکر میں کچھ بھی ٹھیک سے نہیں کہا پا رہی تھی مگر اب اسکا دل ہلکا ہو چکا تھا وہ خوشی سے۔۔۔سر ہلاتی آٹھ گئ

۔۔۔

باہر آئی۔۔تو آہنگ بھی اپنے روم سے نکلی تھی سو کر۔۔۔۔

اسکے تو خوابوں میں بھی التمش کی حرکت گھوم رہی تھی سرخ سرخ چہرہ لیے وہ۔۔نہال سے خوامخواہ نگاہیں چرانے لگی۔۔

کیا ہوا ہے "نہال نے پوچھا تو وہ نفی کر گئ۔۔

کچھ بھی۔ نہیں۔۔

مجھے کچھ کھانے کے لیے دے دو" ابھی دونوں کچھ بولتی کے ہانیہ اگئ۔۔۔

نہال اور آہنگ نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا مگر ہانیہ کو جواب نہیں دیا
۔۔ کھانا رکھا تھا وہ نکال سکتی تھی۔ مگر وہ جان بوجھ کر بولی تھی
" کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ کس لیے تم یہ اٹیٹیوڈ دیکھا
شیٹ آپ "آہنگ جانتی نہیں تھی کہ اسکا ہاتھ ہانیہ پر کیسے اٹھ گیا نہال حونک
کھڑی تھی۔۔۔

تم۔ ہو کیا ہانیہ کیا ہو تم کیوں تم ہم سب کو بخش نہیں دیتی۔۔۔ ہم سب کا
حال تم نے کیا سے کیا کر دیا۔۔۔ اور پھر بھی تم اپنے مزاج اور اپنے خمار سے
باہر نہیں نکل رہی۔۔۔ ایک نگاہ پورے گھر پر ڈالو تمھیں کہیں نظر نہیں
آئیں گے داد جان جن کے بنا ہم رہ نہیں سکتے تھے مگر پھر بھی جی رہے ہیں
۔۔۔۔ گھماؤ نگاہ تمھاری بھائی خوش نہیں ہے تمھاری ماں ہائی بی پی پیشنٹ
بن چکیں ہیں تمھاری بہن اس گھر میں آنے کے لیے تیار نہیں۔ ہے تم پھر
بھی۔۔۔ "آہنگ رونے لگی

تم ایسی نہیں تھی ہانیہ۔۔۔ بلکل ایسی نہیں تھی "آہنگ نے اسکے شانوں پر
سے ہاتھ ہٹا لیے
تم نے مجھے تھپڑ کس حق سے مارا ہے "ہانیہ اسکی کسی بھی بات کو فوکس کیے بنا
۔۔۔بولی۔۔۔
جبکہ دوسری طرف آہنگ۔۔اسکی آنکھوں میں بناخوف وخطر
دیکھنے لگی
تم نے کس حق سے میرا نمبر کسی اور کو دیا کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔
" تم۔۔مجھے اپنے اس گند میں کیوں شامل کر رہی تھی
آہنگ "ہانیہ ایکدم چیخی
"محبت گند نہیں ہے اور میں نے محبت کی ہے اور اسپر مجھے افسوس نہیں۔۔
"

یہ ہی افسوس ہے کہ تمھیں افسوس نہیں۔۔تم نے کس لیے اپنے۔۔گند
"میں۔مشال کو گھسیٹا۔۔۔

اسکا ذکر نہ کرو مجھ سے" وہ غصے سے بولی۔۔

جبکہ آہنگ مزید اسکے ساتھ ٹھرنا نہیں چاہتی تھی۔۔وہاں سے چلی گئ

۔۔نہال اور ہانیہ کی نگاہ ایک دوسرے سے ملی۔۔نہال گھبرا کر وہاں سے

بھاگ اٹھی ہانیہ نے نفرت سے یہ سب دیکھا۔۔۔

جبکہ۔۔۔نہال پیچھے دیکھتے ہوئے بھاگ رہی تھی کہ لون سے اندر اتے

سکندر سے ٹکرا گئ۔۔۔

اسکی چیخ نکلتی۔۔۔۔نکلتی رہ گئ۔۔

مگر۔ سکندر کو دیکھ کر وہ۔۔ جلدی سے دور ہٹی تھی۔۔۔

سکندر ایک پل کے لیے اسے پلم کلر کے لباس میں دیکھ کر۔۔۔دیکھتا رہ گیا

اسکی چمکتی رنگت اس رنگ میں خوب جچ رہی تھی

نہال بنا کچھ کہے وہاں سے گزرنے لگی کہ سکندر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

نہال نے اپنی کلائی کی جانب دیکھا

رشتہ ختم کرنے والے ہیں آپ۔۔۔فاصلہ بنا کر رکھیے "اسنے اپنی کلائی چھڑا لی جبکہ سکندر حیران تھا اسکے اندر سے۔۔نکل بھی سکتے تھے ایسے الفاظ

نہال آگے چلی گئ۔۔۔جبکہ سکندر وہیں کھڑا تھا۔۔

ہانیہ یہ سب دیکھ رہی تھی اسکا سر پھٹنے کو تھا وہ سب آپس میں ٹھیک تھے سکندر کے نکاح سے کسی کو تکلیف نہیں ہوئ مگر اسکے کسی بھی عمل سے سب نے اس سے بائ کاٹ کر دیا۔۔۔۔

وہ نفرت سے کمرے میں چلی گئ

سمیی نے۔۔۔وہاج سے اپنی مرضی کا حصہ لیا تھا اور اسنے دیا بھی تھا

وہ تینوں اس بات کے سخت خلاف تھے کہ یہ شخص۔انکے بیز نیس میں حصہ دار بنے جبکہ۔۔۔وہاج اپنے حصے میں سے بے شک اسے دے رہا تھا مگر روز اس آدمی کی شکل دیکھنا۔۔۔دنیا کا سب سے برا کام تھا۔۔

صارم نے دانت پیستے ہوئے رخ ہی موڑ لیا۔۔جبکہ۔۔

وہاج نے سائین کرنے کے بعد اپنی سیٹ چھوڑی

نکاح کب کرنا ہے" وہاج نے پوچھا

جب آپ کہہ دیں گے "سمیی دانت نکال کر۔۔۔مسکرایا۔۔۔

کل اجانا" وہاج بولا

تو سمیی نے سر ہلایا۔۔

جاؤ اب یہاں سے۔۔۔اسنے کہا تو سمیی آٹھ کر چلا گیا

کیا کر رہے ہو یہ تم۔۔۔۔۔"التمش غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔

تم بتادو کیا کرو۔۔۔۔۔وہ۔۔آج گھر میں بیٹھی ہے کل کو بھاگ گی اُسی کے ساتھ تو کیا کروں گا بتادو۔۔ایک مرد۔۔۔بیوی کے معاملے میں اتنا کمزور

نہیں ہوتا جتنا اپنے سگے رشتے پر کمزور ہو جاتا ہے کہ بلا کی نفرت ہونے کے باوجود اسے۔۔یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ اسکی بہن ہے۔۔۔۔" وہاج۔۔نے اندر کی بھڑاس۔۔۔ ٹیبل پر رکھی فائلز پر نکالی ہاتھ مار کر زمین پر پھینکتا ۔۔وہ التمش کو دیکھنے لگا

اس کا کوئی اور حل بھی ہو سکتا تھا" التمش تحمل سے بولا

جبکہ۔۔وہاج نے سر جھٹکا

اور کتنا انتظار کرانا ہے تم نے۔۔۔۔مشال کو" صارم بھی بیچ میں بولا

تمھیں اس دن یہ سب سوچنا چاہیے تھا وہاج جس دن تم۔۔وہ سب بنا سوچے سمجھے کر رہے تھے آج نہیں جب وقت تم پر آیا اور تمھیں جھک کر اسکے آگے معافی مانگنی ہو۔۔۔۔ تین مہینے گزر چکیں ہیں تم نے اب تک ایک لفظ بھی نہیں کہا اسکے بارے میں وہ۔۔۔ سچی ہو کر بھی اذیت سہے۔۔۔وقت تمھارے ہاتھ سے نکل نہ جائے وہ اپنا بلکل خیال نہیں رکھتی تمھارے بچے کا بلکل خیال نہیں رکھتی۔۔۔۔

کل بھی ڈاکٹر نے اسے۔۔۔ڈائیٹ دی ہے مگر وہ کسی چیز کو فالو نہیں کر رہی ہے۔۔۔اور جتنے دن تم دور رہو گے اس سے وہ۔یہ سب کرتی رہے گی ۔۔۔نہ جانے مجھے آج بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ وہ ہی تم سے محبت کرتی تھی تم آج بھی۔۔۔اپنے آپ کے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچ رہے ہو "صارم اسے کھری کھری سنا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ۔۔التمش اور سکندر صارم کی بات سے متفق تھے۔۔۔۔

اسنے سب کو گھر میں ہانیہ کے نکاح کا بتا دیا تھا۔اور صارم اور۔۔۔التمش سکندر کو سختی سے سمیی کے ارد گرد رہنے کا کہا تھا۔۔

ہانیہ کو تائی جان نے ہی یہ بات بتائی تھی کسی اور نے اس سے یہ بات نہیں کی تھی ہانیہ کھل اٹھی تھی۔۔۔

یہ کیا اسنے تو سوچا تھا وہاج اسے مار تو دے گا۔۔۔۔ مگر کبھی اب سمیی سے شادی نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔ مگر جب اسنے سنا اسے لگا وہ دوبارہ جی اٹھی ہو سارے شکوے شکایتیں ختم ہو گئیں تھیں اب اسے یہ بھی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئ۔۔اس سے بول رہا ہے یہ نہیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔پہلے تو اپنی ماں کی شکل دیکھتی رہی جس نے اسے کہا کہ آج سمیی سے تمھارا نکاح ہے۔۔۔اور رفتہ رفتہ جب یقین آیا تو دل

۔کی کیا جھوم اٹھے۔۔۔

وہ خود غرض ہو رہی تھی ہاں شاید۔۔۔۔ایک بار وہ نکاح کر لیتی سمیی سے تو ۔۔۔۔اسکے بعد وہ سب کو منا لیتی۔۔۔

گھر میں سناٹا تھا۔۔۔کوئ بھی ہانیہ کے نکاح پر خوش نہیں تھا اس بات پر خوش نہیں تھا کہ سمیی جیسے شخص سے وہ اتنا سب ہونے کے بعد بندھے۔۔۔

جبکہ وہ تو خوش تھی اور اسکے لیے یہ ہی بہت تھا

۔۔

اسنے اپنی الماری میں سے اچھا سا سوٹ نکالا مگر کچھ بھی اچھا لگ نہیں رہا تھا

۔۔۔

اسے دکھ بھی ہوا کچھ بھی تھا وہ انکے گھر کا حصہ تھی۔ مگر کوئی اسکے پاس نہیں ایا تھا تبھی اسنے خود سے خود کو تایر کرنے کا سوچا اور۔۔اچھا سا سوٹ نکال کر وہ۔۔۔ تیار ہونے لگی

۔

جب وہ تیار ہو گئی تو۔۔اسکے کمرے کا دروازہ بجا اسنے دروازہ کھولا نور تھی اسنے نور کو۔۔۔کافی دنوں بعد دیکھا تھا نور اسکی تیاری کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپکو سب بلا رہے ہیں "نور نے بس اتنا کہا

بات سنو نور "ہانیہ نے اسے روکا تو وہ رک گئی اسکیطرف دیکھنے لگی

آج تو نکاح ہے میرا آج میری خوشی میں خوش نہیں ہو گی۔۔۔یقین مانو میرے پاس میرے ہر کیے گئے عمل کو کرنے کی وجہ تھی "وہ اسے شاید

تفصیل دینا چاہتی تھی نور کو اس سے الجھن سی ہونے لگی وہ رکے بنا وہاں سے چلی گئ

ہانیہ نے ایک پل کے لیے اسکی بے رخی نوٹ کی پھر سر جھٹک گئ۔

اور وہ خود ہی باہر اگئ جب کوئ اسے لینے نہیں آیا

سمیی ان سب کے بیچ چپ چاپ بیٹھا تھا۔۔۔

سب نے ہانیہ کو دیکھا تائ جان تو۔۔۔رونے لگیں تھیں۔۔۔

روتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں انکا دل بیٹھ رہا تھا

اور یہ پہلا وقت تھا جب ہانیہ کا دل ڈوبا سا تھا جب سے بھائ ماں اور نور تینوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا اس موقعے پر اور۔۔باقی بھی جیسے زبردستی بندھے گئے تھے سمیی نے صوفے پر اسکے لیے جگہ بنائ اور۔۔ہانیہ۔۔اندر سے کانپنے لگی۔۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں" التمش بولا۔۔۔

ہانیہ نے التمش کیطرف دیکھا۔۔یہ پہلی بار تھا سمیی سامنے تھا مگر نظر سمیی پر نہیں جارہی تھی۔۔

جبکہ سمیی نکاح کے پیپرز سائین کرنے لگا

بھائ کہاں ہیں" ہانیہ نے التمش کو دیکھا۔۔۔

کسی نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔

ہانیہ ان سب کو۔۔دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں کیا محبت اسکا اتنا بڑا جرم تھا مگر وہ یہ نہیں سمجھ رہی تھی محبت جرم نہیں تھا اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے دوسرے پر الزام لگا دینا جرم تھا اپنے بدلے لینے کے لیے کسی پر کیچڑ اچھالنا ظلم تھا اپنے ہی بھائ کی زندگی تباہ کر دینا ظلم تھا۔۔۔وہ یہ نہیں سوچ رہی تھی بھیگی نظروں سے اسنے پیپرز پر سائین کیا مولوی صاحب نے دعا کرائی اور صارم کچھ دیر بعد انھیں لے گیا نکاح ہو چکا تھا ہانیہ کی خواہش پوری ہو چکی تھی سمیی تو گھر کو دیکھ رہا تھا آج کے بعد وہ یہاں رہنے والا تھا۔۔۔۔

سمیی یہاں اسی گھر میں رہے گا۔۔یہ وہاج کے آرڈرز ہیں ہانیہ کی رخصتی ابھی اسی وقت ہو گی اور۔۔۔ سمیی اور ہانیہ گھر کے پیچھلے حصے میں رہیں گے " التمش سنجیدگی سے سب کو آگاہ کر رہا تھا ہانیہ سن رہی تھی۔۔۔۔

سمیی نے ہانیہ کیطرف دیکھا اور کھل کر مسکرایا۔۔۔

لگتا ہے تمھارے گھر والے بلکل خوش نہیں اس نکاح سے " وہ ہنسا

سب نے یہ فیصلہ سنا تھا اور پھر اٹھ اٹھ کر اپنے کمروں میں چلے گئے التمش بھی چلا گیا جبکہ سکندر نے ہانیہ کو سمیی کے ساتھ پیچھلے پورشن میں جانے کے لیے کہا۔۔۔

سکندر بھائی " وہ بولی ان سب حالات میں پہلی بار اسکا دل۔۔ بری طرح رو دیا تھا

کاش بھائی ہونے کا مان بھی دیتی تم۔۔یہ بھائیوں کی عزت کی حفاظت بھی کرتی یہ کاش تم اپنی زندگی کے بارے میں ایک پل کے لیے ہی سوچ لیتی۔۔ یہ تم کسی پر الزام نہ دھرتی۔۔۔اور یہ بھائی۔۔

اس لفظ کی لاج رکھتی تو آج۔۔۔ تمھاری رخصتی پر تمھارے چاروں بھائی تمھارے جانے کے غم میں آنکھ کو نم لیے کھڑے ہوتے" سکندر نے روکھے لہجے میں کہا اور خود بھی وہاں سے چلا گیا جبکہ ہانیہ۔۔۔ سکندر کی پشت دیکھتی رہی۔۔ دوسری طرف سمیی تو فلحال شادی کے نشے میں چور تھا اسے بھلا کیا غرض تھی رشتوں سے

اسنے ہانیہ کا ہاتھ پکڑا

چلو یار اور کتنی دیر کرنے والی ہو" اسنے کہا اور ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اسکے بتائے گئے رستے پر لے کر چلنے لگا

ہانیہ کے قدم اسکے ساتھ جاتے ہوئے اتنے بھاری کیوں ہو رہے تھے وہ بار بار مڑ مڑ کر اپنوں کے لئے کیوں تڑپ رہی تھی وہ تو یہ ہی چاہتی تھی۔۔

سمیی نے وہ پورشن دیکھا خوبصورت جگہ تھی اور صاف ستھری بھی تھی۔۔۔

اسنے ہانیہ کو اندر کر کے روم لاک کر لیا۔۔۔

ہانیہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

" م۔۔میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔۔۔ز۔۔زراامی سے

اپنی عمر کے۔۔ بائیس تیس سال تو گزارے ہیں تم نے اپنی ماں کے ساتھ

اب کیا پوچھنے جا رہی ہو اور یہ تم گھبرا کیوں رہی ہو جب مجھ سے اکیلے ملنے آتی

تھی تب تو بڑے سکون سے رہتی تھی "سمیی نے ہنستے ہوئے اسکا دوپٹہ چھوا

س۔۔ سم "وہ کچھ بولنا چاہتی تھی

میرا قیمتی وقت اور حسین رات ضائع کرنے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں

تم بلکل شرمیلی نہیں ہو۔۔۔تو جو ہوا اس روپ میں او۔۔۔ہزاروں ایسی

باتیں ہم نے کیں ہیں جو شاید کرنے لائق نہیں تھیں تب تمھارا دل نہیں

ڈرا نہ گھبراہٹ ہوئی آج یہ ڈرامہ اور ڈھکوسلہ کس لیے "سمیی نے اسکا

دوپٹہ اتار کر دور اچھال دیا۔۔۔

یہ۔۔یہ تم کس طرح مجھ سے بول رہے ہو اور کیوں طنز مار رہے ہو "ہانیہ

حیرانگی سے اسکی صورت دیکھنے لگی

ڈارلنگ جیسی تم ہو ویسے ہی بات کروں گا نہ "سمیی ہنسا

اور اسکے نزدیک ہونے لگا

ہانیہ جلدی سے دور ہوئ

سمیی تم مجھے اتنے بدلے ہوئے کیوں لگ رہے ہو" ہانیہ اسکے انداز سے خوف زدہ ہونے لگی تھی

اوہ شیٹ آپ یار مجھے فلحال بکواس نہیں سننی کوئ بھی" اسنے کہا اور ہانیہ پر حاوی ہونے لگا

ہانیہ اس حملے کے لیے تیار ہی کہاں تھی مگر وہ اسکے آگے پر بھی نہ مار سکی

دوسری طرف سمیی۔۔۔کے لیے یہ سب کچھ انجوائے ایبل تھا اور ہانیہ کے لیے شاکڈ سمیی کا انداز اسکی حرکات

وہاج اس رات گھر نہیں لوٹا تھا تائی جان۔۔۔نے رو رو کر خود کو ہلکان کر لیا تھا۔۔

جبکہ۔۔۔۔۔۔۔باقی سب بھی۔۔۔کہاں خوش تھے وہ انکا حصہ تھی خود کو ڈبو چکی تھی۔۔۔۔

بڑی امی نے۔۔سب کو اکھٹا کر کے۔۔التمش اور سکندر کی شادی کی بات کی تھی تاکہ گھر پر سے یہ عجیب و غریب سا بوجھ ہٹ جائے۔۔۔

اور سب جو گھر کے حالات بہتر کرنا چاہتے تھے اس بات پر راضی ہو چکے تھے مگر۔۔سکندر سے نہ وہ بولی۔ تھیں اور سکندر کا موڈ نہال کے ساتھ سخت ہونے لگا تھا۔۔۔۔

جس پر نہال کو بہت افسوس تھا کہ اگر اسکی ماں اسے سزا دے رہی تھی تو جس پر اسکا اختیار تھا وہ اسے سزا دے رہا تھا

بخار سے وہ کراہ رہی تھی۔۔۔اور نیند میں بھی بھری دنیا میں اکیلے ہونے کا احساس اسکی آنکھوں کو بھگو گیا تھا۔۔

اسنے کروٹ مڑی تو جانی پہچانی سی خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔یہ خواب تھا خواب کے علاؤہ ہو بھی کیا سکتا ہے۔۔۔وہ آنکھیں کھولنا نہیں چاہتی تھی۔۔کیونکہ کھول لیتی تو سب مناظر لوٹ کر اسکی آنکھوں میں آ۔جاتے۔۔سب کچھ لوٹ آتا اسے یاد آجاتا کہ۔۔۔وہ کس طرح رسوا ہوئ تھی اسنے اس خواب کو اپنی مٹھیوں میں جکڑنا چاہا تھا۔۔۔کہ اسے احساس ہوا ۔۔جیسے۔۔۔۔یہ خوشبو اسکے نزدیک تر آگئ۔۔ہو۔۔

وہ بخار کی کیفیت میں۔۔۔۔نڈھال سی ہل نہیں پائ تھی۔۔۔

جبکہ اب اسے اپنے وجود پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا تھا مشال کی حسیں جاگ اٹھیں تھیں۔۔۔

اسنے آنکھیں پٹ سے کھول دیں اندھیرے میں اسکی آنکھوں کو کسی چیز سے شناسائی نہیں ہوئی تھی اسنے اپنے ہاتھوں کو ہلانے کی کوشش کی مگر اسکے ہاتھ ۔۔کسی کی مظبوط گرفت میں تھے۔۔

ک۔۔کون" وہ اسکی خوشبو ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی مگر پھر بھی انجام بن کر پوچھنے لگی تھی

اسے احساس ہوا۔۔نرمی سے اسکے گال وہ چھو گیا ہوا

وہ جھنجھلا کر۔۔اپنے ہاتھ آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

میں مان نہیں سکتا تم مجھے بھول سکتی ہو" مدھم آواز میں وہ اسکے کان کے نزدیک بولا تھا۔۔۔

وہاج" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

ایم سوری" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔۔

مشال ان الفاظ پر بھڑ کتی۔۔پوری طاقت لگا کر اس سے اپنے ہاتھ چھڑا گئ
جبکہ۔۔۔۔اسنے اسے دور دھکیلا تھا۔۔یعنی اب اس سے آنکھ ملانے کا وقت
آگیا تھا۔۔۔

وہاج۔۔کے چہرے پر خاموشی تھی تو لبوں پر پر بھی قفل ڈالا ہوا تھا

مشال نے لیمپ کی روشنی کی اور سرخ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

وہ اسکے نزدیک موجود تھا

اسکیطرف دیکھ نہیں رہا تھا

چلے جائیں یہاں سے "مشال کا خون سا کھول اٹھا تھا

وہ نہیں جانتی تھی اسکی غیر موجودگی میں اسکے لیے جتنے آنسو بھا چکی تھی لیکن
اسے سامنے پا کر زخموں نے۔۔تازگی اختیار کر لی تھی

م۔۔مشال """نام مت لیں میرا جائیں یہاں سے۔۔۔کیوں آئے ہیں یہاں

"وہ زچ ہوتی چلائ

ریلکس "اسنے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا

ریلکس" مشال نے اپنا ہاتھ جھٹکتے چھڑایا۔۔۔

میری نظروں سے دور ہو جائیں وہاج۔۔۔مجھے آپ کیطرف دیکھنا بھی نہیں ہے"

مجھے معاف کیسے کرو گی" وہ زبردستی اسکا ہاتھ پھر سے تھام گیا۔۔

کبھی نہیں کرنا مجھے معاف میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے تو معافی کی کون سی گنجائش کے ساتھ میرے پاس آئیں ہیں۔۔۔وہاج۔۔۔

طلاق دے رہے تھے مجھے تو۔۔۔تو جائے دے دی آپ نے مجھے طلاق"

وہاج نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی

جسے مشال نے جھٹک دیا

یہ سب ایکٹینگ ہے۔۔۔سب کچھ۔۔جانے اب کس عزت نفس کو سکون دینے کے لیے میرے پاس آئیں ہیں" وہ اسکے پاس سے اٹھ گئی

مشال کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مگر۔۔وہ بلکل نہیں رکنے والی تھی اسکا دل پھٹنے کو تھا۔۔وہاج کو دیکھ کر۔۔اول تو یقین ہی نہیں آیا کہ وہ کبھی اسکے پاس آسکتا ہے

وہ اتنا ہی عزت نفس کا مارا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف وہاج کے پاس شرمندگی ندامت کے سوا کچھ نہیں تھا میرے پاس کہنے کے لیے لفظ نہیں "مشال کو اپنے پیچھے اسکا وجود محسوس ہوا تھا۔۔۔

مشال تلملا کر پلٹی وہ اسے کمزور کر رہا تھا

بہتے آنسو سے اسنے۔۔۔اپنا رخ اسکی جانب موڑا تو۔۔۔وہ وہیں تھم گئ۔

جبکہ وہاج۔۔۔اسکے چہرے پر اترنے والے انوکھے سے نور کو۔۔۔ساکت سا دیکھنے لگا تھا روشنی میں اسکے وجود سے پھوٹتی روشنی اور بھراؤ بھراؤ سا ابتدا رہا تھا کہ۔۔اسکی محبت پروان پر ہے مگر افسوس تو یہ تھا کہ۔۔محبت میں اخلاص نہیں تھا۔۔

مشال نے اسے دور دھکیلا۔۔۔

کیا چاہ رہے ہیں آپ مجھ سے۔۔۔" وہ چلائی

صرف تمھیں" وہاج بولا

م۔۔مجھے" وہ ہنس پڑی حیرانگی ہی حیرانگی تھی۔۔۔

آپ سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں بول رہے۔۔آپکو مجھ میں کبھی انٹرسٹ تھا ہی نہیں آپکو یہ یقین تھا مشال ایک گندی لڑکی ہے۔۔۔اور بس یہاں اپ نے طے کر لیا کہ کون گندا ہے کون نہیں" وہ اسے دور دھکیلتی۔۔۔چلائی تھی۔۔

جبکہ۔۔۔۔وہاج کو۔۔اسکی پھولتی سانسوں اور اسکے۔۔۔سرخ چہرے کے علاؤہ۔۔اپنے بچے کا بھی خیال آیا تھا۔۔۔

"میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا اپنی صفائی میں۔۔مگر میں

کیا میں" وہ بھیگی پلکوں سے۔۔اسکو دیکھ رہی تھی۔۔

میں وہ سب کرنے کے لیے تیار ہوں جو تم کہو گی جس سے تم راضی ہو گی تم اگر یہ چاہو گی کہ ہم الگ رہیں تو ہم الگ رہیں گے مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے اب۔۔۔مشال میں میں جانتا ہوں میں نے زیادتی کر دی۔۔دیکھو دادا جان " بھی مجھ سے روٹھ کر چلے گئے۔۔۔

مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا میں بھرین واپس جا رہی ہوں۔۔۔آپکے ساتھ میرا ساتھ اتنا ہی تھا" اسنے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی

مشال" وہاج نے پھر سے اسے روکا۔۔

مشال نے غصے سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔

مجھ سے دور رہیں بار بار مجھ سے چپک کر یہ پھر۔۔یہ چند ندامت کے لفظ بول کر یہ مت سمجھیں کے میرا دل آپکی طرف مائل ہو جائے گا اپنے گھر جایئے آپکے بہن بھائ آپکی ماں آپکے گھر والے آپکے منتظر ہیں جو شخص رشتوں کو کبھی توڑنے کا قائل نہیں تھا اسنے سوائے بیوی کے اب کسی سے رشتہ توڑا بھی نہیں" ترچھی نظر اسپر ڈال کر وہ طنز مارتی باہر نکل گئ دروازہ کھلا تھا

میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا بھلے تم مجھے میری آخری سانس تک

معاف نہ کرو" وہاج باضد ہوتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

مشال تلملا کر پلٹی تھی۔۔۔

وہاج نے اپنی شکل پر زبردست معصومیت طاری کرلی۔۔۔

مشال۔۔۔کوالبتہ کوئی بات اپیل نہیں کر رہی تھی وہ کچن میں چلی گئی بے وقت بھول اسے لگتی تھی تبھی وہ۔۔۔آدھی رات کو کچن میں کھانا کھانے لگی تھی جبکہ وہاج۔۔۔۔

پیچھے سے۔۔کمرے کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

بے ساختہ اسکی نگاہ کشن پر گئی جس پر سر رکھے وہ سو رہی تھی۔۔۔وہ کوشن گیلا تھا یعنی وہ اسکے آنے سے پہلے بھی رو رہی تھی

دل میں بری طرح ندامت ہوئی تھی خود کو ہی لعنت ملامت کرتا وہ تکیہ تھام کر۔۔اسکے آنسو کو چن گیا۔۔۔

ایک بار میرا ٹرسٹ کرلو مشال میں تمھاری آنکھ سے کبھی آنسو نکلنے نہیں دوں گا" اسنے دل میں سوچا تھا یہاں آنے سے پہلے اسکے دل کی فیلنگز میں پہلی بار خوف تھا۔۔۔

اسکے قدم نہیں اٹھ رہے تھے مگر۔۔۔دادا جان نے اسکے دل و دماغ میں ایک حوصلہ باندھا تھا۔۔۔

وہ اسکے خواب میں آئے تھے بلکل ویسے ہی جیسے وہ ہوتے تھے

۔۔اور مشال کے لیے پریشان تھے جب کہ خواب میں ہی اسنے وعدہ کیا تھا ایک اور بار ان سے۔۔کے وہ کبھی اسے نہیں چھوڑے گا وہ غلط بھی ہو گی وہ اسے سہی مانے گا

وہ جو کہے گی وہ ویسا ہی کرے گا۔۔ جبکہ ایک وقت تھا کہ یہ زبردستی کا رشتہ بندھا گیا تھا جس پر وہ کہہ کر اٹھا تھا کہ وہ اسے طلاق دے دے گا۔۔۔۔

وہ اس وقت کو سوچ سوچ کر۔۔ان تین ماہ میں کانپ جاتا تھا کہ اگر مشال اسے نہ روکتی اور وہ ایسا قدم اٹھالیتا۔۔۔

شاید زندگی بھر وہ۔۔۔ کبھی خود کو معاف نہ کر پاتا۔۔

اگر اس سے یہ فعل نہیں ہوا تھا تو اسکے پاس۔۔۔ موقع تھا سر دھڑ کی بازی لگا کر وہ۔۔اسے۔۔۔۔واپس لے جانا چاہتا تھا وہ انھیں لوگوں میں رہ کر اسے اسکی اہمیت دیکھانا چاہتا تھا

ہاں وہ۔۔۔اتنی آسانی سے نہ مانتی۔۔ مگر۔۔اب وہاج صرف اپنے مشال اور اپنے آنے والے بچے کے بارے میں سوچ رہا تھا

اب اسے کسی اور کی پرواہ نہیں تھی شاید کسی اور چیز کی طلب اور چاہت میں تھی

مشال واپس نہیں لوٹی تھی وہ اسے تعقب میں باہر نکل اتھا۔۔کافی دیر بھی ہو گئ تھی۔۔

تبھی اسکی نگاہ صوفے پر گئ۔۔کچن کی لائٹ کھلی تھی وہ صوفے پر سوئے ہوئ تھی

وہاج۔۔۔کے منہ پر۔۔اسنے بہت خاموشی سے طمانچہ مارا تھا کہ جو وہ سوچ رہا ہے ویسا بلکل نہیں ہے۔۔۔۔اسکے چند ندامت کے الفاظ مشال کے دل سے وہ باتیں وہ الفاظ وہ وقت کبھی نہیں نکال سکتے۔۔

اسنے کچن کی لائٹس بند کیں اور آگے بڑھ کر۔۔۔وہ اسکے نزدیک زمین پر بیٹھ گیا

غور سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا کیا یہ حسین چہرہ محبت اور اعتبار کے لائق نہیں تھا

۔۔۔۔

اسنے اپنے بال تھام لیے۔۔۔

سوتے میں بھی اسکے چہرے پر خفگی تھی اسنے آہستگی سے یہ کہیں جاگ نہ جائے اور پھر بھڑکنے لگے اسکا گال چھوا تھا اسکا گال تپ رہا تھا۔۔اسے بخار تھا

۔۔

وہاج بے اختیار سا ہوتا اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔

ایم سوری مشال۔۔۔۔میری ندامت تمھارا دل میں بھر سکتی مگر۔۔میں۔۔
تمھارے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔پلیز مجھے ایک چانس دو۔۔۔
سب غلط کہہ رہے ہیں۔۔مجھے تم سے محبت نہیں۔۔۔
میں نے اعتبار نہ کرنے کا گناہ کیا ہے۔۔۔میں۔۔شرمسار ہوں۔۔مجھے ایک
بات۔۔موقع دو پلیز"نرمی سے اسکی کلائ چھوتا وہ بول رہا تھا مگر اسکی
سانسوں کے زیر و بم بتا رہے تھے وہ گھیری نیند میں ہے۔۔وہاج نے پینٹ کی
پاکٹ سے۔۔سیگریٹ کا کیس نکالا اور سلگا کر وہ اسکے پاس۔۔صوفے سے
ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔
وہ۔۔اسکے چہرے کو۔۔دیکھتا کش پر کش بھر رہا تھا۔۔۔
اب اسے چہرے سے دوری کبھی۔۔برداشت نہیں تھی اور وہ اسکے لاکھ
دھتکارنے۔۔۔اور نفرت کا اظہار کرنے کے باوجود بھی۔۔جانتا تھا کہ وہ
کتنی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔بھلے آخری سانس پر وہ اسے معاف کرے
وہ اسکی معافی کا طلب گار رہے گا اور اسکی معافی کو احسان سمجھے گا۔۔۔۔

وہ بیٹھا رہا تھا اسکے پاس جبکہ مشال کافی دنوں بعد گہری نیند سوئی تھی۔۔

وہاج کی آنکھ کھلی تو علیزے کو سامنے دیکھ کر ایکدم شرمندگی سے اٹھا
مشال اب بھی سو رہی تھی
ایم سوری وہ میں """اٹس اوکے مسٹر وہاج۔۔آپ آسکتے ہیں یہاں آپکی وائف یہاں ہے۔۔بلکہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ۔۔۔آپ یہاں آئے ہیں ۔۔آپ کو ایک بات بتاؤ
۔مشال کافی دنوں بعد پرسکون سوئی ہیں۔۔۔کیونکہ۔۔۔وہ رات رات بھر جاگ کر گھر میں ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں۔۔شاید آپکے آنے سے انکے دل میں کچھ سکون اترا ہو" وہ بولی تو وہاج نے مڑ کر۔۔۔مشال کو دیکھا
وہاج نے سر ہلا دیا

آئی تھینک مجھے چلنا چاہیے اینڈ ایم سوری آپکی پرمیشن کے بنا میں آپکے گھر میں آیا" وہ فارمل ہو رہا تھا

آپ مجھے اپنی بہن سمجھ سکتے ہیں "علیزے ہلکا سا مسکرائی۔۔

وہاج کو اس بہن لفظ سے ہی چیڑ ہو چکی تھی۔۔۔وہ خاموش نظروں سے علیزے کو دیکھنے لگا

آئی نو آپکا ٹرسٹ۔۔۔ٹوٹا ہے ان لوگوں سے جن پر آپ آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتے رہیں ہیں مگر۔۔ٹرسٹ می اجنبی بھی اعتبار کے قابل ہوتے ہیں بلکل اسی طرح جس طرح اپنے۔۔۔۔

اور خاص کر وہ تب قابل اعتبار بن جاتے ہیں جب انھیں پرکھ چکے ہوں۔۔۔ آپکی ایک بہن نے غلطی کی ہے دوسری نے نہیں۔۔۔۔" وہ بولی تو وہاج نے نگاہ پھیر لی۔۔۔۔۔

وہ ہانیہ کی وجہ سے نور سے بھی بات کرنا چھوڑ چکا تھا بلکہ وہ گھر میں کسی سے بات نہیں کر رہا تھا سوائے ان چاروں کے

چلتا ہوں" وہ بولا۔۔۔

اور پلٹنے لگا۔۔علیزے کی نگاہ ایش بکس پر گئی وہ بھرا ہوا تھا اسکی آنکھوں کی سرخی بھی بتا رہی تھی رات بھر جاگتا رہا ہے وہ۔۔۔

اگر آپ روکیں گے۔۔تو مشال کو اچھا لگے گا" وہ آہستگی سے کہہ گئی۔۔باقی اسکی اپنی مرضی تھی

وہاج نے ایک لمحے کو اسکیطرف دیکھا

آپکو کوئی ایشو نہیں" وہ حیران ہوا

نو" وہ مسکرادی

وہاج سر ہلا گیا۔۔۔

میں فریش ہو جاتا ہوں۔۔بیکوز مائے وائف ڈزنٹ لائق سموکینگ سمیل"

وہ مدھم سا مسکرایا

علیزے نے پہلی بار اسے مسکراتا دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ کافی خوبصورت لگتے تھے۔۔جہاں مشال بے حد حسین تھی وہیں وہاج بھی بیت ہینڈسم تھا۔۔۔اور پھر ایک بارعب شخصیت لگتا تھا اور فلحال تو وہ اپنی بیوی کو منانے ہی کوشش کرنے لگا تھا۔۔

علیزے نے سر ہلا دیا

آ۔۔۔"وہ ایک منٹ کے لیے رکا تو علیزے پلٹی

کوئی ایسی چیز بتا سکتی ہیں جنھیں۔۔۔لڑکیاں دیکھ کر خوش ہوں"اسے کافی عجیب لگ رہا تھا یوں اس سے پوچھنا۔۔۔۔جبکہ۔۔علیزے کا بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا وہاج کو بری طرح شرمندگی کا سامنا ہوا تھا۔۔

وہ اچانک چپ ہوئی کیونکہ مشال کسمسائی تھی

ایم سوری"وہاج ایکسکیوز کرتا وہاں سے جانے لگا جبکہ علیزے پیچھے سے فلاورز اور بیلونز بولی تھی جبکہ

وہاج جہاں رات رکا تھا۔۔۔اسی کمرے میں چلا گیا

مشال کی آنکھ کھلی۔۔۔تو برتن بجنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔

وہ ایکدم جھٹکا کھا کر اٹھی تو اسے محسوس ہوا کہ۔۔رات اسکے پاس وہاج تھا

۔۔۔

کیا وہ واقعی اسکے پاس تھا۔۔یہ پھر یہ اسکا خواب تھا وہ اس سے خوب لڑ رہی تھی مگر نہیں۔۔وہ کنفیوز سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور وہ اتنی دیر کیسے سکون سے سوتی رہی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور۔۔۔علیزے نے مسکرا کر اسے مورنگ وش کیا

آج تو کچھ زیادہ ہی ریلکس تھیں آپ خیریت" وہ مسکرائی

نہیں۔۔۔بس بھوک لگی ہے" وہ نفی کرتی بولی تھی

جبکہ علیزے مسکرادی۔۔

کیا کوئی آیا تھا" اسنے پوچھا

کیا کسی نے آنا تھا"علیزے نے بھی اسے تنگ کرنے کو ایسے ہی بول دیا جبکہ مشال کترا کر۔۔ سر جھٹکتی کمرے میں آ گئ

کمرے میں کوئ نہیں تھا۔۔۔۔اسے مایوسی ہوئی تھی کہ وہ کیسے خواب دیکھنے لگی ہے۔۔۔۔

وہ کبھی نہیں آئے گا اسکے پاس بہت آنا تھی اس میں وہ اپنے رشتوں کو اہمیت دیتا تھا۔۔۔سب سچ جان کر بھی اسکے پاس نہیں آیا تھا

بھیگی بھیگی پلکوں سے۔۔وہ۔۔ سر جھکائے واشروم جانے لگی کہ اچانک دروازہ کھلا۔۔اور مشال ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔گیلے بالوں سے وہ صرف ٹراؤزر پہنے ٹاول گردن میں لٹکائے اسے دیکھ رہا تھا

ہائے لو" وہ ترنگ میں بولا

اور جسے ابھی بس ایک سکینڈ پہلے وہ یاد کر رہی تھی سامنے دیکھ کر یقین آ گیا کہ یہ خواب نہیں تھا۔۔اسکے اندر غصہ بھرنے لگا وہ کیفیت جو ابھی کچھ دیر پہلے کی تھی وہ جاتی رہی۔اب۔۔اسکے دل میں غصہ بھر گیا تھا۔۔

اسنے بھڑک کر وہاج کو دیکھا۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہے ہیں آپ" وہ غصے سے بولی۔۔

میں نے تمھیں کہا تھا جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گی تمھارے پہلو سے ہلوں گا بھی نہیں" اسنے۔۔۔ٹاول اسکی گردن میں ڈال دیا گیلے ٹاول سے مشال کو اور بھی غصہ چڑھا

وہاج جائیں یہاں سے" وہ ٹاول نکال کر واپس اسپر پھینکتی بولی

کہاں جاؤں تمھارے ساتھ بھرین چل لوں سوچ رہا ہوں" وہ مسکرایا

کوئ فائدہ نہیں ہے یہ سب کرنے کا" وہ۔۔غصے سے پاؤں ہٹچنے لگی

" ریلکس۔۔یار۔۔میرے بچے کا خیال کرو

کیوں" وہ تلملائ

وہاج نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

کیونکہ میرا بچہ ہے۔۔۔۔اور میں نے سنا ہے تم بلکل اسکی پرواہ نہیں کرتی" وہ اسکے سرخ سرخ چہرے کو دیکھتے شکوہ کر گیا۔۔۔

بوجھ ہے یہ مجھ پر۔۔آپکو دے کر ہی جاؤں گی "غصے اور اشتعال میں کہتی وہ واشروم میں چلی گئی جبکہ۔۔وہاج۔۔سرد سانس کھینچ گیا

اسکا دل ٹوٹا تھا اسکے اندر سے ایسی باتیں نکلنا غلط نہیں تھی جائز تھیں مگر۔۔۔

انکے بچے کا قصور نہیں تھا تو وہ کیسے محبت کرتی اس بچے سے جب اسکے ہی باپ نے اسپر اتنا بڑا الزام دھر دیا

وہاج۔۔وہی کپڑے پہن کر۔۔۔۔

گھر سے چلا گیا تھا

علیزے کو افسوس ہوا وہ کیوں گیا تھا

وہ رک سکتا تھا

مگر وہ جا چکا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں مشال بھی نیچے اتر آئی تھی فریش ہونے کے باوجود بجھی بجھی سی

۔۔

مشال نے دل سے دعا کی تھی کہ ان دونوں کے تعلقات ٹھیک ہو جائیں

وہ پہلی بار اپنی مرضی سے مشال کے لیے کچھ لے رہا تھا پھول تو لے لیے تھا
مگر شوق محبت کی ابتدا میں پہلا تحفہ دینا چاہتا تھا تبھی اسنے۔۔۔ڈیڈ گھنٹہ
چھان مار کر اسکے لیے۔۔ایک رینگ لی تھی جس کی ابھی اسے گارنٹی نہیں
تھی کہ وہ اچھی بھی ہے

وہ بار بار منہ بنا رہا تھا اس رنگ کو دیکھ کر۔۔۔

جبکہ پھول کافی خوبصورت تھے

وہ۔۔۔سامان لے کر۔۔۔علیزے کے گھر آیا تو گھر سے کال آ رہی تھی۔۔۔

اسنے۔۔ سیل فون آف کر دیا۔۔۔

وہ اس وقت اپنی بیوی۔۔۔کو وقت دینا چاہتا تھا۔۔۔

اور اسے یقین تھا وہ راضی ہو جاتی تو اسکی زندگی۔۔۔یقیناً خوبصورت ہو جاتی

۔۔

جاؤاپنے بھائی سے۔۔۔ایک لاکھ روپے لے کر آؤ۔۔آج میرا پلین ہے شاپینگ کا۔۔۔شادی ہوئی ہے کچھ۔۔۔اچھی سی شاپنگ ہو جانی چاہیے "بیڈ پر لیٹے سمیی نے ہانیہ کی جانب دیکھا جو کہ آئینے کے سامنے کھڑی اس سے ناراض تھی اپنے بال سنوار رہی تھی سمیی موبائل ایک طرف پھینکتا اسکی جانب مسکرا کر دیکھتا بولا تھا ہانیہ حیرانگی سے پلٹی کیوں میں بھائی سے کیوں لوں۔۔۔میں تمھاری بیوی ہوں۔۔تو یہ سارے کام تمھارے ہیں "ہانیہ نے کہا تو سمیی نے دانت پیسے۔۔۔۔ تمھیں جتنا کہا ہے اتنا کرو میرا جس دن دل کرے گا آفس چلا جاؤں گا فلحال مجھے میرے حصے سے پیسے دو اور یہ بات جا کر تم اپنے بھائی کو شرافت سے بول دو "وہ بگڑتا ہوا بولا ہانیہ نے اسکی جانب دیکھا وہ تو رات سے ہی حیران تھی جو کچھ سمیی اسکے ساتھ کر رہا تھا جیسا سمیی کا رویہ تھا۔۔۔ہم یہاں کب تک رہیں گے "اسنے الگ ہی سوال

کہاں جانا ہے "سمیی نے شانے اچکائے تمھارے گھر سمیی پوچھا یہاں سے
"ہانیہ زیچ ہوتے ہوئے بولی تمھارے بھائی نے یہاں رکھا ہے مجھے اور مجھے
یہ جگہ پسند آ گئی ہے ویسے بھی میں کرائے کے فلیٹ میں ہی رہتا ہوں اچھی
بات ہے اسنے ہمیں جگہ دے دی ویسے ایک بات ہے تمھاری ساری
بے غیرتی کے باوجود تمھارا بھائی تم سے محبت بہت کرتا ہے "وہ بے ہنگم
قہقہہ لگاتا ہنسا تو ہانیہ اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔وہ کبھی اس سے اسطرح بات
نہیں کرتا تھا جب وہ ملنے جاتی تھی لہجے سے شیرہ ٹپکتی تھی اسکے۔۔اور
اب رات سے اب تک اسکے رویے پر ہانیہ سوائے شاکڈ ہونے کے اور کچھ
نہیں تھی۔۔۔م۔میں نے مشال کی تصویر تمھارے بے حد مانگنے پر بھیجی
تھی۔۔۔"ہانیہ نے اسے جیسے پیچھلی باتیں یاد دلائی میں نے بھی اس بے
چاری کا نام لے کر تمھیں ہی بچایا تھا۔۔۔مگر تمھاری قسمت پول کھل گیا
ساتھ تم لگ ہی نہیں تمھارا" وہ پھر سے ہنسا یہ کیسا رویہ ہے تمھارا میرے
رہے مجھ سے پیار کرتے تھے وہ ہی سمیی ہو "ہانیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

دیکھو تمھاری جیسی لڑکیوں کو پیار و یار کی ضرورت نہیں ہوتی بس وقت سے پہلے عاشقوں کی ضرورت ہوتی ہے اور تمھیں اتنا برا کیوں لگ رہا ہے سب ٹھیک ہے میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو میں تمھیں ایک بات کہہ رہا ہوں کہ تم جا کر پیسے مانگو تم کھڑی مجھ سے سوال جواب کر رہی ہو" وہ غصے سے بولا اسکی باتوں نے ہانیہ کا بہت بری طرح دل دکھایا تھا۔۔اسکی آنکھ سے آنسو پھسل کر گیرا تھا۔۔اسنے سمیی کو ایسا نہیں سوچا تھا۔۔جاؤ بھی" وہ بھڑکا ہانیہ کو سمجھ نہیں آیا اب کیا کرے جا کر وہاج سے کہے کہ۔۔اسے پیسے دے۔۔ ایک لاکھ روپے وہ بھی شاپنگ کے لیے یہ کیسی بات تھی اسنے نفی کی نہیں میں کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔نے شاپنگ کرنی ہے تم پھر۔۔اپنے اکاؤنٹ کو جانب بڑھا استعمال کرو" وہ بھڑک کر بولی سمیی ایکدم اٹھا اور غصے سے اسکی اسکا ہاتھ موڑ کر اسنے ہانیہ کو اشتعال انگیز نظروں سے دیکھا جو میں کہو بس اتنا کرتی جاؤ ہانیہ۔۔۔ورنہ تم جلد پشتاؤ گی" وہ بولا اور اسے باہر دھکیل دیا جاؤ پیسے لے کر آؤ مجھے ابھی جانا ہے جسٹ گو" اسنے زرا۔۔بھڑک کر کہا اور

دروازہ اسکے منہ پر بند کر دیا ہانیہ شاکڈ تھی حیران تھی یہ سب دیکھ کر کر بھی کیا سکتی تھی۔۔اسنے۔۔۔قدم پیچھے کیطرف لیے اسکے قدم بری طرح بھاری ہو رہے تھے وہ نہ سمجھی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی جیسے۔۔یہ اچانک اسپر کیسا وقت آگیا ہو۔۔اسکے لیے لون پار کر کے اپنے ہی گھر میں جانا آج سب سے زیادہ مشکل ہو گیا تھا۔۔وہ چپ چاپ دھوپ میں کھڑی سوچ رہی تھی ۔۔کیا کرے۔۔جب کہ دل تھا کہ دوہیاں دے رہا تھا بار بار رو رہا تھا سمیی کو کیا ہوا ہے اسے کیا مسلہ ہوا ہے آخر ایسا کیا ہو گیا ہے جو وہ ایسا کر رہا اسکے ساتھ کی چھاؤں میں بیٹھ گئی وہ اپنے اندر بلکل اسے علم نہیں تھا وہ وہیں درخت ہمت نہیں پا رہی تھی کہ وہ وہاں جائے اور بھائی سے پیسے مانگے۔۔بے ساختہ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جبکہ وہ۔۔اپنی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتی اپنے آنسوں کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔

ہارٹ شیپ کے بیلونز دیکھ کر۔۔۔وہ اسے زرا حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اسے یاد تھا۔کہ۔۔۔جب جب اسنے اپنے ٹریپ پر وہاج کو پھول لینے کا کہا تھا ۔۔تب تب وہ۔۔ جھڑک دیتا تھا کہ۔۔۔پھول کا کیا کرو گی۔۔اور اسنے جو گفٹس دلوائے تھے وہ بھی ہانیہ کو دے دیے تھے وہ آج خود پھول لایا تھا علم نہیں۔۔۔کہ آج بھی ان پھولوں کی اہمیت سے نہ واقف تھا۔۔۔یہ دل سے لایا تھا وہاج۔۔۔نے۔۔۔پھولوں کی بڑی بڑی کلیاں۔۔۔اسکی جانب بڑھائیں۔۔۔علیزے مسکراتی نظروں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی ۔جبکہ۔۔۔مشال نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔ایم سوری" وہ شرمندگی سے بولا کانٹے ہیں اسپر "مشال بولی۔۔لہجہ میں جیسے اسکے عمل کی پرچیاں تھیں چھو کر دیکھو اپنی ہتھیلی میں سمٹ لیے ہیں سارے اب تمھیں کوئی کانٹا چبھنے نہیں دے سکتا۔۔۔یہ بے ایمانی کبھی زندگی میں نہیں کرنا چاہتا" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا اسکی پلیٹ کے پاس سرخ گلاب کی کلیاں رکھ گیا۔۔جبکہ بیلونز بھی اسنے۔۔۔چیئر کی نوک پر باندھ دیے۔۔۔مشال کچھ نہیں بولی

وہاج چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا واپس کیوں نہیں چلے جاتے" وہ زرا چیڑ کر بولی۔۔۔
تمھیں ساتھ لیے بنا نہیں جاؤں گا۔۔۔" وہاج بھی سنجیدگی سے بولا میں
بھرین واپس جاؤں گی وہاج۔۔۔اور اس بات سے مجھے کوئ ہلا نہیں سکتا" وہ
اسکی آنکھوں میں بھڑکتی ہوئی دیکھتی بولی۔۔۔میں تمھارے ساتھ۔۔جنت
مجھے روک نہیں سکتی" وہ آنکھ دباتا تک جاؤں گا مشال۔۔۔۔۔اور تم بھی
مسکرا کر بولا اور اسکی پلیٹ میں سے کھانے لگا آپکو کیا لگ رہا ہے یہ سب کر
کے آپ مجھے اپنے حق میں راضی کر لیں گے یہ پھول" اسنے پھینک کر
مارے زمین میں پھول۔۔یہ پھول اپنے۔۔مجھے پہلے تو کبھی نہیں رلوائے
۔۔گفٹس جو دلائے وہ ہانیہ وک دے دیے اپ نے مجھے سوائے زبردستی کے
سوا دیا ہی کیا ہے" وہ۔۔غصے سے سرخ ہوتی اپنے آنسو روکتی بولی تھی آج
آپ میرے لیے یہ پھول لے آئیں ہیں کیوں کہ آپکو میری نہیں اس بچے کی
فکر ہے میرا دل کرتا ہے مر جائے یہ بچ" اسکے لفظ منہ میں ہی رہ گئے وہاج کی
چھوڑی ہتھیلی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید کچھ بولنے سے روکا تھا

مشال نے اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھا تھا۔۔وہ۔۔۔ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔ جیسے جیتا رہی ہو بس ہو گئی ساری ایکٹینگ ختم جبکہ وہاج۔۔ نرمی سے ہٹایا اور یہ پروا نہیں کہ۔۔ پیچھے علیزے کھڑی ہے۔۔اپنی ہتھیلی کو دونوں ہاتھ اسکی گردن میں پھنسا کر اسنے۔۔مشال کے چہرے پر۔۔۔ جابجا نرمی سے حق ست لمس بکھیر دیا مشال دنگ ہی رہ گئی۔۔ جبکہ وہاج آنکھیں بند کیے اپنے عمل میں مصروف سا تھا۔۔۔۔۔خدا کی قسم یہ بچہ جتنا اہم ہے ۔۔۔۔اس سے کہیں گناہ اہم تم ہو میرے لیے۔۔۔میں نے اتنے دن تم سے دوری برداشت کی۔۔۔۔ صرف یہ جاننے کے لیے کیا اس دل میں تمھارے لیے کچھ ہے۔۔۔۔۔۔اور جب جب سانسیں لیں تمھاری یاد آتی رہی ۔۔۔۔۔میں۔۔۔ تم سے الگ رہ نہیں سکتا۔۔۔میری بے اعتباری کی سزا مجھے آخری سانس تک دو۔۔۔ لیکن اپنے بچے کو بددعا مت دو۔۔۔۔ تم ہر چیز سے زیادہ اہم ہو مشال۔۔ جھوٹ" اسنے اسے دور جھٹکا۔۔۔۔۔ صرف صرف جھوٹ بول رہے ہیں آج میں کچھ ایسا ویسا کر لوں دیکھتی ہوں پھر

آپ کو کیسے۔۔آپ یہ سب جھوٹ تب بھی بولیں گے "وہ سرخ چہرے اپنے قدم دھرتی وہ سے اپنے آنسو صاف کرتی بولا ور۔۔انھیں پھولوں پر پلٹ گئ۔۔۔تم آزمالو۔۔"وہاج اسکے پیچھے لپکا۔۔۔مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ سے آزمانے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا"اسنے ہاتھ چھڑایا اور۔۔اسکے پاس سے گزر کر جانے لگی کہ اچانک اسے نور کی آواز سنائ دی۔۔۔علیزے جو منہ موڑ چکی تھی اپنی ہنسی روکتی پلٹی دونوں کو اسکی کوئ پروا نہیں تھی جیسے وہ دونوں اکیلے ہوں وہاں۔۔۔۔مگر علیزے کی آنکھیں چمک اٹھیں جب اسنے صارم کو اندر آتے دیکھا۔۔۔صارم کی بھی نگاہیں اسپر اٹھیں تھیں ۔۔۔۔علیزے کا دل دھڑک اٹھا آخری ملاقات اور لفظ باخوبی یاد تھے اسے ۔۔۔نور بھاگتی ہوئی مشال کے گلے لگ گئ۔۔وہ نور کی جانب دیکھا۔۔۔۔ آئ آئ رئیلی مس یو بھابھی آپکے بنا گھر تو خالی خالی لگتا ہے آپکو پتہ ہے مما کی طبعیت بھی بہت خراب ہے۔۔۔دیر اب۔۔شادی ہو رہی ہے سکندر بھائ کی اور۔۔۔التمش بھائ کی پھر سب خوش ہو جائیں گے "وہ ایک سانس میں

بولی مشال مدھم سا مسکرادی۔۔۔جبکہ نور نے وہاج کیطرف دیکھا بھائی" وہ کچھ بولتی کے وہاج پلٹ گیا اور گھر سے باہر ہی نکلتا چلا گیا۔۔یہ منظر سب نے دیکھا تھا۔۔۔نور کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔۔۔مشال کو اسکی یہ حرکت بلکل اچھی نہیں لگی غلطی کسی کی ہوتی تھی وہ سزا سب کو دیتا تھا۔۔۔۔نور کا ہاتھ پکڑ کر مشال اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔اسکا بھائی دماغ خراب تھا اور کچھ نہیں۔۔۔۔جبکہ صارم نے بھی نوٹ کی تھی وہاج کی حرکت نور چھوٹی تھی اسکا کوئی قصور نہیں تھا وہ ایسا کیوں کر رہا تھا اب گھر والوں کے ساتھ شاید ۔۔وہ سب کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ مشال کے ساتھ سب نے زیادتی کی تھی۔۔۔صارم نے بے ساختہ علیزے کیطرف دیکھا۔۔۔۔وہ مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی تمہیں کچھ زیادہ ہی خدمت خلق کا شوق ہے محترمہ" وہ فریلی آگے بڑھا اور۔۔۔سٹوبریزا اٹھا کر۔۔۔منہ میں رکھ لی علیزے کے لئے یہ لمحے شاید دنیا کے حسین ترین لمحوں میں سے تھے۔۔۔ شاید کسی کی نظر کرم کے لیے خدمت خلق جاری ہو۔۔۔" وہ آہستگی سے

بولتی اپنی مسکراہٹ روک گئی صارم نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔مجھے بولڈ لڑکیاں نہیں پسند" وہ بولا ایم سوری "علیزے فوراسے معذرت کرنے لگی لیکن میں نے یہ کب کہا کہ۔۔۔مجھے آپکو پسند کرنا ہے "اسنے۔۔آئی برو اچکائی۔۔۔علیزے کنفیوز سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔شاید تم پسند آ ہی گئی ہو" وہ آگے بڑھا اور اپنی آدھی کھائی ہوئی۔۔۔سٹوبری اسکے کھلے منہ میں ڈال دی علیزے دنگ رہ گئی۔۔و۔۔واقعی" وہ چیخ پڑی صارم نے تیوری ڈال کر اسکیطرف دیکھا س۔۔سوری" وہ پھر سے معذرت کرتی۔۔۔۔اپنے اندر سے پھوٹتی خوشی کو سنبھالنا چاہ رہی تھی صارم بظاہر سنجیدہ نظر آرہا تھا ۔۔۔۔جبکہ وہ اسکی خوشی دیکھ کر مسکرا اٹھا تھا۔۔چلتا ہوں" وہ اسے کہتا جانے اسنے ایسے ہی پوچھ لیا۔۔صارم چند لمحے اسے " لگا۔۔۔دوبارہ کب آئیں گے دیکھتا رہا اور پھر باہر نکل گیا علیزے نے فکر سے اسکی پشت دیکھی کے نہ جانے اسے یہ بات بری لگی ہو۔۔۔وہ فکر مندی سے۔۔۔۔سر جھکا گئی۔۔۔ کیا وہ بولڈ ہے" وہ سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

بعد بھی جب۔۔۔ہانیہ واپس نہیں لوٹی تو۔۔۔ سمیی خود چلتا ہوا آ گیا اور ہانیہ کو وہیں بیٹھا دیکھ کر اسکا دماغ گھوم گیا تم گئ نہیں" وہ چلایا۔۔۔ہانیہ ایکدم ڈر گئ۔۔شاید وہ کسی گھیری سوچ میں تھی۔۔ سمیی میں بھائ سے پیسے مانگو گی" اسنے واضح کہا جبکہ سمیی نے اسے اندر کھینچا اور کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔۔۔ تمھارے گھر جا کر بیٹھ رہا ہوں پیسے ملیں گے تو آگے بات ہو گی اور یہ تھپڑ میری بات نہ ماننے کی وجہ سے پڑا ہے تمھیں اور اگر آگے بھی تم نے میری بات کی خلاف ورزی کی تو یہ ہی ہو گا" وہ دھاڑا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ ہانیہ کی ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔وہ بے ساختہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

جبکہ سمیی گھر والے حصے میں اندر آیا آہنگ سامنے ہی کھڑی تھی اسنے آہنگ کو گھیری نظروں سے دیکھا۔۔آہنگ گھبرا گئ تبھی التمش بھی آ گیا اور یہ دیکھ کر خون کھول اٹھا یہاں کیا کرنے آئے ہو" وہ غصے سے بولا اور آہنگ کو کچن میں جانے کا کہا۔۔۔پیسے چاہیے ایک لاکھ روپے وہاج سے کہو مجھے دے میں چلا جاؤ گا مجھے کون سا شوق ہے تم لوگوں کے منہ لگنے کا" اسنے کہا تو التمش

حیرانگی سے دیکھنے لگا کیا فضولیات بولے جارہے ہو" وہ بھڑکا لوا بھی تمھیں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ بھئی وہاج سے کہو اسکا بہنوئی ایک لاکھ روپے مانگ رہا ہے ۔۔اگر تمھیں سنائی نہیں دے رہا تو اس لڑکی کو بلا لو اسے بتا" بکواس منہ سے مت نکلنا۔۔۔۔۔ کبھی منہ دیکھانے لائق ہی نہ رہو" التمش نے اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔ جبکہ سمیی نے گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔دور رہو اور اوقات میں رہو کبھی تمھاری بہن کو یہ سب بھگتنا نہ پڑ جائے شیٹ آپ ۔۔کس چیز کی مد میں وہاج تمھیں پیسے دے تمھیں پیسے چاہیے تو کمپنی جاؤ محنت کرو اور کماؤ" پھر تم لوگ کس لیے ہو" وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے انھیں دیکھنے لگا خیر۔۔۔ جلدی لاکھ روپے دو۔۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں" اسنے شانے آچکا کر کہا۔۔۔التمش نے وہاج کو کال ملادی وہ رات سے گھر نہیں آیا تھا اور۔۔ شاید یہ ڈرامے باز انسان اسکے سامنے چونچ دبا لے تھوڑی۔۔۔ جبکہ۔۔وہاج نے کسی کا بھی فون پیک نہ کرنے کی قسم کھالی تھی۔۔ہانیہ دوڑتی ہوئی اندر آئی تھی سمیی صوفے پر شان سے بیٹھا تھا

التمش غصے سے فون ملانے کی کوشش کر رہا تھا سمیی چلو یہاں سے "اسے لگا اسکی بے عزتی ہو چکی ہے تبھی وہ آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامنے لگی "سمیی نے انگلی اٹھائی باجی تھپڑ کھانے کے بعد سکون نہیں ملا تمھیں" وہ چلایا جبکہ۔۔ پانی پانی ہو گیا تھا آہنگ بے حد خوفزدہ تھی۔۔ سمیی سے وہ اسے ہانیہ کا چہرہ اندر سے سن رہی تھی التمش کی ایک نگاہ نے ہی واضح کر دیا تھا کہ وہ باہر نہ نکلے التمش نے حیرانگی سے ہانیہ کا چہرہ اسکی سرخ ہوئی ناک اور۔۔ سمیی کا اسپر رعب دیکھا تھا۔۔ باقی سب بھی آہستہ آہستہ نکل آئے تھے۔۔۔۔

سمیی پلیز چلو" ہانیہ رونے لگی تھی سب کے دل ایکدم سے جکڑے گئے تھے ۔۔۔۔یعنی تم مزید پیٹنا چاہتی ہو۔۔۔مجھے پیسے چاہیے ہانیہ کہو اپنے بھائیوں سے پیسے دیں مجھے" وہ دھاڑا ہانیہ نے۔۔۔بے بسی سے التمش کی جانب دیکھا وہ لاکھ اعتراض کے باوجود خود کو روک نہیں پایا اور۔۔اپنے روم میں سے پیسے لا کر ہانیہ کے ہاتھ میں دے دیے۔۔۔ہانیہ کے لیے۔۔۔۔وہ پیسے نہیں طمانچہ تھا۔۔۔۔جو اسکے منہ پر لگا تھا۔۔۔دنگ نظروں سے سب کھڑے

تھے۔۔۔اسکا دعوہ تھا وہ اس سے پیار کرتا ہے پیار۔۔بہت پیار کرتے ہیں"
سب سوچنے لگے تھے۔۔۔جبکہ سمیی نے مسکرا کر روتی ہوئی ہانیہ کے
ہاتھوں سے پیسے لیے۔۔اور باہر چلا گیا گنگناتا ہوا جبکہ ہانیہ کو لگا وہ یہاں اگر
ایک لمہہ بھی کھڑی ہوئ تو۔۔۔گھر جائے گی مر جائے گی چند گھنٹوں میں
سمیی کی اصلیت اور۔۔۔اپنے ہر کیے گئے عمل کا انجام اسکے سامنے آیا تو وہ
بلک اٹھی تھی۔۔۔۔تائ جان کی طبعیت خراب ہو گئ تھی انکے بچے کیسے
بکھر گئے تھے ہانیہ کے ساتھ سمیی کا رویہ دیکھ کر انکا دل ہی گھبرا اٹھا تھا بی پی لو
ہو گیا۔۔۔وہاج پر التمش کو سخت تپ چڑھ رہی تھی جو ہر چیز سے بے گانہ ہو
چکا تھا اسے پتہ نہیں تھا اسکی ماں بے ہوش ہو گئ ہے وہ تائ جان کو بڑی امی
چچی کے ساتھ لے کر وہاں سے ہاسپیٹل بھاگا تھا جبکہ وہاج سے رابطہ کرنے کی
کوشش۔۔جاری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آفس میں تھا اسکا دل
نہیں تھا۔۔کسی کا فون اٹھانے کا۔۔نہ جانے کیوں جب جب مشال بھرین کا
ذکر کرتی تھی اسکا دل بیٹھتا تھا۔۔۔نہ ہی وہ چاہتا تھا کہ وہ کہیں جائے۔۔۔۔

التمش کا فون جب متواتر آنے لگا تو۔۔۔اسنے کال پیک کر لی اسنے چار پانچ گالیوں سے سیدھا اسے نوازا اور اسے بتایا کے اسکی ماں ہاسپیٹل اڈمیٹ ہے ۔۔وہاج الٹے پاؤں وہاں سے بھاگا تھا۔۔۔۔اسکے بتائے گئے ہاسپیٹل میں وہ بیس منٹ کے اندر اندر پہنچا تھا اور۔۔۔وہ دوڑ کر ماں تک پہنچا۔۔۔کیا ہوا ہے "وہ التمش سے بولا۔۔۔خود دیکھ لو۔۔اور تمھیں کس نے کہا ہے گھر سے بھاگو وہ جو۔ناسور تم نے گھر میں رکھ لیا ہے کیا تمھیں گھر میں رہنا نہیں چاہیے "وہ اسپر بگڑا۔۔۔اب بھی گھر کی فکر کروں اپنی زندگی برباد انھیں گھر والوں کے ہاتھوں کر کے "وہ سنجیدگی سے بولا وہاج توازن کرنا سیکھو "تم نے بڑا کیا ہوا ہے وہ مجھے سیکھا رہے ہو۔۔۔۔وہ سر جھٹک کر ماں کے پاس چلا گیا جبکہ التمش پیچھے سے اسے گھورنے لگا

مجھے مشال سے معافی مانگنی ہے وہاج۔۔" وہ وہاج کی جانب دیکھتیں بولی جبکہ ۔۔وہاج نے گھیرہ سانس بھرا۔۔اور اپنی ماں کے ہاتھ تھام لیے جو کانپ رہے تھے۔۔

غلطی ہوئی ہے میں مانتا ہوں ماں۔۔ مگر۔۔۔آپکو اسکے پاس معافی مانگنے کے لیے نہیں لے کر جاؤں گا اسے شکوہ صرف مجھ سے ہے اور اگر وہ نفرت کرتی ہے تو مجھ سے۔۔۔۔آپ میری ماں ہیں اور مجھے یقین ہے وہ بھی آپکی عزت کرتی ہے کبھی نہیں چاہے گی آپ اس سے معافی مانگیں" وہ تحمل سے بولا تھا پھر گھر لے آؤنہ اسے" وہ رونے لگیں

وہاج چپ ہو گیا۔۔

میرے بچے بکھر گئے مجھے سکون نہیں ارہا یہ وقت بھی دیکھنا تھا۔۔میں نے" وہ رونے لگیں تھیں وہاج نے اٹھ کر انکی پیشانی چومی اور پیار سے انھیں گلے لگالیا۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔اب تو شاید سب ٹھیک ہو گیا ہے" وہ بولا

سمیی نے ہانیہ کو مارا ہے" التمش نے سنجیدگی سے اسے اطلاع دی تھی وہاج نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔ جیسے اس بات کی توقع نہ ہو اور۔۔۔ آنکھوں میں حیرانگی سی اتر آئی۔۔۔

اسے ایک لاکھ روپے چاہیے تھے۔۔۔ میں دے چکا ہوں" التمش نے کہا

۔۔۔تائی امی رو رہیں تھیں

دیکھو دیکھو وہاج اس لڑکی نے کیا کر لیا خود کے ساتھ۔۔ میں میں کیسے دیکھو اپنی اولاد کو اسطرح" وہ بیٹے کے سینے سے لگیں سسک رہیں تھیں

وہاج۔۔ خاموش ہو گیا کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

تم گھر جاؤ شاید تمھیں دیکھ کر۔۔ وہ۔۔۔ اپنی اوقات نہ بھولے" التمش بولا

تو وہاج نے پھر بھی جواب نہیں دیا

میں مشال کے بنا اب اس گھر میں نہیں اوگا۔۔۔" وہ بولا

وہاج "تائی امی نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے

ماں مجھے مزید زیادتیوں پر مت آکسائیں" وہ بولا۔۔۔

مرد عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اپنی مردانگی کی اور آنا کی جس اونچی سطح پر وہ اس وقت پہنچ جاتا ہے اسکا اندازا کوئ نہیں لگا سکتا۔۔۔اور وقت کا گھیرہ ہر کسی پر تنگ ہوتا ہے۔۔۔۔ جیسے آج مجھ پر ہو گیا۔۔۔میں نے بھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا تھا آپ نے تب میرے ہاتھ نہیں پکڑے تھے۔۔۔۔مجھے نہیں کہا تھا ۔۔کہ۔۔۔یہ ہاتھ اب بیوی پر اٹھا تو۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی آج وہ ہی سب کچھ میری بہن کے ساتھ ہو رہا ہے۔۔۔اسکی مرضی اور خواہش سے۔۔۔اور آپ اس چیز کی خواہشمند ہیں کے میں۔۔۔ایک بار پھر۔۔۔ سب چھوڑ کر۔۔اپنی زندگی چھوڑ کر۔۔۔۔دوسروں کی زندگیاں سنوارتا پھیرو ماں اسنے جو چاہ ہے میں نے اسے وہ دے دیا ہے۔۔۔۔وہ نہ محرم سے بات کرنے کی اور ہم سب سے چھپا کر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو یہ بھی رکھتی ہے کہ۔۔کیسے اس مرد کو سنبھالنا ہے" وہ بولا۔۔سب چپ رہ گئے

۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔اور پریشان مت ہوئیں۔۔۔بظت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا" شاید وہ یہ تسلی کے لفظ اسکے منہ سے سننا چاہ رہیں تھیں ۔۔۔۔جو وہ انھیں دے چکا تھا اور باہر نکل گیا۔۔ پیچھے وہ تینوں خواتین شرمندہ سی تھیں۔۔۔جبکہ التمش اسکے ساتھ باہر نکلا۔۔۔

تم جان بوجھ کر یہ سب کر رہے ہو۔۔میں جانتا ہوں سمیی کو الٹا لٹکا دو گے تم" وہ باہر جاتے ہوئے وہاج کو روکتا بولا۔۔۔۔

وہاج کی آنکھوں میں سرد پن تھا۔۔بس زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔

میرا فوکس مشال کیطرف ہے التمش۔۔۔۔اور جب تک وہ نہیں مانے گی مجھے اب کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔" وہاج نے ایک بار پھر سے دھرایا۔۔۔

وہ واقعی ایک پنچ انسان ہے وہاج" التمش اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا

وہاج کچھ نہیں بولا جبکہ التمش چاہتا تھا کہ وہ ایک بار کہے زرا پکڑ کر گریبان سے لے او میرے پاس۔۔۔دیکھ لیتا ہوں اسکو مگر وہ کچھ نہیں بولا تھا

" ماں کا خیال رکھنا۔۔

اسنے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بس اتنا ہی کہا

کب آؤ گے گھر "التمش اداسی سے پوچھنے لگا

کیوں گھر چھوڑ کر جانا ہے تم نے "وہاج نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور

اسکیطرف دیکھا۔۔۔

زیادہ مجھے زلیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے شادی ہے میری۔۔۔میں اپنے

دوست کے بنا کچھ نہیں کروں گا "التمش بھڑک کر بولا

بلکل اسی طرح تمھارے بنا اس گھر میں نہیں رہوں گا میں۔۔اپنے گھر میں

پندرہ بیس بندوں۔کا انتظام رکھ لینا ہم سب تمھارے ساتھ رہیں گے "وہاج

نے گاڑی سٹارٹ کی اور سیگریٹ لبوں میں دبالی

التمش کا خون سلگ گیا تھا وہ کھڑکی میں جھکا اور اہستگی سے دانت پیس کر بولا

" بڑا کمینا آدمی ہے وہاج

چلو یقین تو ایا تمھیں "وہ ایک آنکھ دبا کر گاڑی آگے بڑھا گیا جبکہ التمش

۔۔۔۔نے غصے سے سر جھٹکا تھا۔۔۔

گھر س ے دور رہنے میں بھی اسکی یہ چال تھی کہ وہ تینوں گھر والوں سے قریب رہیں گے اور ادھر ادھر نہیں بھاگیں گے۔۔۔

آدمی نہیں چلتی پھیرتی پلینگ مشین تھی وہ "التمش پلٹ کر۔۔اندر چلا گیا جہاں۔۔۔وہ تینوں الگ سے پلین بنا چکیں تھیں مشال کے پاس جانے کا اور اسے منا کر واپس لانے کا۔۔۔

ہانیہ کمرے میں بند تھی سمیی رات گئے واپس لوٹا تھا اور وہ انتظار کرتی رہی تھی وہ لوٹا تو ڈرنک تھا

ہانیہ گھبرا کر اس سے دور ہوئی یہ بات اسے نہیں پتہ تھی سمیی ڈرنک بھی کرتا ہے۔۔تم۔۔تم ڈرنک کرتے ہو" وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

تیرے باپ کی پی رہا ہوں جو۔۔حیران ہے ہٹ یہاں سے "اسنے ہانیہ کو دور دھکیلا اور بیڈ پر گیر گیا

ہانیہ۔۔۔کواس میں سے شراب کی سمیل ارہی تھی وہ۔۔ابکائی روکتی
۔۔۔باہر بھاگنے لگی۔۔۔۔۔
کہ سمیی کی آواز پر رکی
کہاں جارہی ہے۔۔۔جوتے اتار میرے" وہ بولا۔۔۔اور۔۔۔ہانیہ کو دیکھنے
لگا۔۔۔
تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے شاید۔۔۔۔بہت برداشت کر۔۔۔۔"اس سے
"پہلے ہانیہ اگے کچھ بولتی سمیی اسپر جھپٹا تھا اور اسکے دونوں کان جکڑ لیے
۔۔۔۔
ہانیہ کی چیخ نکلی۔۔۔۔اسکے کانوں میں ائیر نگ تھے جنھیں سمیی موڑ رہا تھا
سم۔۔ سمیی چھوڑو مجھے چھوڑو یہ کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو تم میں وہاج
بھائی سے تمھاری شکایت لگادوں گی" وہ روتے ہوئے اس سے خود کو
چھوڑانے کی کوشش کرنے لگی

تمھارا وہاج بھائی۔۔۔ تمھاری شکل پر تھوکنا بھی نہیں چاہتا اور تم تم مجھے اسکی دھمکی دینا بند کرو اور تمھارے کانوں میں میری آواز نہیں اتی جب میں نے کہا ہے میرے جوتے اتارو تو اتارو مطلب اس سے آگے یہ پیچھے کچھ نہیں "۔۔۔اور اگر تم بولی تو۔۔یہ کان اتار کر ایکطرف پھینک دوں گا۔۔۔ منہ بند ہانیہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر سمیی کے تھپڑ نے اسکے الفاظ منہ میں ہی روک دیے۔۔

ہانیہ۔۔۔زمین پر جا کر پڑی۔۔۔۔اور اسے وہ تھپڑ یاد آیا جو۔مشال نے۔۔۔ وہاج سے کھائے تھے آج ان تھپڑوں کی ازیت اسے محسوس ہوئی تھی۔۔ چل اتار اب رونے کی ڈرامہ زیادہ رچایا تو۔۔۔آنکھیں ہی پھوڑ دوں گا تاکہ ۔۔۔یہ رونا دھونا بند ہو "اسنے نفرت سے کہا اور خود لیٹ گیا ہانیہ اسکے جوتے اتارنے لگی سمیی کے پاؤں میں۔۔۔اسکے آنسو گیر رہے تھے وہ۔۔۔ مگر پرواہ کیے بنا پڑا تھا۔۔اور ہانیہ نے اسکے جوتے اتارے اور۔۔وہاں سے جانے لگی جبکہ۔۔۔ سمیی نے اسکا ہاتھ جکڑ کر اسے کھینچ لیا۔۔۔۔

ہانیہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ا

اسنے ایسا کچھ نہیں سوچا تھا یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔

اگلی صبح تازہ پھولوں کی خوشبو سے اسکی آنکھ کھلی تو۔۔ایک اچھا سا احساس ہوا تھا طبعیت میں جو۔۔۔چڑچڑاپن تھا وہ جاتا رہا تھا۔۔۔ تبھی اسنے آنکھ کھولی تو اسکے بستر سے لے کر کمرے کے مختلف حصوں میں پھولوں کی لمبی لمبی کلیاں پڑیں تھی جبکہ۔۔کچھ کلیوں ہر تو وہ سوئی ہوئی بھی تھی۔۔۔وہ حیرانگی سے اٹھ بیٹھی اب اسکے بال بڑھ گئے تھے۔۔اور جب سے بے بی کی خبر ملی تھی وہ نئے سیرے سے نکھرتی جا رہی تھی۔۔

وہ۔۔۔چاروں اطراف میں دیکھتی رہی۔۔۔پھول اسے بہت پسند تھے۔ انکی خوشبو عجیب سحر سا پیدا کرتی تھی وہ۔۔۔ مسکرا دی۔۔۔

وہاج۔۔۔اچانک دروازے میں سے داخل ہوا۔۔۔کچھ دیر سے اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے اتنی خوشی اسے مسکراتا دیکھ کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مشال کی مسکراہٹ سیمٹ گئی۔۔

گڈ مارننگ" وہ بولا اور۔۔۔اسکے سامنے۔۔۔ناشتہ کی ٹرے کی وہ ٹرے کپ کیکس پین کیکس چاکلیٹ کیکس سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

مشال کی فیورٹ چیز تھی یہ۔۔ مگر وہ جان نہیں سکی کیسے آخر کیسے اسے پتہ لگ رہا ہے اسکی پسندیدہ چیزوں کا آج۔سے پہلے تو کبھی اسنے۔۔جاننا نہیں چاہا

۔۔۔۔

مشال سنجیدگی سے چاکلیٹ کیک کھانے لگی۔۔

تمھیں پسند آیا" وہ جاننا چاہتا تھا

نہیں" اسنے کہا اور کھانے لگی

گویا پرواہ نہ ہو۔۔جو کچھ وہ کر رہا ہو۔۔۔وہ اسکا فرض ہو کرنا۔

آہ" وہاج۔۔جو اسکے سامنے بیٹھا تھا ایکدم بستر پر گیر گیا۔۔۔

تم کتنی سخت ہو" وہ افسوس سے بولا

ساری ساری رات جاگ کر میں۔۔۔نے یہ سب سوچا تھا" اسے لگا تھا یہ

بہت بڑی بات ہے۔۔۔

اس میں خاص بات کیا ہے" مشال نے دوسرا کیک کھایا۔۔۔۔

وہاج سر ہلا گیا۔۔۔

"خاص تو تم ہو یہ سب تو عام سا ہے۔۔

جھوٹ" مشال نے سر جھٹکا اور اٹھنے لگی۔۔اب اسکا جسم زیادہ صحت پکڑنے لگا تھا تبھی اٹھنے بیٹھنے میں تھوڑا مسلہ ہوتا تھا وہاج نے اسکی مدد کرنا چاہی مگر

مشال نے اسکا ہاتھ ہٹا دیا۔۔

اور اٹھ کر فریش ہونے چلی گئ۔۔

وہاج گھیرہ سانس بھر کر اسکا ویٹ کرنے لگا تھا یہ حقیقت تھی وہ ساری رات نہیں سویا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر واشروم کیطرف دیکھتا رہا جب اندر سے پانی گیرنے کی آواز آئی تو ۔۔بے ساختہ اسکی آنکھ لگ گئی۔۔

مشال شاور لے کر باہر نکلی تو اسے اڑا تر چھا بیڈ پر لیٹا دیکھا وہ انھیں پھولوں پر ۔۔سوچکا تھا۔۔۔

وہ اسکے نزدیک آئی اور جھک کر دیکھنے لگی کہ آیا کہ وہ جاگ رہا ہے یہ سوچکا ہے۔۔وہ سوتے ہوئے اتنا ہی اچھا لگتا تھا وہ اکثر پہلے بھی اسے دیکھتی رہتی تھی۔۔مگر وہاج نے اسکا بہت دل دکھایا تھا۔۔۔۔

جس کا مدعوہ شاید اسکی یہ کاوشیں نہ کر سکیں۔۔

اسنے۔۔۔اسکے آرام کا پھر بھی خیال کرتے ہوئے لائٹس آف کیں اور۔۔۔ خود باہر اگئی۔۔

علیزے آفس جارہی تھی مشال نے اسے حیرانگی سے دیکھا وہ۔۔اپنی روٹین سے ہٹ کر دکھ رہی تھی۔۔

کیا تمھیں صارم کی پسند نہ پسند کا علم ہو گیا ہے "اسنے اسے چھیڑا جبکہ۔۔۔
علیزے مسکرادی۔۔۔۔ جبکہ شرما الگ رہی تھی
آپ آج کچھ زیادہ فریش دکھ رہی ہیں کہیں۔۔۔ وہاج بھائی پھر سے تو نہیں آ گئے "اسنے کہا تو مشال نے اپنے جزبات کو چھپالیا۔۔۔
آئیں۔ یہ جائیں کیا فرق پڑتا ہے "مشال نے کہا اور چائے بنانے لگی۔۔
شاید وہ واقعی اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں "علیزے نے وہاج کی فیور لینا چاہی
شاید کیوں وہ شرمندہ ہی ہیں "مشال نے وسوق سے کہا
" تو معاف کر دیں
نہیں "وہ سختی سے بولی
چلیں آپکے ہیں آپکی مرضی جیسے چاہیں رکھیں "وہ مسکرادی مشال نے گھور کر دیکھا
جبکہ علیزے کھلکھلا کر ہنس دی
ویسے تم اچھی لگ رہی ہو "مشال نے اسے جاتے جاتے کہا۔۔

تھنکیو۔۔۔آپ بھی ریڈی ہو جائیں۔۔۔۔فریش ہو جائیں" وہ اسے وہاج کا نام لے کر کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی تبھی بس ایسے ہی بول دیا مشال چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر اسکے روم میں چلی گئی وہ اسکی چیزیں استعمال کر لیتی تھی۔۔۔علیزے خود تو کچھ نہیں کہتی تھی مگر۔۔اس وقت مشال کسی کاری ایکشن دیکھنا چاہتی تھی بس یہ گھر نوکر چاکر سے بھرا ہوا تھا اسنے۔۔علیزے کی وارڈروپ سے ایک بلیک شرٹ کھینچی۔۔اور۔۔وہ بلیک شرٹ اور پینٹ پہن کر ہیل پہن کر وہ روم سے نکلی۔۔۔تو پہلے کی نسبت فرق اتنا ہی تھا کہ اب جسم بھرا بھرا تھا اور پہلے وہ کافی سلم سی تھی۔۔جبکہ اب وہ اس وقت آفت لگ رہی تھی۔۔اوپر سے ہیل کی ٹک ٹک اور لمبے بلاؤں کو اسنے ایک طرف ڈال کر لبوں پر سرخ لیپسٹک سجالی اور لاپروہای سے وہ تیار شہار ہو کر اور نہ آج۔۔شاپینگ پر جانا چاہتی تھی یہ الگ بات تھی کہ نہ ہی اسکا دل تھا کوئی نیت یہ فقت وہاج کو اسکی اصلیت دیکھانے کے لئے کیا گیا تھا کہ آج بھی وہ وہ ہی ہے۔۔۔

وہ تب تک انتظار کرتی رہی تھی جب تک وہ اٹھ نہیں گیا اور جیسے ہی اسے کمرے میں کھٹ پٹ کی آواز آئی۔۔وہ جوس کا گلاس ایکطرف رکھ کر علیزے کی گاڑی کی چابی لیے روم میں داخل ہوئی وہاج۔۔پر سے نیند کا نشہ کہاں اترا تھا جو وہ۔۔۔سامنے اگئی

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

کہاں جا رہی ہو" وہ اس سے پوچھنے لگا

کیا میرا بتانا ضروری ہے" مشال نے اسکی جانب دیکھا اسکا کھلا گلا۔۔

وہاج اسکی حرکت کے پیچھے معنی سمجھ گیا تھا اسنے سانس کھینچا تھا ایک ہیل تمھارے لیے سوٹ ایبل نہیں۔۔۔تمھیں یہ چینج کر لینی چاہیے" وہ بولا۔۔۔مگر لہجہ نرم ہی رکھا

پہلے روز کیطرح ہاتھ موڑ کر زبردستی اتروادیں۔اپنی حقیقت میں لوٹ آئیں وہاج۔۔۔کیونکہ آپ یہ نہیں جو بننا چاہ رہے ہیں" وہ بھڑک کر بولی تھی

۔۔۔

وہاج مسکرادیا مشال نے گھور کر دیکھا۔۔۔

ہم غلط آپ صیحی۔۔۔اگر تم کمفرٹیبل ہو تو جہاں مرضی جاؤ۔۔۔میں تمھیں روکوں گا نہیں مگر۔۔۔ویٹ کی وجہ سے یہ ہیل تمھیں پین کرے "گی۔۔اسکو چینج کرلو۔

کیوں کررہے ہیں یہ سب" وہ اسے پیچھے دھکیلتی چیخی تھی۔۔

وہاج اسکی آنکھوں میں انسو دیکھ کر۔۔۔۔خاموش ہو گیا

اچھے بننے کا ڈرامہ بند کردیں وہاج۔۔آپکو مجھ سے محبت کبھی نہیں تھی" وہ اسکا گریبان جکڑتی بولی

پتہ نہیں کیوں یہ جھوٹ مجھے خود بھی لگتا تھا مگر ایسا نہیں ہے۔۔۔میں تمھارے بنا ایک دن چین سے نہیں۔۔بیٹھا۔۔ایک دن چین سے نہیں سویا ۔۔۔۔مشال۔۔۔۔ہاں میں جزباتی ہوں بنا سوچے سمجھے سب کر جاتا ہوں ۔۔۔۔مگر یہ غلط ہے کہ کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔

تو اعتبار کیوں نہیں کیا" اسکے سوال پر وہ اسکے ہاتھ۔۔۔سینے سے لگا گیا۔۔۔

" ایم سوری۔۔۔ایم رئیلی سوری۔۔۔۔۔

وہ جزباتی سے ہوتا اسکے ہاتھوں کو چھونے لگا تھا مشال کے آنسو گالوں پر پھیسل رہے تھے۔۔۔۔

میں تمھارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔پلیز۔۔کچھ کچھ۔۔تو میرے لیے۔۔۔۔ گنجائش نکالو۔۔۔ نفرت کرو دھتکارو مگر مجھ سے دور مت جاؤ" وہ بولا

۔۔۔۔

مشال خاموش ہو گئ۔۔۔

یہ کپڑے بہت ٹائیٹ ہیں۔۔مجھے چینج کرنے ہیں۔۔" وہ اہستگی سے کہتی اپنا ہاتھ نکال گئ جبکہ۔۔وہاج۔۔کے چہرے پر بے ساختہ ہنسی آتی آتی رہ گئ کیونکہ مشال کی گھورتی نظروں نے اسے دیکھا تھا۔۔

سوری۔۔۔وائے ناٹ بلکے ایک کام کرتے ہیں۔۔۔چلتے ہیں شاپینگ پر "

" پھیلیں مت زیادہ" مشال نے سر جھٹکا اور اپنے پرانے کپڑے لے کر واشروم میں چلی گئ

وہاج کو یقین تھا وہ مان جائے گی وہ اسے منا لے گا۔۔۔

وہ اسکا ویٹ کرنے لگا مشال ریلکس سی۔۔۔ باہر ائی اور وہ کپڑے پھینک دیے وہاج کو وہ اس وقت بے حد پیاری لگی وہ لیپسٹک اتارنے لگی وہاج کو اگنور کر کے کہ وہاج نے اسکا ہاتھ روک دیا۔۔۔۔

مشال اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

" تم جہاں کہو وہاں چلتے ہیں

وہ آہستگی سے بولا۔۔ لہجے کی گھمبیرتا نے جیسے برسو بعد مشال کا دل دھڑکا دیا تھا۔۔۔۔

ات۔۔ اتنے سیدھے نہیں ہیں جتنے بننا چاہ رہے ہیں" وہ غصہ کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"تم مان جاؤ باقی بعد کی باتیں ہیں

وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا۔۔۔

مشال کچھ بھی نہیں بولی۔۔۔

مجھے گول گپے کھانے ہیں" اسنے وہاج کی جانب دیکھا۔

ابھی تو ناشتہ بھی نہیں کیا تم نے" وہاج وقت دیکھتا بولا دوپہر کے دو بج رہے تھے

لیکن مجھے کھانے ہیں اور میں کافی کچھ کھا چکی ہوں" وہ ضد کرتی اکڑتی ہوئی بولی۔۔

" ٹھیک ہے۔۔ چلو۔۔۔۔

ایک منٹ" اسے کچھ یاد آیا مشال اسکی صورت دیکھنے لگی۔۔۔

صارم نے مجھے بتایا تھا گول گپے کھانے سے ہی تمھیں الٹیاں لگیں تھیں اور فیور ہوا تھا" وہاج بولا تو مشال چیڑ گئی

اپنی من مانی کر لیں۔۔۔اپ" وہ بھڑکی وہاج نے ہنستے ہوئے اسکی کمر میں بازو حائل کیے۔۔اور۔۔۔اسے اپنے نزدیک کر لیا

مشال۔۔اسکی جانب دیکھنے لگی وہ پر سکون محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔

تم چین ہو۔۔۔۔میرے دل کا۔۔۔۔جس کے بنا شاید اب میں نہیں رہ پاؤں "اسکے کان کے قریب جھکتا وہ مسحور سا ہوتا اسکے بالوں میں ہاتھ پھنسا گیا۔۔

م۔۔میں نے آپکو معاف نہیں کیا" مشال نے اسکی حرکت پر۔۔اسے گویا یاد دلایا۔۔۔

آہ کب کرو گی" وہاج رک گیا ہلکی سی جسارت گال پر کر ڈالی

ابھی موڈ نہیں" مشال نے اسے دور دھکیلا۔۔

وہاج۔۔ معصومیت چہرے پر طاری کرنے لگا مشال اپنی مسکراہٹ روک کر باہر جانے لگی

"میں ویٹ کر رہی ہوں۔

میں حاضر ہوں" وہاج سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا جھکا اور۔۔۔مشال۔۔۔ آگے آگے چلنے لگی جبکہ وہ پیچھے چل دیا تھا۔

وہاج آفس میں موجود تھا۔۔۔وہ رات آفس میں ہی رہتا تھا آج کل۔۔۔وہ ۔۔۔ سیگریٹ لبوں میں دبائے۔۔ کسی فائل کو سٹڈی کر رہا تھا۔۔کہ سمیی ایکدم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔وہاج کی نگاہ اسپر گئ۔۔۔اور اس نگاہ میں۔۔۔جو نفرت تھی سمیی ایکدم رک گیا۔۔وہاج نے فائنل بند کی اور اسکیطرف دیکھنے لگا۔۔

تمھیں دروازہ بجا کر آنا چاہیے تھا" وہ سنجیدگی سے بولا اسکے روم میں سکندر التمش صارم منہ اٹھا کر نہیں آتے تھے کجا کہ وہ شخص جس نے اسکی بیوی پر الزام لگایا تھا اور۔وہ اتنا بڑا بیوقوف تھا کہ سب مان گیا تھا۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے۔۔اب تو آپکا بہنوئ ہو گیا ہوں" سمیی دانت نکال کر۔۔ ہمت کرتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

وہاج کے سرد و سپاٹ انداز میں رتی بھی فرق نہیں آیا۔۔۔۔

کھڑے ہو جاؤ" وہ۔بنا کسی لحاظ کے بولا اور اس آدمی کے ساتھ وہ لحاظ رکھتا ۔۔۔۔ کبھی نہیں

وہاج خود بھی اپنی چیئر سے اٹھا سمیی کچھ گھبرا رہا تھا وہاج کے سامنے تو سمیی کچھ اور ہی لگ رہا تھا۔۔اسکی باڈی تھی۔۔پھر اسکا رعب اور سب سے اہم اسکا بے حد سنجیدہ رویہ۔۔۔

سمیی چیئر۔ چھوڑ کر اٹھ گیا

واپس جاؤ" وہاج نے بس اتنا ہی کہا

دیکھو وہاج۔۔۔فلحال جو میں بات" وہاج نے سخت نظروں سے اسے گھورا

۔۔

مجھ سے بات کرنی ہے تو تمیز اور لحاظ سے کرو۔۔۔ورنہ میرا ہاتھ تمھاری گردن دبا دے اس کمرے میں کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں لگنے دوں گا" وہ کڑکتے لہجے میں بولا۔۔۔

سمیی بے عزتی کے احساس سے چہرہ سرخ لیے پلٹ گیا۔۔۔وہ وہاج سے پنگا نہیں لیناچاہتا تھا۔۔۔وہ اس بے عزتی کا بدلہ اسکی بہن سے لے گا وہ سوچتا ہوا واپس باہر گیااور دوبارہ سے ناک کر کے اندر آیا۔۔۔

وہاج نے سر ہلا کر اسے آنے کی اجازت دی۔۔۔

سمیی کا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ہاں بولو کیا پرو بلم ہے "اسنے پوچھااور۔۔توجہ سے اسکی جانب دیکھنے لگا نہ جانے اسکی بہن کو اس شخص میں کیا پسند آیا تھا۔۔وہ دانت پر دانت چڑھائے بیٹھا تھا۔۔ جس نے نہ ہی اسکی بہن سے محبت کی تھی اور نہ ہی وہ کوئی ایسی چیز تھا جس کو انسان پہلی نظر میں دیکھ کر فدا ہو جائے صاف حوس زدہ چہرہ تھا مگر یہ ہانیہ کا شوق تھا جو اسنے پورا کیا تھا

مجھے پیسے چاہیے "سمیی بولا

ٹھیک ہے۔۔۔کل تم نے لاکھ روپے لیے تھے انکا کیا کیا ہے "وہاج نے سیگریٹ کا دھواں فضا میں بکھیر دیا

کیااب میں تمھیں ہر بات کا جواب دہ ہوں "سمیی کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا وہ چیخا وہاج۔اپنی جگہ سے اٹھا اسکا گریبان جکڑ کر۔۔۔۔اسنے اسے جھٹکے سے دیوار سے لگالیا۔۔ سیگریٹ کا دھواں بولتے ہوئے اسکے منہ اسے نکل رہا تھا جبکہ۔۔ سمیی اس سے اپنا آپ چڑھانا چاہ رہا تھا

میرے ٹکڑوں پر پل رہے ہو اور میرے اوپر بھوکو گے جرت بھی مت کرنا"

وہ غرایا

چھوڑو مجھے "سمیی نے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔

ہانیہ نے بھی تمھیں یہ ہی کہا تھا نہ جب تم نے اسپر ان ہاتھوں سے اپنی مردانگی دیکھائی" وہ اسکی گردن دبوچتا بولا۔۔ سمیی کو محسوس ہوا تھا وہ یہاں اکر غلطی کر چکا ہے جبکہ۔۔۔اسے۔۔انھیں طریقوں سے پیسے نکلوا لینے چاہیے تھے۔۔۔۔

تم تو اس سے نفرت کرتے ہو تمھاری بیوی پر الزام دھرا تھا اسنے پھر اسکی "حمایت کیوں لے رہے ہو۔۔۔

کیا تمھیں لگتا ہے میں نے تمھارے جیسے کتے کو شوق سے گھر میں پالا ہوا ہے" وہ اپنی پوری طاقت اسپر آزماتا اسکی جان نکال چکا تھا

سمیی کو کھانسی چڑھ گئی تھی

چھوڑو مجھے۔۔۔پاگل آدمی" وہ چیخا اور وہاج دور ہوا

سمیی بھاگنے لگا مگر وہاج۔۔نے اسے پہلے ہی جکڑ لیا۔۔۔اسنے۔۔اسکی گردن میں بازو ڈال کر سختی سے اسکی گردن جکڑ لی

آج کے بعد اسپر ہاتھ مت اٹھانا اور اگر تم نے ایسا کرنے کی زرا سی بھی کوشش کی تو تمھارے ہاتھ تمھارے تن سے جدا کر دوں گا۔۔۔۔

اور کل سے شرافت سے آفس اجر کام کرو اور پیسے لے جانا۔۔۔۔۔"اسنے سمیی کو دور دھکیلا سمیی نے وہاج کو خونخوار نظروں سے دیکھا تھا جو پر سکون کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا جبکہ وہاج نے سر جھٹکا۔۔۔۔

اچانک مشال کا خیال آیا۔۔۔تو اسے شرمندگی نے گھیر لیا اکیلے میں بھی وہ پیچھلی بات کو یاد کر کے بری طرح شرمندگی کا شکار ہوتا تھا کہ وہ کس طرح اسپر شک کر گیا شاید انسان۔۔کی فطرت ہی ایسی ہے ایک بار کسی کو برا سمجھ کر۔۔ہمیشہ کے لیے اسپر برائ کا ٹیگ لگا دیتا ہے۔۔۔حالانکہ ضروری تو نہیں کے غلطی اسی کی ہو۔۔یا۔۔۔وہ دوبارہ وہ ہی غلطی دھرائے۔۔۔۔

وہاج نے مشال کو کال ملائ۔۔۔۔

مگر نمبر بیزی جا رہا تھا۔۔اسے حیرانگی ہوئ وہ کس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

اسنے۔۔۔۔گھیرہ سانس لیا اور ٹائم دیکھا۔۔۔۔

ابھی کافی وقت تھا۔۔اس سے ملنے میں۔۔۔خیر اس حادثے کے بعد اس سے ملنے کی تڑپ ہی سینے میں الگ اٹھتی تھی وہ افسردگی سے اپنی فائلز کھول کر دیکھنے لگا۔۔۔

مشال فروٹس کھا رہی تھی تبھی اسے اپنے پیچھے کچھ حل چل سی محسوس ہوئی ۔۔۔اسنے مڑ کر دیکھا۔۔۔

سکندر تھا اپنے چہرے پر پھولوں کا بکے لگائے۔۔۔ تھوڑا سا جھکا کھڑا تھا ۔۔اسکی نگاہ پیچھے گئی تو پیچھے۔۔۔تائی امی چچی بڑی امی نور آہنگ اور نہال بھی تھے۔۔۔

بس نور مطمئین تھی باقی تو سب ہی سنجیدہ اور پیشمان کھڑے تھے مشال کچھ لمحے دیکھتی رہی۔۔۔۔

اور پھر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا تم اپنی فیورٹ چیز ایکسیپٹ نہیں کرو گی" سکندر نے معصومیت کی انتہا کی ۔۔۔

نہیں" مشال نے ٹکا سا جواب دیا۔

یار یہ ناانصافی ہے تھوڑی بہت گنجائش بھائی کے لیے نکال رہی ہو تو ہم لوگوں کے لیے بھی تھوڑی بلکل تھوڑی سی نرمی رکھ لو۔۔۔۔"سکندر بولا تو مشال نے سر جھٹکا

میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔میرا پاسپورٹ بن گیا ہے میں ایک مہینے تک بھرین واپس جا رہی ہوں۔اور تمھارے بھائی اس بات سے لاعلم ہیں"وہ بولی اور چہرہ موڑ لیا

سکندر ایکدم خاموش ہو گیا۔۔۔۔

کسی کی ہمت نہ ہوئی آگے بڑھنے کی

۔

بھابھی پلیز مت جائیں۔۔آپ ہم سب کو معاف کر دیں پلیز"نور نے ہاتھ جوڑے مشال نے گھبرا کر اسکے ہاتھ پکڑ لیے

بیٹا میں ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔تمھارے آگے۔۔۔۔ہم ہم سب کو میرے بیٹے کو۔۔معاف کر دو"تائی جان رونے لگی مشال سن سی ہو گئ

ہاں۔۔۔میں بھی۔۔۔۔تم پر بھروسہ نہ کر کے ہم
۔نے تمھارا بہت دل دکھایا ہے ہم سب تمھاری زندگی میں آنے والی اس
تکلیف کے زمہ دار ہیں اور ہم نے اپنی عظیم شخصیت کھو دی بیٹا۔۔اب
تمھیں کھونا نہیں چاہتے۔۔۔"چچی نے بھی اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے
جوڑ دیے مشال کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے جو گالوں پر پٹ پٹ گیرنے لگے
۔۔۔۔
جبکہ بڑی امی آگے بڑھی۔۔اور اسکو گلے سے لگا لیا۔۔۔
میں جانتی ہوں تم مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔۔۔مگر میں تمھیں اپنی بیٹی
سمجھتی ہوں۔۔
مگر مائیں تو بیٹیوں پر شک نہیں کرتیں"وہ سسک کر شکواہ کر گئی سب کے ہی
شرمندگی سے چہرے سرخ ہو گئے۔۔جبکہ بڑی امی اسکی بات پر حیران رہ گئی
۔۔۔۔۔م
بھائی تو۔۔۔بہینوں کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔۔۔۔۔۔"اسنے سکندر کو دیکھا

غلطی ہو گئی۔۔۔دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔پلیز۔ ہمیں معاف کر دو"
سکندر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔
مشال کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔
ٹھیک ہے اگر تم ہمیں ابھی معاف کہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔تو۔۔۔تم پر
زبردستی نہیں کریں گے۔۔" بڑی امی نے پیار سے۔۔۔کہا جبکہ انکی آنکھوں
سے بھی آنسو بہنے لگے تھے کہ مشال نے انھیں ماں کا درجہ دیا تھا ابھی اپنے
لفظوں میں۔۔۔
مشال اب بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔
ٹھیک ہے تم ایزی ہو جاؤ بیٹا مت رو۔۔ ہم چلے جاتے ہیں "تائی جان نے
اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور پلٹ گئیں۔
باقی سب بھی۔۔۔ جیسے آئے تھے ویسے جانے لگے سکندر بھی اسکے پاس سے
ہٹ گیا۔۔۔
آپ لوگ مت جائیں "مشال ایکدم بولی

م۔۔میں آپ لوگوں سے ناراض نہیں ہوں۔۔"وہ ان سب کیطرف دیکھ کر بولی۔۔۔۔

انکے چہرے ایکدم کھل سے گئے

۔۔۔مشال کو دیکھ کر۔۔مطلب تم نے ہمیں معاف کر دیا"سکندر ایکدم کھل اٹھا مشال۔۔۔نے زرا نخرہ دیکھا کر سر ہلا دیا۔۔

تمھیں میں اچھے سے پوچھ لوں گی۔۔"اسنے ساتھ دھمکی بھی دے ڈالی آف ٹنشن ختم ہوئ۔۔۔۔"سکندر تو صوفے پر ڈھے گیا تائ جان چچی اور خاص کر بڑی امی نے اسے بہت پیار کیا تھا

اس بار اسنے انھیں جھٹکا نہیں تھا بس مسکرا دی تھی

تمھارا ظرف بہت بڑا ہے ہم سب سے زیادہ تم نے ہمیں معاف کر لے ہمیں بہت بڑی خوشی دی ہے بیٹا دل کی پدا وتص کو دھو دینا۔۔۔۔"بڑی امی بولیں تو بس وہ سر ہلا گئ۔۔۔

بھابھی اب گھر بھی چل لیں جہاں اتنا دل بڑا کیا ہے وہاں تھوڑا سا اور کر لیں"
اہنگ بولی تو مشال کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔
مجھے وہاں دادا جان کی یاد آئے گی میں یہاں پر ہی ٹھیک ہوں" مشال نے
افسردگی سے کہا۔۔
ہم سب بھی انھیں بہت یاد کرتے ہیں اگر تم اجاؤ گی تو ہم سب کو خوشی ہو گی
کہ دادا جان کی فیورٹ پوتی اس گھر میں ہے انکی روح کو بھی سکون ملے گا"
چچی نے کہا تو۔ مشال۔۔ خاموش ہو گئی۔۔
فورس مت کرو۔۔ کب اسکا دل کرے گا وہ آجائے گی "تائی جان نے پیار
سے کہا
مگر یار میری شادی کی تیاریاں تو کرو گی نہ تم۔" سکندر نے بیچ میں ہی اپنی
ٹانگ اڑائی
مشال گھورنے لگی۔۔۔ جبکہ سکندر نے دانتوں کی نمائش کر ڈالی۔۔۔

تم نے کس مد میں یہ چھپایا کی نہال تمھاری بیوی ہے" وہ پہلے کیطرح اپنی کمر پر دونوں ہاتھ جمائے غصے سے کھڑی اسکو گھور رہی تھی۔۔

یار یہ سوال ضروری تھا۔۔پہلے ہی امی خفا ہیں" سکندر نے بے چارگی سے اسکیطرف دیکھا۔

بہت اچھی بات ہے" مشال نے سر جھٹکا۔۔۔

میں تو کہتی ہوں بڑی امی اسکی شادی ہی نہ کریں۔۔" وہ جس طرح بولی سب ایکدم اسکیطرف دیکھنے لگے مگر کسی نے اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا

بڑی امی کی تو آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں میری بیٹی جب کہے گی شادی تب ہو گی اس کھوتے کی" ایکدم سب کے قہقہے بلند ہوئے سکندر نے نہال کو دیکھا وہ بھی ہنس رہی تھی

سہی سب عورتوں نے مل کر میرے خلاف ہی چلنا ہے۔۔۔یہ زرا التمش بھائی کی روکیں نہ شادی" وہ بولا تو آہنگ کے چہرے پر کی رنگ آئے

سب کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے جیسے گھر میں خوشیاں پھر سے دوڑنے کے لیے تیار ہوں اگر مشال ان سب کے ساتھ چل لے۔۔۔

وہ تادیر باتیں کرتے رہے۔۔علیزے بھی اگئ۔۔۔

اور چچی کو علیزے بہت اچھی لگی تھی اس میں زیادہ ہاتھ مشال کا تھا جو علیزے کے بارے میں خصوصی چچی کو بتا رہی تھی اور وہ کافی ایمپریس لگ رہیں تھیں۔۔۔اس سے۔۔۔۔

آپکو ایک بات بتاؤں۔۔۔چچی مجھے تو علیزے صارم کے لیے بہت پسند ہے اور میں چاہتی ہوں ان دونوں کی بھی شادی کرادیں۔۔"وہ منہ پھٹ تو بہت تھی شاید سب ہی جانتے تھے علیزے نے حیرانگی سے۔۔۔

مشال کو دیکھا جس نے آنکھ دبائ مطلب جان بوجھ کر یہ کیا تھا اسنے

علیزے کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

چچی سمیت تائ جان اور بڑی امی بھی ہنس دیں۔

ارے بیٹا۔۔بچی تو ہمیں بھی صارم کے لیے بہت پسند آئی ہے مگر ہتھیلی پر سرسوں کیوں جمانا۔۔اسکے ماں باپ بہن بھائی ہوں گے تبھی تو کوئی بات وات ہو گی" بڑی امی بولیں

نہیں کوئی نہیں ہے اسکا مدر کی ڈیتھ ہو گئی تھی بہن بھائی کوئی نہیں ہے اکلوتی ہی ہے اور فادر۔۔آج سے پانچ سال پہلے ہی ابروڈ کے لیے نکل گئے تھے بیٹی کو چھوڑ کر آج تک یاد نہ آئی" مشال نے برا سا منہ بنایا اور علیزے کے شانے پر ہاتھ رکھا

علیزے چپ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسے مشال سے اس حرکت کی امید نہیں تھی مگر شاید اسے اچھا لگا تھا۔۔۔

اسکا یوں کہنا بھی۔۔

آپ یہ سمجھ لیں میں علیزے کی بڑی بہن ہوں اور میں نے رشتہ فائنل کر دیا۔" وہ بولی۔۔۔

تو سب مسکرا دیے علیزے کے جھکے سر پر چچی نے اٹھ کر پیار کیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ تھوڑا اداس دکھ رہی تھی۔۔۔

سکندر۔۔منہ کھولے سب کو دیکھنے لگا

یہ رشتہ طے کرنے کا کون سا انوکھا سٹائل تھا۔

اسے اختلاف ہوا۔۔

" تم سے تو قدرے بہتر ہے جو اپنی بیوی کو بہن کی دوست بنا کر گھر لایا تھا تم جلتی پر تیل کا کام کرلو بار بار مجھ معصوم کو گھور رہی ہیں امی اور تمھیں تو" خوش ہونا چاہیے اتنی پیاری بھابھی لایا ہوں تمھارے لیے "سکندر نے نہال کیطرف دیکھا یہ پہلی بار تھا اسنے اتنا واضح سب کے سامنے اسکے لیے الفاظ بولے تھے وہ اپنا رخ ہی اسکیطرف سے موڑ گئ

دوسری طرف علیزے اور صارم کی شادی کی باتیں بھی ساتھ ہونے لگی

اچھا ایک کام کرتے ہیں "سکندر ان سب کے بیچ میں گھسا

صارم کو نہیں بتائیں گے اسکی شادی کس سے ہو رہی ہے یہ صیغہ راز ہو گا

۔۔۔ہاں یہ بتادیں گی چچی کے تمھارا رشتہ طے ہو گیا ہے زرا ہم اپنے لونڈے

کو بھی تو دیکھیں۔۔کہ اسکے اندر کیا ہے" سکندر نے ہاتھ ملتے ہوئے پلین بتایا جبکہ۔۔۔سب کے قہقہے بلند ہوئے اور اس پلین پر علیزے کا دل گدگدا اٹھا ۔۔۔اپنی ہنسی روکنے لگی تھی وہ۔۔۔۔

شام ڈھل آئی مشال ان سب کے ساتھ خوش تھی۔۔۔وہ اپنے اندر کی اداسی اور اکیلا پن جاتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ جانے لگے تو وہ پھر سے اداسی محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

باقی سب چاہ کر بھی یہ نہیں کہہ سکتے کے مشال ہمارے ساتھ چلو جبکہ نور اسکے پیچھے لگ گئی

بھابھی پلیز ساتھ چل لیں اپکے بنا گھر بلکل اچھا نہیں لگتا دل ہی نہیں کرتا گھر جانے کا پلیز چل لیں بھلے آپ میرے روم میں رہ لیجیے گا۔۔۔بھائی کے روم میں مت جایئے گا" وہ بولی تو مشال ہنس پڑی

تم چلتی تو اچھا لگتا مگر زبردستی نہیں ہے تم پر کوئی" سکندر نے کہا۔۔۔

بالفرض میں چل لیتی۔۔۔ہوں تو کیا ہو گا۔۔۔۔"مشال نے ان سب کیطرف دیکھا

حیران چہرے تھے سب کے۔۔۔۔۔

آہنگ سکندر اور نور نے تو یاہو کے نعرے لگا دیے بچوں کیطرح۔۔۔۔۔۔

ہم آپکو بہت خوش رکھیں گے "آہنگ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

مگر علیزے "اسکا اپنا بھی دل تھا واپس لوٹنے کا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں ویسے بھی عادی ہوں آپ جائیں خوشیاں آپکی منتظر ہیں "

۔۔

علیزے بولی تو سب مسکرا دیے۔

اپنا خیال رکھنا بہت جلد تمھیں یہاں سے لے جائیں گے "وہ مسکرا کر بولی تو علیزے بھی مسکرا دی اور وہ خوش کیوں نہ ہوتی دل کی مراد جو پار لگنے کو تھی

۔۔۔

وہ سب مشال کو لے کر۔۔۔۔گھر کیطرف روانہ ہو چلے

التمش اور صارم سائیڈ سے واپس لوٹے تھے گھر میں خاموشی تھی روز کیطرح

سب منہ بنائے پھیر رہے تھے۔۔

اچانک مشال کو سامنے سے آتا دیکھ وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔۔۔

مشال مسکرا کر انھیں دیکھ رہی تھی اسکے چہرے پر خوشی یہاں آنے کے بعد الگ سی تھی ہاں یہاں ہانیہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

اور نور نے بتایا تھا کہ ہانیہ کے ساتھ کیا معملات ہیں اور وہ کہاں ہے۔۔۔۔

التمش اور صارم منہ کھلے اسے دیکھ رہے تھے نہ بند کر لیں کہیں مکھی ہی نہ چلی جائے "

مجھے اتنی حیرانگی ہے کہ جا سکتی ہے" التمش بولا

آپ تو بات بھی نہ کریں" وہ غصے سے بولی

جبکہ التمش اسکے سامنے ا۔ گیا۔۔

سوری بہنا مسٹیک ہو گئ" وہ بولا

ایسے کیسے معافی ملے گی آپکو۔۔۔۔

اسنے زرا پر سوچ نظروں سے دیکھا آہنگ نور نہال اسکے ارد گرد ا گئیں "

جبکہ سکندر تو شکر ہے تنہائ میں مانگ چکا تھا معافی اب درگت التمش کی لگنی تھی

وہ چوڑا ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

صارم اسکے پاس گیا

یہ میجیک کیسے ہوا

ہاں یہ حقیقت تھی اسے دیکھ کر لگ رہا تھا دادا جان بھی انکے ارد گرد ہیں مسکرا رہیں ہیں۔۔۔

بھائ کا میجیک ہے" وہ سارا کریڈیٹ خود لے گیا

ایمپوسیبل۔۔۔وہاج کو پتہ ہے" صارم یقین نہیں آیا

نہیں ابھی بھائی کو نہیں پتہ" سکندر نے دانت نکالے

تیرے یہ ہی دانت ٹوٹیں گے" صارم نے نفی میں سر ہلایا

جبکہ سکندر گھور کر سامنے دیکھنے لگا مشال نے صلح مشورے سے سکندر کو

۔۔اٹھک بیٹھک کی سزا سنادی تھی

یار تمھارا شوہر ہوں اور ایسی نادر سزا" آہنگ کیطرف التمش نے دیکھا وہ گھبرا

گئی شرما سی گئی۔۔ جبکہ۔۔۔۔

باقی سب ہنسنے لگے

شروع ہو جائیں بھائی شروع" سکندر نے آواز لگائی

بہت دنوں بعد گھر کی رونق لوٹی تھی سب مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"

خوش تھے۔۔۔

ادھر آ" التمش نے سکندر کو اپنے پاس بلایا

کیوں میں کیوں آووں میں معافی مانگ چکا ہوں یار ہے نہ مشال "سکندر اپنے
آپ کو پھنستا دیکھ کر ایکدم چمکا
شرافت سے ادھر۔آرہے ہو یہ بتاؤں تمھیں "وہ بھڑک کر دیکھنے لگا
سکندر کو چار نچار اٹھنا پڑا۔۔۔۔
چلو شروع ہو جاؤ "التمش نے سکندر سے کہا
آپ بھی ساتھ "مشال نے کہا تو دونوں اسکی خوشی کے لیے اپنی اپنی بیویوں
کے سامنے شروع ہو چکے تھے
سب ہنس رہے تھے۔۔۔۔
مشال بھی ہنس پڑی
اچھا اب بس کریں "اسنے کہا تو دونوں نے شکر منایا اور بڑی امی اور تائی جان
نے کھانا خود بنایا تھا سب نے کھانا کھایا اور
خوشگپیوں میں لگ گئے

بہت دیر گزر چکی تھی۔۔وہاج نہیں آیا تھا۔۔۔

تبھی بڑی امی کے کہنے پر سب اپنے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔۔۔۔

اور مشال آہنگ کے روم میں چلی گئ۔۔وہ چاروں اکھٹی ہی تھیں نور تو بہت خوش تھی

وہاج پھول لے کر۔۔۔علیزے کے گھر پہنچا آج اسے ویسے بھی لیٹ ہو گیا تھا یہاں ویسے بھی خاموشی ہی ہوتی تھی۔۔

وہ مشال کے روم کیطرف بڑھنے لگا۔

مشال آپی نہیں ہیں یہاں "علیزے اپنے روم سے نکلی تو اسے مشال کے روم کے باہر دیکھ کر بولی۔۔۔

وہاج حیرانگی سے پلٹا

مطلب "وہ پوچھنے لگا

"وہ تو گھر چلی گئیں ہیں آئی مین آپکے گھر

واٹ "وہ حیران ہوا"

جی وہ سب آپکے گھر والے آئے تھے تو انکو لے گئے "اسکے بتاتے تھی۔۔"

وہ باہر کہتے بھاگا

یہ ایک معجزہ ہی تو تھا جو وہ توجہ کر سکا البتہ اسکے گھر والے کر چکے تھے

وہ دوڑتا ہوا آنکلا تو علیزے کو ہنسی آگئی۔۔۔۔

وہ واقعی اس سے بہت محبت کرتا تھا۔

وہاج۔۔ تیز ڈرائیو کرتا ہوا۔۔۔ گھر لوٹا تھا وہ آج بہت دنوں بعد دوبارہ گھر آیا تھا۔۔۔

جب اندر داخل ہوا تو اسے۔۔ اچانک آواز سی آنے لگی پیچھلے حصے سے۔۔۔۔

اسکے قدم رک گئے۔۔۔۔۔

وہ ایکسائٹیڈ ہو کر اندر گ

کیا جاتا کہ قدم وہیں جم گئے

اسکا دل کہہ رہا تھا یہ ہانیہ کی آواز تھی

وہ نہیں جانا چاہتا تھا پیچھے۔۔ مگر پھر بھی اسکے قدم پیچھلے حصے کیطرف خود بخود اٹھنے لگے

اسنے۔۔۔۔ جیسے ہی وہاں قدم رکھا سامنے سمیی ہانیہ کو بری طرح پیٹ رہا تھا

۔۔۔۔

تیرا بھائی مجھے دھمکی دے گا۔۔۔ہاں۔۔۔اتنے پکے رشتے۔۔۔۔آہ میں بتاؤ گا اسے کے میں کیا چیز ہوں۔۔۔نہ تجھے الٹا لٹکا دیا میرا نام بھی سمیی نہیں

بدکرادر عورت جب تو میرے ساتھ لگی رہتی تھی تو اور بھی مردوں کے ساتھ تیرے تعلقات ہوں گے مجھے کیا پتہ تو کتنی سچی ہے۔۔۔۔

اور اپنے بھائی سے کہہ مجھے پیسے دے میں۔۔۔ کہیں نہیں جاؤں گا بلکہ ہاں میرا حصہ لے اس سے جو حصہ کاغز پر اسنے لکھا تھا۔۔۔۔وہ حصہ لے کر دے مجھے "وہ چیخ رہا تھا مار رہا تھا

وہاج کا خون۔۔۔۔ابلنے لگا تھا۔۔۔۔

بہن کو اس حالت میں دیکھ کر۔اسنے روتی تڑپتی ہانیہ کو باہر پھینک دیا

۔۔تب تک تو اندر نہیں آئے گی جب۔تک تو میرا حصہ نہیں لائے گی" وہ

اسے وہیں دھکیل کر خود اندر چلا گیا

ہانیہ اسی چوکھٹ پر پڑی بری طرح سسک اٹھی

سمیی نے اسکا چہرہ نیلا کر دیا تھا مار مار کر وہاج نے قدم پیچھے کی جانب لے لیے

وہ سر جھکائے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

تو لاونج میں اندھیرہ تھا

وہ بنا کچھ بولے اور نہ ہی کسی سے ملے کمرے میں چلا گیا حسب توقع کمرے

میں مشال نہیں تھی۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے۔۔ہانیہ اور سمیی کا منظر

ٹک گیا۔۔۔

وہ رات اسنے ساری رات بے حد بے چین گزاری تھی۔۔وہ بار بار۔۔۔

کمرے سے نکل کر پیچھے اکر دیکھتا سکڑی سیمٹی ہانیہ وہیں بیٹھی تھی

۔۔

بہت بار اسکے دل نے اسے مجبور کیا تھا کہ وہ اس تک پہنچ جائے اور سمیی کا منہ توڑ دے مگر وہ اس تک نہیں جا سکا۔۔۔

اور اسطرح بے چینی میں دن نکل آیا۔۔

سب اٹھ گئے تھے مگر وہاج کمرے سے نہیں نکلا

وہ اسکی بہن تھی

نور اور ہانیہ کو اسنے باپ کے بعد بہت محبت اور چاہت سے پالا تھا انکی ہر خواہش پوری کہ تھی ہر چیز کا خیال رکھا تھا کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی پھر کیسے۔۔ کیسے وہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کر سکتی تھی اور آج بھی یہ سب دیکھ کر اسکی بے چینی کو قرار نہیں ارہا تھا۔۔

باہر حل چل بڑھنے لگی تھی سب کو لگا وہاج رات آیا ہی نہیں مشال عادت کے مطابق کھانے میں مشغول تھی مگر یہ بھی سوچ دماغ میں چل رہی تھی کہ وہ۔۔ کہاں ہے آیا کیوں نہیں

وہ یہاں نہیں آتا۔۔اسنے کہا تھا جب تک تم یہاں نہیں آؤ گی وہ بھی نہیں آئے گا مگر شاید اسے علم نہیں ہوا"تائی جان بولی تو مشال نے بس سر ہلا دیا سب ہی پریشان تھے کے وہاج یہ جان کر بھی واپس کیوں نہیں آیا۔۔۔۔

وہ اپنی ماں بہنوں سے بات نہیں کرتا"تائی جان نے نم آنکھوں سے مشال کو دیکھا۔۔۔

وہ انکا ہاتھ تھام گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔"اسنے کہا

بیٹی تمھارا دل بہت بڑا ہے بہت پیشمان ہوں میں اپنے رویے پر"وہ رونے لگی تو مشال نے انھیں گلے سے لگا لیا۔۔۔۔

وہ خود نہیں جانتی تھی اسکا دل بڑا ہے یہ نہیں مگر ان سب کے آنے پر بس اسکے دل نے۔۔ان سب کے ساتھ رہنے کی خواہش ہی تھی۔۔۔۔

آفس جانے کے لیے وہ تینوں ٹیبل پر آئے۔۔۔

تو چچی نے سب کو بتایا کہ اب شاپینگ شروع کر دی جائے شادی کی"۔اہنگ اور نہال تو وہاں سے اٹھ گئیں۔۔جبکہ مشال اور نور۔۔ان معمالات میں پیش پیش تھیں۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور وہاج باہر نکلا۔۔۔

وہ اب بھی بے حد سنجیدہ تھا۔۔

ارے بھائی آپ" سکندر نے اسے دیکھا

ہاں میں۔۔مس علیزے آج پرجیکٹ چیک کرنے آئیں گی۔۔۔تم سب ۔۔۔جلدی آفس پہنچو"ایک نظر مشال پر ڈال کر اسنے ان سب سے کہا اور وہاں سے چلا گیا

مشال حیرانگی سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی دل ڈوب سا گیا۔۔۔۔

کیا وہ پہلے جیسا ہو گیا۔۔

باقی سب بھی حیران تھے

یہ کسی بدتمیزی تھی" التمش بولا اور وہاج کے پیچھے گیا۔۔۔

سب ہی حیران تھے۔۔۔وہاج کی حرکت پر اور مشال شاکڈ

آپ فکر نہ کریں بھابھی اس بار آپکے آگے بہت لوگ ہیں بھائی کچھ کہہ کر تو دیکھیں "نور نے بھی غصے سے کہا

مشال البتہ اٹھ کر وہاج سے چلی گئی

اسے لگا تھا وہ خوش ہو گا مگر اس شخص نے اسے ایسے عام انداز میں۔دیکھا جیسے۔۔وہ روز یہاں موجود ہوتی تھی۔۔۔

۔سب کو مشال کی فکر ہو گئی تھی کہ وہ واپس نہ چلی جائے۔۔۔

علیزے چوہدری کے بدلے بدلے تیور صارم کو سمجھ نہیں آئے یہ تو اسکی نگاہ نہیں ہٹتی تھی اسپر سے اب وہ اسکی جانب دیکھنے کو تیار نہیں تھی کیوں یہ وہ جانتا نہیں تھا وہ نوٹ کر رہا تھا علیزے وہاج کیطرف دیکھ کر بات کر رہی تھی صارم کو بے چینی سی ہونے لگی یہ سب پٹیاں سکندر کی پڑھائی ہوئی تھی۔اور

علیزے کو بی اسکے منہ سے اقرار کرنا تھا تبھی وہ سکندر کی پڑھائی گئی پٹیوں پر عمل کر رہی تھی۔۔

میٹینگ کر کے وہاج کو خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ صارم نے پہلو بدلا۔۔۔۔

وہاج بھی اپنی جگہ سے اٹھا اسکے سیل فون پر کسی کی فون کال آئی تھی۔۔جسے وہ اٹینڈ کرنے کے لیے باہر چلا گیا

التمش کو مشال کی وجہ سے وہاج پر غصہ تھا۔

مگر وہ ہاتھ نہیں لگ رہا تھا تو بات کیا ہوتی

اوکے میرے پاس ساری ڈیٹیلز سینڈ کر دو۔۔۔اور۔۔۔کام ایسے کرنا کسی کو کان و کان خبر نہ ہو" التمش نے باہر نکلتے ہوئے بس یہ ہی سنا تھا

کس کو کان و کان خبر نہ ہو" اسنے پوچھا

وہاج نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

کسی کو نہیں۔۔۔۔

تم گھر چلے جاؤ۔۔ سکندر کو بھی لے جاؤ گھر والوں کو بازار جانا ہے۔۔۔ شاید
" آج
تمھاری گھر والی بھی اس جگہ پر موجود تھی تم اب اسے رویہ کیوں دے رہے
ہو ڈونٹ ٹل مہ کہ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہ تمھارے کہنے پر نہیں باقی سب
" " کے کہنے پر گھر لوٹ آئے
" " ایسا نہیں ہے بھئی کیا فضول بولے جا رہے ہو
تو تم اسے اگنور کر کے کیوں آئے "التمش تپ گیا
" " میں نے اگنور نہیں کیا میں جلدی میں تھا
وہاج بھائی مشال سے زیادہ آپکے لیے کچھ اہم نہیں ہونا چاہیے اب اور گھر ہم
"نہیں آپ جائیں گے
" بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے یہ تم گھر جاؤ گے۔۔
تم سب میرے باپ نہ ہی بنو تو بہتر ہے "ہم نے ڈپٹ کر سیگریٹ سلگایا اور
لبوں میں دبا لیا۔۔۔

جو کہا ہے وہ کرو۔" اسنے کہا اور وہاں سے گزر گیا

مسلہ مشال نہیں تھی وہ بے حد خوش تھا دوبارہ اپنے گھر میں اسکو دیکھ کر مگر اس گھر میں۔۔۔ جس قدر بے توجگی سے اسنے رات گزاری تھی۔۔۔ وہ مزید ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ ہانیہ اور سمیی کے وہاں ہوتے ہوئے پر سکون نہیں ہو سکتا تھا۔

اور اس وجہ سے مشال پر بھی برا تاثر پڑ رہا تھا تبھی وہ صبح صبح نکل آیا تھا۔۔۔

وہ ان معملات کو سیٹ کرنا چاہتا تھا مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا کیسے ۔۔وہ یہاں سب سیٹ کرے۔۔

دوپہر کا کھانا بن رہا تھا۔۔۔ تبھی دروازے پر کسی کی آہٹ محسوس ہوئی وہ سب مشال کو خوش کرنے کے لیے خوشگپیاں کر رہے تھے اور وہ کسی حد تک نارمل دیکھائی دے رہی تھی دروازے پر نگاہ گئی تو سب کی نگاہ جم سی گئی

وہ ہانیہ تھی""" یہ سوال توسب کے دل میں ہی تھا

چہرے پر جابجا نیل کے نشان اور۔۔وہ بری طرح کنفیوز تھی

سب سن کھڑے رہ گئے جبکہ مشال اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئ

م۔۔مجھے بھ۔۔ بھوک لگ رہی ہے" وہ بولی انگلیاں موڑتے ہوئے وہ۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتی بولی۔۔۔

سب چپ رہے تھے۔۔۔

م۔۔مجھے کچ۔۔کچھ کھانے کو۔۔د۔۔دے دو۔۔۔

ا۔۔اللہ ک۔۔۔کے واسطے" اسنے جیسے ہی ہاتھ جوڑے تائ جان کا کلیجہ منہ

کو آگیا

مگر مشال کی وجہ سے کوئ اپنی جگہ سے نہ ہلا اور مشال۔۔اسکی یہ حالت دیکھ

کر خود کو روک نہیں پائ وہ۔۔فورا اس تک پہنچی تھی

ہانیہ" بے آواز اسکے لب پھڑ پھڑائے۔۔

ہانیہ اس سے نگاہ نہیں ملا رہی تھی

ک۔۔۔کھانا"اسنے سر جھکا کر دوبارہ کہا۔۔

آہنگ۔۔بہن کے لیے کھانا لگاؤ"مشال بولی تو وہاں کون تھا جس کے چہرے

پر شرمندگی کا ایک اور تھپڑ نہیں لگا تھا

ہانیہ چیئر پر بیٹھ گئی اُسکے آگے کھانا رکھ گیا جسے وہ کھانے لگی

۔۔

وہ کھاتی رہی روتی رہی۔۔۔سب اسے چپ چاپ دیکھ رہے تھے

ب۔۔۔بھائی۔۔۔بھائی سے کہو اسے پیسے دے دے وہ وہ مجھے جان سے

م۔۔مار دے گا"ہانیہ نے روتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا

مشال اتنا سخت دل کی نہیں تھی۔۔۔ہانیہ کے چہرے پر نشان اسکی بھوک

سے بری ہوئی حالت۔۔پھٹے ہوئے کپڑے۔۔۔۔۔

اسکا دل پتھر کا نہیں تھا اسکے صبر کا پھل اللہ نے اسے دے دیا تھا۔۔۔۔

کہ آج سب اسکے ساتھ تھے۔۔۔۔۔

ٹ۔۔ٹھیک ہے تم رومت "اسنے احتیاط سے آسکے انسو صاف کیے کہیں

اسے درد نہ ہو

ت۔۔تم واقعی بھائ سے پیسے مانگو گی "ہانیہ کو یقین نہیں آیا

ہاں۔۔۔"مشال نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

ہانیہ سر ہلا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔

وہ جانتی تھی اسے کوئ یہاں بیٹھنے کا نہیں کہے گا اسے اس جھنم میں پھر سے

جانا ہو گا۔۔۔۔

جبکہ اسکا دل چیخ چیخ کر رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا مشال سے معافی مانگ لے۔۔

تاکہ یہ ازیت اسپر سے کم ہو جائے

اسنے دو دن بعد کھانا کھایا تھا

وہ جانے لگی مشال سب کو دیکھ رہی تھی کہ اس سے چلا بھی ٹھیک سے نہیں

جا رہا تھا اور وہ سب کھڑے ہیں

کیاہو گیاہے آپ سب کو اسکی حالت دیکھی۔اسے کہاں بھیج رہے ہیں دوبارہ

"وہ بولی اور ہانیہ بری طرح روتی ہوئی اسکے قدموں میں گیر گئ

بھابھی مجھے معاف کر دیں "اسکے منہ سے نکلا۔۔۔وہ سسکنے لگی۔

سب اسے دیکھنے لگے مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا

۔۔۔میں میں نے جان بوجھ کر۔۔۔آپ پر الزام لگایا میں اپنا ہر جرم تسلیم

کرتی ہوں مجھے نہ جانے کیاہو گیا تھا۔۔

آپ سے حسد میں بہت آگے نکل گئ یہ بھول گئ کے پکڑ میری بھی ہو سکتی

ہے میں نے۔۔۔۔کچھ نہیں دیکھا اپنے بھائ کی خوشیاں۔۔۔اسکے باپ جیسا

پیار کھو دیا میں نہیں رہ سکتی آپ سب میرا حال دیکھیں میری مرضی من مانی

نے کیا کر دیا میں تباہ ہو گئ وہ مجھے بہت مارتا ہے وہ ویسا نہیں ہے جیسا بنتا تھا

۔۔۔اس۔۔اسنے سارا سارا زیور بیچ دیا وہ وہ حصہ مانگ رہا ہے۔۔۔۔میں مجھ

سے محبت نہیں تھی اسے صرف صرف پیسے کا لالچ تھا۔۔۔میں مجھے کھانے کو نہیں دیتا وہ۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر چلا چلا کر روتی اپنا حال بیان کر رہی تھی۔۔

سب کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں مشال البتہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

محبت اگر دکھ دے تو بڑی دیر تک دکھتا ہے۔۔۔۔

یہ بات واضح تھی اسکی محبت نے بھی اسے بھرے چوہرائے پر تنہا چھوڑ دیا تھا اور وہ کس قدر اذیت میں رہی تھی

اور ہانیہ ہانیہ کی محبت جس کے لیے اسنے کچھ نہیں دیکھا۔۔جائز ناجائز سب ایک کر دیا۔۔۔

باپ جیسے بھائی کی عزت اچھال دی۔۔بھابھی پر الزام دھر دیا۔۔۔

اپنی دوست کی دوشمن بن گئی اُسکی محبت نے بھی کیا صلہ دیا۔۔۔۔

مشال اپنے قدموں میں جھکی۔۔

ہانیہ پر جھکی

" تم رومت میں وہاج سے کہو گی جتنے پیسے تم مانگو گی وہ دے دیں گے
وہ بولی تھی

اپ۔۔اپ مجھے معاف نہیں کریں گی" وہ سسکی
اگر تمھیں اسطرح تسلی ہوتی ہے تو میں نے تمھیں معاف کر دیا" وہ مدھم سا
مسکرائی۔۔

ہانیہ کو حیرانگی ہوئی اسے نہیں لگتا تھا یہاں کوئی اسے معاف کرے گا
۔۔اپنوں کی بے رخی مار دیتی ہے جیسے چند دنوں میں اسے مار رہی تھی اور
اپنوں کا ساتھ کتنی بڑی طاقت ہے اس بات کا احساس اسے سمیی کے ساتھ
گزارے ایک ایک لمحے میں ہوا تھا کہ اسے لگتا تھا اسکے پیچھے قب اسکے بھائی
نہیں تو وہ جیسے چاہے گا کرے گا

ہانیہ نے۔۔۔مشال کے ہاتھ چوم لیے۔۔۔وہ بچوں کیطرح رو رہی تھی۔۔۔
"میں میں نہیں جانا چاہتی اسکے پاس مجھے مجھے تھوڑی سی جگہ دے دو۔۔۔
وہ مشال کی جانب دیکھنے لگی۔

آپی "نور نے اسے پکارہ۔۔۔

تو ہانیہ بکھر گئ۔۔۔

اسطرح کے سب کے آنکھیں اسکے تڑپنے پر آبدیدہ ہو گئیں جبکہ تائ جان تو بے حد رونے لگیں تھیں

کیا کیا ہے اسکی ضد نے اسکے ساتھ دیکھیں بھا بھی اسکی حسد۔۔نے اسے کہاں پہنچا دیا""" وہ روتے ہوئے بولیں

اگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہے تو تم بھی مشال کیطرح دل بڑا کرو" بڑی امی بولیں

میں میں کہاں اس سے دور رہنا چاہتی ہوں مگر مشال کے ساتھ کیا گیا اسکا عمل یاد اجاتا ہے تو کیا کروں میرا بیٹا کس طرح ہم سب سے روٹھا ہوا ہے بتائیں پھر کیا کروں" وہ بولیں جبکہ ہانیہ کو مشال نے اٹھا کر تائ جان کی جانب جانے کا کہا

ہانیہ ماں کے سینے سے لگ گئ

امی مجھے خود سے الگ نہ کریں۔۔۔"وہ رو رہی تھی بری طرح۔۔۔سب کو ہانیہ پر ترس۔آرہا تھا اس سے ہمدردی تھی سمیی نے اسکی حالت بگاڑ دی تھی

۔۔۔

صارم نے پورا دن بے چینی سے گزارا تھا

تمھیں کچھ پتہ چلا"سکندر اسکے نزدیک آیا

کیا"صارم اپنے سیل فون کو گھورتے ہوئے بولا

یار تمھاری بات طے ہو رہی ہے"وہ اہستگی سے بولا جیسے سیسپینس ہو

کیا مطلب"اسنے سوال کیا

آف ہو۔۔۔چچی نے سب میں بات کی ہے تمھاری بھی شادی کی اور سب

" نے علیزے کو چن لیا ہے

کیا" صارم ایکدم کھڑا ہوا سکندر نے اسکے لبوں۔ کی تراش میں دل سوز مسکراہٹ دیکھی

بیوقوف آدمی مس علیزے چوہدری کی بات نہیں کر رہا

چچی کی سہیلی کی بیٹی ہے کوئی علیزے منور اس سے۔۔۔اور

۔کل سب اسے دیکھ بھی چکے ہیں سمجھو بات پکی ہے""" صارم ایکدم جھاگ کیطرح بیٹھ گیا

مگر مجھ سے کسی نے ایسی بات نہیں کی

کیوں کریں تمھیں تو سرپرائز کیا جا رہا ہے۔۔۔

" اچانک شادی کا لاڈو بیٹا تیرے منہ میں ڈالا جائے گا

" بکواس مت کرو میں امی سے بات کروں گا"

ہاں تو کر لو"

میں کون سا جھوٹ بول رہا ہوں جو ڈروں گا" اسنے کہا تو صارم کو اسکی بات پر یقین ہونے لگا تبھی وہ اٹھا

میں بھی چلتا ہوں" سکندر بولا۔

اور دونوں گھر جانے کے لیے نکلے تھے۔۔

وہاج کو انفارم کر دیا تھا جو خود التمش کو آفس میں رہنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا کہاں اب یہ علم نہیں تھا

وہ دونوں گھر آئے اپنی اپنی بائیکس پر تو گھر میں کسی اور موضوع پر بات چیت ہو رہی تھی

دیکھا کہا تھا نہ تمھیں" اسنے صارم کو ڈھونگ مارا

صارم ماں تک گیا

مما آپ نے میرا رشتہ طے کر دیا" وہ بے چینی سے بولا

ہاں میں نے کیا ہے کیا مسلہ ہے" سکندر پیچھے سے آنکھ دبانے لگا مشال سمجھ گی

یار تم لوگوں نے مجھے پوچھنے کی زحمت کی ہے مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی" وہ چیڑ کر بولا بے چین الگ ہو رہا تھا

بھئی میں نے بتادیا ہے اسکو چچی کی دوست کی بیٹی علیزے منور سے بھائی کا رشتہ ہو چکا ہے اور یہ محترم بھی ہمارے ساتھ رشتہ ازواج میں بندھنے والے ہیں"

جوتی اٹھا کر منہ توڑ دوں گا مجھے نہیں کرنی کوئی شادی" وہ اپنی ماں کو دیکھنے لگا صارم میں نے فیصلہ کر لیا ہے تمھاری شادی علیزے سے ہو گی" چچی بولی تو دنیا میں آپکی دوست کی بیٹی علیزے رہ گئی کوئی اور علیزے نہیں ہو سکتی

" کیا مطلب" سکندر نے چمک کر دیکھا

کچھ نہیں

وہ چیڑ گیا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ سب ہنس دیے مگر وہ سب خواتین ہانیہ کے بارے میں بات چیت کر رہیں تھیں تبھی دوبارہ سر جوڑ گئیں ہانیہ یہاں سے جا چکی تھی اسکے آنسو نہیں روک رہے تھے وہ پھر سے لوٹ گئی جہاں سمی تھا۔۔

لات مار کر اسنے دروازہ کھولا اور۔۔۔اندر پوری شان سے داخل ہوا

فائزہ اور اسکی ماں اپنی جگہ سے اٹھ گئیں۔

وہاج "وہ اسے پہچان گئیں تھیں

ہاں میں۔۔۔کیوں اچھا نہیں لگا مجھے دیکھ کر "اسنے شانے اچکائے

" یہ کون سا طریقہ ہے فائزہ التمش کو کال کرو

تیری ایسی کی تیسی "اسنے فائزہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا موبائل اڑ کر دور گیرہ

کچھ ہی دیر میں پولیس اگئ۔۔جبکہ اس سب کو کوئ ایک لڑکا کیمرے کی آنکھ

میں محفوظ کر رہا تھا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے پولیس کس لیے آئ ہے "وہ بولی

میرے بھائی سے پیسے ہتھیانے اور اسکے گھر پر قبضہ کرنے اور۔۔۔بچوں کی سمگلنگ کرنے کے کیس میں۔۔تم دونوں عورتوں کو۔۔ گرفتار کیا جاتا ہے ۔۔" وہاج غصے سے بولا

وہ دونوں یکدم حیران ہو گئیں۔۔۔

اس بات کی خبر تو کسی کو نہیں تھی کہ وہ۔۔سمگلنگ بھی کرتیں تھیں اور التمش سے پیسے بھی ہتھیاتی۔ تھیں انکے مالک نے خرچہ پانی بند کر دیا تھا کیونکہ وہ دونوں

اسکا نقصان کر چکیں تھیں تبھی وہ واپس پاکستان آگئیں اور

۔دونوں ماں بیٹی کو التمش سے بڑا بیوقوف کوئی نظر نہ آیا تبھی ان دونوں نے التمش کو ہتھیانا شروع کر دیا

اور اپنے مالک کو خوش کرنے کے لیے یہاں سے بچے چوری کر کے بیرون ملک بھیجنے لگیں تاکہ وہ خوش ہو جائے اور انکو پیسے دینے لگے مگر اسنے انھیں

پیسے نہیں دیے اور وہ دونوں التمش کو لوٹنے لگیں تا کہ اتنے پیسے جمع ہو جائیں اور وہ دونوں خود واپس چلی جائیں

فائزہ اور اسکی ماں وہاج کو گھورنے لگی

جو مسکرا رہا تھا

تمھیں کیا لگتا ہے اسکے آگے پیچھے کوئ نہیں۔۔۔

وہ سالوں سے ہم لوگوں کے ساتھ ہے اور اپنی بہن کو تم دونوں کی غلامی کے لیے بھیج دیتا کبھی نہیں وہ اندھا ہے تو باقی سب بھی اندھے نہیں ہو گئے "

وہ بھڑک کر بولا

ان دونوں کو اریسٹ کر لیں" اسنے کہا تو پولیس فائزہ اور اسکی ماں کو گھسیٹتی ہوئ وہاں سے لے جانے لگی جو خود کو چھڑانا اور پولیس وہ سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں تھیں کہ یہ سب جھوٹ ہے مگر وہاج پولیس کو پہلے ہی ایوڈینس دے چکا تھا تبھی کسی نے انکی بات نہ سنی اور انھیں لے کر چلے گئے

سب ریکارڈ کر لیا" اسنے لڑکے سے پوچھا

یس سر" وہ بولا تو وہاج نے سر ہلایا اس سے اپنا سیل لیا اور وہاں سے نکلا گھر کو خود لاک کیا۔۔۔

یہ اسکے دوست کی محنت کی کمائی کا تھا مگر۔۔اسکے دماغ میں ایک کہانی ترتیب ہو چکی تھی وہ مسکرا دیا۔۔۔

اور چابی اچھالتا ہوا وہاں سے نکل کر۔۔اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

سب گھر والے اکھٹے تھے۔۔۔۔صارم تو فکر سے دھورا ہو رہا تھا۔۔

وہاج ان سب کے بعد آیا سب کھانا کھانے لگے تھے۔۔

اسنے سپیشلی آکر مشال کو سلام کیا تھا۔۔۔۔

سب اسکی جانب دیکھنے لگے اپنی اپنی ہنسی الگ روک لی اتنا تعبدار اور فرمابردار وہاج پہلی بار دیکھا تھا جبکہ مشال نے کوئی ریسپونس نہیں دیا

بہت اچھا کیا

سکندر بڑبڑایا۔۔۔تو وہاج نے اسکی گردن وہیں دبوچ لی۔۔۔۔

بہت زبان لگی ہوئی ہے تمھیں۔۔۔پہلے تو تمھاری طبعیت صاف کرتا ہوں

"وہاج۔سیدھا ہوتا اسکو اٹھا چکا تھا۔۔۔سکندر نے مشال کی طرف بے چارگی سے دیکھا

یہ کتنی ناانصافی ہے ہر بار میں ہی پھنستا ہوں وہ بھی۔۔۔بے گناہ بے چارہ کوئی تو لحاظ کریں بھائی اب تو شادی بھی ہونے والی ہے میری" سکندر نے دھوائی دی تو۔۔وہاج نے چھوڑ دیا

بہت شکریہ اس احسان کا وہ منہ بناتا اپنا کالر درست کرتا بولا۔۔۔

چلو" وہاج نے نوٹس لیے بنا۔۔مشال کی جانب دیکھا

کہاں" اسنے اسی طرح روکھے اور سپاٹ انداز میں پوچھا

تمھیں لے جانے آیا ہوں" وہاج بولا تو تائی جان اور نور اپنی جگہ سے اٹھ گئیں جیسے انھیں خوف ہو کے وہ ہمیشہ کے لیے کیا ان سب سے دور ہو چکا ہے اور یہ ہی حال باقی سب کا بھی تھا

مگر مجھے کہیں نہیں جانا میں جہاں ہوں خوش ہوں "مشال نے فیصلہ سنایا

وہاج نے گھیرہ سانس بھرا

کیا تم یہاں رہنا چاہتی ہو سب کے ساتھ "اسنے کسی کا بھی لحاظ کیے بنا سوال کیا تھا

آپکا پرو بلم پتہ ہے کیا ہے وہاج "مشال کو غصہ چڑھا تھا اسکے رویے پر وہ اپنی ماں اور بہن کے پیلے پڑتے چہرے نہیں دیکھ رہا تھا وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا من مانی کر رہا تھا۔۔۔

وہاج اسکی جانب دیکھنے لگا

آپ جس طرف جھکتے ہیں پورا اس طرف گیر جاتے ہیں آپکی طبعیت میں توازن نہیں ہے۔۔۔۔"مشال اسکی انکھوں میں دیکھتے بول رہی تھی۔۔۔

وہاج کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر بنا کچھ کہے بنا اندر چلا گیا

بیٹا تم نے خفا کر دیا اسے "تائی جان فکر مند ہوئیں

آپ ٹنشن نہ لیں ہو جائیں گے خود ٹھیک "وہ بولی

اور کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف وہاج کا پلین۔۔۔ صرف اسے یہاں سے لے کر جانے کا تھا ہمیشہ کے لیے نہیں آج رات کے لیے التمش کے خالی گھر میں وہ مشال کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔ بلکہ وہ تو خوش تھا کہ وہ واپس گھر لوٹ آئے اور کیا وہ اس گھر کو چھوڑ کر کبھی جاتا جہاں اسکی بنیادیں تھیں اسکے اپنے تھے اپنوں کو اکھٹا کرنے کے لیے وہ کتنی محنت کر رہا تھا مگر وہ ایک بار اسکا اعتبار کھو چکا تھا مگر وہ اسکی بات سے ناراض نہیں تھا۔۔۔

وہ فریش ہوا۔۔۔۔

اور دوبارہ سے باہر آگیا۔۔۔ تب سب لاونج میں موجود تھے۔۔۔ شادی کی شاپینگ ڈسکس ہو رہی تھی

مجھے کھانا مل جائے گا" وہ اکر بولا توتائ جان اٹھیں۔۔۔مشال پھر بھی نہیں اٹھی تھی۔۔

انھوں نے جلدی سے بیٹے کے لیے کھانا ٹیبل پر لگا دیا

تھنکیو امی" وہ مسکرا کر بولا توتائ جان کا دل کچھ مطمئین ہوا تھا۔۔۔۔

ویسے امی آپکی بہو کو کرنی چاہیے تھی یہ خاطر مدارت" وہ ترچھی نظروں سے مشال کے بنے ہوئے منہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

تنگ مت کرو اسے منانے کی کوشش کرو" تائ جان نے ٹوکا۔۔

وہی تو فکر کر رہا تھا آپ سب سمجھنے لگے ہو میں اسے لے کر کہیں اور چلا جاؤں گا۔۔۔یار اچھا بھلہ پلین میرا برباد کرے بیٹھی ہے" وہ چپکے سے انھیں بتا گیا جبکہ وہ اسکے سر پر چپت لگا گئیں۔

بے شرم" وہ بولیں اور اب انھیں سمجھ آ۔گیا وہ کہاں جانے کی بات کر رہا تھا

۔۔۔

آپ تھوڑا فورس ہی کر دیں کے وہ۔۔۔ تھوڑی مہربانی کر دے """میں کوئ
فورس نہیں کروں گی۔۔اللہ اللہ کر کے وہ ہم سے مانی ہے" وہ
مسکرائیں تو وہاج بھی مسکرا دیا۔۔۔
ابھی وہ کچھ کہتا کے کوئ دوڑتا ہوا اندر آیا تھا۔۔
وہ ہانیہ ہی تھی۔۔۔
سب اسکی حواس باختگی پر ایکدم اپنی اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔۔
پیچھے جھولتا ہوا سمیی بھی وہاں آیا
ارے یہاں تو محفل لگی ہے۔۔۔پیاری پیاری لڑکیاں۔۔۔پھر یہ منحوس
میرے پلے کیوں لگ گئ۔۔۔۔سالی بدکردار" وہ نشے میں دھت تھا
ہانیہ کی ناک سے خون نکل رہا تھا۔۔۔
جبکہ۔۔۔۔ہانیہ کی جانب کوئ نہیں بڑھا تھا
مگر تائ جان سے بیٹی کی حالت نہیں دیکھی گئ وہاج وہیں بیٹھا تھا کھانے پینے
میں مشغول ہو گیا گویا وہاں کوئ اور ہو ہی نہ۔اسنے سر جھکایا ہوا تھا۔۔۔

" کیا بکواس ہے نکلو یہاں سے "سکندر التمش اور صارم اسکے قریب آئے تو سالوں میں تمھارے پاس کب انا چاہتا ہوں میری بیوی کو بھیجو۔۔۔اسے لگتا ہے تم لوگ اسے میرے چنگل سے بچالو۔۔گے۔۔ مگر اسے اسکی آخری سانس تک میرے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔"سمیی بے ہنگم قہقہے لگا کر ہنس پڑا مشال نے سمیی کو پہلی بار دیکھا تھا خون میں آگ سی لگ گئی تھی اسکے "

دوسری طرف۔۔ہانیہ کا حال۔۔۔۔

وہ تینوں ہانیہ کیطرف دیکھنے لگے جو چیخ چیخ کر کہنا چاہتی تھی وہ اپنی ہر غلطی تسلیم کرتی ہے مگر اسکی سزا کم کردی جائے یہ ازیت کم کردی جائے جو سز اسنے اپنے لیے ضد میں اکر خود منتخب کی ہے ختم کردی جائے مگر وہ سب چپ تھے تبھی اسے ماں کے آغوش سے نہ چاہتے ہوئے بھی نکلنے آپڑا۔۔۔

ایک نگاہ وہاج پر ڈالی سرخ چہرہ لیے وہ۔۔۔ کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

مشال نے اچانک ہانیہ کا ہاتھ پکڑ لیا

کہیں نہیں جانے کی ضرورت اس جانور کے ساتھ رہو گی حالت دیکھو کیا بنا دی ہے تمھاری اس نے۔۔" وہ بولی

ابے او۔۔۔ارے مشال بی بی تم لوٹ آئے۔۔ معاف کر دیا بھئی بہت بڑا۔ دل ہے تمھارا مگر قسم سے تم

۔۔ بڑی بلا"۔۔۔۔

مشال کا ہاتھ بلند ہوا تھا اور بنا کسی خوف و خطر کے اسنے سمیی کے منہ پر کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ مار دیے۔۔۔۔

اور اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔۔۔

اگر مجھ پر ایک قتل بھی حلال ہوتا تو میں تمھارا قتل کر دیتی جس طرح تم نے مجھ پر بہتان لگایا۔۔۔ مگر بھولو مت۔۔۔۔جب تمھاری پکڑ ہو گی تب تمھارے پاس کچھ نہیں رہے گا" وہ چیخی اور۔۔اسے دور دھکیل دیا۔۔۔ تیری اتنی ہمت تو مجھے مارے۔۔مجھے مارے گی تو مجھے "سمیی چیختا ہوا اس سے پہلے مشال پر ہاتھ اٹھاتا۔۔وہاج مشال کے سامنے آ۔گیا۔۔

تمھیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی" وہ بہت ٹھنڈے لہجے میں پوچھ رہا تھا مشال اسکے پیچھے چھپ گئ تھی وہاج کو محسوس ہوا اسنے اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑلی ہو۔۔۔۔

تمھاری بیوی نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے" سمیی چیخا۔۔۔ سارا مزہ ہوا ہو گیا۔ تو روکیوں رہے ہو۔۔۔۔ تمھیں دو چار اور کھانے ہیں کیا۔۔۔" اسنے سمیی " کو پیچھے دھکیلا

تمیز سے بات کرو مجھ سے تمھاری بہن کا شوہر ہوں میں" سمیی نے انگلی اٹھائی

عزت ہی تو دے رہا ہوں۔۔ جو میری بیوی کے ساتھ بدتہذیبی کرنے پر تمھیں۔۔ کوئ سزا نہیں ملی۔۔ یہاں سے سیدھے اپنی جگہ پر چلے جاؤ ورنہ ۔۔ تمھاری ہڈیوں کا سرما بنانے میں مجھے کوئ دقت نہیں" وہ سمیی کو ڈرا چکا تھا

سمیی لون کی جانب اتر گیا۔۔

میری بیوی کو بھیجو واپس۔۔۔

وہ دیکھ کر بولا۔۔۔

جب اسکا دل کرے گا اجائے گی۔۔۔۔مزید میرا سر نہ کھانا جسٹ گیٹ لاسٹ "وہ ایکدم چیخا اور سمیی واقع وہاں سے بھاگا

وہاج مڑا مشال اسکے پیچھے تھی۔۔

ٹھیک ہو "سب کے سامنے اسنے مشال کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

ہم "مشال نے سر ہلایا

تمھیں ڈبلیو ڈبلیو ایف لڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا

مجھے اس آدمی کو اور مارنا ہے "مشال بھڑک کر بولی

" ابھی لے آؤں کیا کھینچ کر

وہ تو جیسے حکم ماننے کو تیار کھڑا تھا

نہیں۔۔۔"مشال نے گویا احسان کیا

سب ہانیہ کی جانب دیکھنے لگے وہاج البتہ ہٹ گیا

وہاں سے۔۔۔۔

م۔۔مجھے۔۔مجھے دوبارہ جانا ہوگا۔۔"ہانیہ نے دل سخت کر کے کہا

کیوں جاؤں گی تم کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس سے الگ ہو جاؤ کیا حال بنا

دیا ہے اسنے تمھارا"مشال بولی

ک۔۔کیسے زبردستی سب تباہ کر کے شادی کی تھی اس سے۔۔۔"وہ رونے

لگی۔

وہاج ان سب کو چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔اور اسی طرح التمش

صارم اور سکندر بھی۔۔۔

وہ کوئی بھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

سب سر جھکا چکے تھے کوئ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔سب نے اسے اس دلدل سے نکالنا چاہا تھا مگر وہ خود اپنے آپ کو اس دلدل میں دیکھنا چاہتی تھی تو بھلا کوئ بھی اسکی مدد کیسے کرتا۔۔۔۔

کیا تم اسکے ساتھ رہنا چاہتی ہو" مشال سب کی بے رخی پر۔۔۔بہت دکھی ہوئ تھی۔۔۔کیونکہ اسنے یہ وقت گزارا تھا ان سب کی بے رخی سہتے ہوئے ۔۔ان سب کی اجنبیت سہتے ہوئے اسے اندازا تھا اپنوں سے ملنے والی تکلیف کس طرح گھیرے گھاؤ لگاتی ہے۔۔۔

ہانیہ کو مشال کی اچھائ اور اپنی غلطیوں پر بے حد شرمندگی تھی اس سے اسکے سامنے آنکھیں بھی نہیں اٹھتی تھیں۔

تبھی وہ سر جھکا کر ڈرتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔دل گھٹ رہا تھا پھٹ رہا تھا وقت نے اسے کیسے تھپڑ مارے تھے کے وہ جن سے بھاگی تھی انھیں کے در پر ا۔پڑی جس پر الزام دھرا تھا وہ ہی آج اسکے ساتھ کھڑی تھی

بہت اچھا فیصلہ ہے تو۔۔بس اس آدمی سے الگ ہو جاؤ اور مت جانا تم حالت دیکھو کیا ہو گئی ہے" وہ دکھ سے اسکی جانب بڑھی اور ہانیہ روتی سسکتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔

میں بہت بری ہوں آپ بہت اچھی ہیں پلیز مجھے دل سے معاف کر دیجیے گا ۔۔شاید اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہو جائیں میں نے بہت دل دکھایا ہے سب کا""" وہ سسکی تو مشال نے اسے حوصلہ دیا

ہاں اسنے ہر تکلیف کو سہا تھا جو انکیطرف سے ملی تھی۔۔۔

مگر وہ نہیں چاہتی تھی اسی تکلیف سے کوئی اور بھی گزرے تبھی وہ۔۔۔اسے حوصلہ دینے لگی

تم فکر مت کرو میں وہاج سے بات کرتی ہوں اور اس آدمی سے پیچھا چھڑا لیں گے" وہ نرمی سے بولی۔

اور نور اور آہنگ کو کھانا دینے کے لیے کہا اور وہ خود سے وہاج کے پاس کمرے میں جانے لگی۔۔۔

دل میں عجیب ہلچل بھی تھی لیکن وہ اس سے لڑنا بھی چاہتی تھی وہ عجیب نیچر کا انسان تھا۔۔ کسی سے محبت کرنے پر آتا تو ڈوب جاتا اور نفرت کرنے پر آتا تو کچھ بھی یاد نہیں رکھتا۔۔۔

اسنے دروازہ کھولا وہاج۔۔۔ سیگریٹ سلگائے لبوں میں دبائے ایک فائل کو دیکھ رہا تھا دروازہ کھولا اور اندر آنے والی مشال کو دیکھ کر وہاج نے جلدی سے سیگریٹ لبوں سے نکال لی اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا مشال اسکے پاس آئے گی۔۔۔۔

مشال نے دروازہ لاک کیا۔۔ اور لائٹس اون کر دیں اس کمرے سے کئ یادیں جڑیں تھیں

سیگریٹ کب سے پینے لگیں ہیں" وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے دیکھنے لگی بس ویسے ہی پی لیتا ہوں عادت تو نہیں ہے" وہ سیگریٹ ایش ٹرے میں رگڑ کر فائل بند کرتا اسکے نزدیک جانے لگا

ویٹ" مشال نے اسے روک دیا وہاج نے مسکراہٹ دبائ

آئی نو یو ڈونٹ لائیک۔۔ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا میری بیگم آج میرے

"کمرے میں آنے والی ہے ہیں ورنہ اہتمام ضرور کرتا۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔

مشال نے سر نفی میں ہلایا

آپکے لیے نہیں آئی ہوں آپ نے ہانیہ کے بارے میں کیا سوچا ہے یہ پوچھنے

" آئی ہوں

مشال بولی۔

میں کیا کروں" وہاج صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکی خواہش تھی مشال اسکے نزدیک آئے یہ اسے آنے دے مگر مشال وہیں

کھڑی تھی اور وہاج کوئی زبردستی نہیں چاہتا تھا تبھی اپنے جزبات کو کنڑول

کیا ہوا تھا

آپ اسکی حالت دیکھیں کیسے آپ اسے ایسے چھوڑ سکتے ہیں وہ اسے مارتا ہے"

مشال دکھ سے بولی

مجھے افسوس ہے میں تمھاری قدر نہیں کر سکا لیکن تم مجھے ایک بار موقع دو
میں تمھیں کبھی ایک ایک سوئ بھی چبھنے نہیں دوں گا" وہ مجبور سا ہوتا اٹھا
اور اسکے نزدیک جا کر اسکے ہاتھ تھام لیے
اسکے ہاتھوں کی گرمجوشی اور حدت سے مشال کا دل بے ترتیبی سے دھڑکا تھا

میں آپ سے۔۔ہانیہ کی بات کر رہی ہوں" وہ کچھ سٹپٹا کر بولی
اور میں تم سے ہم دونوں کی" وہ اسکے مزید نزدیک ہوا
و۔۔وہاج" مشال کی سانسیں اسکی قربت پر بھاری ہو چکیں تھیں
تم بھول جاؤ اس وقت سب کو۔۔۔ مجھ سے تم راضی ہو جاؤ میں باقی سب کو
خود دیکھ لوں گا" وہ اسکے کان کے قریب بولا۔۔۔۔
آپ۔۔اپ نے مجھے بہت تکلیف دی ہے۔۔۔" مشال کو گزشتہ باتیں یاد
آنے لگی وہ شکواہ کر گئ
"میں ہر تکلیف کا ازالہ کروں گا۔۔

وہ چاہت سے بولتا اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

مشال نے اسکی شرٹ کو۔۔۔اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی قربت میں کھونے لگے تھے۔۔۔۔

وہاج کچھ توقف کے بعد اس سے الگ ہوا اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔۔

کیا تم مجھے ہمارے بچے کے لیے معاف کر سکتی ہو" اسنے بہت اپنائیت سے پوچھا تھا

میں تمھیں بہت بڑی بڑی قسمیں اور وعدے نہیں دوں گا بس اتنا ہی کہوں گا کہ۔۔میں تمھیں آئندہ کبھی اس تکلیف سے نہیں گزرنے دوں گا جو میں نے تمھیں دی۔۔۔" وہ بولا تو مشال نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔

دونوں کے دل ایک دوسرے کے لیے دھڑکنے لگے تھے۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی وہاج نے اسکی بھیگی آنکھیں صاف کیں اور کھینچ کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

مشال اسکے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔

مگر اسنے اسے چھوڑا نہیں اس سے دور نہیں ہوئی اسے دھتکارہ نہیں جس طرح وہاج نے ایکدم اسے دور کر دیا تھا دھکیل دیا تھا۔۔ نکال دیا۔۔ تھا آج وہاج کو احساس ہوا تھا اگر انکار شتہ بنانے میں کسی کا ہاتھ ہے تو وہ فقت مشال ہے اسکے علاوہ کوئی نہیں پہلے بھی اور آج بھی وہ اسے چاہت سے اپنا لمس دے رہا تھا

مشال آنکھیں بند کر گئی۔۔ یہاں تک کے اسے ایکدم اپنا آپ اسکے مظبوط بازؤں میں محسوس ہوا اسکا دل نئی نویلی دلہن کی طرح دھڑک رہا تھا جو گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

اسنے وہاج کی جانب دیکھا۔۔۔ اور اسے یاد آیا وہ سیگریٹ پی رہا تھا۔۔

مدہوشی کی وادیوں میں اترنے سے پہلے اگر کچھ حساب کتاب وہ کر لیتی تو زیادہ مناسب تھا۔۔

وہاج نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹایا۔۔۔روم کی لائٹس آف کیں اور وہ اسکے نزدیک اکر بیٹھ گیا۔۔۔

نائیٹ بلب کی روشنی میں مشال کا چمکدار چہرہ دیکھ رہا تھا

تم شروع دن سے حسین تھیں۔۔اور میرے بچے کے بعد تمھارے حسن کو چار چاند لگ گئے ہیں" وہ اسکا ہاتھ تھامتا پہلی بار اسکی تعریف کر رہا تھا

مشال کچھ اور کہنا چاہتی تھی مگر اسکے انداز پر۔۔۔زرا شرما سی گئ۔۔

میں دادا جان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے اتنی پیاری لڑکی میرے لیے چنی شاید وہ جانتے تھے میں انقریب اس لڑکی کا دیوانہ ہونے والا ہوں" اسنے کہتے ہوئے اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولے۔۔۔مشال کی آنکھوں میں وہ کافی مسروریت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

مشال بے ساختہ اسکے اسی ہاتھ ہر ہاتھ رکھ گئ وہاج کو اسکے ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش محسوس ہوئ تو۔۔وہ۔۔۔قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

" اوہ۔۔۔

میری بیوی گھبرا رہی ہے۔۔کیوں بیچ میں چند مہینے ہی تو حائل ہیں" وہ اسکے کان کے قریب جھکا۔۔۔۔اپنی گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

یہ چند مہینے بہت اہمیت رکھتے ہیں وہاج" مشال نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

جانتا ہوں" وہاج نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔اسکی انگلیاں معمولی سی حرکت کرنے لگیں تھیں

میں کبھی ایک لمحہ بھی اب ایسا اپنے اور تمھارے بیچ آنے نہیں دوں گا" وہ اچانک سے اسپر حملہ آور ہوا تھا۔۔۔مشال نے۔۔۔اسکی ادھ کھلی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔وہاج۔۔۔خود بھی اسکا منتظر تھا وہ اپنی چاہت۔۔۔آج اسپر کھل کر لٹا دینا چاہتا تھا آج فخر تھا اسے اپنی بیوی پر۔۔۔اور وہ بہت خوش تھا کہ اسکی قسمت کو مشال کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔۔۔۔

ہر رشتہ اپنی جگہ قیمتی اور اہمیت کا حامل تھا اسے اندازا ہو گیا تھا کوئ بھی رشتہ کسی رشتے پر فوقیت نہیں رکھتا

بیوی کا اپنا مقام ہوتا ہے اور ماں بہنوں کا اپنا۔۔۔

کسی بھی ایک پلڑے میں اتر کر دوسرے رشتے کو تکلیف دینا کہاں مناسب ہے۔۔

وہ مدہوشی میں مشال کے اوسان خطا کرنے لگا تھا۔۔

ا۔۔۔ایک۔۔ایک منٹ" وہ اسکا چہرہ۔۔اپنی گردن پر سے ہٹا گئ۔۔۔ں وہاج۔۔کو یہ خلل بہت برا لگا تھا مگر یہاں وہ برداشت کر گیا۔پہلے وہ اس خلل کو کہاں برداشت کرتا تھا روک دیتا تھا اپنی من مانی کرتا تھا اسنے سرخ نظروں سے مشال کو دیکھا مشال نے تھوک نگلا۔۔۔۔

سیگریٹ پینے لگے ہیں نہ آپ" وہ پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں" وہاج سچ بول گیا

کیوں" مشال نے تیوری چڑھائی

" تمھارے بعد ساتھ دیا اسنے۔۔۔اچھا لگتا تھا خود کو سلگانا

وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا اور اپنی شرٹ پر مشال کی گرفت دیکھنے لگا۔۔۔۔

مجھے نہیں پسند "مشال نے منہ بنایا۔۔۔۔

تو پھر سمھجوا بھی سے چھوڑ دی مگر شرط یہ ہے میرے قریب رہنا ہو۔۔۔گا تمھیں۔۔۔۔اب مجھے خود کو سلگانے کے لیے کسی نہ کسی چیز کی ضرورت پڑے گی نہ "

یعنی آپ نشئ بن گئے ہیں "مشال منہ بنا کر بولی تو وہاج ہنس پڑا۔۔

میں چرسی شرابی بھی بن جاؤں گا اگر تم مجھ سے دور رہی" وہ اسکے چہرے پر پھر سے جھک گیا۔۔اپنے عمل اور کروائی میں وہ بے حد۔۔۔۔پر سکون تھا جیسے فرست ہی فرست ہو اور اس سے زیادہ اہم کوئ کام نہ ہو۔۔۔۔

اپنی مرضی سے مشال کی سانسیں روک کر وہ دور ہوا۔۔اور اسکا چہرہ دیکھنے لگا

۔۔۔۔

مشال کی پلکیں جھکیں جھکیں تھیں۔۔۔۔

میں تمھارے اور اپنے بچے کے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔مجھے دل سے معاف کر کے میرے ساتھ میری آخری سانس تک رہنے کا وعدہ کرلو مجھ سے" وہ بولا بے تاب نظریں مشال کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔۔۔

اور آپکا وعدہ" وہ سوال کر گی کہ پہلے بھی وہ چھوڑ کر نہیں گئی تھی وہاج نے نکالا تھا۔۔۔۔

آہ بتاؤ کتنے وعدے لینا چاہتی ہو" وہ بولا۔۔۔جیسے آج سب کر گزرے گا

بس اعتبار کا وعدہ مجھ پر یقین کا وعدہ۔۔میری محبت کو سچا سمجھنے کا وعدہ اور مجھ سے سچی محبت کا وعدہ" اسکا لہجہ بھیگ گیا اور وہاج شرمندہ سا ہوتا اسے بانہوں میں قید کر گیا

ایم سوری۔۔۔ایم رئیلی سوری" وہ آہستہ آہستہ اسکے کانوں میں گرمجوشی سے میٹھے جملے اتارتا اسے راضی کرنا چاہ رہا تھا

اپنی محبت کو سو فیصد اس پر وار دینا چاہتا تھا۔۔۔اور وہ

اپنے جنونی انداز اسے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ واضح بھی کر رہا تھا مگر مشال
۔۔۔شاید اس سے اتنی ہی بے لوث محبت کرتی تھی کہ وہ اسکی پناہوں میں
خود کو ان خالی دنوں کی نسبت بہت محفوظ تصور کر رہی تھی۔۔وہ خوش تھی
۔۔اسکی قربت میں اپنا آپ اسکو سونپ کر وہ خوش تھی۔۔۔۔۔
اور وہ انھیں خوشیوں میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔
اسکی چاہت سے۔۔۔اس بچے سے بھی محبت ہونے لگی تھی جس کا ذکر وہ بار
بار کر رہا تھا۔۔ہاں۔۔۔اسے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی اس بچے میں وہ
ڈھنگ سے اسکی خوشی نہیں بنا پائی تھی مگر آج وہ خوش تھی کیونکہ وہ مکمل
تھی۔۔۔اسکے صبر کا پھل اسے ملا تھا
اپنے بچے اور شوہر کے ساتھ وہ خوش تھی اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بھی۔

اگلا دن سب کے لیے پہلے جیسا تھا جیسے خوشیوں سے بھرپور۔۔۔۔
سب کے لیے اہتمام سے ناشتہ بنایا جا رہا تھا۔۔۔۔

اور سنڈے کا دن تھا تبھی آفس کسی نے نہیں جانا تھا۔۔۔۔

سب آرام سے سو کر اٹھے تھے مگر وہاج اور مشال اب تک نہیں نکلے تھے

مشال فریش سی آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش چلا رہی تھی وہاج

جبکہ ابھی بھی سونے میں مصروف تھا اسنے گھڑی میں وقت دیکھا۔۔

بارہ بج رہے تھے باہر کی ہلچل بتا رہی تھی سب جاگ چکیں ہیں تبھی اسنے

وہاج کو جگایا مگر شاید غلطی ہو گئی تھی اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ

لیا

وہاج "مشال حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کہاں کی تیاری ہے" وہ سکون سے بولا

باہر جانے کی۔۔اور بہت دیر ہو چکی ہے۔۔آپ بھی اٹھ جائیں مجھے بہت

بھوک لگی ہے" اسنے کہا

کنٹرول نہیں کر سکتی تھوڑی دیر"، وہ بولا

جی بلکل نہیں۔۔۔مجھے ایک لمحے کی بھوک برداشت نہیں ہے۔۔رات بھی مجھے بہت بھوک لگ رہی تھی مگر آپ تو کانوں میں روئیاں ڈال چکے تھے

"وہ بھڑک کر بولی وہاج نے اپنی ہنسی دبائی

ایک بات تو بتاؤ پہلے تو نہیں لگتی تھی یہ تمھیں میرے معملات کے بیچ میں بھوک "وہ مصنوعی گھوری ڈال کر بولا۔۔

مشال اسے گھورنے لگی وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا

پلیز چھوڑیں مجھے مجھے باہر جانا ہے "وہ منہ بنا کر بولی

آہ۔۔۔کاش تم میرے ساتھ بھوک ہڑتال کر کے اس کمرے میں بند ہو جاتی ۔۔ تمھاری قسم سال بھی باہر نہ نکلتا" وہ اسے چھوڑتا گھیری نظروں سے اسے دیکھتا بولا

ہاں میں تو پاگل ہوں "مشال نے بالوں کو ہالف کیچر میں قید کیا اب تو کمر سے نیچے جانے لگے تھے وہاج مسکرا دیا۔۔

اور وہ اسے ٹھینگا دیکھا کر باہر نکل گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ مسکرا کر خود بھی اٹھ گیا۔

مشال باہر آئی تو سب باتوں میں مصروف تھے اور ناشتہ کیا جا رہا تھا سب اسکو دیکھ کر مسکرائے تھے مگر کسی نے۔۔ کوئی انوکھا تاثر نہیں دیا

یہ اسی کی جگہ تھی اور اسے یہاں آنا ہی تھا۔۔۔

اسنے۔۔۔ بھی ارد گرد نہیں دیکھا بس کھانا کھانے لگی۔۔۔

آج شادی کی شاپینگ پر چل ہی لیں کب سے سب کہے جا رہے ہیں مگر جاتا کوئی بھی نہیں "نور نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

ہاں ویسے یہ بات ٹھیک ہے۔۔۔۔ایسا کرنا مشال تم۔۔۔نہال اور آہنگ کو ساتھ لے کر چلی جانا تمھارے ساتھ رخسانہ بھی چلی جائے گی "تائی جان نے چچی کا کہا

میں بھی چلوں گا افکورس اپنی بیوی کے لیے ڈریس میں خود سلیکٹ کروں گا "سکندر بیچ میں نہ کودے ایسا ممکن ہی کہاں تھا وہ بولا تو مشال نے گھورا۔

تم دور رہو زیادہ بہتر ہے۔۔" وہ وارن کرنے لگی

نہیں تو" وہ بھی کہاں باز آتا تھا۔

سب اسکی نوک جھوک پر مسکرا رہے تھے

وہاج کو بتادوں گی" مشال دانت پیس کر بولی

جبکہ سکندر نے پیچھے سے آتے وہاج کو دیکھ کر گھیرہ سانس بھرا

بہنا کیسی باتیں کر رہی ہو بھلا لیڈیز شاپینگ پر میرا کیا کام ہے بھلا" وہ بولا

وہاج چیئر کھینچ کر ساتھ بیٹھ گیا مشال کے اور اسکی پلیٹ میں سے ہی کھانے لگا

کتنے چالاک ہو تم" مشال سمجھ گئی اور اسپر سیب اٹھا کر پھینکا جس کو سکندر نے کیچ کر لیا

پیسے دیں آپ ہمیں شاپنگ کرنی ہے" مشال نے کہا

میں کیوں دوں جن کی شادیاں ہیں وہ دیں گے" وہاج نے ہری جھنڈی دیکھائی نور اور مشال ان دونوں کیطرف دیکھنے لگے۔۔۔

التمش نے تو اپنا کارڈ آہنگ کیطرف بڑھا دیا آہنگ کے ہاتھ میں شکر تھا کوئ چیز نہیں تھی ورنہ زمین بوس ہو جاتی جبکہ۔۔۔۔دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اسنے کانپتے ہاتھوں سے کارڈ تھام لیا جبکہ التمش نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا

دوسری طرف سکندر کی جان پر بن گئ۔۔۔

ایسا بھی کسی کا بڑا بھائ نہ ہو" اسنے منہ بسورتے ہوئے اپنا کارڈ نکالا۔۔۔

وہاج سمیت اسکی بے چاری شکل سب دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔

وہاج بھائ ابھی بھی وقت ہے دیکھ لیں" وہ بولا تو وہاج نے مسکرا کر اپنا کارڈ دے دیا۔۔

یار یہ ناانصافی ہے التمش نے تپ کر اسکیطرف دیکھا

چھوٹا ہے بھئ وہ" وہاج بولا سکندر کا سیر و خون بڑھا تھا اور سب ہنس دیے تھے۔۔۔

صارم تم بھی دو کارڈ علیزے کی شاپینگ کریں گے "مشال بولی تو صارم نے ناشتہ چھوڑ دیا۔۔۔

" مجھے شادی نہیں کرنی تم لوگ بلوجہ میرے پیچھے پڑ جاؤ
بتاتی ہوں تمھیں میں شادی کیوں نہیں کرنی تم نے نکالو اور دو بہنوں کا"
"چچی خفا ہوتے ہوئے بولیں تو صارم غصے سے کارڈ دے کر چلا گیا
ناشتہ چھوڑ کر۔۔

تم لوگوں کو اسے بتا دینا چاہیے "سکندر اور مشال کے ہنسنے ہر وہاج بولا۔۔
ایسے کیسے "وہ دونوں ہی دانت نکال کر ہنسنے لگے جیسے اپنے کارنامے پر کافی خوش اور مطمئین ہوں۔۔

وہ سب مل کر شاپینگ پر چلی گئیں تھیں
وہاج نے ڈرائیور کو انکے ساتھ بھیجا تھا۔۔۔تاکہ وہ ان کا خیال رکھے۔۔۔

باقی وہ تینوں گھر میں ہی تھے جبکہ صارم صبح سے ہی غائب تھا۔۔۔

اسے شدید غصہ ارہا تھا نہ اسکی پسند پوچھیں رشتہ طے بھی کر دیا اور شاپینگ بھی ہو رہی ہے لڑکی بھی نہیں دیکھائی نہ جانے کیسے اسکی گاڑی کا رخ علیزے کے گھر کی جانب ہو گیا۔۔۔

اسے اسپر بھی غصہ تھا ویسے تو ایک منٹ سانس نہیں لینے دیتی تھی اور اب کچھ پتہ ہی نہ تھا۔

اسنے بھڑک کر۔۔اسکے گھر میں قدم رکھا اور۔علیزے جو مشال کی فون کال پر مارکیٹ جا رہی تھی اچانک رک گئی۔۔

صارم کو دیکھنے لگی جو غصے سے اسے گھور رہا تھا

نہ تمھیں فون کرنا یاد ہے نہ میسیج کوئی ایک بھی دو دن سے میرا موبائل نہیں بجا ہے "وہ بھڑک کر بولا۔۔

تو آپ کر لیتے "وہ مدھم سا مسکرائی

کیوں تمھارے ہاتھ میں مہندی لگی تھی "وہ گھورنے لگا۔۔

نہیں" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر اسے زچ کرتی اپنے ہاتھ دیکھانے لگی۔۔

میری شادی ہو رہی ہے" صارم بولا اور علیزے نے حیران ہونے کی ایکٹینگ شروع کر دی۔۔۔

اور پھر نظر جھکا گئ۔۔

آپکی ممانے پسند کی ہے" وہ پوچھنے لگی

ہاں" صارم نے کہا

انکے خلاف تو آپ جائیں گے نہیں تو بہتر ہے میں آپکے راستے سے ہٹ جاؤں" وہ اداسی سے بولی

صارم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

اتنی آرام سے تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گی" وہ پوچھ بیٹھا

ہاں کیونکہ آپ کو تو میرے جیسی لڑکیاں پسند نہیں خیر۔۔۔قسمت کی بات ہے۔۔۔آپکے اپنے راستے میرے اپنے میں معذرت چاہتی ہوں مسٹر صارم مجھے ضروری کسی سے ملنے جانا ہے" وہ سنجیدگی سے بولی" اور اسکے پاس سے گزر گئی صارم کا خون ہی کھول گیا علیزے سے پہلے وہ۔۔اپنی بائیک پر سوار ہوتا نکل گیا تھا

اسکو شدید غصہ ارہا تھا وہ لڑکی۔۔کتنے آرام سے اسکو عادت ڈال کر اسکی راہ سے ہٹ چکی تھی۔۔وہ تپ رہا تھا بھڑک رہا تھا

ٹھیک ہے۔۔"اسنے سر جھٹک کر سوچا مگر اندر اپنے بھی تو دل میں محبت کے جال بکھر گئے تھے وہ کچھ الجھا الجھا سا۔۔گھر میں داخل ہوا اور اپنے روم میں چلا گیا۔۔

جبکہ باہر وہ سب میچ دیکھ رہے تھے۔

کسی نے اسپر توجہ نہیں دی تھی۔۔۔کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنی ماں کے پاس گیا۔جو اپنے زیورات نکالے بیٹھی تھی

ہاں میں تمھیں ہی بلانے والی تھی

یہ پولیش کرادو علیزے کے لیے۔۔۔" وہ بولیں۔

مما میں کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ بولا

چچی نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا

"تمھیں میری پسند سے اختلاف ہے

"" نہیں ایسا نہیں ہے مگر"

کیا اگر مگر جس طرح سکندر لے آیا تھا بیٹا اسی طرح لے آتے پھر تم بھی" وہ

بھڑکیں صارم کچھ کہہ نہیں پایا

یہ زیورات پولیش کرادینا اور اب میں مزید کچھ نہ سنوں تمھارے منہ سے

وہ سیدھا سیدھا بول کر اٹھ کر باہر چلی گئیں وہ۔غصے سے خود بھی نکل گیا

کوئی اسکی بات سننے کو تیار نہیں تھا

کیا وہاج"" وہ کچھ سوچتا ہوا وہاج کے پاس آیا۔۔

میں نے تم سے بات کرنی ہے" وہ بولا

میں جانتا ہوں کیا بات کرنی ہے تم نے۔۔ تمھارا رشتہ جہاں ہو گیا ہے وہیں قبول کر لو" وہ سیدھا بولا" یار تم سب نے اپنی پسند سے کی ہے' وہ چیڑا ہم نے تو نہیں کی اپنی پسند سے میری اور مشال کی شادی کہاں سے پسند سے """ ہے۔۔ بعد میں محبت ہو ہی جاتی ہے۔

وہ بولا۔۔۔

""" سخت دشمن ہو تم لوگ میرے

ویسے تم کرنا کس سے چاہتے ہو یار" سکندر نے آنکھ دبائ

تم سے" وہ جھلا کر بولا اور منہ بنا کر بیٹھ گیا

جبکہ وہاج اور التمش کے قہقہے بلند ہوئے اور سکندر کا منہ سا اتر گیا

مرد ہوں میں۔۔ """ سکندر نے بھڑک کر کہا

شکریہ بتانے کا" وہ کلس کر بولا

وہاج اور التمش کی ہنسی ہی نہیں روک رہی تھی۔۔

رات تک وہ سب شاپینگ کر کے آئیں تھیں علیزے وہیں سے چلی گئ تھی
اور وہ سب بہت سارے سامان کے ساتھ گھر میں داخل ہوئیں۔۔۔
وہاج بھائ بھابھی بہت کھانے لگ گئیں ہیں "نور نے بھائ کو بتایا۔۔۔
جو آج صبح سے ہی پہلے کیطرح اسکے ساتھ نارمل تھا اور وہ بہت خوش بھی تھی
۔۔
وہاج نے مشال کیطرف دیکھا
ہاں تو۔۔۔۔ بھوک لگ جاتی ہے مجھے "وہ منہ بسور کر بولی
مگر اتنی بھوک ہر جگہ رک کر کھایا ہے انھوں نے ء
بری بات نور بھابھی کے کھانے کو ٹوک لگ جائے گی "تائ جان نے اسے
روکا۔۔۔
تو نور چپ ہو گئ۔۔
سوری بھابھی "اسنے کہا تو مشال ہنس دی

پاگل لڑکی "اسنے نور کو اپنے ساتھ لگالیا وہ تو ویسے بھی مشال کے ساتھ بہت خوش رہتی تھی

وہاج مشال کو گھیری نظروں سے دیکھ رہا تھا

مشال کی توجہ البتہ اسکیطرف نہیں تھی وہ سب کو سامان دیکھا رہی تھی نہال اور آہنگ تو کمرے میں چلی گئیں وہ سکندر اور التمش کے سامنے کیسے بیٹھتی

--

وہاج نے اسپر سے نظر نہیں ہٹائے کچھ دیر بعد وہ کسی احساس کے تحت اسکی جانب دیکھنے لگی جو اسے۔۔۔آنکھ سے اشارہ کر رہا تھا روم میں انے کا اور خود بھی وہ کچھ دیر میں اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

مشال کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔وہ اندر نہیں گی اُسنے صارم کو سپیشلی۔

علیزے کے کپڑے دیکھائے جو اسنے سوجے ہوئے منہ سے دیکھے اور اٹھ کر اپنے روم میں بند ہو گیا

سکندر اور اسکی چالاکی اور اروج پر تھی

کچھ ہی دیر میں کھانا لگ گیا وہاج نے بھوک نہ لگنے کا کہہ دیا۔۔۔

جبکہ مشال کو تو بہت لگی تھی تبھی ان سب نے کھانا کھایا اور بہت زیادہ

تھکاوٹ کے سبب سب جلدی اپنے رومز میں چلے گئے

مشال اپنے روم میں آئی تو۔۔۔وہاج بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

ایل سی ڈی سامنے چل رہی تھی۔۔۔

مشال نے اپنی ہنسی روکی وہ خفا تھا۔۔کیونکہ وہ اسکے بلانے کے پورے دو گھنٹے

بعد روم میں آئی تھی۔۔۔

ایل سی ڈی پر چلنے والے سین کو دیکھ کر وہ ایکدم شرمندہ ہو گئی جبکہ وہ سکون

سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مشال ایل سی ڈی کے سامنے اگئی۔۔

وہاج نے اسکیطرف دیکھا

اسے لگا وہ خفا ہو گا مگر اس سین کا اثر شاید کچھ زیادہ تھا وہ آنکھوں میں وہ ہی

تاثر لیے اسکیطرف بڑھا۔۔۔۔

اور مشال کو اپنی سنگین غلطی کا احساس ہو گیا۔۔۔

وہاج نے ایک لمحے میں اسکی کمر میں بازو حائل کیا اور اسکو خود میں سمیٹ لیا اور اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

بلکل مدہوشی کے عالم میں ایل سی ڈی میں چلتا مدھم میوزک۔۔۔۔اور سین دونوں جگہ سیم ہی تھے۔۔۔۔

مشال زرا گھبرا سی گئ۔۔۔۔

کھانا نہیں کھایا آپ نے" وہ اسکے ہٹتے ہی بولی

اور وہاج نے پھر سے اسکے الفاظ آچک لیے۔۔۔۔اردگرد جیسے ماحول سا بن گیا تھا جس میں وہاج مشال کو بھی مدہوش کر دینا چاہتا تھا کہ اسے وہاج کے سوا کچھ یاد نہ رہے اسنے احتیاط سے پھر سے اسے بازوں میں اٹھالیا مگر وہ اس سے الگ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

مشال کی بھاری ہوتی سانسیں اور بے ترتیب دھڑکنوں کے مدھر شور نے اسے دیوانہ کر دیا تھا تبھی وہ۔۔ہوش گنواتا۔۔۔اسکو اپنے قبضے میں کر چکا تھا

"و۔۔وہاج

مشال نے کچھ بولنا چاہا۔۔
شششششش محسوس کرو صرف "وہ آہستگی سے بولا اور۔۔

ارد گرد سے بے گانہ سا ہو گیا۔۔۔

اور جلد ہی مشال کو مدہوش کر چکا تھا وہ ہر دن اسے اپنی بے پناہ محبت کا

احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔

گھر میں شادی کی ڈیٹ فائنل ہو چکی تھی۔۔۔۔

اب سے پورے ایک ہفتے بعد شادی کے فنکشن شروع ہونے تھے تبھی گھر

میں۔۔افراتفری سی مچ گئی اور گھر دوبارہ سے پینٹ ہوا اور جس جس نے

اپنے روم کا فرنیچر چینج کرنا تھا کیا

اور مشال نے بھی ضد کر کے کرایا تھا اور وہاج تو اسکی غلط کو بھی درست کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ تبھی اسکی مرضی سے وہ خود سب کچھ کرا رہا تھا۔۔۔۔

صارم کا روم البتہ مشال نے ہی کرایا تھا جس پر وہ بہت چیخا تھا۔۔ مگر کسی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا

سکندر نے کرایا تو۔۔۔ وہ نہال کی پسند جاننا چاہتا تھا مگر نہال اس سے بہت دور بھاگتی تھی۔۔۔

نہ جانے کیوں حالانکہ انکی شادی میں بس ہفتہ ہی تھا۔۔۔

وہ پھر چپ ہو جاتا۔۔۔

اور دوسری طرف التمش نے وہاج سے بلآخر بات کر ہی لی اسنے اپنا روم نہیں کرایا تھا وہ پورا گھر آہنگ کے لیے کرا چکا تھا پھر روم کیوں۔۔

یار فائزہ اور مما کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔۔ کہاں گئیں ہیں بتا کر بھی نہیں گئیں" وہ پریشان لگا وہاج کو غصہ آیا وہ لوگ اس قابل ہیں کے اسکا دوست انکے لیے پریشان ہو۔۔۔

بھاگ گئیں ہوں گی دونوں" وہ نفرت سے بولا فائلز اٹھا کر چیک کرنے لگا

دونوں ہی اس وقت آفس میں تھے

بکواس بند کرو بھاگنا ہوتا تو پہلے بھاگ جاتیں" اسے یقین نہیں آیا

یار تو بڑا گھامڑ آدمی ہے۔" وہاج کو تپ چڑھی اور اسنے موبائل کی ساری

ریکارڈنگ اسکے سامنے رکھ دی جس میں سارے ثبوت اور انکی گرفتاری اور

سب چیزیں تھیں

التمش حیرانگی سے یہ سب دیکھنے لگا

اور ساکت ہو گیا وہ بار بار ریپیٹ کر کے دیکھ رہا تھا اور پھر اسنے سیل فون

ایکطرف رکھ دیا آف کر کے۔۔

وہاج جانتا تھا اسے یہ دیکھ کر تکلیف ہو گی مگر بعد کی تکلیف سے بہتر تھا کہ وہ

یہ زرا سی تکلیف سہہ لیتا۔۔۔

آئی نو تم ہرٹ ہو مگر حقیقت یہ ہی ہے یہ ہی بات دادا جان تمھیں سمجھانا

چاہتے تھے بتانا چاہتے تھے کے تمھارے اپنے کون ہیں مگر تم نہیں سمجھے"

التمش اسکے پاس سے اٹھ کر چلا گیا وہ اسکے پیچھے نہیں گیا تھا بعض غم سہنے کے لیے انسان کو تنہائ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے بھی شاید اسی چیز کی ضرورت تھی

وہ سب زیورات کی شاپینگ کے لیے جا رہیں تھیں آج تائ جان اور بڑی امی بھی ساتھ تھیں اور سکندر کو وہاج نے زبردستی بھیجا تھا آج مگر اسکا موڈ کچھ آف تھا وہ شوخی شرارت بھری نظریں نہیں تھیں نہال نے نوٹ کیا تھا وہ سنجیدہ تھا۔۔شاید اسکی وجہ سے وہ اس سے روم کے فرنیچر کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا مگر اسنے کوئ جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ں

اسے۔۔۔اسکی خاموشی سے کچھ ہو رہا تھا مگر کوئ فائدہ نہیں تھا ہلکان ہونے کا تبھی وہ۔۔چپ چاپ اسکی سیٹ کے عین پیچھے بیٹھی رہی۔۔۔

جبکہ اسنے میرر سیٹ کر لیا تھا بکل اسکے اوپر نہال سے آنکھیں بھی اوپر نہیں اٹھائی جارہیں تھیں

زیورات کی شاپینگ میں انھیں شام ڈھل آئی۔۔۔

معلوم ہی نہ ہو سکا پیچھے گھر میں کیا ہوا ہے کسی کو ہانیہ کی خبر نہیں تھی۔۔۔

اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے کوئی نہیں جانتا تھا

وہ سب شاپینگز میں مگن تھے تھک ہار کر جب وہ لوٹے تو چھ بج رہے تھے

آہنگ اور نہال نے جلدی سے سب کے لئے سنیکس اور چائے کا انتظام کیا

اور سب لاونج میں بیٹھ گئے

ابھی کچھ باتیں ہو رہیں تھیں کہ باہر ایک کیب رو کی اور اس کے اندر سے جو شخص باہر نکلا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں گھیری شرمندگی اتر آئی۔۔اس گھر کو دیکھ کر۔۔۔

مگر آج اسے ان سب چیزوں کا سامنا کرنا ہی تھا تبھی وہ اندر بڑھنے لگا

پرانا چوکیدار اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا

وہ اندر آیا۔۔۔اور لاونج سے آنے والی آوازوں کو سن کر رک گیا۔۔۔

بیت عجیب لگ رہا تھا اسی گھر میں دوبارہ قدم رکھنا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر آیا۔۔۔

سب سے پہلی نگاہ جو اسپر پڑی وہ مشال کی تھی۔اور اسکی چیخ سب کو ہلا گئ

بابا" وہ۔۔ چلائ اور سب ایکدم مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے۔۔

جہاں وہ کھڑے تھے عمر کے اس حصے میں بھی بہت خوبصورت بلکل اپنے دونوں بچوں جیسے۔۔۔۔

مشال اٹھی اور دوڑ کر ان تک پہنچی اور انکے سینے سے لگ گئ انھوں نے بھی اسے چاہت سے بازؤں میں بھر لیا

میری بیٹی" کہتے ہوئے شرمندگی تو ہوئ تھی مگر اس وقت انکے جزبات بلکل نیچرل تھے

مشال تو بہت خوش ہو گئ تھی۔۔اتنی ساری خوشیاں اسے بیقوقت مل گئیں تھیں وہ۔۔۔انکے سینے سے لگی رہی

اور اسکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں

بہت یاد کیا ہے میں نے آپکو بہت بہت سے بھی زیادہ" وہ ان سے بولی جبکہ باقی سب پر سکوت چڑھ گیا تھا کچھ لوگ انھیں پہلی بار دیکھ رہے تھے کچھ۔۔ پہلے سے جانتے تھے۔۔

میں نے بھی" انھوں نے اسکے سر پر پیار کیا

مشال ان سے الگ ہوئی اور۔ سب کو دیکھنے لگی

سکندر دانت بھینچے انھیں دیکھ رہا تھا بڑی امی۔۔ حیران تھیں۔۔اور باقی سب بھی۔۔۔

کوئی کچھ نہیں بولا تھا انکی نظریں جھک گئیں کیونکہ یہ نظریں جھکنے کے قابل ہی تھیں۔۔۔

وہاج التمش سے باتیں کرتا اندر ایا التمش البتہ کچھ نہیں بول رہا تھا مگر وہاج اسے سمجھا رہا تھا۔۔

اور مشال کی جانب وہاج نے دیکھا تو نظر اسکے ساتھ کھڑے ریاض پر گئی۔۔۔

وہ ایکدم شاکڈ ہوا تھا

" ک۔۔ کیا یو گیا ہے آپ سب کو

مشال نے سب کی جانب دیکھتے پوچھا

وہاج کا تو خون ہی کھول گیا

وہ ایکدم آگے بڑھا اور بنا مشال کی طرف دیکھے اسنے ریاض صاحب کا

گریبان جکڑ لیا

کیوں آئے ہو تم یہاں کیا لینے آئے ہو یہاں یہ میرا گھر ہے وہاج کا گھر ہے یہ

یہاں تمھارے جیسے لوگوں کی وجہ جگہ نہیں۔۔ نکل جاو دفع ہو جاؤ یہاں

سے " وہ دھاڑا " مشال اسکی دھاڑ سے گھبرا گئی یہ بلکل پہلے والی دھاڑ ہی تو تھی

۔۔۔۔

ریاض صاحب نے اسکی جانب دیکھا

بیٹے مجھے معاف """ شیٹ آپ " وہ چیخا

" میرے باپ کے قاتل ہو تم

وہ اپے سے باہر ہونے لگا کہ التمش نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔۔۔

وہاج کیا ہو گیا ہے "التمش بولا

چھوڑو مجھے میں اس ادمی کے قدم اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گا جس شخص نے میرے باپ کو مار دیا۔۔ بڑی امی کو رسوا کر دیا اپنی اولاد کو کوئ خوشی نہیں دے سکا دادا جان کو تکلیف دیتا رہا آج وہ آکر معافی مانگ معافی مانگے گا اور میں معاف کر دوں گا ایمپوسیبل "وہ چیخا

نکالو اسے یہاں سے "وہ بولا

" مجھے معاف کرو دو بیٹے میں غلط تھا

یہ یہ آدمی التمش صارم اسے یہاں سے نکال دو ورنہ میں اسے شوٹ "

"وہاج "مشال کی آواز پر وہ رک گیا

میرے بابا ہیں یہ "وہ انکے آگے اکھڑی ہوئ تھی

اور یہ ہی میرے باپ کا قاتل ہے "وہ چیخا۔۔۔

" " غلط فہمی ہے آپکو۔۔۔۔

مشال

وہ غرایا۔۔۔

وہاج کوئی انسان کسی انسان کی وجہ سے نہیں مرتا موت اللہ کیطرف سے آتی ہے """مشال نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔کیونکہ اسکے چہرے سے صاف دکھ رہا تھا وہ کافی اشتعال میں ہے ریاض صاحب کو دیکھ کر

سبب تو یہ ہی تھا نہ میں اس شخص کو اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتا مشال مجھے۔۔۔موت کے کنویں میں اتار دینا مگر یہ مت کہنا کہ یہ یہاں رہے

یہ یہیں رہیں گے ہمارے ساتھ اور آپ آپ میرے لیے میرے بابا کو رکھ لیں" وہ آہستگی سے بولی

ایسا نہ ممکن ہے" سکندر نے مشال کا بازو پکڑا

کیوں ہے۔۔ہانیہ کو بھی تو معاف کیا ہے سب نے ہاں انھوں نے غلط کیا مگر

" اگر وہ شرمندہ

تمھیں لگتا ہے یہ شرمندہ ہے شخص یہ پھر سے لوٹنے آیا ہے ہم سب کو اور لوٹ کر چلا جائے گا" سکندر بھی چیخا

مشال نے باپ کیطرف دیکھا

ایسا نہیں ہے میں زیادہ اپنی صفائ نہیں دوں گا میں اعتبار کے قابل نہیں ہوں "مگر مگر میں لوٹ آیا ہوں کبھی نہ جانے کے لیے

آہ ڈرامے باز ادمی نکالو اسے یہاں سے "وہاج پھر سے چیخا تھا"

وہاج "مشال نے اسکا بازو تھام لیا۔۔

جو آپے سے باہر تھا اسنے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا

م۔۔میرے لیے آپ میرے بابا کو یہاں رکھ لیں" وہ اسکی جانب دیکھتی بولی

وہاج نفی میں گردن ہلانے لگا

" نہیں مشال

آپ نے کہا تھا میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا وہاج آپ اپنے وعدے سے مکر نہیں سکتے " وہ بھیگے لہجے میں بولی " وہاج خاموش ہو گیا۔۔

اسکا ہاتھ جھٹک دیا کچھ نہیں بولا۔۔۔اسکے بعد۔۔۔

وہ پلٹ گیا۔۔

شیشے کی ٹیبل پر زور سے لات مارتا وہ اپنے روم میں چلا گیا

بھائی آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکتے " سکندر دھاڑا۔۔۔۔

مگر وہاج جا چکا تھا

مشال باپ کی جانب مڑی

بابا۔آپ سب سے معافی مانگ لیں پلیز " وہ بولی ریاض صاحب کی آنکھوں۔میں نمی تھی جس بیٹی کو یہاں پھینک کر گئے تھے اسنے نے انکو پناہ دلوادی تھی

ریاض صاحب۔۔۔ سکندر کیطرف بڑھے مگر سکندر انکے قدم خود تک پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے چلا گیا۔۔

اچھی بھلی خوشیوں میں کوئی نہ کوئی خلل ضرور پیدا ہوتا تھا۔۔

ریاض صاحب وہیں کھڑے رہ گئے انکی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اپنی بیگم کیطرف بڑھ پاتے جو بیٹے کے جانے کے بعد خود بھی چلی گئیں تھیں وہاں انکے پاس صرف مشال تھی

بابا آپ فکر نہ کریں۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ بولی اور مسکرا کر انکی طرف بڑھی۔۔

مجھے یہاں نہیں انا چاہیے تھا" انھوں نے کہا تو مشال نے انکے ہاتھ تھام لیے آپ نہیں جانتے میں یہاں اپکو دیکھ کر کتنا خوش ہوں" وہ ڈبڈباتی نظروں سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ انھوں نے بیٹی کی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اور مشال۔۔ پھولے نہیں سمائی تھی وہ اپنے باپ سے بہت محبت کرتی تھی

۔۔۔۔

اور اسکے آگے اسے کچھ نہیں چاہیے تھا اسنے سوال نہیں کیا تھا ان سے کے اسنے انکی ماں کو کیوں چھوڑا یہ اسکی ماں کہاں ہے۔۔۔

وہ انھیں لے کر گیسٹ روم کی جانب بڑھی وہ یہاں رہتے اسکے پاس رہتے تو وہ سب جان جاتی۔۔۔

تبھی اسنے کچھ نہیں پوچھا اور وہ۔۔۔ اندر انکے ساتھ اگئی جبکہ ریاض صاحب بلکل خاموش تھے۔۔۔ وہ آج یہاں سب ہار کر اگئے تھے انھوں نے کس کس کے ساتھ کتنا برا کیا اور۔۔ قدرت نے انھیں اسی سزا دی کے وہ اپنا آخری وقت اپنوں میں گزارنے کے لیے بے چین ہو گئے۔۔

انھیں ایڈز ہو چکا تھا۔۔۔ اور۔۔ اسکی وجہ سے وہ بے حد کمزور بھی دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

مشال۔۔۔ کے انکیطرف دیکھا

۔

انکے سانس کافی بھاری وہ رہے تھے

بابا آپ ٹھیک ہیں نہ "اسنے پوچھا۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرادیے

مشال بھی مسکرادی پھر سے انکے پاس بیٹھ گئ

بابا آپ کچھ کھائیں گے۔۔"اسنے پوچھا

نہیں لمبا سفر تھا تھک گیا ہوں کچھ دیتا رام کروں گا۔۔۔بابا نظر نہیں آ رہے "انھوں نے پوچھا تو مشال ایکدم خاموش ہو گئ وہ انھیں ابھی کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔

آپ ریسٹ کریں بعد میں سب سے مل لیجیے گا"اسنے کہا تو اپنی طبعیت کی وجہ سے ریاض صاحب بھی لیٹ گئے۔۔۔

مشال انھیں۔۔کچھ ضرورت کی چیزیں دے کر باہر اگئ

اوہ سیدھا اپنے روم میں گئی تھی سب سے پہلے وہاج ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا جیسے بے حد بے چین ہو۔۔۔ جیسے سکون نہ ہو اسنے وہاج کیطرف دیکھا وہاج کی بھی نگاہ اس سے جا ملی

یہ صرف۔ تم جس کی وجہ سے میں اس آدمی کو یہاں ایک لمہہ بھی برداشت کر سکا ہوں مشال یہ اس قابل نہیں ہے اس آدمی نے تمھاری ماں کو چھوڑ دیا طلاق دے دی اسے۔۔ ٹھیک ہے وہ ویسٹرن ومن تھی اسنے دوسری شادی کر لی مگر بڑی امی کا کیا۔۔ ایک ایک بار بھی اس آدمی نے انکے بارے میں نہیں سوچا۔۔ دادا جان کا نہیں سوچا میرے بابا کا نہیں سوچا۔۔ اور تم مجھے یہ کہہ رہی ہو میں اسے یہاں رکھو۔۔۔ یہ یہاں۔ آ گیا ہے اور ہمیں لوٹ کر چلا جائے گا میرے ہاتھوں۔ کیطرف دیکھو یہ سب بنانے میں میں نے اپنا بہت وقت۔۔۔ گھسا دیا ہے مشال میں کسی کے بھی حوالے نہیں کر سکتا اب" وہ زور زور سے بول رہا تھا مشال اسکے نزدیک آئی اور اسکے سینے سے لگ گئی

۔۔۔

وہاج کے دل کی دھڑکن۔۔۔میں ویسا ہی شور تھا جیسا شور وہ اسکے سامنے کھڑا اس وقت کر رہا تھا۔۔۔

میرے لیے۔۔۔۔"اسنے آہستگی سے کہا

مشال مت کہو مجھے وہ سب جو میں نہ کر سکوں" وہ بھڑکا

وہاج وہ بائیں میرے۔۔اور اور میں انکے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔

آج میری خواہش پوری ہوئی ہے۔۔۔۔میں نہیں چاہتی اب وہ مجھ سے دور جائیں۔"وہ ضد کرنے لگی

تم اپنا سوچ رہی ہو۔۔۔ہو بڑی امی کا کسی سکندر کا کیا" وہاج نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

" وہ سب مان جائیں گے۔۔دیکھ لیجیے گا ہم سب بہت خوشی سے رہیں گے میں اس آدمی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتا" وہاج سیدھی طرح بولتا اس سے دور ہوا

مشال نے پھر سے۔اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

میں خوش ہوں تب تو آپ۔۔۔خوش رہ سکتے ہیں نہ "وہ بولا۔۔۔

وہاج۔۔۔بے چینی سے۔۔۔دانت پیستا۔۔۔ہاتھ چھڑا گیا اس سے۔۔۔۔

یعنی یہاں بھی آپ اپنی من مانی ہی کریں گے۔۔"مشال کو بھی غصہ انے لگا

نہیں کر رہا اپنی من مانی۔بے جیو مرو یہ زندہ رہوں تمھیں خوش رکھنا ہے

مجھے اور میرے لیے۔۔ تمھاری خوشی سب سے اہم ہے اگر اسکے لیے وہ زہر

کا پیالہ اپنے ہاتھ سے پلا رہی ہو تو ٹھیک ہے پلا دو مگر۔۔۔"وہ بھڑک رہا تھا

مگر کچھ بھی کچھ بھی الٹا سیدھا ہوا مشال زمہ دار تم ہو گی "وہ بولا

تو آپ میرے ساتھ نہیں ہوں گے اگر کچھ الٹا سیدھا ہو گیا""میری جان

تبھی تو سمجھا رہا ہوں کہ۔۔مت کرو یہ بیوقوفی اس آدمی کو نکالو ہم سب اسکے

بنا بھی خوش ہیں "وہ اسے اپنے نزدیک بیٹھا گیا

مجھے انکے ساتھ رہنا ہے "مشال نے ضدی لہجے میں کہا

آہ کاش دادا جان زندہ ہوتے کم از کم کسی پر تو غصہ نکال پاتا میں "اسنے تپ کر "سر جھٹک "تو اتنی دیر سے چیخے جا رہے ہیں غصہ ہی تو نکال رہے ہیں

وہاج نے گھور کر دیکھا۔۔۔

تمھارے من کی پوری ہو رہی ہے خوش رہو۔۔" وہ اسکے پاس سے اٹھ گیا انداز میں ناراضگی تھی بے چینی تھی جیسے برداشت سے باہر ہو مگر اسکے لیے پھر بھی سہہ رہا ہو۔۔

مشال مسکرادی۔۔

ویسے انہیں ہو گا جیسا وہ سوچ رہا تھا۔۔۔

اور۔۔وہ بابا کے ساتھ خوش رہتی اور ضرور سکندر بھی بہت جلد۔۔۔ ٹھیک ہو جاتا اور اسے یقین تھا بڑی امی بھی۔۔۔

وہ باہر آ گئی۔۔۔۔

کھانے کی تیاری ہو رہی تھی وہاں بڑی امی نہیں تھیں سکندر تو گھر سے ہی جا چکا تھا۔۔۔

تائ امی بڑی امی کہاں ہیں" اسنے پہلی بار انکے بارے میں پوچھا تھا وہ اپنے کمرے میں ہی۔بیٹا" انھوں نے کہا اور مشال سر ہلا کر انکے پاس چلی گئ جبکہ۔۔۔

آہنگ اور نہال نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔۔

اچھا بھلا ماحول ایک بار پھر سے سرد ہو چکا تھا۔۔

آہنگ نے کچھ دیر میں التتمش کو باہر جاتے دیکھا وہ اس ٹائم بھی کچھ چپ چپ سا تھا۔۔۔وہ۔۔وجہ جاننا تو چاہتی تھی مگر ہمت کیسے لاتا اور دوسرا اور سب سے بڑا خوف اسے یہ تھا کہ۔۔۔وہ یہاں سے رخصت ہو کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر التمش کو روکنا بھی مشکل تھا پھر وہ اسکی خوشی میں خوش ہو گئ تھی۔۔۔۔

باقی جو ہوتا وہ وقت بتاتا۔۔۔

دوسری طرف نہال سکندر کے غصے سے کچھ گھبرائ ہوئ تھی۔۔۔۔

وہ تو اس سے خفگی لیے ہوئے تھی مگر اب اسکے رویے پر۔۔وہ پریشان ہو گئ تھی۔۔۔

نہ جانے مشال اور بڑی امی کی کیا بات ہوتی کہ جانے گھر کا ماحول ٹھیک رہتا بھی یہ نہیں۔۔سب اسی کشمکش میں تھے۔۔

بڑی امی اپنے کمرے سے باہر کھانا کھانے آئیں تھیں سب کے ساتھ معمول کیطرح۔۔

وہاج اور صارم ہی موجود تھے التمش کھانا کھانے نہیں آیا تھا۔۔۔وہاج نے سب کو روک دیا کے اسے فورس نہ کریں۔۔۔

مشال ان سب میں سب سے زیادہ خوش تھی اور باقی سب بس چپ ہی تھے

۔۔۔

بڑی امی مجھے آپ سے بات کرنی ہے" وہاج نے انھیں پکارا

مجھے سکندر کے بابا کے یہاں روکنے سے کوئی مسلہ نہیں ہے" وہ جانتی تھی وہاج کیا بات کرنا چاہتا ہے اسنے کہا تو۔ مشال نے وہاج کو دیکھا وہاج سمجھ گیا یہ اسکی بیوی کا ہی کیا دھرا ہے

" آپ سچ کہہ رہی ہیں

وہاج کو یقین نہیں آیا۔۔۔

ہاں۔۔۔ میں نہیں چاہتی میرے گھر کا ماحول خراب ہو۔ انکا یہاں ہونا نہ ہونا میرے لیے برابر ہے تو کسی کو میری وجہ سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے بچے خوش تو میں خوش" وہ مسکرائیں وہاج کو لگا اسکے سر سے کافی بڑا بوجھ اترا ہے ہاں انھوں نے یہ اپنے اندر بہت کچھ چھپا لیا تھا۔ صرف اپنے بچوں کے لیے اور اتنے عرصے انکے بنا رہنے کے بعد انکے احساسات انکے لیے اب مر گئے تھی تبھی انھیں انکھوں کے سامنے دیکھنے کے بعد انھیں کچھ محسوس نہیں ہوا تو وہ کس بات کا اختلاف کرتیں۔۔ مگر انھیں سکندر کی فکر تھی۔۔

اب پلیز سب نارمل ہو جائیں دیکھیں بڑی امی کو بھی مسلہ نہیں ہے" مشال بچوں کیطرح ایکسائٹیڈ تھی اور چاہتی تھی بس ایک دن سب اسکے باپ کو قبول کر لیں

مشال" وہاج نے اسے ٹوکا۔۔۔۔

کھانا کھاؤ کیا آج تمھیں بھوک نہیں لگ رہی" وہ بولا

"لگ رہی ہے مگر مجھے۔۔۔

تم کھانا کھاؤ۔" اسنے ضبط سے کہا۔۔۔تو وہ چپ ہو کر بیٹھ گئ۔۔باقی کوئ نہیں بولا تھا خاموشی سے کھانا کھایا گیا۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

اسکے بعد سب اپنے کمروں میں چلے گئے کسی نے کسی سے کوئ بات نہیں کی تھی سب سکندر کے منتظر تھے جو۔۔رات گئے گھر لوٹا تھا مشال۔۔ہی اسکے انتظار میں بیٹھی تھی ریاض صاحب باہر نہیں آئے تھے شاید شرمندگی کے

سبب۔۔۔اور ہاں وہ خود کو اس قابل نہیں سمجھتے تھے کے وہ اسکے کا سامنا کرتے

۔۔

مگر وہ اپنا آخری وقت کیسے تنہا گزارتے۔۔آج اپنوں کی یاد ستائی تھی۔۔۔۔
اور وہ زمانے جن میں اپنوں کو انکی ضرورت تھی وہ بھول کر بھی واپس نہیں لوٹے تھے۔۔

اور سب کو یہ ہی شکواہ تو تھا۔۔۔اور کیسے برسوں کے شکوے کو لمحوں میں سب نکال دیتے

کہاں تھے تم "مشال نے اٹھتے ہوئے اس سے پوچھا
وہ تھک گئی تھی آج سارا دن سب کو اس بات پر قائل کرتے کرتے۔۔۔
جھنم میں تم بھی چل لو ساتھ "وہ چیڑ کر بولا
تم جانتے ہو بڑی امی کتنا۔۔پریشان تھیں تمھارے لیے"۔
مشال مجھے فلحال کسی سے بات نہیں کرنی۔۔

" "سکندر وہ ہمارے بابا ہیں

" بکواس سب بات بکواس ہے یہ " وہ بھڑکا۔۔۔

جب انکے لمس کی مجھے ضرورت تھی تب کہاں تھے وہ۔۔۔جب سب کے باپ تھے سوائے میرے باپ کے کہاں تھے وہ۔۔آج میں شادی کے قابل ہو گیا تب اچانک وہ لوٹ آئے اور تم چاہتی ہو چند گھنٹوں میں میں انھیں

" تسلیم کر لوں

نہیں میں یہ نہیں کہہ رہی مگر میں جانتی ہوں تم ان سے بہت محبت کرتے ہو اور تمھاری آنکھیں کہتی تھیں میری طرح تم بھی انکے منتظر تھے۔۔

لیکن مجھے انھیں اپنے سامنے دیکھ کر کوئی خوشی نہیں ہوئی میری ماں کو تکلیف ہو رہی ہو گی انکی موجودگی سے تم کیسے اتنی خود غرض ہو سکتی ہو " سکندر نے مشال وک گھورا

" کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہے انھیں۔۔ تمھاری فکر ہے بس

" مشال خود سوچو۔۔۔۔"

میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی۔۔انکی یہاں موجودگی۔۔۔ہم سب کے لیے اچھا ہے اور یقین مانو وقت کے ساتھ۔سب ٹھیک ہو جائے گا""" وہاج بھی پیچھے سے اگیا تھا جبکہ صارم بھی۔۔مشال اسکا ہاتھ تھامے اسے سمجھا رہی تھی

" " مجھے نہیں لگتا ایسا کچھ

سکندر کیا یہ جھوٹ ہے کہ تم انھیں مس نہیں کرتے تھے کیا یہ جھوٹ ہے کہ تم نہیں چاہتے تھے وہ لوٹ آئیں۔وہ اگئیں ہیں تو انھیں قبول کر لو میرے بھائی" وہ ایسے بولی سکندر اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔

وہ حیران ہوا تھا پہلی بار اسکے اسے بھائی کہا تھا

سکندر پھیکا سا ہنس دیا۔۔۔

"تم غلط کر رہی ہو مشال وہ اعتبار کے قابل نہیں

وہاج کی زبان مت بولو" مشال نے اسکے بازو پر چپت لگائی۔۔۔

جبکہ۔۔۔ریاض صاحب

یہ شور ہنگامہ سن کر۔اپنے کمرے سے نکل آئے۔۔۔

مشال انکی جانب دیکھ کر مسکرائی جبکہ باقی کسی کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں ا
سکی۔۔

انھوں نے سکندر۔۔۔کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سکندر دانت پر دانت چڑھا گیا

میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں" وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

مشال نے گھیرہ سانس بھرا پیچھے سے وہاج اور صدام بھی جا چکے تھے

مشال کو ان سب کو منانا مشکل لگا مگر نا ممکن نہیں۔۔۔

اگلی صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر۔۔ حسب معمول اکھٹے ہوئے تھے عجلت تھی
سب کو اپنے اپنے کام پر جانے کی۔۔۔
ریاض صاحب بھی ٹیبل پر آ گئے۔۔۔

وہ سب کو اپنی بیماری کے بارے میں بتانا چاہتے تھے۔۔۔۔

مگر ہمت خود میں مجتمع نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔

سارا شور و غل ایکدم ختم ہو گیا انکی امد پر۔۔۔

وہاج سر جھکائے بنا انکیطرف دیکھے ناشتہ کرنے لگا کل سے اسکی بیوی اپنے باپ کی گیوس میں لگی ہوئی تھی اپنے شوہر کی پرواہ کیے بنا۔۔۔

وہ بیٹھ گئے سکندر بھی سر جھکائے کھا رہا تھا۔التمش موجود نہیں تھا اور اسکی فکر سب کو ہی تھی کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔

مشال انھیں ناشتہ دینے لگی۔۔۔

رک جاؤ بیٹا میں سب سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔

ریاض صاحب ادھر ادھر دیکھ رہے تھے انھیں اپنے بابا جان کہیں نہیں دیکھائے دیے۔۔

بابا جان کہاں ہیں" وہ بولے مشال کا چہرہ سا اتر گیا۔۔

تین ماہ پہلے وفات ہو گئی اُنکی" وہاج نے زرا کڑوے تیوروں میں کہا ریاض صاحب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

کیا" وہ حیرانگی سے اسکیطرف دیکھنے لگے

وہاج نے سر جھٹکا

ایسے انسان کو کسی کے جینے اور مرنے سے فرق نہیں پڑنا چاہیے جو جیتے جی انھیں خوشیاں نہیں دے سکا""" صدام بھی اپنی تلخی چھپا نہیں پایا۔۔

ریاض صاحب۔ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

مجھے بتایا نہیں" بھیگے لہجے سے بولے

آپ کہاں ہیں کہاں نہیں۔۔یہ کس سے شادی کر رہے ہیں کس سے نہیں کیا یہ سب ہمیں بتا کر کیا تھا" سکندر اکھڑا۔۔۔

ریاض صاحب خاموش ہو گئے۔۔

مشال بھی کچھ کہہ نہیں سکی ان سب کے انداز بھلے سے کڑوے تھے مگر سچ ہی کہہ رہے تھے وہ۔۔۔۔

ریاض صاحب نے کچھ دیر۔۔ سر جھکائے رکھا۔۔انکی آنکھ سے آنسو نکل کر ۔۔۔انکے ہاتھوں پر گیر گیاسب انھیں دیکھ رہے تھے کیا یہ سچ تھا کہ وہ واقعی اتنے غمگیں اور رکھی تھے یہ بس ڈرامہ کر رہے تھے۔۔۔

مشال نے انکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ بیٹی تھی انکی اور بیٹیوں کے دل باپ کے لیے بے حد نرم ہوتے ہیں کوئی انکے ساتھ ہوتا یہ نہیں وہ انکے ساتھ تھی خفگی سے سب کو دیکھ کر اسنے۔۔۔۔اپنے بابا کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

آپکو پتہ ہے دادا جان آپکی بیٹی سے ان سب میں سب سے زیادہ پیار کرتے تھے" وہ انھیں بتانے لگی

ریاض صاحب ہلکا سا مسکرا دیے

مگر میں انکا حق ادا نہیں کر سکا" وہ شرمندگی سے بولے

مشال کچھ نہیں کہہ سکی مگر اسے دکھ ہو رہا تھا اسکا باپ رو رہا تھا اور۔۔وہ سب۔۔کچھ نہیں کہہ رہے تھے۔۔۔

انھوں نے اپنے آنسو صاف کیے اور سر اٹھایا۔۔

سکندر اور وہاج اٹھنے لگے تھے

مجھے آپ لوگوں کو کچھ بتانا ہے """ وہ مدھم آواز میں بولے سب ہی موجود تھے سن رہے تھے۔۔۔۔

ریاض صاحب نے پھر سے توقف لیا۔۔۔

مج۔۔۔مجھے۔ایڈز۔ہے۔۔اور شاید زندگی کے دن بہت کم ہیں میرے پاس ۔۔""" شاید کوئی اگر ناشتے کا لقمہ لے بھی رہا تھا اسکا لقمہ وہیں چھوٹ گیا

سکندر سٹل رہ گیا وہاج جو چیئر پیچھے کر رہا تھا ویسے ہی رہ گیا۔۔۔

مشال بھی دنگ نظروں سے باپ کو دیکھنے لگی۔۔۔

میں۔۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔۔۔اور میں یہ تھوڑا سا اپنی زندگی کا وقت۔۔۔شاید اپنوں کے ساتھ گزرنا چاہتا تھا۔۔بہت عرصے سے لوٹنا چاہتا تھا مگر شرمندگی نے لوٹنے نہیں دیے۔۔۔

پھر بابا جان نے بھی۔۔۔۔آخری بار کہہ دیا اپنی شکل کبھی مت دیکھانا۔۔
اور میری شکل دیکھے بنا ہی چلے گئے۔ مگر میں۔۔۔میں خود بہت جلد انکے
پاس چلا جاؤں گا۔۔۔۔میں میں آپ سب سے۔۔۔۔ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنا
چاہتا ہوں۔ جانتا ہوں کبھی کوئی خوشی میرے سے منسلک آپ لوگوں کو
نہیں ملی۔۔ مگر۔۔۔ایک بیمار بوڑھے اور لاچار شخص کی معافی کو قبول کر لیں
۔۔شاید میری تکلیف کچھ کم ہو جائے" وہ سرخ نظروں سے سب کو دیکھ
رہے تھے

بابا" مشال نے انکے ہاتھ تھام لیے
ایسے مت کہیں اپکو کچھ نہیں ہو گا" وہ رونے لگی اسکی سانسیں پھولنے لگی
تھیں۔۔۔۔
اسکی حالت کی وجہ سے نور اور آہنگ اسکی جانب بڑھیں
" بھابھی آپکی طبعیت خراب ہو جائے گی

نہیں بابا اپکو کچھ نہیں ہو گا ہم اپکا علاج کرائیں گے اپ ٹھیک ہو جائے۔"
گے "وہ۔۔روتے ہوئے بول رہی تھی ریاض صاحب نے اسے سینے سے
لگالیا۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔"انھوں نے مشال سے کہا

میں میں اپ سے ناراض نہیں ہوں" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ریاض صاحب نے سکندر کیطرف دیکھا جو سرخ نظروں سے انھیں دیکھتا ہوا
انکے نزدیک آ رہا تھا۔۔۔

یہ سب ڈرامہ جر رہے ہیں نہ "ریاض صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے وہ انکے
قد کو پہنچا ہوا تھا جب وہ چھوڑ گر گئے تھے وہ چلنا بھی نہیں۔جانتا تھا۔۔اور ان
انکی آنکھوں میں دیکھے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ پھیکا سا ہنس دیے

کچھ نہیں ہو گا آپکو ایسے کیسے آپ چلے جائیں گے مجھے چھوڑ کر اور کس نے کہا
ہے آپکے پاس کم وقت ہے۔۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا میں علاج کراؤ گا آپکا

۔۔۔آپکو کہیں نہیں جانے دوں گا" وہ انھیں سینے سے لگائے بیٹھی آنکھوں سے بول رہا تھا

ریاض صاحب۔۔۔مرد ہونے کے باوجود بری طرح رو دیے

میں اس قابل نہیں بیٹا میں نے اس بیماری کو اپنی سزا سمجھ کر قبول کر لیا ہے

۔

وہ بولے اور سکندر۔۔۔نے انھیں۔۔۔۔مزید۔۔۔خود میں بھینچ لیا جیسے انکے کھونے کے خوف سے۔۔وہ ڈر گیا ہو۔۔وہ ان سے لڑنا چاہتا تھا الجھنا چاہتا تھا باتیں سنانا چاہتا تھا مگر اس بات نے اسے۔۔کچھ

کرنے کی مہلت نہیں دی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا آپکو۔۔۔" وہ پھر سے بولا

"مجھے معاف

بابا۔۔"سکندر نے انھیں ہماری بچپن کی خواہش پوری کی تھی پھر پھیکا سا ہنس دیا۔۔

میری شادی ہونے والی ہے۔۔۔مجھے امید نہیں تھی میری بیگم اتنی خوش قسمت ہیں میرے لیے کے میرے سب سے قیمتی رشتے کو میرے قریب لے آئی۔۔ہاں۔۔اپ ٹھیک ہو جائیں اسکے بعد میں اپ سے ہر بات کا حساب لوں گا"وہ سختی سے بولا

ریاض صاحب ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔

تمھاری عادت اپنی ماں پر گئی ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے بولے

سکندر بھی مسکرا دیا۔۔

سب ہی مسکرا دیے تھے بھلے بڑی امی اور سکندر کے مان جانے کے بعد کسی کا کیا شکوہ رہ گیا تھا اور۔۔جو بیماری سے وہ لڑ رہے تھے اگر انھیں کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتے سب اس ناراضگی کا تو سب گلے شکوے بھلائے۔۔۔

انکیطرف بڑھ گئے تھے۔۔۔

وہاج البتہ وہاں سے چلا گیا تھا مشال اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی دیکھ تو۔۔۔
ریاض صاحب اور سکندر بھی رہے تھے۔۔۔
ایکچلی ہمارے بھائی جان ایکا ایکی کسی سے قابو میں نہیں آتے۔۔۔۔"سکندر نے شانے اچکائے
تمھارے بھائی جان کو تو میں پوچھ لیتی ہوں"مشال خفگی سے بولی تو سب ہنس دیے جبکہ ریاض صاحب نے اپنی بیوی کیطرف دیکھا تھا جو۔۔بچوں کے لیے مسکرا تو رہیں تھیں مگر اپنے شوہر کو ایک نگاہ بھی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا

تجھے کہا تھا حصہ لے کر دے مجھے اس گھر میں شادی کی شہنائیاں بج رہیں ہیں اور یہاں۔۔۔تو ضد لگائے بیٹھی ہے کہ نہیں مانگے گی۔۔۔

میں نے تجھے مار لیا پیٹ لیا مگر تو اس دن کے بعد نہیں گئی۔۔انسان ہے بھی یہ نہیں "سمیی چیخا۔۔ہانیہ ہر ہر قسم کا ظلم ستم کرنے کے بعد بھی وہ۔دوبارہ وہاں نہیں گئی تھی جس پر سمیی اب اسپر چیخ رہا تھا

تمھیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہوئی" وہ اسے دیکھنے لگی

سمیی صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ وہ زمین پر۔۔۔وہ اسے روز اسکی اوقات یاد دلاتا تھا

تیرے جیسی بدکردار لڑکی سے فلرٹ کیا جا سکتا ہے محبت نہیں "سمیی نے ۔۔غصے سے کہا۔۔

میں اپنی قسمت پر رونے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتی۔۔میں نے کتنے لوگوں کے دل دکھائے۔۔باپ جیسے بھائی کی عزت روند کر تم سے ملنے آتی رہی ۔۔۔گھر میں بے عزت ہو گئی۔۔۔میں نے تو تمھاری محبت کے آگے سہی غلط کچھ نہیں دیکھا پھر تمھیں صرف پیسہ کیوں چاہیے تھے مجھ سے" وہ رونے لگی

زیادہ بق بق نے کر اٹھ اور جا کر اپنا حصہ مانگ۔۔"سمیی نے اسے دور دھکیلا

اگر تم اب مجھے جان سے بھی مار دو گے تب بھی میں وہاں نہیں جاؤں گی میں میں اس قابل نہیں میں مشال کا سامنا بھی کر سکوں اپنے بھائ کو دیکھ سکوں اپنی روتی ماں کو دیکھ سکوں میں تمھارے لیے وہاں نہیں جاؤں گی۔۔۔

اچانک سمیی نے اٹھ کر اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔۔اور تبھی دروازہ بجا۔۔

ہانیہ کی چیخ نکلی تھی مگر یہ دروازہ تو کبھی نہیں بجتا تھا پھر آج کون تھا اسکا دل کہہ رہا تھا وہاج ہے۔۔۔وہ تڑپ کر دروازے تک گئ تھی آج اسکا اچھائ اگر ہوتا تو وہ اسکے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی اس سے سسک سسک کر معافی مانگتی۔۔

اسنے دروازہ کھولا

۔۔اور سامنے وہاج ہی تھا۔۔۔

وہاج نے بھی ہانیہ کو دیکھا۔۔

وہ گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔ مگر نہ جانے کیوں دل میں ہانیہ کا خیال آیا تھا تبھی وہ اسطرف اگیا۔۔۔

اور اس وقت اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔۔ اسکا دل کٹ سا گیا۔۔۔

بھائی" اسکے سکھے لب پھڑ پھڑائے۔۔

وہاج نے اندر داخل ہوتے ہوئے۔۔۔ ہانیہ کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

اسکی بہن کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اسنے خون آشام نظروں سے سمیی کو دیکھا جو اسے دیکھ کر گھبرا گیا تھا

کیا تم اسکے ساتھ اب بھی رہنا چاہتی ہو"۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا رہا تھا۔۔۔

ی۔۔۔یہ میری سزا ہے بھائی" ہانیہ نے دل گرفتہ لہجے میں گویا ہار کے کہا

۔۔۔

کس نے سنائی ہے تمھیں یہ سزا" وہ غصے سے بولا

اسکے ہاتھ پاؤں توڑ کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا میں اگر تم ایک بار صرف یہ کہہ دو کے۔۔میں اس آدمی کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی" وہ ہانیہ سے پوچھ رہا تھا جاننا چاہتا تھا شوق پورا ہو گیا یہ اب بھی باقی ہے

ہانیہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح رو دی۔۔۔۔

م۔۔۔میں نہیں رہنا چاہتی۔اسکے ساتھ" وہ بولی اور بس اتنا کہنا تھا وہاج نے سمی کو گھسیٹ کر انیکسی سے باہر پھینکا۔۔۔۔

اور اسکے بعد اسنے کچھ نہیں دیکھا

ہانیہ کو ورغلانے والا۔۔بھلے اس میں ہانیہ بھی پوری پوری شامل ہی تھی۔۔۔ مشال پر کیچڑ اچھالنے والا بھلے اس میں وہاج خود بھی شامل تھا اور اسکی بہن کا یہ حشر کر دینے والا۔۔۔دادا جان کی موت کا زمہ دار اور کوئی نہیں یہ شخص

ہی تھا اسنے۔۔ سمیی کو بنا کسی لحاظ مروت کے جو مارنا شروع کیا پھر وہ سب بھول گیا۔۔اپنا غصہ اپنا جنون اپنی بیوقوفی اپنا ہر جرم۔۔۔۔۔جو اسنے اس آدمی کے وجہ سے دوسروں پر کیا وہ اسپر نکالتا چلا گیا ہانیہ سے لے کر دادا جان کی موت تک کا بدلا آج وہ اس سے لے لینا چاہتا تھا

ہانیہ کو سمیی سے۔۔کوئی ہمدردی نہیں تھی مگر وہ آدھ موا ہونے لگا تھا اور اگر وہ مر جاتا تو اسکے بھائی کے ہاتھ اس کے گندے خون سے بھر جاتے وہ گھر کیطرف دوڑی تھی تاکہ کوئی وہاج کو روکے۔۔

وہ آئی تو۔۔وہاج۔۔۔تک کسی کے کانوں میں اواز نہیں گئی تھی

سکندر بھائی۔۔۔صدام بھائی۔۔۔و۔۔وہاج بھائی کو روکیں وہ۔۔وہ اسکو مار دے گئیں"۔۔۔ہانیہ کی ہانپتی ہوئی آواز اسکی ناک سے بہتے خون پر وہ دونوں ایکدم۔۔سب چھوڑ کر باہر بھاگے تھے اور۔۔اپنے کمرے سے نکلتا التمش بھی جبکہ باقی سب بھی۔انکے پیچھے دوڑے تھے

سب پیچھے انیکسی کی طرف دوڑے اور وہاج سمیی پر چڑھا بیٹھا تھا۔اور وہ اسکو بری طرح پیٹ رہا تھا

طلاق دے۔۔""" وہ دھاڑا۔۔ہانیہ۔۔ سن کھڑی رہی۔۔۔

وہ اس وقت کچھ نہیں جانتی تھی کہ اسے سمیی سے طلاق چاہیے یہ نہیں

۔۔۔۔۔

وہ۔۔دیکھتی رہی۔۔۔

کیا وہ اسے طلاق دے دے گا۔۔کیا وہ اس سے اتنی بھی محبت نہیں کرتا

ابے دی میں نے اسے طلاق منحوس عورت کی وجہ سے میں پھنس گیا تم لوگوں میں

میں نے ہانیہ کو طلاق دی

طلاق دی طلاق دی ہزار بار دی چھوڑو مجھے """سمیی چیخ چیخ کر بولا۔۔وہاج ایکدما سپر سے ہٹا

ہانیہ سر تھام کر زمین پر بیٹھتی چلی گئ۔۔

بلبلے کیطرح تھی کیا یہ محبت جو وہ لمبے لمبے وعدے کرتا رہا تھا اس سے۔۔۔
دو حرف دے دیے اسنے ایک لمحے میں۔ جہاں ہانیہ کو اب بھی امید تھی کہ وہ
اسے طلاق نہیں دے گا سمیی نے اسے طلاق دے کر اپنی نفرت کا اظہار کر
دیا تھا۔۔

سب ہی منہ پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے باہر نکالو اسے "وہاج دھاڑا۔۔
میرا حصہ بنتا ہے تمھاری طرف "سمیی مدھم آواز میں وہاج کو دیکھتا بولا
جبکہ سکندر اور صارم نے اس پنچ انسان کو گریبان سے پکڑا اور وہاں سے۔۔۔
اسے گھسیٹ کر نکال کر اپنے گھر سے باہر پھینک دیا وہاج نے تھوک دیا اس
حرکت پر جو اسکی بہن نے کی تھی

ہانیہ۔منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔روتی چلی گئ۔۔۔۔
وہاج اسکے پاس سے گزر گیا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔سب مرد ہی چلے گئے تھے وہاں۔سب عورتوں نے ہانیہ کو سمیٹنے کی کوشش کی تھی وہ اسکواب تنہا چھوڑ کر۔۔۔۔اسے مزید۔۔اس عزاب میں دھکیلنا نہیں چاہتی تھی۔

شام گزری اور رات گزر گئی ہانیہ۔۔۔کمرے میں بند رہی تھی سب کو ہی لگ رہا تھا وہ غمگیں ہے اسے اب بھی پرواہ ہے۔۔جبکہ۔۔۔

ہانیہ خود پر رو رہی تھی کہ اسنے یہ کیا کیا تھا کیا کر ڈالا تھا اسنے۔۔۔اسنے سب تباہ کر دیا اس شخص کے لیے اور کیسے وہ۔۔۔اسکو طلاق دے گیا

رسوائی کو گلے لگا لیا اسنے مگر۔۔۔اسے کچھ نہ ملا۔

وہ۔۔۔۔رو رہی تھی۔۔اور شاید جتنا روتی اور غمگیں ہوتی کم تھا کیونکہ وہ بہت سارے لوگوں کا دل دکھانے کا سبب رہی تھی۔۔۔

شام میں وہ چائے بنانے کے لیے روم سے نکلی۔۔۔تو۔۔اچانک اسکا ہاتھ التمش نے تھام لیا سختی سے وہ۔۔۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگی کچھ گھبرا بھی گئ تھی کہ کسی نے دیکھ لیا تھا جبکہ التمش اسے اپنے روم میں لے کر اگیا۔۔۔

آہنگ اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ التمش نے روم لاک کر لیا۔۔اہنگ کو گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی

جبکہ التمش نے بنا کچھ کہے اسکا ہاتھ تھام لیے

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آہنگ اسکی منتظر تھی۔۔۔کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

ایم سوری" وہ نرمی سے بولا

ک۔۔کیوں کیا ہوا ہے التمش "آہنگ گھبرا گئ

میں نے تمھاری بات نہیں سننی سنا نہیں۔۔۔کہ تم جو کہہ رہی ہو وہ سچ ہے

۔۔۔۔

میری تو تم تھی۔۔۔۔پتہ نہیں میں کہاں کہاں جا رہا تھا۔۔یہ سب میرے اپنے تھا۔۔میں نے آخری وقت میں بھی دادا جان کو اسی بات کے سبب تکلیف دی ہے۔۔۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اور میں یہ اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں تم سے زیادہ اہم کوئی نہیں ہے اب میں سیراب کے پیچھے نہیں بھاگوں گا۔۔۔۔کیونکہ مجھے میرا کنارہ ملا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ ایکدم اسے اپنی جانب کھینچ کر۔سینے سے لگا گیا

آہنگ ان سب باتوں کو مسمجھنا چاہتی تھیں اور جیسے جیسے اسے سمجھ آنے لگی وہ حیرانگی خوشی سے اسے دیکھنے لگی

ی۔۔۔یعنی۔۔یعنی ہم رخصتی کے بعد۔۔۔ہم اس گھر سے کہیں نہیں جائیں گے" وہ۔۔ایکدم۔۔بولی تو۔۔۔خوشی سے۔۔آواز بلند ہو گئ

التمش کو ہنسی۔آ گئ اور اس وقت پر افسوس ہوا جب اسے خفا کر گیا۔تھا

۔۔جس میں دادا جان سے وہ ان لوگوں کے لیے لڑا جن سے انکا کوئ رشتہ

نہیں تھا مگر وہ۔۔اپنوں کو دیکھ کر ایسا ہی ہو گیا تھا جیسے برسوں بعد کوئی ملا ہو ۔۔اور۔۔۔وہ فرق بھول گیا اپنوں۔اور غیروں میں۔اسے افسوس تھا اگر وہ ۔۔وہاں چلا جاتا اور وہ آہنگ کو بھی تکلیف دیتا اور۔۔وہ خود بھی انجانے پن میں مر جاتا۔۔۔

وہ آہنگ کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا جبکہ آہنگ بے حد خوشی میں بھول گئی تھی کہ وہ وہ ہی لڑکی ہے جو التمش کے دیکھنے سے ہی گھبرا جاتی تھی۔۔جو پورے گھر میں برتن توڑنے میں مشہور تھی۔۔۔کہ التمش زرا جو اسکو دیکھ لے وہ چیزیں پھینک دیتی تھی گھبرا کر اور اس وقت وہ اسکے سینے سے لگی تھی خوشی میں اور التمش سوچ رہا تھا۔۔کہ وہ۔۔۔وقت پر لوٹ آیا اگر دیر کر دیتا تو شاید ساری زندگی پچھتاتا۔۔۔

وہ مسکرا کر اسے۔۔۔نرمی سے خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔

آہنگ کو اب زرا احساس ہوا تھا کہ۔۔۔وہ کیسے اسکے سینے سے لگی کھڑی ہے اسنے اس سے الگ ہونا چاہا

رہنے دو۔۔یہ تو معجزہ ہو گیا ہے۔۔۔۔اب اس معجزے کو محسوس کرنے دو
مجھے "التمش نے اسکی کمر پر گرفت سخت کی
ا۔۔التمش۔۔"وہ اہستگی سے بولی

یس"وہ چاہت سے بولا
چھوڑ دیں"وہ گھبرائی گھبرائی سی لگی
التمش ہنس دیا اسکے پیشانی پر بے ساختہ پیار کر گیا وہ شاید خود کو روک نہیں پایا
تھا۔۔۔

اور اسنے اہستگی سے آہنگ کو چھوڑ دیا۔۔
اب اس کمرے میں ہمیشہ آنے کی تیاری کر لو۔۔"وہ بولا تو۔۔۔آہنگ زرا
شرما سی گئی۔۔۔
اور جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی مگر اسکے چہرے کی خوشی اور۔۔۔
انداز کا جوش بتا رہا تھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔۔۔۔
وہ جلدی سے کچن میں چائے بنانے کے لیے چلی گئی آج وہ بہت خوش تھی۔

جاری ہے رقص محبت

از قلم تانیہ طاہر

🎉😍😍😍 سکینڈ لاسٹ اپیسوڈ

گھر بھر میں شادی کی تیاریاں زور پکڑ رہی تھی۔۔۔

روز مشال شاپینگ کرنے نکل جاتی تھی اور وہاج اسکو بس دیکھتا رہ جاتا مگر وہ اسکا خیال ضرورت سے زیادہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ اس کو تو اپنا خیال نہیں تھا وہ تو توجہ نہیں دیتی تھی کہ اسکی کنڈیشن کیا ہے۔۔ وہاج کو ہی اسے گھورنا پڑتا تھا ورنہ وہ ڈانس کرنے اٹھ جاتی اور اسکے بعد۔۔ اسکا سانس پھول جاتا۔۔۔

ایک دن تو وہاج نے سب کے سامنے جھڑک دیا۔۔

مشال منہ بنا گئی۔۔ریاض صاحب سے۔۔۔سب ہی بات کرتے تھے۔۔ مگر وہاج کی بات چیت نہیں تھی نہ وہ بولتا تھا۔۔۔

اور اس دن جب اسنے مشال کو ڈانٹ دیا تو۔۔۔ریاض صاحب نہ چاہتے ہوئے بھی بول پڑے۔

مشال سمیت ایکدم سب نے دیکھا اور وہاج نے بھی۔۔

پیار سے بات کیا کرو بیٹا" وہ زرا۔ جھجھک گئے۔۔

انکی ٹریٹمنٹ سکندر خود کرا رہا تھا۔۔۔۔۔

مشال تو پھولے نہیں سمائی ایکدم باپ کے نزدیک گئی اور انکے سینے سے لگ گئی اور۔۔۔سب مسکرا دیے۔۔۔۔

تم بھی خیال کیا کرو۔۔۔"ریاض صاحب نے بیٹی کو بہت اہستگی سے کہا تھا مشال کی ہنستے ہنستے نظر وہاج پر گئی۔۔جو۔۔۔اسے انتقامی نظروں سے گھور رہا تھا مشال نے اسے ٹھینگا دیکھا دیا۔۔وہاج نے ائی برو اچکائی باپ کے آنے سے کچھ زیادہ ہی اترانے لگی تھی وہ۔۔۔۔

اور اسنے منہ پر ہاتھ پھیر کر وہیں اسے وارننگ دے دی تھی کہ تم اب بچ کر دیکھاو مجھ سے۔۔

گھر کا ماحول بہت اچھا تھا ہانیہ نے سب سے معافی مانگی تھی خاص کر مشال سے۔۔۔

اور وہاج سے بھی مگر وہاج نے کچھ خاص رد عمل نہیں دیا تھا۔۔۔

باقی سب نے ہی اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔

اور۔۔۔نہال تو سکندر سے چھپ ہی گئ تھی وہ چاہتا بھی تبھی۔۔وہ اسکے سامنے نہیں آتی تھی نہ جانے ایسا کیا پردے کا بخار چڑھ گیا تھا اسے۔۔اور دوسری طرف التمش۔۔۔۔ بھی آہنگ کو ویسے ہی چھڑنے لگ گیا تھا اور گھر کا نقصان ایک بار پھر سے شور ہو گیا تھا

اگر کوئ مشکل اور دقت میں تھا تو ناسب میں وہ صارم تھا جو نہ ان سب کے ساتھ بیٹھتا تھا اور نہ ہی کسی سے زیادہ بات کرتا تھا۔۔۔

وہاج کے لاکھ کہنے پر بھی سکندر اور مشال نے اسے سچ نہیں بتایا تھا اور صارم علیزے کے پاس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جاتا بھی تو اسے یہ تو وہ گھر پر نہ ملتی یہ پھر مل بھی جاتی تو ایس سر درویہ ہوتا کہ وہ کچھ کہہ نہیں سکتا سامنے خاموشی سادھ لی تھی

آج گھر میں مہندی کا فنکشن تھا اور پورے گھر میں ہنگامہ سا مچا ہوا تھا۔۔

سکندر ابھی ریاض صاحب کے پاس سے آیا تھا ڈاکٹرز نے۔۔۔۔ کوئی خاص امید نہیں دی تھی وہ پریشان تھا باپ اس عمر میں ملا تھا اور وہ بھی بیمار۔۔

وہ ریاض صاحب کو روم میں چھوڑ کر اپنی ماں کے پاس آ گیا۔۔

نہ بڑی امی نے ریاض صاحب سے بات کی تھی اور نہ شاید انکی ہمت تھی کہ وہ انکے پاس جاتے سکندر اپنی ماں کے پاس اگیا اور انکے گھٹنے پر سر رکھ کر لیٹ گیا

کیا ہوا پریشان ہو" وہ بولیں

بابا کی کنڈیشن سٹیبل نہیں ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں ہماری پوری کوشش ہے۔۔

انکا اوپریٹ ہو گا۔۔۔"اسنے بتایا

میں دعا کروں گی تمھارے بابا کے لیے" وہ بس اتنا ہی بولیں وہ ماں کیطرف دیکھنے لگا

کیا آپکو ان سے کوئ گلہ شکواہ نہیں" وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا وہ کیسی عورت تھی۔۔۔نہ کوئ گلہ نہ کوئ شکواہ۔۔

" " نہیں مجھے نہیں ہے

نہیں آپ چھپاتی ہیں کیا آپکو برا لگتا ہے میرا انکا خیال رکھنا" اسنے کہا

نہیں۔۔۔مجھے برا نہیں لگتا وہ تمھارے باپ ہیں انھوں نے اپنے حق ادا نہیں کیے تو۔۔۔ تمھیں کرنے چاہیے مجھے اچھا لگتا ہے جب تم انکے ساتھ چلتے ہو" وہ پیار سے بیٹے کو دیکھنے لگیں

اور آپ" وہ پوچھ بیٹھا۔۔۔۔

میں۔۔۔میرا کیا" وہ ہنس دیں

آپکی فیلینگز" وہ انکے ہاتھ تھام گیا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائیں۔۔۔

تم جانتے ہو سکندر عورت۔۔ میں اللہ تعالیٰ نے شاید کچھ الگ سی خصوصیات رکھ دیں ہیں۔۔۔ صبر کی انگلی تھام لے تو راستے بھی حیران و پریشان رہ جاتے ہیں۔۔۔اور اسی طرح ضد یا بدلے پر اجائے تو اس سے برا انتقام کوئ نہیں لے سکتا۔۔۔بس تم یہ سمجھ لو تمھاری ماں نے صبر ہی انگلی تھام لی تھی بہت پہلے ہی اور اب میرے جزبات سارے تم سے جڑے ہیں۔۔ میں نے اپنے بیٹے کو اپنا وہ قیمتی وقت دے دیا جس میں تمھارے باپ کی مجھے ضرورت ہوتی تھی۔۔

اب مجھے انکے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔" وہ نرمی سے اسے سمجھاتی گئ۔۔

وہ انکے ہاتھ چوم گیا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کیا تھا مگر اس وقت اسے اپنی ماں دنیا کی عظیم ترین عورت لگی تھی۔۔

وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھیں

میں نے بھی آپکا دل دکھایا تھا مجھے معاف کر دیں" وہ بولا

نہیں میں ناراض نہیں ہوں۔۔بس۔۔۔غصہ تھی کہ جو تم نے کیا اسکو قبول " کرتے چھپایا کیوں

داداجان سے زیادہ ڈر لگتا تھا الٹا لٹکا دیتے" وہ ہنس کر بولا۔۔۔۔

اور وہاج" وہ بھی ہنسی

یار شکر ادا کیا میں نے تو انھیں ایسے حالات میں پتہ چلا ورنہ یاد ہے مجھے میرے میٹرک میں فیل ہونے پر ساری رات ایک ٹانگ پر کھڑا رکھا تھا انھوں نے مجھے اور خود بھی میرے سامنے جن کی طرح بیٹھے رہے تھے" وہ سرد سانس کھینچ کر بولا۔۔

بہت۔۔پیار کرتا ہے تم سے۔وہ۔۔اسکی عزت میں کبھی کمی مت چھوڑنا تمھیں اسنے۔۔۔بہت محبت سے پالا ہے۔۔ تمھاری ہانیہ کی اور نور کی ہر خواہش پوری کی ہے۔۔ تبھی باباجان نے اسکے ہاتھ میں گھر کی باگ دوڑ دی تھی" وہ بولیں تو وہ سر ہلا گیا

میں ان سے الگ رہ بھی نہیں سکتا" اسنے کہا تو وہ سر ہلانے لگی۔

" جاؤ آج تمھاری مہندی ہے

" آہ میری بیگم تو ایسے روح پوش ہیں جیسے۔۔۔میں نے کھا جانا ہے انھیں اچھی بات ہے اچھی بچی ہے وہ" وہ بولیں تو وہ ایک نگاہ ڈال کر چلا گیا"

مگر میں تو بلکل اچھا بچہ نہیں ہوں" وہ دانت نکالتا۔۔اپنے روم کیطرف بڑھا سکندر" وہاج کی اواز پر اسنے پاؤں پٹخے

بھائی میری شادی ہے یہ کیا بات ہوئی۔۔آپ مجھ سے کام کرائیں گے" وہ تنک کر بولا

شیٹ آپ یہ پھول اٹھاؤاور۔۔۔لگاؤاور جب تک کام ختم نہ ہو تم مجھے گھر کے اندر نظر نہ آؤ" وہ سختی سے کہہ کر ہٹا صبح سے وہ کام کروا رہا تھا بلکل اسی طرح جس طرح دادا جان کراتے تھے اور۔۔اسنے کوئ کمی نہیں چھوڑنی تھی

۔۔۔

ہاں شادی تو میری ہے بس التمش بھائ اور۔۔صارم تو نو شامیاں ہیں" وہ جھنجھلایا۔۔۔۔

وہاج نے کان پر دھرے بنا اندر کی راہ لی اور وہ روم میں آ۔گیا

مشال بستر پر لیٹی ہوئی تھی گھیرے سانس بھر رہی تھی وہ ایک لمحے میں اس تک پہنچا

کیا ہوا ہے ٹھیک ہوں" وہ اسکا چہرہ تھام گیا

مشال نے سر ہلایا

ایکچلی مجھے نہ۔۔یہ دیکھنا ہے وہ جو اوپر والی الماری ہے اس میں کس کا گفٹ بکس ہے" وہ منہ بنا کر بولی وہاج نے اس الماری کیطرف دیکھا جہاں سے سارے اسکے کپڑے اور دوسرا سامان نیچے پڑا تھا مگر گفٹ نہیں اترا تھا

وہ سرد سانس کھینچ گیا

تم کہاں چڑھی تھی وہاں تک پہنچنے کے لیے" اسنے جاننا چاہا

آپکی سٹڈی ٹیبل پر" وہ مسکراہٹ روکنے لگی

"مشال"

وہاج تپ گیا۔۔۔

اس میں کیا ہے۔۔۔""تم نے میری فائلز پر اپنے گندے پاؤں لگا دیے"

"وہاج" مشال حیران رہ گئ

میرے پاؤں گندے ہیں" وہ مصنوعی رونے کی اداکاری کرنے لگی

بہت گندے" اسنے وہ پیپر اسکے سامنے کیا جس پر مٹی لگی تھی

اور پورے اسکے پاؤں چھپے ہوئے تھے مشال کچھ کہہ نہیں پائی پورے کمرے کا کباڑ بنایا ہوا ہے """ہاں کمرے کی پرواہ ہے دو دن سے مجھے تو دیکھنے کی زہمت نہیں ہوئی اور پھول نہیں دیتے اب کچھ بھی نہیں لاتے" وہ ۔۔۔ایکدم جزباتی ہوئی وہاج کو اسکے فیس ایکسپریشن پر ہسنی اگئی اوپر سے ۔۔۔وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ خوبصورت ہو رہی تھی۔۔۔

وہاج۔۔نے پیپر پھینکا اور اسکے نزدیک جانے لگا۔۔۔۔

مشال۔۔ مسکراہٹ روک کر اسے دیکھ رہی تھی اور وہاج نے ایکدم اسے خود سے نزدیک کر لیا۔۔۔۔

اتنا کہ۔۔۔دونوں۔ایک دوسرے کی دھڑکنوں کی ردھم کو سن سکتے تھے

۔۔۔

مشال نے اسکی گردن میں بازو ڈال لیا اور وہاج نے اسے خود سے لگا لیا۔۔۔۔

تھنکیو" وہ اسکی کلائی پر پیار کرتا بولا

نو منشن مائے ہز بینڈ" وہ ہلکا سا ہنس کر بولی

تو وہاج بھی ہنس دیا

بہت بڑی ڈرامے باز ہو تم" وہ بولا

اور آپکو مجھ ہی سے پیار ہے" وہ اٹھلا کر بولی تھی

یہ بھی سچ ہے۔۔۔۔" وہ اسکے گال کو چھونے لگا

مشال کی بولتی بند ہونے لگی تھی جیسے جیسے اسکی قربت کی گرمجوشی بڑھنے لگی

۔۔۔

اور۔۔۔وہ مگن سا ہونے لگا بے حد چاہت سے وہ اوپر اپنا پیار لٹا رہا تھا۔۔۔

اور اپنے ہر عمل سے ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے اس سے اور

ان دونوں کا پچھتاوا ہے اسے جس دن میں وہ اس سے دور رہا تھا۔۔۔

اسنے مشال کی گردن کو چھوا۔۔

و۔۔وہاج" مشال نے زرار وکنا چاہا

"ششش

وہ ٹوک گیا۔۔۔

م۔۔ مگر مجھے تیار ہونا ہے" وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے ہاتھ کے دباؤ سے پیچھے بستر پر لیٹی بولی۔۔۔

کچھ دیر بعد "اسنے کہا اور اسکے الفاظ چن لیے جو اگلے وہ بولنے ہی لگی تھی

۔۔۔

سکندر کام چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اسنے سب سے پہلے آہنگ کے کمرے میں جھانکا۔۔۔ وہاں آہنگ ہی تھی وہ جلدی سے دور ہو گیا اب اسکا ارادہ نور کے کمرے میں جھانکنے کا تھا مگر جھانکنے کے باوجود وہ وہاں نہیں تھی اسے حیرانگی ہوئی کہ اسکو آسمان کھا گیا یہ زمین نگل گئی مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی اور اسی طرح ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ تھک گیا تو زرا غصے سے کمرے میں آگیا۔ اور شام تو ہو ہی چکی تھی تیار ہونے لگا دوسری طرف اسنے صارم سے چسکے لینے کا سوچا اور اسنے اسے کال کی۔

جو صارم نے اٹھانے کی زحمت نہیں کی سکندر کو ہنسی اگئ تھی۔۔

وہ تیار ہوا اسنے بلیک کلر کا کرتا شلوار پہنا تھا۔۔

اور معاذ اگیا تو وہ اسکے ساتھ چلا گیا دوسری طرف التمش بھی ریڈی ہو گیا تھا

اسنے بھی بلیک کرتا شلوار پہنا تھا۔۔۔

اور وہ بھی باہر نکل آیا۔۔

وہاج پہلے سے ہی باہر موجود تھا اور صارم غائب ہی تھا۔۔۔۔

نہ وہ آیا تھا گھر میں اور نہ صبح سے وہ نظر ارہا تھا۔۔۔

لیکن کسی نے اسے منہ نہیں لگایا تھا اور اچھا ہی تھا وہ نہ آتا۔۔

آہنگ اور نہال کو تیار کیا جا رہا تھا۔۔۔اور دوسری طرف علیزے بھی اپنے

گھر میں تیار ہو رہی تھی صارم کے لیے آج صارم کے نام کی مہندی اسکے ہاتھ

پر سجنی تھی مگر وہ اس بات سے ناواقف تھا۔۔۔

دونوں تیار ہو گئیں اور۔۔۔۔مشال۔۔۔نے جب مکمل تسلی کر لی کے

صارم نہیں آئے گا وہ علیزے کو لے آئ۔۔اسنے کامدار سوٹ پہنا ہوا تھا جو

کہ سیاہ رنگ کا تھا اور گولڈن ستارے سے سجا ہوا تھا۔۔۔اور گلے میں نیکلس پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اپنے بے پناہ حسن سمیت پوری محفل پر چھائے ہوئے تھی بلاشبہ۔۔۔وہاں دلہنیں بھی بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں ۔۔مگر مشال الگ ہی لگ رہی تھی سب میں اور اسپر اسکا چٹ پٹا انداز اور وہاج کا اسپر فدا ہو جانا۔۔۔یہ سب چیزیں ان دونوں پر سب کی توجہ کرا رہے تھے اس وقت بھی سب مہندی لگانے ان دلہنوں کو آئے۔۔۔۔سکندر اور التمش الگ بیٹھے تھے اور یہ مشال کا ہی کارنامہ تھا جس میں نور بھی شامل تھی بس ہانیہ کچھ چپ چپ سی تھی مگر کوئی اسے اگنور نہیں کر رہا تھا وہ خود ہی شرمندہ سی تھی۔۔۔

مشال نے سب کو خوب تنگ کیا ہوا تھا۔۔اور آج تو وہاج بھی اسکا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا سکندر کی بس ہو گئی تو وہ التمش کو لے کر نہال کے ساتھ سکندر اور التمش آہنگ کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔تو ہا ہو لہ اور شور غل ہی الگ ہو گیا تھا

ہنسی مزاق اور قہقہوں میں مہندی کی رسم ہوئی تھی اور علیزے سے بھی چھیڑ خانی چلتی رہی۔۔۔

سکندر نے الگ ہی پلین بنایا ہوا تھا اور اس میں حیرت انگیز طور پر گھر کے سب لڑکے شامل تھے مگر یہ بات کسی لڑکی کو پتہ نہیں تھی۔۔

مہندی کا فنکشن کافی اچھا ہوا تھا اور۔جب رات گئے فنکشن اختتام ہوا تو۔۔۔ وہ سب لڑکے۔۔۔دوستوں کا بھانا کر کے گھر سے جا چکے تھے۔۔

مشال کو تو غصہ چڑھا تھا کہ وہاج کس لیے چلا گیا۔۔۔

وہ ویٹ کرتی رہی تھی اسکا اور یہاں تک کے ویٹ کرتے کرتے سو گئی۔۔ آہنگ اور نہال بھی نہ جانے کیوں ان دونوں کی منتظر تھی مگر۔۔۔

ان لوگوں کا تو۔۔ فنکشن ہی الگ تھا۔۔۔

ساری بقیہ رات۔۔ان لوگوں نے۔۔خوب شرابے ہنگامے اور شباب کے ساتھ گزارا اور ان سب کے دوستوں نے مل کر۔۔وہاج کو ڈرنک کرا دی

۔۔ تھی التمش۔۔ کو بھی سکندر۔۔ تو یہ سب جانتا تھا تبھی۔۔۔ اپنے دوستوں کو گھورنے لگا کہ تم لوگ مروگے۔۔ وہاج سے۔

۔۔ وہ التمش اور وہاج کو کھینچ کھینچ کر گھر لے آیا تھا صارم بھی تھا وہاں جو کہ سکندر کو اسکی موت کا بتا رہا تھا کہ وہ کس طرح آنے والی ہے اب تمھاری سکندر نے بے ہوش التمش کو تو اسکے کمرے میں پہنچایا اور۔۔ وہاج اپنا ہاتھ چھڑوا کر خود ہی چلا گیا۔۔۔

اب کیا ہو گا" سکندر نے صارم کو دیکھا

تیری موت" صارم شانے آچکا کر چلا گیا

یہ اللہ آدھی شادی شدہ نہ مارنا" وہ۔۔ خود پر پھونکے مارتا خود بھی چلا گیا

کیونکہ دن نکل چکا تھا

وہاج اپنے کمرے میں آیا اور۔۔ اسنے دروازہ بند کیا

کچھ ڈگمگاتے قدموں سے وہ۔۔۔۔ بیڈ کے نزدیک آیا اور مشال کو دیکھا وہ سو رہی تھی۔۔

بہت پیاری لگ رہی تھی وہ مسکرایا گرمی لگ رہی تھی اسنے اے سی تیز کیا اور
۔۔شرٹ اتر کر پھینکی اور بستر پر۔۔مشال کے قریب گیرا اسے خود میں
سمیٹ لیا
وہ اٹھ گئ
آپ اگئے """مشال کی اسکیطرف سے پیٹ تھی
ہمممم "وہاج بولا
اتنی دیر سے "مشال نے شکواہ کیا
"تم۔۔تم نے کپڑے چینج کیوں کیے مجھے تمھاری تعریف کرنی تھی
وہاج بولا تو مشال زبردستی مڑی۔۔۔
وہاج کی سرخ نظریں اور انداز بتا رہا تھا
آپ ڈرنک ہیں "وہ حیران ہوئ
وہاج ہنس دیا۔۔۔۔
تمھارے پیار کے نشے میں ہوں فلحال تو "اسنے مشال کا چہرہ اپنی جانب موڑا

اور اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔مشال نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا۔۔۔

آپ نے ڈرنک کیوں کی ہے" وہ غصے سے بولی

ارے یار کیا مسلہ ہے تمھیں" وہ چیڑ گیا

مشال گھورنے لگی وہاج بے ہنگم ہنسنے لگا اور۔۔مشال پر ایک دم جھپٹا تھا وہ مشال نہ نہ کرتی رہ گئی مگر وہ اپنی من مانی سے۔۔اسپر پیار لوٹاتا رہا۔۔اور پھر ایکدم ہی مشال کو محسوس ہوا وہ۔۔سو گیا ہو۔۔وہ اسکی گردن میں چہرہ دیے لمبے سانس بھر رہا تھا جس سے محسوس ہو رہا تھا سو گیا ہے

زرا اٹھیں تو سہی پھر بتاتی ہوں""" مشال نے سوچا اور۔۔اسے تھوڑا سا دور کر کے وہ خود اٹھی تھی۔۔

دوپہر تک۔۔وہاج اٹھاتو سر کافی بھاری ہو رہا تھااور اج۔۔تو بارات تھی۔اج کئ راز کھولنے تھے۔۔

وہ۔۔۔اٹھاتو سر گھوم گیااسے سب یاد اگیا تھا۔۔

وہ سر جھٹک کر واشروم میں گیافریش ہو کر آیاتو قدرے بہتر محسوس کر رہا تھا

۔۔

وہ شاور لے کر آیاتو۔۔مشال اندرا۔گئ۔۔

تواٹھ گئے مسٹر نواب "وہ بولی

ہاں تواٹھنا نہیں تھا۔۔وہاج سمجھا نہیں

زیادہ بھولے مت بنیں۔۔۔آپ آپ نے ڈرنک کی شرم آتی ہے اور مجھے سمجھ آگیا ہے ساری رات کہاں تھے آپ پتہ ہے مجھے کہاں تھے آپ وہاج مجھے نہیں پتہ تھااتنے۔۔۔بے شرم ہیں آپ "مشال نے گھورتے ہوئے کہا تو۔۔۔۔

وہاج۔کھسیانا سا ہنسنے لگا

جاری ہے ,رقص محبت

از قلم تانیہ طاہر

😍🎉لاسٹ اپی سوڈ

نہیں ایسا نہیں ہے جو تم سوچ رہی ہو ویسا تو بلکل کچھ بھی نہیں ہے" وہ مسکرا کر اسکے نزدیک آیا۔۔ جبکہ مشال گھورتے ہوئے اسکے شانے پر مکے برسانے لگی۔۔۔

دوسری طرف وہاج ہنس دیا

۔۔ خبردار جو میرے علاؤہ کسی لڑکی کیطرف دیکھا بھی تو" وہ منہ بنا گئ

اوکے" وہ پیار سے بولا اور چاہت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا

چلیں اب جائیں باہر۔۔ سب ویٹ کر رہے ہیں آپکا" مشال اسکی نظروں سے گھبراتی بولی

تھوڑی دیر تھوڑا سا وقت ہی دے دو" وہ اسکی طرف جھکنت لگا جبکہ
مشال نے اسکے گیلے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لیے۔۔۔۔
آج بھی باہر رہیے گا میرے وقت کی بھلا کیا ضرورت ہے" اسنے کہا۔۔۔
آف کیا ساری زندگی اب اسی بات کا تانا دو گی" وہ اسکو دور جاتے دیکھ کر۔۔
بولا۔۔۔
ساری زندگی۔۔آپ کو تو میں اچھے سے بتاتی ہوں نہ۔۔۔۔" وہ غصے سے بولا

جبکہ۔۔۔وہاج ہنس دیا۔۔۔۔
مجھے ساری زندگی تم سزا کے طور پر قبول ہو" وہ بولا مشال جاتے جاتے اندرا
گئ۔۔اور آنکھیں نکال کر اسے دیکھنے لگی
مطلب۔۔مطلب۔۔میں نے کیا کہا ہے" وہ۔۔زرا حیران ہونے کی
اداکاری کرنے لگا۔۔۔

وہاج اگر بڑی امی نے نہ بلایا ہوتا میں سچی آج۔۔جان سے مار دیتی آپکو" وہ غصے سے بولی

ہائے میری جان جان سے مار دو" وہ اسکی کلائی تھام گیا۔۔جبکہ مشال کلائی چھڑاتی غصے سے نکل گئ۔۔

اور وہاج نے وہ گفٹ نکالا جو کہ ۔۔۔اسنے مشال کے لیے اور اپنے لیے لیا تھا یہ۔۔۔آؤٹ وہ کنڑی کی ٹکٹس تھیں۔۔۔

اور اسے امید تھی مشال بہت خوش ہو گی۔۔۔

اور یہ آج وہ اسے دینے والا تھا وہ نہیں جانتا تھا آج وہ کیا پہنے والی ہے شاید اسے سرپرائز دینے والی تھی۔۔۔

وہ مسکرا کر۔۔۔خود بھی باہر اگیا گھر میں افراتفری تھی۔۔۔

اور بے ساختہ اسکی صدف سے ٹکر وہ گئ۔۔۔۔

وہ ایکسکیوز کر کے چلا گیا جبکہ صدف نے۔۔ مسکرا کر اسکو دیکھا مشال جو ابھی کمرے سے نکلی تھی مزید تپ گئ

سمبھل کر چلو۔۔۔ورنہ تمھاری آنکھیں نکال لوں گی" وہ دانت پیس کر بولی

مجھ سے کیسے بات کر رہی ہو تم" صدف غصے سے بولی تو۔۔۔مشال نے اسکی

کلائی جکڑ لی

تم نہ دور رہو وہاج سے

زیادہ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ شادی شدہ ہے اور اسکا بچہ بھی ہونے

والا ہے" وہ گھور کر بولی جبکہ صدف اسے پاگل کہہ کر چلی گئی مشال کا تو میٹر

ہی گھوم گیا

سمبھال لو تم لوگ اپنی کزن کو میرے شوہر پر بلاوجہ لائینیں مار رہی ہے میں

اسکی آنکھیں نکال لوں گی" وہ آہنگ نور اور ہانیہ سے بولی انداز تپا تپا تھا

وہ ساری ہی ہنس دیں

تم لوگ ہنس رہی ہو" وہ بھڑکی

اک تو سب سے زیادہ مزا تب آئے گا جب۔صارم بھائی۔۔۔کمرے میں

آجائیں گے "نور نے قہقہ لگایا تو مشال نے بھی لگایا

اور سب ہی ہنس پڑے

سب ہی آج صارم کا ریسپونس دیکھنے کے لیے بے چین تھے جبکہ نہال اور آہنگ کے چہروں پر بھی الگ ہی ترنگ تھی۔۔وہ دونوں ہی گھبرائیں ہوئیں تھیں

اور بھئی کیا حال احوال ہے "اور مشال صبح سے انھیں چھیڑ رہی تھی

وہ دونوں۔ادھر ادھر دیکھنے لگی نور اور ہانیہ ہنس دیں

ویسے تم نے جو میرے بھائی سے پردے کی قسم کھائی ہے نہ آج کوئی پردہ ورنہ نہیں ہو گا وہ کون سا گانہ ہے۔۔جو آج سکندر گانے والا ہے

خدا کے لیے اب تو چھوڑ دو یہ پردہ۔

کہ ہیں آج ہم تم۔۔۔۔ نہیں غیر کوئی۔۔۔"نور گنگنائی اور اسکے ساتھ مشال بھی سب کے قہقہے گونجنے لگے جبکہ۔۔۔آہنگ اور نہال زرا سرخ سرخ سی بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

ہنسی مزاق قہقہوں میں وقت گزر گیا۔۔۔اور نہال اور آہنگ مشال ہانیہ اور نور وہ سب۔۔۔۔علیزے کو لے کر پارلر جا چکیں تھیں صارم کو صبح سے شدید غصہ ارہا تھا وہ ہر کسی سے لڑ رہا تھا اسنے دو بار مزید ماں کو سمجھانے کی کوشش کی مگر انھوں نے ایک نہیں سنی تھی اور۔۔

اسے جھڑک دیا تھا الٹا یہ بھی کہہ دیا تھا اگر تم نے شادی نہ کی تو چلے جانا پھر اس گھر سے دوسری طرف علیزے کا ریسپونس اتنا سرد تھا۔۔۔

وہ چپ ہو گیا تھا مزاج بہت برا تھا وہ چاہ کر بھی علیزے کو بھول نہیں پا رہا تھا ان کچھ دنوں میں اسے انداز ہوا تھا علیزے اسکے لیے ضروری ہے وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے اسنے اپنا خیال اسکے دل و دماغ میں بیٹھا دیا ہے مگر۔۔۔۔ علیزے کو تو ان باتوں سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

سکندر تیار ہو چکا تھا اسنے شیروانی نہیں پہنی تھی کوئی خاص قسم کی چیڑ تھی اسے۔۔۔۔۔اسی لیے اسنے۔۔۔ سفید سوٹ پر۔۔۔۔ ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی اور اس میں بھی وہ خوب جچ رہا تھا اور قسمت کی کرنی ایسی تھی کہ اسکے

ماں باپ دونوں تھے اسکی زندگی کے اتنے بڑے دن پر۔۔دوسری طرف۔۔۔التمش نے بھی نہیں پہنی تھی شیر وانی اسنے بھی سفید سوٹ اور ویسکوٹ پہنا تھااور۔۔۔وہ بھی تیار ہو کر باہر اگیاالبتہ صارم زبردستی تیار ہوا تھااسنے بلیک سوٹ اور۔۔شیر وانی پہنی تھی۔۔۔مگر وہ دولہاالبتہ نہیں لگ رہا تھا

اوپر سے موڈ شدید خراب تھا۔۔۔دوسری طرف۔۔۔وہاج۔۔۔نے سب کام سمبھالا ہوا تھا آج اسنے بلیک کرتا شلوار پہنا ہوا تھا۔۔اور بازو کہنیوں تک فولڈ تھے اور دوسری طرف۔۔زراحلیہ بکھرا ہوااور سادہ تھا۔۔۔۔ مگر وہ اس میں بھی خوب جچ رہا تھا۔۔۔۔اور سب میں اگ لگ رہا تھا۔۔ دلہنیں جیسے ہی۔۔۔پارلر سے آئیں تو۔۔۔انھیں اندر پہنچادیا گیا چونکہ گھر بہت بڑا تھا تبھی کہیں اور یہ کسی حال کو بک نہیں کیا گیا تھا۔۔وہ سب چلی گئیں تھیں۔۔مشال نے دور سے وہاج کو دیکھا اور اسکی سمت چلنے لگی

اسے بھوک لگی تھی منہ بسورے وہ اسکے کے پاس آنے لگی تو۔۔۔وہاج نے ایکدم سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔اور بس دیکھتا ہی رہ گیا ریڈ اپنی شادی کے لہنگے میں۔۔وہ کرینے سے دوپٹے سے خود کو کور کیے بالوں کا ڈھیلا ڈھیلا جوڑا بنائے اور۔۔۔اس جوڑے میں سے نکلتی لٹیں جو اسکی گردن کو چھو رہی تھیں۔۔اور۔۔۔ناک میں نتھ۔۔۔۔یہ سب وہاج کے واقعی ہوش ٹھکانے لگا چکا تھا۔۔۔۔

جبکہ۔۔دوسری طرف اسنے۔وہاج کو جھنجھوڑ دیا۔۔۔

کیا مسلہ ہے۔۔۔آپکو مجھے بھوک لگ رہی ہے اور آپ گھورے جا رہے ہیں"
وہ خفگی سے بولی

اب تو مجھے بھی لگی ہے" وہ لوفرانہ انداز میں اسکیطرف بڑھا۔۔۔۔

وہاج"مشال نفی میں سر ہلاتی ہنسنے لگی

بہت خوبصورت لگ رہی ہو مجھے تو لگ رہا ہے میری تھکان اتر گئ" وہ بولا۔تو مشال کچھ شرما سی گئ

وہاج نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسکے نہ نہ کرنے کے باوجود۔۔وہ۔۔۔اسے لیے ۔۔۔پیچھے کی جانب چلا گیا

وہاج آپکو شرم ارہی ہے یہ کیا حرکتیں کر رہے ہیں" مشال نے ٹوکا تو۔۔۔وہ اسکو دیوار سے لگا گیا یہ انیکسی کی طرف جاتا تھا راستہ۔۔۔

مشال۔۔۔اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے تم سے اتنی محبت ہو جائے گی یہ میں نے سوچا نہیں تھا" وہ اسکی پیشانی کو چھو کر بولا۔۔۔

بس۔۔شکر ادا کیجیے گا آج ساری رات کہ میں ملی ورنہ صدف ملتی" وہ کھلکھلائی۔۔وہاج نے گھیرہ سانس بھرا اور۔۔۔اسکی جانب جھکتا کبھی دور ہوتا کبھی جھکتا پھر دور ہوتا

کیسے کیسے۔۔۔" وہ جھنجھلایا

میری لیپسٹک خراب ہوئی نہ چھوڑو گی نہیں پھر میں" وہ منہ بنا کر بولی

چلیں۔۔۔پھر کچھ برداشت کر ہی لیتے ہیں" وہ گھیرہ سانس بھر کر دور ہوا

۔۔

جبکہ۔۔۔مشال ہاتھ جھاڑتے مسکرادی۔۔۔

میں تمھارے لیے کھانا نکلوادیتا ہوں کھالو۔۔۔

ہاں جی بہت بھوک لگی ہے" اسنے کہا تو وہاج نے سر ہلایا اور۔۔اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آیا۔۔۔۔

دوسری طرف دولہے۔۔ارہے تھے وہاج کو وہاں جانا پڑا مگر مشال کو اسنے کہا کہ وہ۔۔ کھانا کھالے مگر مشال کی بھوک بے ہوش ہو گئی تھی وہ بھی دوڑ کر ۔۔۔۔ان سب کے ساتھ شامل ہو گئی اُن سب میں صرف صارم کا منہ بنا تھا جبکہ علیزے کو آج اسکے کمرے میں بیٹھادیا گیا تھا نہال اور آہنگ البتہ دولہوں کے بیٹھنے کے بعد انکے پاس۔آگئیں تھیں وہ سب ساتھ بیٹھے ہوئے ایک ساتھ بہترین لگ رہے تھے جیسے ایک دوسرے کے لیے ہی بنائے گئے ہوں۔۔نہال نے نوٹ کیا سکندر نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا جبکہ التمش تو

اہنگ۔کے بلکل ساتھ چیپک کر بیٹھ گیا تھا وہ گھبرا کر دور ہوتی وہ آج مزید اسکے قریب ہو جاتا۔۔۔

ان دونوں کا نکاح ہوا ہوا تھا۔۔۔

تبھی۔۔۔صارم کے ساتھ علیزے کو لا کر بیٹھایا گیا انکا نکاح ابھی ہونے والا تھا صارم علیزے سے فاصلہ بنا گیا

وہاج۔۔۔آیا اور اسنے نکاح شروع کرایا۔۔۔

نکاح شروع ہوا۔۔تو صارم نے وہاج کی جانب دیکھا

کرلو۔۔اور فکر نہ کرو تمھارا بھائی تمھارے لیے غلط فیصلہ نہیں کرے گا" وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا

صارم دانت بھینچ کر بے حد غصے میں نکاح نامے پر سائین کر گیا۔۔۔

علیزے نے بھی کیا تو۔۔سب انکے لیے دعا کرنے لگے۔۔

ہنسی مزاق شور شرابے میں وقت کا کچھ اندازا نہیں ہوا۔صارم تو اس ہنسی مزاق میں جو وہ دودھ پلائی کا کھیل کر رہے تھے شامل ہی نہیں ہوا اور چلا گیا

تھا۔وہاں سے اپنے دوستوں کے پاس جبکہ وہ سب لوگ خوب انجوائے کر رہے تھے سکندر نہال سے نہیں بولا تھاہاں التمش نے آہنگ کے اوسان خطا کیے ہوئے تھے جب۔۔۔اسنے اسکی کمر میں بازو حائل کیا آہنگ تو۔بے ہوش ہونے والی ہو گئ۔۔

کھانا کھایا گیااور رخصتی کا شور اٹھ گیار خصتی گھر میں ہی ہونی تھی بس کمروں سے کمروں میں ہی جانا تھا۔مشال سب سے پہلے التمش کے سامنے اگئ۔۔۔ جبکہ سکندر نے اس سارے قصے میں اب نہال کا ہاتھ پکڑا تھاوہ بھی اتنی زور سے کہ وہ ایک پل کو اسے دیکھتی رہی دوسری طرف آہنگ کو۔۔۔التمش بازو میں قید کیے جا رہا تھا۔۔۔

یار ہٹ جاؤ تم کیا ہر جگہ۔۔ فقیرنی بن رہی ہو """اوہیلو مسٹر میری بیوی ہے" وہاج نے انکھیں نکالیں

ہاں تبھی تو کہہ رہا ہوں۔۔ہر جگہ پیسے کیوں مانگ رہی ہے حالانکہ سیٹھ کی بیوی ہے" وہ بولا تو سب ہسننے لگے

شرافت سے نکالیں پیسے۔۔"مشال نور اور ہانیہ نے کہا
اچھا بابا کتنے چاہیے "التمش بولا اور ان سب کی ڈیمانڈ کے مطابق انھیں پیسے
دے دیا وہ سب بہت خوش ہوئیں تھیں
دوسری طرف سکندر کو بھی انھوں نے روک لیا۔۔۔
یار اب مجھ سے مت مانگنا میں تو بھائی ہوں تمھارا" سکندر نے کہا تو مشال نے
اسکا کان پکڑ لیا۔۔
" میں تمھاری بھابھی بھی ہوں۔۔۔۔
سب ہی ہنس رہے تھے جبکہ۔۔۔۔وہاج اسکی سپورٹ میں کھڑا تھا بھلا کوئی
کیا کہہ سکتا تھا ارے بابا دے رہا ہوں دے رہا ہوں "اسنے کہا اور اسکو پیسے
نکال کر۔۔۔دے دیے۔۔وہ شور وغل کرنے لگیں۔۔دوسری طرف۔۔۔
صارم تو غائب تھا۔۔

وہ سب ہنسی مزاق کافی دیر تک کرتے رہے پھر وہاج نے ہی اپنی بیگم کو روکا ورنہ وہ تو رات پوری پار کرا دیتی اور اسکے دوست۔۔بچارے منہ بسورتے رہ جاتے

نہال اور آہنگ کو۔۔۔رومز میں بیٹھا دیا گیا التمش تو جھٹ سے چلا گیا تھا البتہ سکندر باہر ہی تھا وہاج نے صارم کو پکارہ دونوں ہٹ گئے۔۔۔

جبکہ صارم نے وہاج کے سامنے بہت پاؤں پٹخے تھے۔۔

تمھاری سمجھ میں نہیں ارہا۔۔۔"وہ ایکدم بولا۔۔۔

تو صارم غصے سے کمرے میں چلا گیا اسکے بہن بھائی دنیا کے بدترین بہن بھائی تھے وہ جیسے ہی کمرے میں آیا اسکی دولہن بیڈ پر بیٹھی اسکا ویٹ کر رہی تھی

۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

کچھ دیر اسے دیکھتا رہا عجیب کوفت ہو گئی تھی اس لڑکی سے۔۔۔

اسنے غصے سے۔۔۔اپنی واچ اتاری اور پھینک کر ٹیبل پر ماری علیزے ایکدم اچھل سی گئ۔۔۔

اسنے گھو گھنٹ میں سے۔۔۔اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

اتنا غصہ "وہ آہستگی سے بولی

صارم ایسے پلٹا جیسے۔۔۔۔دنگ رہ گیا ہو۔۔

وہ اسکے اچانک قریب آیا اور اسکا گھونگھٹ الٹ دیا۔۔۔

علیزے نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

صارم حیرانگی سے اسے دیکھتا دیکھتا باہر نکل گیا سکندر اور۔۔۔مشال باہر ہی کھڑے تھے وہ حیرانگی سے انکی جانب دیکھتا پوچھنے لگا کہ۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔

کیسا لگا "مشال اور سکندر نے دانت نکالے وہاج بھی ہنسنے لگا

کمینوں "وہ کہنے سے خود کو روک نہیں پایا اور۔۔۔التمش آہنگ اور نہال نور ہانیہ سب کے قہقہے بلند ہوئے اندر علیزے بھی ہنسنے لگی تھی

جبکہ۔صارم نفی میں سر ہلاتا انکے منہ پر دروازہ مار کر اپنے کمرے میں دوبارہ آ۔گیا علیزے مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور۔۔اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔

اور ایکدم اسکی کلائ موڑ دی۔۔

آہ "علیزے نے معصومیت سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

تم نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ " وہ اسے۔۔۔دھمکی دیتا ہوا بولا۔تھا

آپ نے بہت سہی کیا تھا۔۔۔کیسے روڈ روڈ رہتے تھے " وہ بولی۔۔۔

روڈ۔۔میں تو " وہ کچھ بولنا چاہتا تھا پھر روک گیا۔۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا تم نے خطرناک وقت چن لیا میرے ساتھ ملاقات کا " وہ اسکو معنی خیز نظروں سے دیکھتا پوچھ رہا تھا جبکہ۔۔۔علیزے چہرہ جھکا گئ

آپ نے میری منہ دکھائی تو دی نہیں " وہ بولی تو صارم ہنس دیا۔۔۔۔

اگر مجھے یہ سرپرائز نہ ملتا تو۔۔شاید منہ دیکھائی۔۔۔حیران کن ہوتی" وہ

اسکے نزدیک ہوا علیزے ایکدم گھبرا سی گئ

مگر وہ اسے روک کیسے سکتی تھی۔۔

صارم اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیسے اٹیٹیوڈ دیکھایا ہے تم نے مجھے اور کتنا تڑپایا ہے" وہ گھورنے لگا

وہ تو وہ تو مزاق تھا" علیزے کچھ کہتی کے صارم نے اسکے چہرے پر جھکنے کے

ساتھ ہی۔۔۔اسکے الفاظوں کا گلہ گھونٹ دیا۔۔۔

وہ مستعدی سے اور نرمی سے۔۔اپنا کام کرنے لگا تھا جبکہ۔۔۔

علیزے کی دل کی دھڑکنیں۔۔۔۔تھم سی گئیں۔۔۔

اسنے صارم کے کرتے کو اچانک اپنی مٹھی میں جکڑ لیا

صارم نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

ایکچلی مجھے کچھ پوچھنا ہے" وہ بولی تو۔۔۔صارم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

بولو" وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

کیا آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے" وہ آہستگی سے بولی

صارم نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔ صرف تم سے ہی شدید کرنے لگا ہوں" وہ چاہت سے بولا تو علیزے کو۔۔۔ یقین نہیں آیا اور۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

صارم نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

علیزے کی آنکھیں بھیگ گئیں اسے لگتا نہیں تھا مگر پھر کبھی کبھی لگتا بھی تھا اور شاید وہ کنفیوز تھی مگر صارم نے اسکی کنفیوژن دور کر دی۔۔

علیزے مسکرا دی اور صارم نے۔۔۔ اسکی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا

اب جو تم نے کیا ہے اسکی سزا بھگتو" وہ آہستگی سے بولا۔۔ علیزے کو اسکے ہاتھوں کی حرکت محسوس ہو رہی تھی اسکا دل حلق کو آ رہا تھا۔۔۔

مجھے ساری سزائیں اس محبت کی قید میں قبول ہیں" وہ اہستگی سے بولی اور صارم مسکرا دیا۔۔

نہال پریشان سی بیٹھی تھی سکندر باہر ہی تھا وہ اب تک نہیں آیا تھا۔۔ کیا وہ اس سے غصے تھا مگر اسنے کیا کیا تھا۔۔۔اسکے ساتھ۔۔جب دیر ہو گئی تو اسنے اٹھ کر اپنی جیولری اترنا شروع کر دی اور جب جیولری اتار دی۔۔۔تو۔۔۔ اسنے اپنا دوپٹہ ابھی اتارا ہی تھا کہ سکندر تبھی اندر آگیا۔۔

وہ ایکدم جلدی سے دوپٹہ اٹھا گئ۔۔

نہال نے سکندر کیطرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور سر جھکا لیا۔۔۔

سکندر نے دروازہ لاک کیا اور اسکی جانب قدم اٹھائے۔۔۔تو۔۔نہال گھبرا کر اس سے دور ہٹنے لگی۔۔۔

کیونکہ اسکا چہرہ بہت سنجیدہ تھا جیسے وہ آج اسے رعایت نہ دے رہا ہو۔۔۔

تو آج بھی پردہ کر لیں محترمہ اب کیوں یوں۔۔ ہوش اڑانے کے لیے سامنے ا
کر کھڑی ہو گئیں ہیں" اسنے ایکدم اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے جکڑ لیا۔۔۔
جبکہ۔۔۔ نہال نے اسکی جانب دیکھا
آپ نے تو کہا تھا جب تک میری ماں راضی نہیں ہو گی میں تمھارے ساتھ
" نارمل نہیں ہوں گا
سکندر ہنس پڑا۔۔۔۔
وہ تو غصے میں کہا تھا اب اسکا مطلب یہ تو نہیں تھا امی کبھی نارمل نہ ہوتی اور
میں بھی نہ ہوتا۔۔ میں زرا دوسرے ٹائپ کا بندہ ہوں۔۔ سال میں ایک دو
بار ہی غصہ آتا ہے۔۔ تو الٹا سیدھا بول دیتا ہوں اب تم اسکو اسطرح دل پر لگا
کر مجھ سے چھپتی پھیرو گی کے میری ساری شادی کا رومینس برباد کر دیا" وہ
آنکھیں گھما کر بولا
میں نے نہیں کیا آپ نے میرا دل دکھایا تھا میں تو بس آپ سے دور تھی" وہ
خفگی سے بولی

سکندر توجہ سے اسکیطرف دیکھ رہا تھا

" مجھے نہیں پتہ تھا تمھیں ناراض ہونا بھی آتا ہے

وہ بولا۔۔نہال کا دوپٹہ سرک کر خود ہی نیچے گیر گیا اسنے گھبرا کر پہلے دوپٹے کی جانب اور پھر سکندر کی جانب دیکھا سکندر کی آنکھوں میں اسکے لیے۔۔۔ پیار تھا۔محبت تھی۔۔۔

چ۔۔ چھوڑیں۔۔م۔۔مجھے بھوک بھی لگی ہے" وہ آہستگی سے بولی چہرے پر شرم وحیا کے گلال بکھرے ہوئے تھے

کون سا کھانا وانا ساری زندگی سے کھانا کھاتی ارہی ہو۔۔۔اج رات۔۔ کھائے بنا زندہ رہو" وہ آنکھ دبا کر اسکو بازؤں میں آچک گیا

سکندر "اسنے حیرانگی سے دیکھا۔۔

ہاں یہ تو میں بتانا بھول گیا۔۔میں زرا کچھ ظالم ٹائپ بھی بندہ ہوں اپنے اہم معملات میں دخل نہیں برداشت کرتا۔۔۔اور سب سے خاص بات یہ کھانا وانا۔۔کچھ نہیں صبح کھانا" وہ اسے بستر پر لیٹا کر بولا

مجھے سچ میں بھوک لگی ہے "نہال منہ بسور کر بولی جبکہ لبوں پر مسکراہٹ بھی رینگ رہی تھی

مجھے بھی لگی ہے "اسنے آہستگی سے کہتے سائیڈ لیمپ بجھا دیا۔۔۔

نہال نے آنکھیں بند کر کے اسکو اپنا آپ سونپ دیا۔۔۔۔

جبکہ سکندر نے چاہت سے۔۔۔۔اسکی یہ خود سپردگی کو قبول کیا تھا۔۔۔

التمش روم۔میں آیا تو بیگم ہی نہیں تھی اسنے ارد گرد دیکھا کہ وہ کہاں ہے کیا وہ روم میں نہیں آئی۔۔ابھی وہ باہر نکلتا کے احساس ہوا کہ پردوں کے پیچھے کوئی ہے۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوئے دروازے بند کر دیے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔اسکی جانب بڑھا

التمش التمش پلیز میں پاس مت آیئے گا" وہ اسکے قدم محسوس کر کے ایکدم بولی تو التمش کا قہقہ نکلا

تم ایسا کرو آج رات نہ۔۔پورا گھر گیرا دینا کیوں کے میں تو ایک لمحے کی مہلت نہیں دینے والا تمھیں" اسنے پردے ایکدم ہٹائے تو وہ چہرہ چھپائے اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی

م۔۔میں نہیں ارہی۔۔آپ بلاوجہ ہنس رہے ہیں" وہ خفگی سے بولی

تو کیا کروں بھلا۔" اسنے شانے اچکائے

ہنسے تو مت" وہ کچھ نہیں سمجھ پائی تو بس اتنا کہہ دیا

او کے نہیں ہنستا اور بلکل بھی نہیں چاہتا میرے دوست کی محنت برباد ہو تو سیدھی طرح باہر نکلو یہ پردہ جس طرح تم نے پکڑا ہے۔۔۔نیچے گھر جائے گا اور اوپر ڈریکوریشن بھی" اسنے اسکا ہاتھ تھام کر باہر کھینچ لیا۔۔۔۔

آہنگ کانپ رہی تھی التمش کے لیے یہ ری ایکشن تو عام سا تھا شاید متوقع بھی۔۔۔

مگر وہ آج اسے بخشنے والا نہیں تھا اسنے کافی اسے تڑپایا تھا۔۔۔۔

آہنگ کی پلکیں جھکی جھکی تھیں۔

تو آہنگ میڈیم آج کیا کیا توڑنے والی ہیں آپ" وہ پھر سے ہنسنے لگا۔۔

آہنگ نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آپ آپ بہت بد تمیز ہیں بہت زیادہ" وہ غصہ کرنے لگی

اچھا تمھیں غصہ بھی آتا ہے۔۔۔۔ خیر آج تو غصہ۔۔۔کام نہیں آئے گا پیار کرو اور پیار لو" آخری کے لفظ اسکے کان پر جھکتے بڑے دھیمے اور مسرور لہجے میں کہا گیا

آہنگ نظر نہیں اٹھا پائی۔۔۔۔

التمش مسکرانے لگا

تمھیں کچھ کھانا ہے۔۔۔ تھوڑا فریش ہو جاؤ" اسکے خیال سے وہ بولا

ن۔۔ نہیں مجھے بھوک نہیں ہے" وہ بولی تو التمش پھر سے ہسننے لگا۔۔

دیکھ لو کبھی بعد میں """ اچھا چپ کریں کیسے بے حیائی والی باتیں کیے جا رہے ہیں" وہ خفگی سے بولی

تو اور کیا درس دوں تمھیں" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

اور یہ پہلا موقع تھا آہنگ ہنس پڑی

اور۔۔التمش نے ایکدم اسکا چہرہ تھام کر اسکے چہرے پر اپنا لمس بکھیرا

آہنگ بلکل ساکت رہ گئی مگر التمش پر اسکی قربت کا نشہ سوار ہونے لگا۔۔اور

وہ بنا اسے واقعی مہلت دیے اسپر اپنے پیار کی برسات کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں چلی گئی ہے کب سے ڈھونڈ رہا ہوں" وہ چیڑ کر۔۔۔نور کے روم میں آیا

وہاں ہانیہ نور اور اسکی بیگم بیٹھیں تھیں

مشال نے مڑ کر دیکھا شرارتی نظروں سے آنکھیں موڑ لیں

اگر یہ چغلی کھانا ختم ہو گیا ہے تو کمرے میں آسکتی ہو" وہ دروازے میں کھڑا ہی بگڑے ہوئے موڈ میں بولا۔۔۔

ہم چغلی نہیں کر رہے مسٹر۔۔۔بس فنکشن ڈسکس کر رہے ہیں" مشال نے اسکی آنکھوں میں تھکاوٹ کے ساتھ اپنی چاہت کی طلب دیکھی تھی اور وہ جان بوجھ کر اسے مزاہ چکھا رہی تھی۔۔۔

" بہت ہو گیا سو جاؤ تم دونوں اور تم بھی سو

کیا آپ سونے دیں گے" وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کرتی اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔۔

بہت چالاک ہو گئی ہو تم۔۔کمرے میں چلو تمھیں سلاتا ہوں"۔۔

وہ گھور کر بولا۔۔

اچھا ویسے میرا پلین نہ نور کے ساتھ سونے کا ہے کچھ فیور بھی لگ رہا ہے اسکو ایسا ہے کہ نور" وہ آنکھ دبا کر نور کو دیکھنے لگی

جس نے جھٹ اداکاری شروع کر دی

تمھیں فیور ہے" وہاج پہلے کیطرح کنسرن کرتا اندر ایا۔۔

مشال کو اچھا لگا وہ پہلے کیطرح اپنی بہنوں کے لیے فکر مند تھا نور اور ہانیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں اسکی بس اتنی سی توجہ سے۔۔نور اسکے سینے سے لگ گئ

بھای آپ ہم سے خفا نہ ہوں" اسنے کہا

مشال اور وہاج کی نگاہ ملی مشال نے اسے اشارہ کیا کہ یہاں ان دونوں کو انکے بھائ کی ضرورت ہے۔۔نور کے ارد گرد وہاج نے ہاتھ باندھ لیے۔۔

میں کیوں خفا ہوں گا۔۔اور پیچھلی باتیں نہیں دھراتے۔۔۔" وہ اسکے سر پر پیار کرتا الگ ہوا

جبکہ پیچھے ہانیہ بھی کھڑی تھی ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے وہاج نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

ریلکس ہو جاؤ۔۔سب ٹھیک ہے اب۔" وہ بولا

آپ مجھے معاف کر دیں گے" ہانیہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا

میں کون ہوتا ہوں کسی کو معاف کرنے والا اور اگر تمھیں اسی سے تسلی ہوتی ہے تو ٹھیک ہے میں نے تمھیں معاف کر دیا" وہ مسکرا دیا

تھنکیو بھائی" وہ اسکے سینے سے لگ گئی اور۔۔وہاج نے اسکے بھی سر پر پیار کیا

۔۔

اور وہ تینوں گلے لگ گئے۔

مشال بھی مسکرا دی۔۔۔

وہاج نے مشال کی جانب دیکھا اور جیسے نظروں سے شکریہ ادا کیا اگر وہ دل بڑا نہ کرتی تو وہ لوگ آج کبھی ایک نہ ہوتے۔۔۔

چلو بس دونوں سو جاؤ" اسنے کہا

اور تم چلو" مشال کی جانب ہاتھ بڑھایا

میں نور کے ساتھ" وہاج نے کچھ سنے بنا اسکا ہاتھ کھنچا اور اسے لیے باہر نکل آیا

۔۔۔۔

اور۔۔اپنے روم کی جانب چلنے لگا

اچھا بابا۔۔۔آرام سے تو چلیں" وہ۔بولی تو وہاج نے اسے۔ بازؤں میں
اچانک ہی آچک لیا۔۔
آہ میں اتنی موٹی ہو گئی ہو" وہ مسکرائی۔۔۔
تو میرا پیار تو ختم نہیں ہو گا اور ویسے بھی تم جتنی موٹی ہو رہی ہو اتنی پیاری ہو
رہی ہو۔۔۔اور کیا بتاؤ میرے دل کا حال" وہ آنکھ دبا کر بولا
مجھے اندازا نہیں تھا مسٹر وہاج نہیں آپ مسٹر لوفر ہیں" وہ اسکا کان کھینچ کر
بولی
وہاج کے ساتھ اسکا قہقہ بھی مل گیا
وہ اسے روم میں لایا۔۔اور۔۔۔اسکو بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔
میں تھک گئی وہاج۔۔۔اس ڈریس اور جیولری سے" وہ منہ بسور کر بولی وہاج
اسکے پاس بیٹھ گیا اسکی ناک کی نتھ سب سے پہلے اتاری تھی
آج پورے دن اس نتھ نے مجھے بہت پریشان کیا ہے" وہ بولا۔مشال کا دل
دھڑکنے لگا اسنے آہستہ آہستہ اسکی ساری جیولری اتار دی۔۔۔

اور اسکے لہنگے کے زیپر لر ہا تھ ر کھا مشال نے ایکدم اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔
وہاج نے بے ساختگی میں اسکے چہرے پر جھکتا اپنی دیوانگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔
میرے پاس تمھارے لیے سرپرائز ہے وہ۔۔۔کچھ دیر بعد بولا۔۔۔
واؤ کیا" وہ خوشی سے بولی
ام آئی تھنک تم پسند کرو گی" اسنے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ دراز سے۔۔
ایک گفٹ پیک نکال لایا
اور۔۔اسکے ہاتھ میں گفٹ دے دیا اور۔۔مشال نے خوشی سے جلدی سے
۔۔کھولا وہ اسکے سامنے پورے حق سے بکھرے بکھرے حلیے میں بیٹھی تھی
۔۔۔اور وہاج اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر خود سے لگا لیا
۔۔
مشال نے گفٹ کھولا اور۔۔اندر سے پیرس کی ٹکٹس دیکھ کر ایک دم چیخ اٹھی
ہم پیرس۔جا رہے ہیں کب" وہ جلدی سے دیکھنے لگی یہ تو دو دن بعد کی تھیں

و۔۔وہاج سیریسلی" وہ اس سے پہلے چیختی۔۔۔کہ۔۔وہاج نے اسے۔۔ چیخنے نہیں دیا

بس مجھ سے پیار کرو۔۔۔ چیخنے چلانے کی کیا ضرورت ہے بھلا

وہاج کی جان خوش ہے نہ اسی لیے بھئ" وہ اسکی گردن میں بازو حائل کرتی بولی۔

وہاج نے اسکو مزید بولنے سے ٹوک دیا اور آہستہ آہستہ۔۔۔اسکو اپنے قابو میں کرتا چلا گیا۔۔۔

وہ اسپر پیار کی برسات کر دینا چاہتا تھا

و۔۔وہاج" مشال کو کچھ یاد آیا۔۔

یار ابھی بولنا ضروری ہے" وہ اکتا گیا۔۔۔

" آپ نے تو سوچا ہی نہیں آپکو بیٹے پسند ہیں یہ بیٹیاں

وہاج نے کچھ پر سوچ ہوتے دیکھا۔۔

" ام بیٹیاں

کس لیے ہمارے بیٹا ہو گا۔۔

جب تم نے اختلاف ہی کرنا تھا تو پوچھا کیوں تھا" وہاج اس سے دور ہوا
مگر آپکی پسند میرے جیسی ہو سکتی تھی۔۔۔
لیکن نہیں آپ نے تو ویسے چلنا ہے جیسے آپکا دل کرے گا میری تو کوئی ویلیو
نہیں" وہ خفگی سے بولی

حد ہو گئی مشال" وہ جانے ہاتھ تھام لیا

ہمارے بیٹا ہو گا" وہ انگلی اٹھا کر بولی

" اللہ کرے بیٹی ہو پھر پتہ چلے گا" وہاج نے وہی انگلی پکڑ کر موڑ دی

دونوں کی ایک بار جنگ پھر سے چل پڑی تھی جو شروع دن سے تھی مگر
دونوں کی محبت نے۔۔۔ کسی رشتے کو دوسرے سے جدا نہیں ہونے دیا تھا

۔۔۔

ہاں ایک قیمتی خسارہ ضرور ہوا تھا مگر۔۔۔۔وہ پھر بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو پائے تھے۔۔کیونکہ۔۔ایک فیملی بننے کے لیے رشتوں میں کمپرومائز خلوص عزت اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ختم شد